محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کہ آپکی اور امین آنکا نام اور
خوش خلقی اُن پر تمام ہی مہر نبوت سے سنوارا اور آراستہ کیا
اور فرمایا کہ ای محمد تیرا اخلاق سب سے زیادہ ہی پس اپنے
دوست کو اسی لیے نیک خوبی کی صفت سے یاد کیا تو
خلق اللہ سمجھے اور دریافت کرے کہ خلق نور الٰہی اور نور
بادشاہی ہی کہ اس نور بزرگ سے چشم حق بین روشن
ہوئی ہی اور اس زیور خوب سے انسان آراستگی اور
زیبایش پاتا ہی * اور حدیث شریف سے بھی معلوم
ہوتا ہی کہ میں پیغمبر ہوا واسطے تمام کرنے بزرگی اخلاق کے *
پس اس فرمانے سے یہہ سمجھا جاتا ہی کہ رسول ہونا حضرت کا
سارے اخلاق اور نیکیون کی تعلیم کرنے کی خاطر ہوا * اس
لیے زبان مبارک سے سب کو تمام
موافق اخلاق انکے * پس چاہیے
نہین یقین سمجھین کہ خلق کے برابر کوئی وصف انسان مین
نہین مذر اسپر عمل کیا چاہیے کہ روز قیامت کو میزان
اعمال مین سب سے پہلے خلق نیک تولا جاویگا اسکے بعد
عمل خوب * اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ مومن کو

خوش خلقی کے سبب وہ درجہ پاتا جو مرتبہ روزہ دارون اور شب بیدارون کا ہی * اور حکیمون کا بھی قول ہی کہ نیک خوئی ایسی سیدھی راہ ہی کہ سوا اِس رستے کے کوئی شخص بزرگی اور سرداری کے ٹھکانے پر پہنچ نہین سکتا * اور بغیر نیک چلن کے حیوان ناطق سے انسان کامل بن نہین سکتا * ابیات * جس کی خو ہی نیک اور خصلت بھلی * سارے اِنسانون مین وہی آدمی * خوبی اُس مین نہین جو ہووے خوب رو * نیک ہی وہ مرد جو ہی نیک خو * خوش خوئی اور نیک خصلتی عوام الناس کو زیب و زینت بخشے ہی * خصوصاً جنکو حق تعالی نے اپنے کرم و فضل سے مختار بناکر سب طرح اِختیار اُنکے ہاتھ مین دیا اور صاحب قوت اور قدرت کیا اور مالک دولت اور حشمت کا بنایا اور سلطنت روے زمین کی عنایت فرمائی ہی * بیت * خُلق خوش جو دین دنیا کے لئے زیور بنا * سب کو دیتے ہی زیب پر شاہون کو زیادہ خوش نما * شکر خدا کا کہ شہنشاہ دین پناہ جنکی ذات مین نور الٰہی چمکتا ہی پادشاہ عادل خدا کا سایہ جمشید کا سا پایہ فریدون سا دبدبہ

نقطہ آرام اور چین کے دایرے کا سکندر ثانی سلطنت کے
قاعدون کا بانی ❀ ابیات ❀ ابو الغازی وہ شاہ عالی مقام ❀
زمانے نے دی جس کو اپنی لگام ❀ ہی جمشید سامرتبے مین وہ
شاہ ❀ خدا کا ہی سایہ جہان کی پناہ ❀ قدردانی سے اُسکی سب
کو ہی چین ❀ شہنشاہ عالم کا سلطان حسین ❀ اللہ اُسکی
سلطنت کا سایہ روز قیامت تک خلق اللہ پر قایم و دایم رکھے ❀
اور اولاد نیک بخت اور نام آور اُس پادشاہ کی کہ
ہر ایک آسمان دولت اور جہانداری کا ستارہ ہی ❀ اور
اخلاق نیک اور اوصاف پسندیدہ سے آراستہ اور خدا
کا سنوارا ہی ❀ اور رحمت عالی سب کی طرف خوبی اور
بزرگی کے مایل اور متوجہہ رہتی ہی ❀ بیت ❀ نیک خُلقی سے
اپنی ہر ایک نے ❀ گھیرا عالم کو آفتاب کی طرح ❀ خصوصاً
شہزادۂ عالمیان موتی انمول شہریاری اور جہانداری
کی درج کے ❀ روشن ستارے بزرگی اور سرداری
کے برج کے ❀ بلند کرنے والے نشان دین و دولت کے
روشن کرنے والے شمع ملک و ملت کے ❀ ابیات ❀
ہی قوی طالع اور غالب پادشاہ تاج و تخت ❀ باغ دنیا مین

وہ ہرنگا پھول کا جیسے درخت * سرکشون کے ماتھے پر داغ غلامی دے دیا * صاحب لشکر جو آیا سامنے لے ہی لیا *. خلاصہ سلاطین عظیم الشان کے اور یادگار بادشاہان عالی مقدار کے * قطعہ * شاہ ابوالمحسن مددی جسنے مارک اور مال کو * سورج اُسکا مرتبہ یہہ دیکھہ کر خادم ہوا * شہسوار ایسا چڑھا دشمن پر جب لڑنے کو وہ * اباق ایام اُسکے واسطے گھوڑا اپنا * بس کہ تھا فرمان دل پر سب نشان نصرت ففی * آج اُسکے نام کو درجہ بزرگی کا ملا * حق تعالی اُنکی زندگی کی کشتی کو سلطنت کے دریا میں جاری رکھے * شور اُنکے انصاف و عدالت کا ادنا اعلا کے کان میں پہنچا * اور شہرہ اُنکے خلق اور خوبیون کا تمام دنیا میں پھیلا * مصرع * جدھر کو کان رکھو اُسکا وصف ہوتے سنو * اِن سب خوبیون کے دوستون میں باعث سرافرازی اور نیک نامی دنیا کا اور سبب نیک بختی اور بزرگی عقبا کا یہہ ہی کہ شب و روز دل و جان سے رضامندی اور خوشنودی بادشاہ ظل اللہ کی منظور رکھتے ہیں * اتفاقاً ایک بار یون اتفاق ہوا کہ جہان پناہ کا مزاج کسی حرکت کے واقع ہونے سے برہم ہوا * لہذا شاہزادۂ

عالیقدر کے دل مین نہایت رعب و وسواس پیدا ہوا اِس
واردات ناگہانی سے فیمابین حجاب آ گیا * ظاہر مین ایسی
کدورت کی صفائی نہایت بعید معلوم ہوتی تھی کہ اِس
عرصے مین فرمان طلب کا حضور پرنور سے صادر ہوا * باوجودیکہ
اکثر ملازم اور مُشیر مانع ہوتے بلکہ خوف و ہراس دلواتے
لیکن شاہزادۂ عالمیان نے کسو کی صلاح نمانی اُنکے کہنے کو
چ پادر ہوا جان کر بے خطرہ و بیم دارالملک مرو سے کہ ہمیشہ
ہان مقام رکھتے تھے کوچ فرمایا * اور منزل بمنزل جاتے جاتے
تھورے دنون مین پہنچ کر ملازمت کی اور بادشاہ کے تخت کے
پایہ کو بوسہ دیا اور سعادت دونون جہان کی حاصل کی * رضامندی
پر والد بزرگوار کی کہ موافق فرمان برداری خدا کے ہی عمل
کیا * ازبس کہ بہت مدت تلک جدا رہنا ہوا تھا اِس
یوسف ثانی کے دیکھنے سے چشم اُس یعقوب کنعانی کی
روشن ہوئی * اور پادشاہ کی قدمبوسی سے شاہزادے کو
موجب سر بلندی کا ہوا سب کے دلون کو خوشی اور چین
ہو گیا * اور ہر ایک نے مبارکباد کی نذرین گذرانین * قطعہ *
ایسدکے فضل سے جو شہزادے کے * آنے سے پڑی شہر مین

شادی کی غل * تب باغ مراد سب کے ہرے سبز ہوئے *
غنچے بھی دلون کے ہو گئے پھول کے گل * جب شاہزادے نے
اِس صورت سے اپنے ہم چشمون اور اقرباؤن سے امتیاز
پایا * اور جہان پناہ نے نہایت توجہہ و لطف فرمایا دوست شاد
دشمن پامال ہوے * شاہزادے کا بول بالا اور بدخواہونکا منہہ
کالا ہوا * اہل دربار شفقت و عنایت قبلۂ عالم کی اور فرمان برداری
شہزادے کی دیکھہ کر اور رعایا برایا سنکر خوش و خرم
ہوے * اور اِس شعور و لیاقت پر تحسین و آفرین کرنے لگے *
قطعہ * دعا کا تیر جو صاحب دلون کے دل سے چلا * ہزار شکر اجابت
کے تودے میں وہ لگا * سبھونکے دل پہ تو چھا گئی تھی شام
نا بوسی * پر اُنکے دولت و اقبال سے یہہ دن دیکھا * ادنا اعلا
شاد ہو کر دعائین دینے لگے * عجب طرح کا سکھہ سب کے دلونکو
ہو گیا * اور اِس خوشی کی خبرین چارون طرف دوڑ گئین * اکثر
بزرگون نے واسطے ادا کرنے شکر و ثنا کے پادشاہزادے کے پاس
جانے کا ارادہ کیا * یہہ فقیر خیر حسین واعظ کاشفی بھی قصد حضور
پر نور کا کرکے جا پہنچا * اور سعادت دست بوسی کی حاصل کی * اور
بعد عرض کرنے دعا کے دیکھا کہ فضائے الٰہی سے خرمی اور بشاشت

شاہزادے کے چہرۂ مبارک سے ظاہر او ر ہویدا ہی * یہہ ارادہ
کیا کہ دعاگویون اور دولت خواہون کی طرح تھوڑا سا احوال
خوش خلقی اور نیک خصلتی اُس ذات بابرکات کا لکھے
تو ورق روزگار پر یادگار رہے * اور دستورالعمل پادشاہونکی
اولاد اور وارثان تخت و تاج کا ہو * اِس واسطے اِس رسالے کو
اخلاق محسنی نام رکھا لکھنا شروع کیا * خدا توفیق دے کہ
بخوبی تمام ہو * پہلے بطور تمہید کے عرض کرتا ہون کہ خلقت اِنسان
کی فی الحقیقت طبیعت حیوانی رکھتی ہی * یعنے اِنکو باہم اُلفت
اور موافقت ضرور ہی * لیکن خواہش اور خصلت ہر ایک کی مختلف
پیدا ہوئی ہی * کسو کی طبیعت کچھ چاہتی ہی اور کسو کا دل کچھ مانگتا
ہی * پس اُنکے درمیان کچھ قاعدہ چاہیے کہ اُس دستور پر آپس مین
زندگی بسر کرین اور کسو پر ظلم نہو سب باہم خوش رہین * سو اُس
قانون کا نام شریعت ہی کہ اُس کا حکم موافق وحی الٰہی کے
ہی اور اُسکے رواج دینے والے کا نام پیغمبر ہی * پس جب
رسول کوئی قاعدہ مقرر کرے تو اُسکی حمایت اور حفاظت کے
لئے ایک شخص ایسا چاہیے کہ اُسے زور و قوت دے اور کسو کو
اُسکی حد سے قدم باہر نرکھنے دے * ویسے شخص کو پادشاہ

کہتے ہیں * پس درجہ پادشاہت کا حامی و حافظ اور پیروی
کرنیوالا نبوت کا ہی * کیون کہ نبی حاکم شریعت کا ہی اور
سلطان نگاہبان اور رکھوالا * چنانچہ دانا کہہ گئے ہیں کہ ملک
اور دین توام ہیں * ابیات * شاہی و پیغمبری کو جان
یون * ایک انگوٹھی کے دو نگینے ہوون جون * قول یہہ اُن کا
ہی جو آزاد ہیں * شاہی و پیغمبری ہم زاد ہیں * اِسی خاطر
حق سبحانہٗ تعالی نے اپنی طاعت کے بعد پیغمبر کی اِطاعت کو
حکم کیا * اور اُن دونو کے پیچھے فرمان برداری سلاطین اور ملوک
اولوالامر کی فرمائی * پس پادشاہ کو واجب ہی کہ قول و فعل مین
صاحب شریعت ہو تو شرع محمدی کی حدود کو بموجب شرایط
کے بجالاوے اور جاری کرے * اور یہہ بھی لازم ہی کہ اپنے
دل مین خوب تامل اور غور کرے کہ خداے کریم نے اِسکے
حق مین کیسا اِحسان کیا ہی کہ اپنے بندون پر حاکم اور فرمان روا
بنا کر سب سے زیادہ عزت و حرمت بخشی * اور سلطنت کا
تخت عنایت کر کے چھتر مختاری کا اِسکے سر پر پھرا ہی * اور
مالک امر و نہی کا بنایا جو چاہے سو کرتا ہی * کوئی اُسکا ہاتھ
پکڑنے والا نہین * پس اِس نعمت بے حد کے شکر انے مین لایق

ہی کہ اپنی ذات کو صفات پسندیدہ سے آراستہ اور مزیّن کرے اور وے چالیس صفتین ہین کہ پادشاہونکو درکار اور ضرور ہین اور اُنکی رعایت واجب اور لازم * اُن چالیسون مین بعضی صفتین ایسی ہین کہ خدا اور پادشاہ کے درمیان کام آتی ہین * اور بعضی پادشاہ مین اور خلق اللہ مین جاری ہین * اب یہہ چالیس صفتین چالیس باب مین لاتا ہون اور حکایتین اور روایتین ہر باب مین موافق مضمون و مدعا کے جو اسوقت زبان یاد دیتی ہی لکھتا ہون * لیکن خدا کے فضل کی مدد اور اعانت چاہئے * پہلا باب عبادت مین * دوسرا باب اخلاص مین * تیسرا باب دعا مین * چوتھا باب شکر مین * پانچوان باب صبر مین * چھٹا باب رضا مین * ساتوان باب توکل مین * آٹھوان باب حیا مین * نوان باب غضب مین * دسوان باب ادب مین * گیارہوان باب علوے ہمت مین * بارہوان باب عزم مین * تیرہوان باب جدّ و جہد مین * چودہوان باب ثبات استقامت مین * پندرہوان باب عدالت مین * سولہوان باب عفو مین * سترہوان باب حلم مین * اٹھارہوان باب خلق و رفق مین * انیسوان باب شفقت و مرحمت مین *

بیسواں باب خیرات و مبرات میں ❀ اکیسواں باب سخاو احسان میں ❀ بائیسواں باب تواضع و احترام میں ❀ تئیسواں باب امانت و دیانت میں ❀ چوبیسواں باب وفاء عہد میں ❀ پچیسواں باب صدق و راستی میں ❀ چھبیسواں باب انجاح حاجات میں ❀ ستائیسواں باب تانی و تامل میں ❀ اٹھائیسواں باب مشورت و تدبیر میں ❀ انتیسواں باب حزم و دور اندیشی میں ❀ تیسواں باب شجاعت میں ❀ اکتیسواں باب غیرت میں ❀ بتیسواں باب سیاست میں ❀ تینتیسواں باب تیقظ و آگاہی میں ❀ چونتیسواں باب فراست میں ❀ پینتیسواں باب کتمان اسرار میں ❀ چھتیسواں باب اغتنام فرصت میں ❀ سینتیسواں باب رعایت حقوق میں ❀ اڑتیسواں باب صحبت اخیار میں ❀ انتالیسواں باب دفع اشرار میں ❀ چالیسواں باب تربیت خدم وحشم میں ❀ پہلا باب عبادت میں یعنی خدا کی بندگی کرنے میں ❀ ایسا خدا کہ پاک اور برتر ہی لیکن ساتھ ادا کرنے فرض اور واجب کے اور ترک کرنا بدی اور حرام کا اور محکوم ہونا اُسکے حکم کا اور نکرنا اُسکو جو اُسنے منع کیا ہی اور تابع ہونا اور پیروی کرنی سنت حضرت رسالت پناہ کی

اور یہہ یقین جانا چاہیے کہ بندگی حق سبحانہٗ تعالی کی دنیا مین سبب سلامتی اور رہنمائی کا ہی * اور عاقبت مین وسیلہ مخلصی اور رہائی کا * بیت * دنیا مین نیک بختی کی پونجی ہی بندگی * اور عاقبت مین زیب بزرگی ہی بندگی * پس بادشاہ کو چاہیے کہ اپنی زندگانی کے صفحہ کو نقش عبادت سے آراستہ کرے تو خداوند تعالی اپنی توجہہ سے دو نو جہان مین جو اسکو چاہیے اور اُسکے لایق ہو عنایت کرے * اور فرمان برداری خدا کی موافق اپنی حکم رانی کے لازم پہچانے * دن کو انصاف و عدل اور سلطنت کا کام کرے اور رات کو بندگی اور عبادت مین تمام کرے *

* روایت * کہتے ہین کہ حضرت امیر المومنین مرتضی علی علیہ السلام کو جب خلافت ظاہری ہوئی یعنے نبی کی مسند پر بیٹھے ہمیشہ دن کو خلق اللہ کے کاروبار مین مشغول رہتے اور رات کو بندگی خالق کی بجالاتے * اصحابون نے عرض کی کہ ای سردار مومنون کے اِتنی محنت اپنے اوپر کیون روا رکھتے ہو کہ نہ دن کو آرام فرماتے ہو اور نہ رات کو ذرا چین سے سوجاتے ہو * آپ نے فرمایا کہ اگر روز کو آسایش کرون تو رعیت خراب و تباہ ہو اور جو شب کو استراحت کرون تو کل روز حشر مین میں،

حیران و پریشان رہون اور خدا کو کیا جواب دون * اِس لیے دن کو آدمیون کا کام کرتا ہون اور رات کو خدا کے کام مین مشغول رہتا ہون * حکایت * ہرات کے کسو پادشاہ نے شاہ سبحان سے التماس کیا کہ مجھکو کچھ نصیحت کرو * فرمایا اگر دنیا مین رستگاری اور عقبا مین مرتبہ اور مخلصی چاہتا ہی تو رات کو خدا کی درگاہ مین فقیر ہو کر اپنی حاجت مانگ اور دن کو پادشاہ بن کر دربار عام کر بیٹھ اور محتاجون کی حاجت بر لا * قطعہ * بندے خدا کے جب تیرے محکوم سب ہوے * تو بھی خدا کی بندگی اور حکم اُسکا کر * جو پادشاہ خدمت حق مین بہت ہی چُست * خدمت مین اُسکی خلق بھی باندھیگی سب کمر * اور خو رعیت کی پادشاہ کی خو کے تابع ہی اور آدمیون کا دین پادشاہونکے دین کے موافق * پس جس وقت پادشاہ خواہش طاعت اور بندگی کی رکھے رعیت بھی اُسی کام مین رغبت اور دلدہی کرین اور ثواب رعیت کی عبادت کا بھی پادشاہ کے نام لکھا جاے * دوسرا باب اِخلاص مین * یعنے اپنے دل کو خدا ے برتر کے ساتھہ راست و درست رکھے * بیت * بندگی یہہ نہین جو خاک پہ ماتھے کو گھسے * صدق و اِخلاص سے تو

چاہئے سجدے کو کرے * اخلاص کا بڑا درجہ ہی اور مخلصون کا بلند مرتبہ * بیت * جو کوئی اخلاص مین رکھے قدم * وقت کا عیسی ہی جو مارے ہی دم * حکایت * کہتے ہین کہ کسو خلیفۂ مصر کے حکم سے ایک بے ادب کو سیاست گاہ مین کھڑا کر کے فرّاشی کوڑے مار رہے تھے * اُس شخص نے عین مار کھانے کی حالت مین بد زبانی شروع کی اور خلیفہ کو بے تحاشہ گالیان دینے لگا * سلطان نے فرمایا اِسکی تعزیر سے ہاتھہ اُٹھاؤ اور اِسکو آزاد کرو * ایک خواص نے اِلتماس کیا ای جہان پناہ جس وقت مین کہ ادب دینا اِس نڈر بے حیا کو زیادہ لازم تھا سبب بخشش اور رہائی کا کیا ہوا * خلیفہ نے کہا مین اُسکو موافق حکم خدا کے تنبیہہ کرتا تھا * جب اُسنے میرے تئین نالایق اور بد کہا میرا دل رنجیدہ اور دق ہوا * اِس واسطے مین نے نچاہا کہ خدا کے کام مین اپنی غرض نفسانی کو شامل کرون کیونکہ یہہ بات اِخلاص کی راہ سے دور ہی * اور جو حاکم صاحب غرض ہووے ثواب کی نعمت سے بے نصیب اور مہجور رہی * ابیات * اُسکی باتون سے مجھے غصّہ چڑھا * کار حق مین مطلب اپنا مل گیا * خواہش دل جسکے تئین منظور رہی * پھر تو کیا اخلاص کا مذکور رہی * کام جو اخلاص

ہو وے جدا ٭ ترک ہی اُس کام کا سب سے بھلا ٭ تیسرا باب
دعا میں ٭ یعنے درگاہ الٰہی میں عاجزی اور غریبی اپنی عرض کرے ٭
اور دل کی مراد اور آرزو کریم کارساز سے کہ اُسکے فضل و
کرم کو حد و نہایت نہیں مانگے ٭ کہ حق تعالی نے وعدہ کیا ہی کہ اے
بندو تم دعا مانگو میں قبول کروں ٭ پس جس طالع مند اور
صاحب دولت کو کنجی دعا کی ہاتھہ لگی اُسکی کوئی مشکل اٹکی
نہیں رہتی ٭ اور اُسکے سامنے ہمیشہ دروازہ قبولیت کا کھلا
رہتا ہی ٭ پر دعا کی دو قسم ہیں ایک تو اپنی منفعت کی خاطر
دوسری ردّ بلا کے واسطے ٭ خصوص پادشاہوں کو ان دونوں
صورتوں سے مخلصی نہیں مانگے ضرور رہیں ٭ لیکن جو دعا نفع کے لئیے
ہی اُس سے آراستگی اور مضبوطی سلطنت کی ہی ٭
ہرطرح ایسی دعا کو زاری و نیاز سے درگاہ غنی بے نیاز سے
مانگا کرے ٭ تو خوشی خاطر سے تخت سلطنت پر قائم اور برقرار
رہے ٭ بیت ٭ مسند دولت پہ کب بیٹھے گا وہ ہوکر خوشی ٭ جس نے
اپنی خو نکی ہو بندگی اور عاجزی ٭ اور دوسری جو دفع ضرر کے لئے
ہی وہ غلبہ دشمن کا یا اور بلائیں جیسے غم و فکر یا دکھہ بیماری ہ
تو یہہ بھی سوائے گریہ و زاری اور دعا کے دفع نہیں ہوتی ٭ چنانچ

مولوی روم مثنوی مین فرماتے ہین * ابیات * تو اگر چاہے بلا سے
جان بچے * جان و دل سے عاجزی کی جنس لے * عاجزی کے مرتبے ہین
حق کے یہان * مول زاری کا جو وہان ہی سو کہان * عاجزی کے ساتھہ
زہ تو خوشنس رہے * رویا کر تو دل سے تو ہنستا رہے * خوب
ہی وہ آنکھہ جو رویا کرے * ہی بھلا وہ دل جو جلتا ہی رہے * بعد
ہر رونے کے ہمکو ہی خوشی * عاقبت اندیشی ہی سب سے بھلی *
روایت ہی کہ دعا پادشاہ عادل کی قبول ہوتی ہی * جو پیر دعا کا
کہ پادشاہ منصف کہان اعتقاد مین رکھہ کر نیت درست سے
چھوڑتے یقین ہی کہ نشانہ قبولیت اور تودہ اجابت پر پہنچے *
حکایت کہتے ہین کہ مسلمانون کے کسی شہر مین کئی شبانہ
روز یکسان مینہہ برسا * ایسی جھڑی لگی کہ وہان کے
باشندون کو کاروبار دنیاوی کرنا مشکل پڑا * راہ آمد و شد کی
مسدود ہوئی * حویلیان اور مکان ڈھہنے لگے * سب کے جی
مین خطرہ پیدا ہوا * نجومی اور جوتکھی کہتے تھے کہ ستارون
کی گردش سے یون بچار مین ٹھہرتا ہی کہ تمام یہہ شہر پانی
کی طوفان سے غرق ہو جاوے * یہہ سُنکر اور بھی وہان کے رئیس
اور ساکن اعلا ادنا غنی غریب نے حواس کھوئے * اور جان و

ہال سے ہاتھہ دھوئے ٭ رونے پیٹنے اور توبہ دھاڑ مچانے لگے ٭ جب
نہایت بے قرار ہوے جمع ہو کر سلطان کے روبرو گئے ٭ اور
احوال اپنی مایوسی کا عرض کیا ٭ پادشاہ بڑا عادل اور نیک
خصلت اور خدا ترس تھا ٭ شہر والون کو بہت سی تسلّی
دلاسا دیکر کہنے لگا ٭ خدا کے کرم و فضل پر نظر رکھو وہ کریم ہی آخر
رحم کریگا ٭ یہہ کہہ کر اُنہین تو رخصت کیا اور آپ اُسی وقت
اُٹھکر خلوت مین گئے اور رخاک پر پیشانی رکھکر نہایت عاجزی
سے خدا کی جناب مین دعا مانگنے لگے ٭ کہ بار خدایا تمام خلق اللہ متفق
ہو کر کہتی ہی کہ یہہ شہر پانی سے ڈوبیگا ٭ تو قادر ہی اُنکے خیال
کو باطل کر اور اپنی قدرت سے برخلاف اُسکے جو اُنکے دھیان مین
سما ہی ظاہر کر ٭ وہین بادل پھٹ کر سورج نکل آیا
دھوپ چھٹک گئی مینہہ برسنا موقوف ہوا ٭ پس یہہ دلیل
روشن ہی کہ جس پادشاہ کا اعتقاد درست ہو اور رعیت
کے حق مین اُسکی نیت نیک ہو ٭ وہ جو دعا اپنے واسطے یا خلق
اللہ کے لئے مانگے مقرر جناب الٰہی مین قبول پڑے ٭ قطعہ ٭
جس خدا نے کہ کرم سے تجکو ٭ سلطنت کا ہی دیا تخت و کلاہ ٭
مانگے جو کچھہ سو اُسی سے تو مانگ ٭ دیویگا تجکو جو کچھہ ہی تیری چاہ ٭

چوتھا باب شکر مین * یعنے سراہنا نعمت دینے والے کو موافق
اُسکی بخشش و انعام کے * پس نعمت سلطنت کی سب
نعمتون مین بزرگ ہی * پادشاہ کو چاہیے کہ ہر دم شکر اِس
نعمت عظمی کا دل و جان اور دست و زبان بلکہ ہر ایک عضو
سے ادا کیا کرے * لیکن شکر دل کا یہہ ہی کہ منعم حقیقی کو پہنچانے
اور جانے کہ جو نعمت مجھے پہنچی ہی اُسکے کرم بے حد اور فضل
بے نہایت سے ہی * اور شکر زبان کا یہہ ہی کہ ہمیشہ خدا کی یاد
مین رہے * اور کلمہ الحمد للہ کا بہت کہے کہ اِس کلمہ کے ورد
کرنے سے شکر نعمت کا ادا ہوتا ہی * اور شکر اعضا کا یہہ ہی کہ
قوت سب اعضا کی خالق کی فرمان برداری مین صرف کرے *
اور جس عضو سے جو طاعت علاقہ رکھتی ہی بجا لاوے * اور
اُسکو اُس مین مشغول رکھے * مثلا طاعت آنکھہ کی یہہ
ہی کہ خلق الہی کو نظر عبرت سے دیکھے * اور علما و صلحا کو بہ چشم
حرمت و عزت نگاہ کرے * اور ضعیف و زیر دستون کو شفقت
و رحمت سے لحاظ کرے * اور طاعت گوش کی یہہ ہی کہ کلام
الہی اور حدیث نبوی کو اور قول اولیا اور قصے خدا پرستون
کے اور نصیحتین مشایخون کی گوش دل سے سُنے اور

یقین لاوے * اور طاعت دست کی یہہ ہی کہ فقیر اور محتاجونکو کچھ دیوے اور ہر طرح سے دستگیری کرے * اور طاعت پانونکی یہہ ہی کہ مسجدونمین جاوے اور اولیاؤن کے مزارونکی زیارت کرے * اور درویش بے طمع اور گوشہ نشین بے ریا کو جہان سُنے جا کر دیکھے اور خدمت بجالاوے * اِسی طرح تا مقدور جو اُس سے ہو سکے نیکی کرتا رہے * اِس واسطے کہ خدا فرماتا ہی ای بندو اگر تم شکر کروگے تو مین نعمت زیادہ دونگا * پس شکر کرنے سے حق تعالی ملک و مال اور جاہ و جلال زیادہ کرتا ہی اور برکت دیتا ہی * رباعی * گر شکر کرے تو زیادہ ہو جاہ و حشم * دل سے بھی مٹے وسوسۂ بیش و کم * پھر منزل مقصود کو جلدی پہنچے * گر شکر کی راہ سے نہ ڈگے تیرا قدم * جتنا شکر زیادہ کریگا اُتنا رہے برتر رہیگا * بیت * شکر نیکی کی طرف ہی راہبر * نیک بختی چاہے زیادہ شکر کر *

حکایت * سلطان سنجر اول روشن کرے اللہ دلیل اُسکی سوار ہوا جاتا تھا ایک درویش سر راہ کھڑا تھا * اُسنے بادشاہ سے سلام علیک کی سلطان کچھ پڑھتا تھا سر ہلایا زبان سے جواب سلام کا نہ دیا * خرقہ پوش نے کہا ای بادشاہ سلام کرنا سنت نبی کی ہی اور سلام کا جواب دینا فرض خدا کا *

میںنے سنت کو ادا کیا تونے فرض کو کیون ترک کیا* پادشاہ نے منصفی اور رہیبت اِسلام سے باگ تھانبی اور رگھو ڑ سے کو کھڑا کیا اور عذر و معذرت کر کے کہا کہ شاہ صاحب میں شکر گذاری مین مشغول تھا لہذا تمھارے سلام کے جواب مین غفلات ہوئی علیکم السلام نہ کہا معاف رکھو* فقیر نے کہا کس کی شکر گذاری کرتے تھے* سلطان نے فرمایا خدا کی درگاہ مین شکر کرتا تھا کہ وہ بے شبہہ نعمت دینے والا ہی اور یہہ سب نعمتین اُسی کی بخشی ہوئی ہین* بیت* عرش و مہ سے فرش و ماہی تک جو ذرّہ ہین یہان* سب اُسیکے بحر نعمت مین ہین ڈوبے سربسر* درویش نے پوچھا کس طرح سے شکر کرتے تھے* جواب دیا کہ کلمہ الحمد للہ رب العالمین کا پڑھتا تھا کہ سب نعمتون کا شکر اسیمین ادا ہوتا ہی* اُسنے کہا کہ تم اب تک شکر کی قدر نہین جانتے اور خدا کا شکر ادا نہین کرسکتے* چاہیے کہ اپنی ذات پر لحاظ کرو اور سمجھو کہ خدا ے کریم نے تمھین کیا کیا نعمتین دی ہین* پہلے تو سلطنت عنایت کی کر اپنے بندون کو تمھارے تابع اور فرمان بردار کیا* اور دو سر سے بدن مین قوت اور سب طرح کی قدرت دی تھی*

پس تمھارا شکر موافق اُسکی بخشش کے واجب ہی نہ کہ ایسی ایسی شفقتون کے عوض یہہ شکر کرو کہ طوطے مینا کی طرح فقط الحمد پڑھا کرو اور دل مین خوش رہو کہ مین بھی خدا کا شکر بجالاتا ہون * یہہ خوب نہین ہر ایک انسان کو لازم ہی کہ موافق اُسکی پرورش اور خداوندی کے شکر کیا کرے * تم پادشاہ ہو تم اپنے لایق شکر کرو اِس لئے کہ شکر کرنے والا سزاوار زیادتی کے ہوتا ہی * سلطان سنجر نے التماس کیا جو کچھہ حق شکر گذاری کا ہی مجھے بتاؤ تو اُسپر عمل کرون * درویش نے کہا اگر تم پوچھتے ہو تو دل لگا کر سنو * شکر پادشاہ ہونے کا یہہ ہی کہ تمام عالم اور بنی آدم پر عدل اور اِحسان کرے * اور شکر زیادتی سلطنت اور آبادی ملک کا یہہ ہی کہ رعیت کے حصے اور مال مین طمع نکرے * اور شکر حکومت کا یہہ ہی کہ اپنے فرمان برداروں کا حق پہچانے * اور شکر خوش طالعی اور اقبال کا یہہ ہی کہ بیکس اور غریبون پر رحم کرے * اور شکر افزونی خزانہ کا یہہ ہی کہ روزراتب اُنمغاء آئمہ جو عاجز عیال دار ہون یا بیکس بیوہ ہون اُنھین مقرر کر دے * اور شکر قدرت اور قوت کا یہہ ہی کہ عاجز اور ضعیف و کم زورون پر شفقت اور

بخشش کرے * اور شکر صحت اور تندرستی کا یہہ ہی کہ
بیمارون اور اپاہجون اور مظلومون کو عدل و انصاف سے
راضی اور خوش رکھے * اور شکر بہت فوج اور لشکر کا
یہہ ہی کہ اُنکے ظلم اور زبردستی سے غریبون کو پناہ مین
رکھے * اور شکر بلند عمارتون اور بہشت کے سے باغون کا
یہہ ہی کہ جویایان اور جھوپڑیان رعیتون کی اپنے نوکرون کے
اُترنے اور رہنے سے محفوظ رکھے * اور خلاصہ شکر گذاری کا
یہہ ہی کہ غصّے کے وقت اور خوشی کی حالت مین خدا کو یاد
رکھے اور کسو کا حق تلف نکرے اور خلق اللہ کے آرام کو
اپنی آسایش پر مقدم سمجھے * بیت * نہ تیرے ملک مین کوئی
پاوے آرام * جو آسایش سے اپنی تجکو ہو کام * سلطان نے
درویش کی باتون کا مزہ جو پایا چاہا کہ گھوڑے پر سے اُترے
اور اُنسے دست بوسی کرے جو دیکھا تو اُنکو نہ پایا اور کسونے
اُنکا نشان بھی نہ بتایا کہ کیا ہوئے اور کدھر گئے * پادشاہ نے
افسوس کیا اور فرمایا کہ اِن نکتون کو لکھہ لو اُس روز
سے دستورالعمل اپنا بنایا * بیت * دانا کی پند آئینۂ دل کی ہی

جلا * دونون جہان کا مطلب اِسی پند سے ملا * پانچوان باب صبر مین

یعنے راضی رہنا ہر ایک سختی اور بلا مین جو خدا کی طرف سے
بندے کو پہنچے * صبر نہایت خوب صفت ہی کہ اُسکے سبب سے
آدمی ہمیشہ خوش رہتا ہی اور مقبول کہاتا ہی * اور صبر کی
تعریف مین فقط مونے اس آیت کے بہت ہین * کہ تحقیق اللہ
صبر کرنے والون کے ساتھہ ہی یعنے دنیا مین خدا کی مدد اُنکے
شامل ہی اور عقبا مین جو کوئی صابر ہی اجر بے شمار پاویگا * یعنے
صبر کی مزدوری عاقبت مین بے حد و پایان ہی چنانچہ منقول ہی *
روایت ہی کہ حق تعالی نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی بھیجی
کہ ای داؤد کوشش کر اور میرے اخلاق ساتھہ تو تیری
ساری عمر نیکی مین گذرے * اور سب صفتین جو میرے لایق
ہین اُن مین سے ایک یہہ ہی کہ صابر ہون * بیت * صبر بہتر
مرد کو ہر بات مین * تو مراد اپنی کو لا دے ہات مین * پس
جو کوئی غم اور مصیبت کے وقت صبر کو کام فرماویگا * البتہ اُسکی
امید کا تیر مُراد کے نشانے پر جلد پہنچے گا * اسواسطے کہ صبر کُنجی
کشایش کی ہی اور دروازہ خوشی کے گھر کا سوا اِیس
کُنجی کے نہین کُھلتا * ابیات * صبر کُنجی ہی گنج مقصد کی * سخت
مشکل ہی صبر سے کُھلتی * جون کاتون ہی لباس کوہ وقاک *

اُنکی پوشاک صبر سے نہ گھٹی * کامات ماوک ترکستان مین لکھا ہی کہ افراسیاب اپنے اُمراؤن سے اکثر کہتا کہ اپنی سپاہون کی صورت شکل اور اُنکی شان و شوکت پر مغرور و بے فکر نر ہو اور جو سنپی یا ڈہنگ مارین اُسکو راست نہ سمجھو جب تک کہ اُنکو میدان جنگ مین نہ آزماؤ * اگر صبر اور ثبات کی کسوٹی پر خالص پاؤ تو اُنکی مردمی اور مردانگی پاور رکرو * بیت * لاف سے قدر آدمی کی نہین * مرد وہ ہی جسے ہی صبر و یقین * حکایت * کہتے ہین کہ ایک امیر پادشاہ کے رو برو دست بستہ کھڑا تھا اور پاشاہ کسو مہم کی اُس سے مصلحت کر رہے تھے * اتفاقاً ایک بچھو اُسکے جامے مین تھا ہر دم اُسکے بدن مین ڈنگ مارتا یہان تک کہ نیش اُسکا سُست ہو کر نکما ہو گیا اپنا زہر سب خرچ کیا * لیکن وہ مرد ہرگز چین بجبین نہ ہوا اور اُسکے رنگ مین تفاوت نہ آیا * جس طرح پادشاہ سے عرض معروض کر رہا تھا اور باتین دانائی کی کہتا تھا کہتا رہا قطع کلام نہ کیا * جب رخصت ہو کر گھر آیا اور پوشاک اُتاری نیمے کے تلے سے اُس کژدم کو نکالا دیکھا تو پژمردہ ہو کر ادھموا ہو رہا ہی * یہہ خبر خفیہ نویس نے پادشاہ کو

پہنچائی اُسکی مضبوطی سُن کر تعجب کیا اور حیران ہوئے ❁
دوسرے دن جب وہ امیر دربار کے وقت حاضر ہوا ❁ سلطان نے
فرمایا کہ دفع کرنا ضرر کا اپنی ذات سے واجب ہی تو نے کیون
کل آزار کژدم کا سہا اور اُسکو دور نہ کیا ❁ اُسنے عرض
کی کہ جہان پناہ آپ اِس غلام کی طرف متوجہ تھے اور ہم کلامی
سے سرفراز فرما رہے تھے ❁ مجھسے یہہ نہ ہو سکا کہ ایک بچھو کے
نیش کے باعث ایسی سعادت سے محروم رہون ❁ اگر آج
ایسی خوشی کی مجلس مین کژدم کے نیش پر صبر نکر سکونگا
تو کل لڑائی کے میدان مین تلوار و نیزے اور تیر کے زخم کیونکر
اُٹھاؤنگا ❁ سلطان کو اُسکی دلاوری کی بات بہت پسند آئی
اور منصب اُسکا زیادہ کیا اور مرتبہ اُسکا بڑھایا ❁ اِتنا صبر کرنے سے
اِس درجے کو پہنچا ❁ بیت ❁ جو تجکو نوح سا ہو صبر عین طوفان
مین ❁ بلا بھی بھاگے اور جو آرزو کرے سو ملے ❁ چھٹا باب رضا مین
یعنے جو کچھ خدا کی طرف سے بندے کو پہنچے اُسپر خوش رہے ❁
یقین جانو کہ تیر قضا کے لئے کوئی سپر بہتر رضا سے نہین ❁ جسنے
سر اپنا رضا و تسلیم کی چوکھٹ پر رکھا وہ جلدی سرداری
اور سربلندی کی مسند پر بیٹھا ❁ خدا کا یہہ حکم کہ راضی ہی اللہ اُنسے

اور ہوے راضی ہیں اللہ سے اسکی تائید ہی اور رضاے الٰہی پر
خوش رہنے کی بڑی تاکید ہی * بیت * قسمت کے لکھے کو
تونے جانا تو کیا * کیا فائدہ اب ہی غیر تسلیم و رضا * روایت
کسو نبی بزرگ نے درود اللہ کا اُن پر دعا مانگنے کے درمیان کہا
ای بار خدا جس علم سے کہ تو بہت خوش ہوتا ہی مجھے تعلیم فرما
خطاب آیا کہ میری خوشنودی اور رضامندی یہہ ہی کہ تو میری
قضا و قدر سے خوش اور راضی رہ * جو تو میری خواہش
سے راضی رہیگا میں بھی تجھسے خوش رہونگا * ابیات *
خواہش سے خدا کی جو کوئی راضی ہی * اُس بندے سے کردگار
بھی راضی ہی * جو دل کہ رضا کے نور سے روشن ہوا ہرگز وہ
تقدیر سے مُنہہ نہیں موڑتا یایا ہہ خدا کی خواہش سے محبت
اور اُلفت پکڑتا ہی * اور جو کچھ قضا و قدر سے اُسکو پہنچتا ہی
خوشی اور رضامندی سے قبول کرتا ہی * ہر طرح کسو سبب
سے غم و فکر اُسکی خاطر کے گرد نہیں پھرتی ہمیشہ خوش و خرم
رہتا ہی * ابیات * جسنے خواپنی کی رضا کے ساتھہ * راضی رہتا
ہی وہ خدا کے ساتھہ * دل قضا و قدر سے باہم کر * جس طرح سے
ملے ہی وہ شیر و شکر * ساتوان باب توکل مین * یعنے اسباب

ظاہری سے اپنے دل کو اُٹھالے اُسپر بھروسا رکھے * اور مسبب
الاسباب کی طرف جان و دل سے رجوع رہے اور اپنے کامون
کا انجام خداے کریم سے چاہے * جو کوئی اپنے کام کو خدا کے حوالے کرتا
ہی اور جو کچھ اُسکے پیش آتا ہی خدا کے فضل پر اعتماد رکھتا ہی
تو اُسکا جو کاروبار ہوتا ہی مقرر موافق مرضی کے سرانجام پاتا ہی
بیت * خدا کو سونپ تو کام اپنا اور دل خوش رکھ * کہ مدعی
نہین کرسکتا جو خدا چاہے * خصوصاً پادشاہ کو ضرور ہی کہ ہر وقت
ہر حال مین شرط توکل کی نہ چھوڑے تو عنایت الٰہی سب کام
اُسکے موافق مدعا و خواہش کے بر لاوے اور سنوارے
حکایت * ایک روز کسو پادشاہ نے ایک عالم سے پوچھا کہ
مدد اور قوت صاحب ایمان کو کتنی چیزون سے ہوتی ہی * جواب
دیا دو باتون سے ایک تو نماز بدل پڑھے دوسرے توکل کریم
کارساز پر رکھے * پادشاہ نے اُس روز سے اپنے کام کی بنا اِن
دونون چیزون پر مقرر کی اور اِن دونون خصلتون کی عادت کی
کہ پانچون وقت نماز دھیان سے پڑھتے اور ہر ایک کام مین
توکل خدا پر کرتے * اچانک اُنپر کوئی غنیم بہت سا لشکر لیکر چڑھ
آیا اور اُنکی سلطنت کی سرحد مین آپہنچا * اُس پادشاہ

پاس بھی جتنی فوج تھی ساتھہ لیکر اُس طرف متوجہ ہوا * جب دونون کے درمیان تھوڑا سا میدان رہا بعد سوال جواب کے آخر بات لڑائی پر ٹھہری * کہ کل دونون فوجین ستماتھہ ہونگی فتح دا الٰہی ہی خدا جسکو دیے * جس رات کی صبح کو صف جنگ مقرر ہوئی اُسی پادشاہ متوکل نے تمام رات نماز پڑھی اور بندگی خدا کی کی * ایک بڑے امیر نے کہ مقرب پادشاہ کا تھا کہا کہ قبلہٗ عالم ذرا آرام فرمائیے کہ صبح جنگ درپیش ہی * سلطان نے فرمایا کہ آج رات مین خدا کا کام کرتا ہون کل دن کو جو خدا چاہیگا سو کریگا مجھے اُس سے کچھ کام نہین اور فتح اور شکست مین میرا کیا اختیار ہی * اُسنے کہا کہ تیاری لڑائی کی ضرور ہی اُسکا اسباب درست کرکے مستعد ہو جیئے * پادشاہ نے کہا زرہ اور بکتر توکل کا مین نے پہنا ہی صبح کو صبر کے گھوڑے پر سوار ہوکر رضا کے میدان مین حاضر ہونگا * اور مجھسے کیا ہو سکتا ہی مین نے اپنا کام خدا کی مہربانگی پر چھوڑا ہی * بیت * میرا جو کام ہی مین کارساز پر چھوڑا * اب آگے دیکھئے اُسکا کرم ہی کیا کرتا * جس وقت فجر ہوئی اور دونون پادشاہ سوار ہو کھڑے ہوئے اور فوجون کی صفین دونون طرف درست ہوئین

اور مارو دمامے بجنے لگے مدد الہی آن پہنچی کہ اُسے کسو نے نہ دیکھا
مصرع * مدد کا حق کی جو لشکر تھا غیب سے نکلا * جو ہین حریف
کے لشکر نے اِس پادشاہ باتوکل کی فوج کو دیکھا اور نشان و
چھتر پر نظر پڑی بے اختیار سب کی باگین مڑ گئین اور ساری
سپاہ گھونگھٹ کھا گئی * بھاگنے کو غنیمت جانا بغیر لڑائی بھڑائی
ایسی فتح اُسکو میسر ہوئی کہ کسو کے شان گمان مین نہ تھی *
پادشاہ نے دوگانہ شکر کا ادا کیا * سچ ہی جو شخص اپنے خدا سے
سچا ہی اُسکا کام سب اچھا ہی * بیت * صبح اُمید کی مشرق سے
خوشی کے نکلی * اور غرض والون کی اب رات اندھیری
بسر ہی * آٹھوان باب حیا مین * یعنے شرم رکھنی خالق اور
خلق سے * حیا کی خصلت سب خصلتون مین بہتر اور سب کے پسند
ہی * حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حیا کو ایمان
کے درخت کی ایک شاخ فرمایا ہی اِس واسطے کہ حیا کے
سبب سے تمام عالم کا بندوبست اور بناو ہی * اگر شرم دنیا سے
اُٹھ جاے اور کسو کو کسو سے لاج نہ رہے تو عجب طرح کا خلل
پیدا ہووے کہ جہان کا سارا کام برہم ہو جاوے اور ہر ایک
شخص جو چاہے سو کرے * حیوان اور انسان مین حیا ہی سے تفاوت

ہی کہ جو فعل بد سے حیا باز رکھتی ہی * بیت * حیا ہی مانع ہی فسق و فجور کی یارو * حیا ہی کرنے نہین دیتی لہو و لعب کی خو * پس معلوم ہوتا ہی کہ خاص و عام کو حیا سے بڑا فایدہ ہی * حیا کے آفتاب کی تابش سے تمام عالم روشن ہی کہ اپنا بیگانہ پہچانا جاتا ہی * خدانخواستہ اگر حیا درمیان سے اُٹھہ جاے تو نام و نشان عصمت کا باقی نرہے اور کوئی کسو سے حجاب و پردہ نرکھے * بیت * حیا نہووے تو عصمت جہان سے اُٹھہ جاے * رہے نہ شرم کسو کو کسو سے یک سر مو * لیکن حیا کی کئی قسمین ہین * ایک حیا گناہ کرنے کی ہی یعنے گنہگار اپنے گناہ سے شرمندہ ہو * جیسے حضرت آدم علیہ السلام نے جب بہشت مین گیہون کھایا لباس جو پہنے ہوئے تھے تن سے جدا ہو گیے گھبرا کر داہنے بائین بھاگنے لگے * جس درخت کے پیچھے چھپنے کو جاتے خدا کی طرف سے خطاب آتا کہ ای آدم ہم سے بھاگتا ہی یہہ کہتے کہ نہین ای بار خدا تجسے کیون کر بھاگون اور کہان بھاگ کر جاؤن لیکن اپنے گناہ سے شرمندہ اور خجل ہون * مصرع * گناہ بخشین پہ شرمندگی نہین جاتی * دوسری قسم سخاوت کی حیا ہی کہ جو سخی کو ہوتی ہی کہ سایل میرے دروازے سے خالی پھر جاوے * حدیث مین آیا ہی

کہ حق سبحانہ تعالی مین حیا و کرم کی دونون صفتین ہین * جب کوئی بندہ دعا کی خاطر اپنے دونون ہاتھہ اُسکی درگاہ مین اُٹھاتا ہی خدا اسے کریم کو شرم آتی ہی کہ اپنے فضل و رحمت سے اُسکے ہاتھہ خالی پھیرے * بالکہ نقد مراد کا اُسکی ہتھیلی پر دھر دیتا ہی * بیت * جو اِس در پہ تو سر کو اپنے دھرے * تو کیون کر تیرا ہاتھہ خالی پھرے * پس کرم کی حد یہہ ہی کہ جو کوئی سوال کرے اُسے اپنے پاس سے مقدور بھر شرمندہ نہ پھیرے * حکایت * کتابون مین یون لکھا ہی کہ مامون خلیفہ کے وقت مین کوئی اعرابی جنگلی تھا کہ زمین شور مین پیدا ہوا تھا اور وہین جوان ہوا * ساری عمر سوا سے کڑوے اور کھاری پانی کے نہ دیکھا اور نہ چکھا تھا * بیت * جس مرغ نے میٹھا پانی چاکھا بھی نہو * ہو کھاری ہی پانی کی اُسنے پینے کی خو * ایک سال اُسکی قوم مین قحط پڑا لاچار ہو کر اپنے وطن یعنے اُس بن سے واسطے کہانے اور قوت لانے کے باہر نکلا * جب رہاڑی اور لونی زمین کی حد سے آگے بڑھا ایک مکان پر پہنچا کہ وہان کی زمین ستھری لایق کھیتی کے تھی * ایک ڈبرا دیکھا کہ اُسمین تھوڑا سا پانی مینہہ کا جمع ہو رہا ہی * اور ہوا کے چلنے سے کوڑا اترکا اُس مین کچھہ نہین * اعرابی نے وہ موتی سا پانی نتھرا اور صاف

جو دیکھا حیران ہوا اِس لئے کہ ایسا نفسوت پانی تمام عمر نہ دیکھا تھا آگے بڑھکر تھوڑا سا چلّو مین لیکر پیا نہایت شیرین اور خوش مزہ معلوم ہوا ٭ دل مین کہنے لگا مین نے سُنا ہی کہ بہشت مین الله نے ایسا پانی پیدا کیا ہی کہ مزہ اُسکا ہرگز متغیر نہین ہوتا ٭ خدا جھوتھہ نکرے میرے فقر و فاقہ پر کریم نے ترس کھا کر میری لاچارگی اور فاقہ کشی کے بدلے یہہ پانی جنت سے دنیا مین بھیجا ہی ٭ اب صلاح یہہ ہی کہ اِس مین سے تھوڑا سا خلیفۂ وقت کے پاس لے چلون ٭ وہ مقرر اِس تحفۂ غیب کے عوض مجھسے سلوک کریگا اور خوش ہو کر بہت سا انعام دیگا ٭ اِس وسیلے سے مجھے بہہ وابستون فراغت ہو جاگی اور اِس کال کی سختی سے چھوت جاؤنگا ٭ یہہ خیال پکا وہ لگاشکیزہ جو اُسکے پاس تھا بھر لیا اور بغداد کی راہ پوچھتا ہوا چلا ٭ جب شہر تھوڑی دور رہا ایکبارگی فوج اور سواری مامون رشید کی نمود ہوئی ٭ اعرابی نے معلوم کیا کہ یہی خلیفہ ہی شکار کی خاطر سوار ہوا ہی ٭ وہین عین راہ پر آکر کھڑا رہا ٭ جب پادشاہ نزدیک آیا دعا دیکر تعریفین کرنے لگا ٭ مامون نے متوجہ ہو کر پوچھا کہ ای اعرابی تو کہان سے آتا ہی ٭ جواب دیا کہ فلانے بادیہ سے کہ وہان کے باشندے قحط کے

عذاب مین گرفتار ہوئے ہین مین وہان سے نکل بھاگا ہون * پوچھا اب کہان جاتا ہی * بولا کہ تیرے ہی پاس آیا ہون اور خالی ہاتھہ نہین ہون بابکہ ایک ایسا تحفہ معقول پیشکش اور نذر کے لئے لایا ہون کہ آج تک دنیا مین کسونے نہ دیکھا اور نہ کسو کے ہاتھہ لگا ہوگا * خلیفہ سُنکر حیران اور رشدرہوا فرمایا لا تو دیکھون وہ کیا ہی * اعرابی نے مشک دکھائی اور رکھا یہہ پانی بہشت کا ہی کہ دنیا مین کسونے نہ زبان پر رکھا اور نہ چکھا ہوگا * بیت * پانی نہین مصری کا ہی شربت * اور آب حیات کی نہی لذت * خلیفہ نے صراحی بردار کو فرمایا کہ اِس پانی سے ایک تُنتھی بھر کرلا * اُسنے ایک آبخورہ بھر کر دیا خلیفہ نے دیکھا کہ رنگ اُسکا تغیر ہو رہا ہی اور بُھکرا ہند آتی ہی اور مشک کی بونے بھی اُس مین اثر کیا ہی * لاچار ایک گھونٹ پیا اور دانائی سے اُسکے سبب کو دریافت کیا * لیکن شرم کرم سے مناسب نہ سمجھا کہ اِس پانی کا احوال زبان پر لاوے اور اُسے شرمندہ بناوے * پادشاہ نے فرمایا کہ ای سردار عرب کے واقعی تونے سچ کہا تھا عجب لطیف اور شیرین اور نادر پانی ہی جو تو میری خاطر بطریق تبرک کے لایا * مقرر یہہ تحفہ

بہشت کا ہی رکابدار کو فرمایا کہ اِس قدح کا پانی خاص مطہرہ میں اولیندے اور شیرہ کے پانی کو گوشے میں ڈال دے ❊ اور بہت تاکید کی کہ اِسے اچھی طرح رکھیو اور میرے سوا کسو کو نہ پلائیو ❊ پھر اعرابی سے مخاطب ہو کر کہا اب بول تیری حاجت اور خواہش کیا ہی ❊ اُس نے عرض کی کہ گرانی کے باعث عیال و اطفال میرے فاقہ کشی اور مفلسی سے مرتے ہیں لاچار حیران ہو کر خلیفہ کے روبرو آیا ہون ❊ پادشاہ نے پیالہ بردار کو حکم کیا کہ ہزار دینار اِسکو دے اور اُس مرد کو فرمایا کہ یہہ روپے لے کر اِسی جگہہ سے جلد پھر کر اپنے وطن کو چلا جا ❊ اُسنے بھی انعام پاتے ہی اپنے ڈیرے کی راہ لی ❊ ایک امیر نے خلیفہ سے پوچھا کہ اِس میں کیا حکمت تھی جو یہہ پانی کسو اور کو چکھنے کے لئے عنایت نہوا اور عرب کو اِسی مکان سے رخصت فرمایا ❊ مامون نے کہا وہ پانی سخت بے مزہ اور بدبو تھا ❊ لیکن جس پانی سے اِعرابی نے پرورش پائی اور ساری عمر پیا تھا اُسکی نسبت اُسکو یہہ پانی بہشت کا معلوم ہوا ❊ پادشاہ ہونکے لایق سمجھہ کر میرے واسطے تحفہ لایا تھا ❊ اگر میں تم میں سے کسو کو دیتا وہ اِس نکتہ کو دریافت نہ کرتا اور اِعرابی کو لعنت ملامت کرتا وہ بیچارہ شرمندہ ہوتا ❊ اور اگر اُسکو یہین سے نہ پھروا دیتا

شاید آگے جا کر دجلہ کے پانی کو دیکھتا اور پہنچتا تو اپنی حرکت بیجے اور اُس پانی کے لانے سے کھسیانا ہوتا * مجھے شرم آئی کہ ایک شخص کسو دیار سے میرے نزدیک آوے اور توقع رکھے اور خالی اپنا سا مُنہہ لیکر پھر جاوے یہہ شرط سخاوت کی نہین * بیت * سخی کو شرم آتی ہی کہ سایل * خجل ہو اُسکے دروازے سے پھر جاے * تیسری قسم حیا ادب کی ہی * یعنے اکثر ایسے کام ہین کہ شرع کے موافق اور عقل کے نزدیک اُنکو عمل مین لانا درست ہی اور کسو طرح منع نہین لیکن حیا ادب کی اِس شغل سے باز رکھتی ہی اور کرنے نہین دیتی * جیسے سُنا ہی کہ نوشیروان عادل جس گھر مین نرگس کا پھول ہوتا بیگمون کے ساتھہ یا حرمون سے جماع نکرتا اور کہتا کہ نرگس کے پھول کی صورت چشم بینا سے مشابہ ہی * اصل مین یہہ صورت جو نوشیروان سے ظہور مین آئی اِسکو حیا نہین کہتے اِس لئے کہ حیا وہ ہی کہ ایمان سے پیدا ہوئی ہو * اور کسری آتش پرست تھا یہہ بات جو اُس سے عمل مین آئی فقط ادب ہی وہ بجالاتا تھا * پس اگر پادشاہ اسلام کے ایسی حرکت کرین اُسے حیا ادب کی کہینگے * ابیات * جو دل کہ حیا کے وصف سے ہارگا بنا * وہ آئینہ ہی

نور الٰہی کا بنا * جس آنکھہ مین شرم نہین وہ بجس کام کی ہی *
داناؤن کے نزدیک فقط نام کی ہی * نوان باب عفت مین * یعنے
پرہیز کرنا کوشش حرام سے خصوصاً خواہش حرام سے * اور یہہ
پرہیزگاری بھی اخلاق کا بڑا جز ہی * نصیحت * داناؤن نے کہا ہی کہ
آدمی مین دو صفتین موجود ہین ایک صفت ملکی کہ اُسکے سبب
دل انسان کا علم کی اور نیک عملون کی خواہش کرتا ہی * دوسری
صفت بہائمی کہ اُسکے باعث حیوانون اور چارپایون سے
مناسبت رکھتا ہی اور کھانے پینے پر اور زنا پر حریص رہتا ہی * پس
پیشرط عقل کی یہہ ہی کہ تا مقدور صفت ملکی کو زور و قوّت دے
اور صفت حیوانی کو کم زور اور بے بس رکھے * بیت * خو فرشتون
اور حیوانون کی ہی تجھہ مین ہم * خصلت پاکی بڑھا کر خوے حیوانی کو
کم * کیونکہ جس وقت حرص کھانے پینے کی غالب ہوئی تو انسان
حلال و حرام مین فرق نہین کریگا * ایسے ہی جب شہوت کا
مغلوب ہوا تو نکاح اور زنا مین امتیاز نہین رکھیگا * اور عفت کے
یہہ معنے ہین کہ جس دم شہوت غلبہ کرے اور نفس امّارہ
سبب سرکشی کے بچاوے تو اُسکی باگ کو تھانبے جو اسکا دامن حرام
کی ناپاکی سے آلودہ نہ ہونے پاوے * بسواے حکم شرع کے ہرگز

پیش قدمی نکرے ٭ اور نالایق کامون کی طرف ندیکھے تو دروز دنیکی
اور خوبی کا اور دولت اور نجات کا اُس پر کھلے ٭ پہلے یہہ صفت
پادشاہ کو لایق ہی کہ متقی اور پارسا ہو تو اُسکے خوف اور دہشت
سے تمام ملک مین کوئی بدکاری اور زنا نکر سکے بلکہ یہہ رسم بالکل
مرد و زن سے اُٹھہ جاے اور کسو کے زن و فرزند پر اِس بدنامی کا داغ
نہ لگے ٭ ابیات ٭ جہان عفت کا ہو نشان بلند ٭ دل و دین دونون ہو وین
فایدہ مند ٭ نفس اَمّارہ کو وہ زیر کرے ٭ روح کو پاک اور دلیر
کرے ٭ الحمد للہ کہ شہزادۂ صاحب بخت نام آور عالیقدر
کہ دولت اور بخت سے پھل کھاتا رہے اِس صفت پسندیدہ
اور نیک خصلتی سے نیک نام اور مشہور ہی ٭ بیت ٭ متقی
اور ہنرمند ہی اور نیک جمال ٭ اِس لئے اہل صفا اُسکو
دعا کرتے ہین ٭ دسوان باب ادب مین ٭ یعنے اپنی ذات کو
نامعقول باتون اور نالایق کامون سے باز رکھے اور خلق اللہ کی
اور اپنی حرمت و آبرو کو بچاوے ٭ ایسی حرکت نکرے جس مین
اپنی اور اوراَورون کی عزت مین خلل آوے ٭ لیکن ادب کے یہہ
معنے ہین کہ ہر وقت ہر حالت مین پیروی پیغمبر خدا کی کرے کہ
وہ پورے ادب کے سکھانے والے ہین ٭ چنانچہ آپ فرماتے ہین

کہ مجھے خدا نے ادب سکھایا اور مین نے اُسے خوب سیکھا * پس
اس سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ پیغمبر کے برابر کوئی ادب
مین آراستہ نہین ہوا * قطعہ * ادب ایسے ادیب سے سیکھو *
جسنے اللہ سے ادب سیکھا * علم کو بھی پڑھو اُس عالم
سے * لوح سے علم جسنے سب سیکھا * ادب ایسی نعمت
ہی کہ ہر واحد سے خوش نما ہی خصوصاً پادشاہون سے جو صاحب
ملک و خزانہ کے ہین * اِس لیے کہ جب اُنھون نے راہ ادب کی اختیار
کی تو اولاد اور ملازم اُنکے بھی ادب سے رہینگے * پس یہہ حال
دیکھہ کر رعیت کی بھی مجال نہوگی کہ ادب کو چھوڑین * تو اِس
سبب سے جاننے کام ملک کے انتظام اور خلق اللہ کے آرام
کے ہین اچھی طرح سرانجام پاوین * ابیات * مین ادب کو
چاہون خدا سے مانگتا * بے ادب محروم رحمت سے رہا * ہی
ادب کرنے سے روشن آسمان * اور ادب سے پاک ہین
کرّ و بیان * بزرگون نے کہا ہی کہ سب مین بڑی دولت اور
سب سے بہتر زیور حضرت آدم کی اولاد کو خصوصاً سلاطین
عالم کو ادب ہی * حکایت * کہتے ہین کہ سلطان مصر نے پادشاہ
روم سے طرح یگانگت کی ڈالی * یعنے اُسکی بیٹی کو اپنے بیٹے

سے منسوب کیا اور اپنی لڑکی کو اُسکے لڑکے سے نکاح کر دیا *
اِس اپنایت کے باعث دونون طرف سے نامہ و پیام
اور تحفہ تحایف آنے جانے لگے * اور اُن دونون پادشاہون کی
دوستی کے سبب سے سلطنتین آباد اور شاد ہوئین *
جو کام پیش آتا آپس کی صلاح سے انجام پاتا * بغیر پوچھے ایک
دوسرے کے کسو بات مین سبقت نکرتے * ایک روز مالک
عرب نے قیصر روم کو پیغام کیا کہ انسان کی زندگانی کے باغ کے
پھل اور حیات کے چمن کے پھول بیٹے ہوتے ہین * اور ہمارا
تمہارا نام بعد وفات کے سواے اِن کی حیات کے باقی اور قایم
نرہیگا * بیت * دنیا مین وہ شخص رہیگا جیتا * بیٹا رہے یادگار
جسکا * پس آدمی کو ضرور ہی کہ جس مین اُن کو خوشی اور
فراغت اور جمعیت و حشمت ہو اُس پر اپنا قصد اور دھیان
رکھے * چنانچہ مین نے اپنے بیٹے کی خاطر بہت سے گنج اور تحفہ
اسباب اور لونڈی غلام اور ہاتھی گھوڑے اور گانو اور
باغ اور پرگنے علاحدہ کئے ہین * معلوم نہین کہ آپ نے اپنے
شاہزادے کے واسطے کیا کیا تجویز فرمایا ہی * اِس دستاویز کو
بھی اطلاع دیجیے * جب یہہ پیام قیصر نے سُنا مُسکرا کر کہا دنیا

بناان اگرچہ محبوب اور عزیز ہی لیکن بیوفا اور ناپایدار
رانا اُسکی گنتی نہین کرتے* پس اِس جہان فانی کے اسباب
ر بہرہ ور نہوا چاہئے* مین نے اپنے فرزند کو ادب کے زیور سے
آراستہ کیا اور خزانے خوشخلقی اور نیک خصلتی کے
اُسکے لئے جمع کئے ہین* اِسواسطے کہ ادب ایسی دولت
ہی کہ جسکو ہرگز زوال و نقصان نہین* جب یہہ خبر پادشاہ مصر کو
پہنچی قایل ہوکر منصفی سے بولے کہ سچ کہتے ہین دانا جو کہہ گئے ہین
کہ ادب سونے کا گنج ہی* ابیات* ادب گنج قارون سے بھی خوب
ہی* اور ملک فریدون سے بھی خوب ہی* بزرگونکے نزدیک کچھ
نہین ہی مال* کہ سب مال کو آخرش ہی زوال* ادب کی طرف ناگ
کو موڑ گئے* نکونامی اُسکے سبب چھوڑ گئے* گیارہوان باب
علوے ہمت مین* یعنے اپنی ہمت کو بلند رکھے* حدیث
مین آیا ہی کہ خداتعالی ہمتون کو دوست رکھتا ہی اور برے
کامون کو قبول کرتا ہی* لہذا طالع مندی بلند ہمتی سے ملی ہوئی
ہی کہ اِن دونون کی جدائی آپس مین مشکل ہی* قطعہ* باز
ہمت کا جب کرے پرواز* اُسسے کا اقبال آشیان بانے*
آگے چوگان ہمت عالی کے* چھوٹا سا گوے آسمان بانے* خصوصاً

پادشاہوں کا بلند ہمتی سے کام نکلتا ہی اور پشت توی رہتی
ہی ❊ اِسلئے کہ جس میں ہمت زیادہ ہوتی ہی وہ ہی
درجے اور مرتبے میں اوروں سے بڑھ جاتا ہی ❊ بیت ❊
ہمت بلند رکھ کہ خدا اور خلق پاس ❊ ہمت ہو جتنی وتنا
تیرا اعتبار ہو ❊ حکایت ❊ یعقوب لیث کو میں شروع جوانی میں
ایک بوڑھے دانانے کہ اُسکے ناتے میں تھا کہا کہ میرا دل تیری
خاطر دو دلہ ہی کہ تو جوان ہوا اب تجھ پر شہوت کا جوش اور
جوانی کا گھمنڈ غالب ہی ❊ کچھ نقد مہر کے واسطے جمع کر تو میں تیرے
لئے کسی بڑے گھرانے کی لڑکی صاحب عصمت تجویز کر کے
شادی کروا دون ❊ یعقوب نے جواب دیا کہ جس دُلہن کو میں نے
پسند کیا ہی اُسکا کابین میرے پاس تیار ہی ❊ پیرمرد نے
کہا کہ مجھے دکھا تو میں دیکھوں کہ کتنا ہی ❊ اور عروس کا پتا دے
تو معلوم کروں کہ کون ہی ❊ یعقوب گھر میں گیا اور ایک
شمشیر باہر لے آیا اور بولا کہ میں مشرق اور مغرب کی دُلہن
سے بیاہ کرونگا جس کا مہر یہہ تلوار جوہر دار زرہ چاتنے کی کاٹنے والی
میرے پاس تیار ہی ❊ بیت ❊ جو نیک بخت ہی اُس سے
کسو کو نہیں ہی بکار ❊ عروس ملک کا ہی مہر تیغ جوہر دار ❊ اِس

مضمون کی اور ایک بیت کہہ گئے ہین * بیت * عروس ملک کو اپنی بغل مین وہ .. کھینچے * کہ بوسہ جو اب شمشیر آبدار کا لے *

نقل * کہتے ہین کہ جن دنون سکندر نے چاہا کہ جھنڈا ملک گیری کا روم کی سرحد سے بڑھاوے اور تمام عرب و عجم اپنے عمل مین لاوے اور خشکی اور تری مین یسر فر ماوے نہایت خفا اور دق رہتا تھا * ارسطاطالیس حکیم کہ وزیر اُس پادشاہ الوالعزم کا تھا نشان فکر و اندیشے کا سکندر کی پیشانی پر دیکھکر اور قول و فعل سے معلوم کرکے عرض کرنے لگا کہ اے پادشاہ دنیا کے اسباب پادشاہت کا جتنا چاہیے موجود اور لشکر و اُمرا بندگی مین دست بستہ محکوم کھڑے ہین اور ملک بڑا اور آباد اور خزانہ بے شمار طالع زور آور اور باغ سلطنت کا شجر اقبال موافق اور جاہ و جلال کمر باندھے شب و روز در دولت پر حاضر اور ہمت عالی تمام روے زمین و دریا کے مسخر کرنے پر مستعد پس ایسے وقت مین رکاوٹ اور خفگی کا کیا باعث * سکندر نے فرمایا کہ مین جو خوب غور کرتا ہون اور تامل فرماتا ہون تو میدان اِس جہان کا اور بساط ہفت اقلیم کی نہایت مختصر ہے * شرم آتی ہے کہ اِتنے سے ملک کے لینے کی خاطر مین سوار

ہوؤن اور خیال اِس ادنا دنیا کے مسخر کرنے کا دل مین لاؤن * قطعہ *
نہین یہہ چاہتی ہمت کہ کیا ہی ہفت اِقلیم * کہ جسکے قبضہ پر تسخیر
کے سوار مین ہون * ہزار عالم اگر ایسے ہوئین تو بھی ہین کم *
کہ اُنکے لینے کی خاطر مین اُس طرف کو چاہون * ارسطو نے اِلتماس
کیا کہ درست ہی اِسمین شک نہین کہ حکومت اور فرمان
روائی اِس دنیا کی آپ کی ہمت عالی اور عزم شہنشاہی کے
لایق نہین * لیکن ممالک عقبا کو کہ پایدار ہی اِسکے ساتھہ باہم
کیجئیے * یعنے جس طرح تیغ زنی کرکے اِس سراے فانی کو
تصرف مین لائے اُسی طرح اِنصاف اور غریب پروری
فرما کے مالک آخرت کو کہ وہ ہمیشہ باقی اور قائم ہی اپنے ہاتھہ مین
کیجئیے تو اِس کا نقصان اور اُسکا کمال اِسکی کمی اور اُسکی
زیادتی برابر ہوکر رونق پکڑیگی * نظم * دین کا لے مالک جو ہی
خوب و نیک * جسکے آگے نہین ہی دنیا سو مین ایک * سعی کر دنیا
مین جب تک ہی قیام * مالک عقبا کا بھی ہاتھہ آوے تمام *
سکندر کے مزاج کو اِس سخن معقول کے سُننے سے تسلی ہوئی
اور وزیر دانا کو بہت سی آفرین کی * ایسی بلند ہمتی کے سبب
سے آج تک سکندر کا نام بخوبی مذکور ہوتا ہی اور جو پادشاہ

صاحب عزم ہی اُسکی ریس کرتا ہی کیون کہ اُسکی ہمت
کا عنقا اِس دنیا کی طرف کہ خالی ہڈّی ہی متوجہ نہوا * فرد * بازہی
تو دست شاہی کا نہ تاک اِس ہار کو * اپنی ہمت کے ہما کو سب
سے تو اونچا اُڑا * بارہوان باب عزم متین * یعنے قصد باندھ رکھنا
کہ وہ راہبری کرکے منزل مقصود کو پہنچا دیتا ہی اور اُسکی مدد
سے دل کی مرادین پوری ہوتی ہی ہیثن * اور جو ارادہ کرتا ہی
بن آتا ہی * خصوصاً آج تک کسو پادشاہ نے بغیر جزم درست
کے کوئی ملک عمل نہین کیا اور بدون تاکید و اور نہایت کوشش
کے سلطنت کے تخت اور حکومت کی مسند کو نہین لیا * بیت *
جب تک نہ کریگا عزم پورا * رہ جائگا کام سب ادھورا *
اور عزم جزم اُسکو کہتے ہیثن کہ جس کام پر کمر باندھے یا جس
مہم پر دل لگاوے کسو کے منع کرنے سے باز نہ آوے اور کسو
طرح اپنے ارادے کو موقوف نکرے * پند * ایک حاکم سے پوچھا کہ
عزم پادشاہو نکا کس جگہہ خوشنما ہی اور کس وقت کام
آتا ہی * اُسنے جواب دیا کہ جب دشمن سلطنت کے پیدا
ہون اُنکے دفع کرنے کے لئے اگر یہہ عزم کرے تو نہایت خوب ہی *
کیونکہ جس وقت پادشاہ خدا پر توکل کرکے جنگ کے واسطے

سوار ہوتا ہی تو شکر فتح و اقبال کا اُسکا اِستقبال کرکے جلو میں حاضر رہتا ہی * اِسلئے عزم درست نشان غالب ہونے اور فتح پانے کا ہی * بیت * عزم پکّا کرکے شد گھوڑے پہ جب ہووے سوار * ایسا گھبرا جاوے دشمن ہاتھ سے چھٹ جاوے باگ * حکایت * کہتے ہیں کہ کسو پادشاہ کو مٹّی کھانے کی خو ہوئی * ہرچند حکیم اور طبیب مانع ہوتے اور نقصان اُسکا ظاہر کرتے وہ باز نہ آتا اور یہہ عادت نہ چھوڑتا * ایک روز ایک درویش کامل پادشاہ کی ملاقات کو آیا اُسکو نہایت حقیر و ناتوان پایا * سرخ چہرہ زرد ہوگیا اور قوت بدن کی جاکرہڈی پسلی باقی رہ گئی تھی * احوال اِس حالت کا پوچھا * پادشاہ نے کہا مٹّی کھانے سے میرا بدن سارا یہی ہوگیا اور دل میں بھی طاقت خاک نہیں رہی * فقیر نے کہا جب آپ کو یہہ یقین ہی کہ اُسکے کھانے سے یہہ صورت بنی ہی تو چھوڑ کیوں نہیں دیتے * جو چیز ضرر کرے اُسکا استعمال کیا ضرور رہی * پادشاہ نے کہا کہ میں ہرچند قصد کرتا ہوں کہ چھوڑدوں پر یہہ بلا میرے گلے سے نہیں چھوٹتی سخت لاچار ہوں * میں مٹّی کی طرح گھلا جاتا ہوں اور نہایت ایذا پاتا ہوں *

درویش نے کہا کیا ہو اور عزم جو پادشاہوں کو ہوتا ہی کہ ہر
چند اُنکو کوئی منع کرے پروے اپنے عزم سے باز نہین آتے* بادشاہ
کو فقیر کے کہنے نے اثر کیا اور اپنا عزم یاد آیا* اُسی وقت سے
ارادہ کیا کہ جو کچھ ہو سو ہو پر پھر گل کی خواہش نکرون
اور ہرگز زبان پر نہ دھرون* آخر اُس عزم کی برکت سے
اُس ہلاکت سے مخلصی پائی* قطعہ* عنان عزم کی تو جس
طرف کیتئین موڑے* نکر تو فکر و تردد سے سُست اپنی لگام*
کہ کوئی منزل مقصود کو نہین پہنچا* مگر جو عزم کرے پورا اور
سعی تمام* قدم تلاش کا جو راہ عزم مین رکھے* ٹھکانے پر وہ بزرگی
کے پہنچے رکھتے ہی گام* تیرہوان باب جدّ و جہد مین* جدّ کے
معنے سعی کرنی واسطے حاصل ہونے مطلب کے اور جہد کے یہہ معنے
ہین کہ محنت کرے اپنے مقصد کے بر لانے مین* اور جدّ و جہد بھی
اُلوالعزم پادشاہونکے وصف اور خلقون مین سے ایک خلق ہی*
اور جس کی ہمت بلند ہوگی یہہ صفت اُس مین مقرر ہوگی* اور
جتنی جسکی ہمت عالی ہوگی وہ اپنے کام مین جد و جہد بہت کریگا*
پس چاہیے کہ جو مرد بلند ہمت ہو محنت اور مشقت سے نڈرے
کیونکہ سعی اور کوشش مین دو صورتین پیش آتی ہین* اگر

مُراد بر آئی تو تو کیا پوچھنا ہی اور اگر مطلب حاصل نہوا تو عذر اُسکا
عاقلون کے نزدیک پسند ہی اِس واسطے کہ اُسکا جدّ و جہد
سب پر ظاہر ہوا * اور ہر ایک کو یقین آیا کہ اپنی طرف سے کوشش
و محنت کی ہونا نہونا خدا کے ہاتھ ہی * بیت * سعی کرتا ہون ملے
مطلب تو ہی ہمت بلند * ور نہو تو عذر میرا ہو بزرگون کو پسند *
نقل * امثال حکماء ہند مین لکھا ہی کہ ایک چیونٹے نے ترکا سعی کا
کمر مین باندھا اور ایک خاک کے ڈھیر سے کہ اُٹھانا اُسکا آدمیونکو
مشکل ہو تھوڑی تھوڑی سی اپنے بت کے موافق لیجانے شروع
کی اور دوسری جگاہ مین رکھنے لگا * ایک پرند وہان آنکلا اُس
مور ضعیف دیکھا کہ چھوٹے سے قد پر نہایت خوشی سے ہاتھ پانون
مار رہا ہی * اور اُس خاک کے اُٹھانے مین بڑی محنت کر رہا
ہی * بولا کہ ای چیونٹے تیرا جسم یہ کچھ اور کام اتنا بڑا * کیا
تیرے خیال مین آیا ہی کہ ناحق اپنے تئین حیران بنایا ہی * تجھ سے
سرانجام کیونکر ہو سکیگا * اُس نے جواب دیا کہ ایک ہم قوم پر
عاشق ہون * جب مین نے اُس سے ملنے کا پیغام کیا * یہ شرط
درمیان لائی کہ اگر میرے وصال کا تجھے خیال ہی تو اِس خاک
کے تودے کو رستے سے اُٹھا کر ایک کنارے لگا دے * اور جو

یہہ محنت تجھہ سے نہوسکے تو میرے ماننے کا اِرادہ اپنے دل سے اُٹھا دے * اِس لئے اِس بات پر کمر باندھی ہی خدا چاہے تو اُسکا حکم بجالاوُن اور اپنے ذمے سے ادا ہو کر مقصد اپنا پاوُن * اُس طایر نے کہا یہہ گمان باطل ہی تجھہ سے نہوسکیگا اور یہہ وہم تیرے حوصلے اور قوت سے زیادہ ہی * پھر چونٹے نے جواب دیا * ابیات * راہ کوشش مین قدم اُستوار رکھا * آدمی کو سعی کرنی ہی بجا * ہاتھہ مین مطلب کا دامن گر مین لاوُن * تو غم و اندوہ سے پھر چھوٹ جاوُن * سعی سے پورا نہو گر میرا کام * تو مجھے معذور رکھینگے تمام * حکایت * فریدون کو ابتدا سے سلطنت مین کہ روز بروز اقبال و دولت کی ترقی تھی خیال آیا کہ جو جو ملک غنیمون کے تصرف مین آگیا ہی اپنے عمل مین لاوُن * بیت * اگرچہ تھوڑے مین گذران آدمی کی ہی * پہ ملک تیغ سے لینا بھی ہی بڑی ہمت * اِس اپنے دل کے اِرادے کی امیرون سے مصلحت کی * اکثرون نے صلاح دی کہ ای ملک تمہارا ملک سب آباد و زرخیز ہی * اور دولت و حشمت جو کچھہ چاہیئے فضل الٰہی سے موجود ہی * بخاطر جمع آرام سے پادشاہت کیجئے * حق ناحق اپنے تئین خاشش مین ڈالنا اور

فتنہ اُٹھانا مناسب نہین ٭ جتنا ملک خدا نے دیا ہی اُسی کو غنیمت
جانئے اور غلامون کا کہنا مانئے ٭ بیت ٭ تو کشایش اور رمز سے
کی سعی کر ٭ آرزو کی انتہا پیدا نہین ٭ یہہ باتین سنکر فریدون
نے فرمایا کہ قناعت چارپائے جانورون کا کام ہی کہ سر نیچا کئے جو کچھ
پایا چر چُگ کر بیٹھہ رہے ٭ اور گوشہ پکڑنا کم ہمت عاجزون کو
لایق ہی جو کسو کام کے نہین ٭ آدمی کو لازم ہی کہ فرصت کو غنیمت
جانے کہ بادل کی سی چھاتی پھرتی چھاون ہی ٭ پس اپنا مطلب
حاصل کرنے مین خوف ودہشت کا اندیشہ نکرنے ٭ قطعہ ٭ سلطنت
پر کمر نہ وہ باندھے ٭ جسکو آرام ہی کی خواہش ہو ٭ اور محنت
سے کب کرے آرام ٭ مغز مین جسکے سلطنت کی ہو بو ٭ حکایت ٭
کہتے ہین کہ کسو بادشاہ نے اپنے بیٹے کو ایک دشمن پر لڑنے
کے واسطے بھیجا تھا ٭ خفیہ نویس نے لکھا کہ پادشاہزادے
کبھو کبھو راہ مین زرہ بدن سے اُتار ڈالتے ہین اور دو شب
ایک منزل مین مقام کرتے ہین ٭ باپ نے لکھا کہ اے بیٹا
حق تعالی نے جب روز ازل مین عزت کو پیدا کیا رنج و محنت کو
اُسکے ساتھہ کر دیا ٭ اور ذلت کو جو بنایا چین اور خوشی کو اُس سے
ملایا ٭ عزت پادشاہونکو بخشی اور ذلت رعیت کو دی ٭

پس عیش پادشاہ کا سلطنت کے مرتبے سے ہی اور رعیت
کی قسمت مین آرام اور رکھ محنتی لکانہ دی * یے دونو حصے ایک
جگہہ جمع نہین ہو سکتے * سلطان کو مقرر چاہیے کہ آسایش کو وداع
کرے اور راحت رعیت کو چھوڑ دے * اگر یہہ نکر سکے تو وہی
کام کرے کہ جس مین آرام پاوے * اور سلطنت کے جادو
جلال سے باز آوے اور کچھہ کسب کر کھاوے * بیت * بادشاہت
کا مزہ کیا کم ہی مت آرام ڈھونڈھہ * سلطنت جب ہو میسر
دوسری ہو نجی نگاہ * حکایت * یعقوب لیث لڑکپن سے
اپنے تئین ہلاکت مین ڈالتا اور جس کام مین خوف و خطرہ
زیادہ ہوتا اُسکی پیروی کرتا اور اپنی جان سے نڈر رہتا اور
محنت کرنے سے ایک دم نہ آسودہ رہتا * لوگون نے کہا تو بچارا
کسیرا ہی تجھے اتنی مشقت کرنے سے اور اپنے تئین ہلاکت
مین ڈالنے سے کیا فائدہ ہی * بولا مجھے افسوس آتا ہی کہ اپنی عمر
عزیز کوتا نبے اور بھرت کے بنانے مین صرف کرون اور جس
کسب مین بہت سے شریک ہون اُس مین دل لگاؤن
اِس محنت و کوشش کرنے سے میرا یہہ ارادہ ہی کہ اپنے تئین
ایسے مرتبے پر پہنچاؤن کہ میرے ہم جنسون مین سے کوئی میری

برابر نہو * پھر اُنھون نے کہا کہ یہہ بات بہت مشکل ہی اور یہہ کام
نہایت سخت ہی * جواب دیا کہ مین خوب سمجھہ چُکا ہون کہ
غذان شربت موت کا چکھنا اور بوجھہ ابل کا اُٹھانا ہی * بہتر یہہ
ہی کہ کسو بڑے کام مین مرون نہ کہ چھوٹے کام مین جان دون *
آخر اِسی محنت اور کوشش کے سبب سے اُس درجے کو پہنچا کہ
سب نے سُنا ہی * ابیات * ہر کام مین سعی ہیگی درکار * کوشش
مین نہ سُستی کر تو زنہار * جس کام پہ دل تیرا ہو مائل * گر سعی
کرے تو ہو وہ حاصل * اور جیسے کہ جدّ و جہد سے نیو سرداری
کی بنتی ہی بر عکس اِس صفت کے کہ چھوٹہہ بولنا اور سُستی کرنی
ہی جز مرتبہ اور دولت کی اُکھڑتی ہی * طاہر کی اولاد مین ایک
سے کسو نے سوال کیا کہ تمھارے گھرانے سے کس باعث
دولت اور سرداری جاتی رہی * جواب دیا کہ رات کے دارو
پینے اور صبح کے سونے سے * یعنے کاہل پنے سے اپنے کاربار کی
طرف نہ متوجہ ہوے اور سُستی کے سبب سے رسم سیاست
کی اُٹھا دی * آپ سے آپ ہمارے اِختیار کی ناو لاچاری کے
بھنور مین بیٹھہ گئی * اور ہمارے اُمید کی کشتی مقصد کے کنارے
تک نہ پہنچی * یہی احوال ہندوستان کی سلطنت کا ہوا * بیت *

وہ اپنے ہاتھہ سے دولت کی نیو کو کھووے * شراب شام کو پیکر جو صبح تک سووے * چودہواں باب ثبات مین * یعنے قائم رہنا ہر ایک سخت کام مین اور مضبوط ہو کر دور کرنا رنج و بلا کو * سچ ہی ثبات بہتری اور برکت کا پھل دیتا ہی اور اُسکے ہونے سے خوشی اور رہے بکری کا فائدہ ملتا ہی * اور کسو گروہ کو تمام خلق اللہ مین ثبات کی صفت سے اتنا کام نہین پرتا جتنا پادشاہونکو * اِس لئے کہ جب تلک ثبات سلاطینون کا رعیت اور نوکرون پر اور سرکشون اور بدفعلون کی بیخ کنی اور سزا دینے مین خاص و عام پر ظاہر نہو لشکر اور چاکر ہرگز فرمان برداری نکرینگے اور سرکشی اور بدی کرنیوالے حرامزدگی اور بدذاتی نہ چھوڑینگے * پس اِس صورت مین پادشاہ کو پختہ مزاجی سے بڑی قوت اور مدد ہی اور اَوروں کے دل مین سلطان کے ثبات سے دہشت اور خوف رہتا ہی * بیت * جو کوئی سر پہ رکھیگا ثبات کا افسر * تو مرتبے مین بلند ہوگا چرخ گردان پر * پند * کسو حکیم کا قول ہی کہ جو کوئی چاہے کہ بنیاد اُسکی سلطنت کی کبھو نہ خراب ہو تو لازم ہی کہ جو کام کرے اُس مین ثابت اور زیرک طرح * بیت * تو اپنے کام کی بنیاد کو ثبات

پر رکھے * کہ نیونیوپہ دینے سے بنتی ہی مضبوط * اور مردِ ثابت قدم اُسکو کہتے ہیں کہ اپنی ارادہ و رسم اور قول و فعل سے باز نہ آوے ہرچند برعکس اُسکے کوئی صلاح دیوے یا ڈراوے * کیونکہ مذ دنیی سواے ثابت رہنے کے نجات کی راہ نہیں دکھلاتی چنانچہ حکیم الٰہی یعنے افلاطون فرماتا ہی * ابیات * دو دلہ ہونا خوب بات نہیں * مرد وہ نہیں جسے ثبات نہیں * گر تو چاہے چڑھوں میں درجے پر * تو قدم راہ میں ثبات کی دھر * اور نشان ثبات کا دو چیز ہی * ایک تو یہہ کہ جو کام شروع کرے اُسکو تمام کرنا اپنی ہمت کے ذمے پر لازم جانے * حکایت * کہتے ہیں کہ قیصرِ روم نے نوشیروان عادل سے پوچھا کہ بتا سلطنت کی کس بات میں ہی * جواب دیا کہ میں ہرگز بیہودہ کام نہیں کرتا اور جس مہم میں قصد کرتا ہوں اُسے انجام دیتا ہوں * قیصر نے کہا سچ ہی سب حکیم یونان کے یہی بات کہہ گئے ہیں * ابیات * مردوں کی طرح جو کام کیجے * لازم ہی اُسے تمام کیجے * یعنے جو نشان تو اُٹھاوے * پھر اُسکو نہ ہاتھ سے گراوے * دوسری علامت یہہ ہی کہ جو سخن زبان پر اُسکی جاری ہووے تا مقدور برعکس اُسکے کام نہ کرے * چنانچہ تواریخ میں لکھا ہی

ہیکہ سلطان محمود راضی رحمہ اللہ اُس سے ایک روز غزنین کے
میدان مین سوار ہوئے جاتے تھے کسو حمّال پر نظر پڑی کہ ایک
بھاری پتھر کاندھے پر دھرے پادشاہی عمارت کے لئے لیے جاتا
ہی اور اُسکے بوجھہ سے تھک گیا ہی اور بڑے زور سے قدم
اُٹھاتا ہی ٭ سلطان نے مشقت اُسکی جب ملاحظہ کی مہربانی
اور رحم دلی جو ذاتی تھی اُسکے باعث ترس کھاکر فرمایا
ہیکہ ای حمّال! اِس سنگ کو رکھہ دے ٭ اُن نے بموجب
حکم کے وہین گرا دیا ٭ ایک مدت تلک وہ سلّی اُس میدان
مین پڑی رہی ٭ جب گھوڑے اصطبل کے پانی پینے کو جاتے
اور اُس جگہہ پہنچے جھجھکتے اور بھڑکتے ٭ کئی خواصون نے
فرصت کے وقت حضور مین عرض کیا کہ فلانے روز حمّال نے
موافق امرعالی کے اور فرمان مبارک کے وہ پتھر جو ہتھے پر اُٹھائے
لئے جاتا تھا میدان مین ڈال دیا تھا سو گھوڑے اُس راہ سے
بڑی دقّت سے جاتے ہین اور سوائے اُس حمّال کے کوئی اُٹھا
نہین سکتا ٭ اگر حکم ہو تو وہان سے جدا کر دے تو وہ راہ صاف
ہو جاوے یہہ بہت مناسب ہی ٭ پادشاہ نے فرمایا کہ میری زبان
سے نکلا کہ رکھہ دے اب کس مُنہہ سے کہون کہ اُٹھا ٭ اگر یہہ

حکم کرون تو آدمی میری بے ثباتی اور بردم خیالی پر گمان کرینگے *
نہین وہ پتھر و ہین پر آرے * سنتے ہیں جب تاتک سلطان
جیتا رہا وہ سنگ اسی میدان مین پڑا تھا اور بعد وفات کے
بھی پادشاہ کے حکم کی متابعت کے سبب انکی اولاد مین سے
کسو نے نہ اٹھوایا * قطعہ * بات جو پادشاہ فرماوے * پاس
اسکا ضرور ہی رکھے * تونہ برعکس اسکے ہو ظاہر * لوح پر دل کی
چاہیے لکھے * پندرھوان باب عدالت مین * عدل ایسا حاکم ہی
کہ ملک کو آباد کرتا ہی اور ایسا نور ہی کہ تاریکی کو برباد کرتا ہی *
خداے پاک اور برتر اپنے بندون کو قرآن شریف مین فرماتا
ہی جسکا یہہ ترجمہ ہی * کہ تحقیق الله حکم کرتا ہی تمھین واسطے عدل
اور احسان کے * پس عدل کے یہ معنے ہیں کہ داد مظلومون کی
دیوے اور احسان اسے کہتے ہیں کہ مرہم آرام کا گھاو پر ظلم
کے گھائون کے رکھے * حکم ہی کہ ایک ساعت کا عدل پادشاہ کا
طاعت کی ترازو کے پلڑے مین بہت بھاری ہی ساٹھہ برس
کی عبادت سے * اِسواسطے کہ ثواب عبادت کا سواے عابد
کے دوسرے کو نہین ملتا اور فایدہ عدل کا خاص و عام اور
چھوٹے بڑے کو پہنچتا ہی * اور مخلصی صاحب دین و دولت کی اوپر

بھلائی ملک ملت والون کی اُسیکی برکت سے قایم اور
آراستہ ہوتی ہی * اور عوض عدل کا حساب کی حد سے زیادہ
ہی اور قیاس کے اندازے سے بہت * حکایت * کہتے ہین کہ
کسو پادشاہ کو یہہ آرزو ہوئی کہ حج ادا کرون اور نہایت
ادب سے خدا کے گھر کے گرد پھرون اور طواف بجالاؤن *
اور اِس نیت درست کے بر آنے کے باعث اور اِس خواہش
کے قبول ہونے کے سبب اور پادشاہون اور ہمسرون
سے آبرو پاؤن اور سربلند ہو جاؤن اِس لئے کہ * بیت *
خدا کے گھر کا جو کوئی کرے حج بھلا وے * وہ دو جہان مین بزرگی کا
مرتبہ پاوے * امیرون اور ارکان دولت نے اور اشرافون اور
عالمون نے اور قاضی اور مفتی نے عرض کی کہ قبلۂ عالم حج ادا کرنے
واسطے امنیت راہ کی شرط ہی * اور پادشاہون کے دشمن
بہوتے ہین * اگر لشکر اور اسباب ساتھہ لیکر ارادہ کیجئے گا
تو اُن کا اِس برتے اور لمبے سفر مین سخت مشکل
* اور اگر تھوڑے ملازمون سے قصد فرمایئے تو راہ مین
سے خطرون کا وسواس دل مین آتا ہی * علاوہ پادشاہ اپنے
ملک مین ایسا ہی جیسے بدن مین جان اور تن مین روح *

پس جسوقت سایہ آپ کے دامن دولت کا رعیت کے سر
سے علاحدہ ہووے بڑا خلل پیدا ہو* اور تمام کام خاص وعام کے بلا
بند و بست ہوجاوین اور سلطنت کے کاربار مین ہرج مرج
آجاوے* یہہ سنکر سلطان نے فرمایا کہ اگر سفر کرنے کا اتفاق
نہو سکے تو کیا تدبیر کرون جو ثواب حج کا پاؤن اور برکت سے
اُس طاعت کے بہرہ مند ہو جاؤن* سب نے التماس کیا کہ
اِس ملک مین ایک درویش ہی کہ مدّت تاک کعبہ شریف
مین رہا ہی اور ساتھہ حج باشرایط بجالایا ہی* اب وہ ایک
گوشے مین بیٹھہ رہا ہی اور دروازہ خلق کی آمد و رفت کا بند
کرلیا ہی* بیت* خلق کی صحبت سے دامن اپنا جھاڑ* پا بہ دامن
اب وہ ہی جیسے پہاڑ* شاید کہ ثواب حج کا اُس سے خرید کر کے
اُسکے باعث اِس نعمت عظمی سے مشرف ہو سکئے*
پادشاہ ازبس کہ پورا اعتقاد اہل اللہ کی خدمت مین رکھتا تھا*
اُس درویش پاس گیا اور باتون کے درمیان یہہ بھی ذکر کیا
کہ خود بخود دیر سے دل مین آرزو حج کی پیدا ہوئی ہی اور اُمرا
اور مشایخ صلاح دیتے ہین کہ اِس ارادے کو موقوف کرون*
سو سُننے مین آیا ہی کہ تم نے حج بہت کئے ہین* کیا ہو جو ایک حج کا

ثواب میرے ہاتھ پہنچے تو تم بھی دولتمند ہو جاؤ اور میں بھی اُس ثواب سے محروم نہ ہوں * درویش نے کہا کہ میں سب حجّون کا ثواب تمھارے پاس پہنچاتا ہوں * پادشاہ نے پوچھا کہ ہر حج کا یہ کیا مقرر فرماتے ہو * جواب دیا کہ ہر ایک حج کرنے مین جو قدم مین نے رکھا ہی ہر ایک قدم کی تمام دنیا اور جو کچھ اِس دنیا مین ہی قیمت کرتا ہون * سلطان نے فرمایا کہ اِس دنیا سے اور اسباب دنیا سے تھوڑا سا بھی سے تجھ رف مین ہی سوا اس تو تمھارے ایک قدم کا مول نہین ہو سکتا پس ایک حج کو بھی کیونکر خرید کر سکونگا * اور اِس صورت مین یہ سب حج کا کس طرح خیال مین لاؤن * درویش نے کہا اگر تم چاہو تو سارے حج لے سکتے ہو اور قیمت دے سکتے ہو * پادشاہ نے خوش ہو کر کہا کیونکر * جواب دیا کہ ایک مظلوم کے قضیے مین جو تم نے اِنصاف کیا ہو اور ایک دم کسو فریادی کے کام مین مشغول ہوئے ہو تم اُسکا ثواب مجھے بخشو تو مین ثواب ساٹھون حج کا تمھارے ہاتھ بیچون تب بھی مین ہی گویا بڑا نفع کماؤن اور مین ہی اِس سود سے مین سود پاؤن * پس اِس سوال جواب سے معلوم

ہوتا ہی کہ پادشاہ کو بعد ادا کرنے فرض اور سنت کے کوئی بندگی اِس شغل سے جس مین بھلائی خدا کے بندون کی ہو بہت واجب نہین * اور انصاف کی صفت سے زندگی کرنی اور عدالت اور حمایت کی نظر سے رعیت کی طرف دیکھنا کوئی کام اِس سے بہتر نہین * کیونکہ اگر حمایت عدالت کی نہووے تو صاحب قوت اور زور آور ضعیفون اور کم زورون کو پیس ڈالین * پس جس وقت غریب ہلاک ہو جاوین تو طالع مند بھی برباد ہوین * اِس لئے کہ زندگانی تمام خلقت کی آپس مین ایک دوسرے سے وابستہ ہی اور آراستگی آدمیون کے احوال کے کام کی سواے عدل کے ہرگز ممکن نہین *

* قطعہ * عدل یک نور ہی جس سے ہی جہان سب روشن *
اور مہک اُسکی سے خوشبو ہی یہہ دنیا کا چمن * کام جو کچھ
ہی غریبون کا سو انصاف سے کر * تو تیرے کام بھی جو چاہے
سو سب بن جاوین * اور عدالت کی تعریف اور برائی مین یہی نکتہ کفایت کرتا ہی کہ عادل خدا کا دوست اور تمام عالم کا پیارا ہی اگرچہ اُسکے عدل سے فائدہ اُنکو نہ پہنچا ہو * اور ظالم دشمن خدا کا اور سب خلق اللہ کا مردود ہی گو کہ اُسکے ظلم

سے نقصان اُنکا نہوا ہو * اور دلیل اِس سخن کی اور شاہد اِس بات کا قصہ نوشیروان عادل کا اور حجاج ظالم کا ہی * باوجودیکہ کسری کافر اور آتش پرست تھا اور حجاج مسلمان تھا اور پیغمبر کے اصحابون کو اُسنے دیکھا تھا تسپر بھی جب نوشیروان کا نام کوئی لیگا تو اُسپر رحمت کہینگے اور انصاف کے باعث اُسکی تعریف کرینگے * اور جس وقت حجاج کا ذکر آویگا اُسکے ظلم کے سبب سے اُسپر لعنت کرینگے * ابیات * پادشاہت کا عدالت ہی سنگار * مردم آزاری نکر ای شہریار * سلطنت کو عدل رکھے پایدار * کام تیرا عدل سے پکڑے قرار * جسکی خو دنیا مین عدل و داد ہی * عاقبت مین اُسکا گھر آباد ہی * حکایت * عبداللہ طاہر نے ایک روز اپنے بیٹے کو کہا کاشکے دولت ہمارے گھرانے مین یون ہی تون رہتی * لڑکے نے جواب دیا کہ جب تک فرش عدل کا اور بچھونا انصاف کا اِس محل مین بچھا رہیگا وہ بھی اپنا گھر جان کر بسیگی * قطعہ * جو پادشاہ تخت عدالت پہ ہو چڑھا * سمجھا ہی اُسکے سر پہ چتر شان و فخر کا * اِنصاف کا لباس اُتارے بدن سے جب * لعنت کا طوق اُسکے گلے مین لگے بھلا * حکایت * تواریخ

مین لکھا ہی کہ بادشاہ عادل زمین پر گویا خدا کے لطیف کا سایہ
ہی کہ اُس مین ہر ایک مظلوم پناہ پاوے ہی * اور یہہ بات
مقرر ہی کہ جس کسو کو سورج کی دھوپ سے دُکھہ پہنچتا ہی
آرام کے لئے چھانون مین جا گھستا ہی * تو رنج اُسکا راحت
سے بدلا جاوے اور سُکھہ پاوے * اسی طرح مظلوم بھی جب
ستم کے آفتاب کی تابش سے اور ظلم کی آگ کی گرمی
سے گھبراتا ہی عاجز ہو کر خدا کے سایہ کی پناہ مین کہ وہ عبارت
پادشاہ سے ہی آوے ہی تو ظالمون کے ظلم کے رنج کی
دھوپ سے اُس ٹھنڈی چھانون مین آرام و چین پاوے
ہی * ابیات * خدا کی مہربانی ہی اگر سلطان عادل ہی *
کہ لطف حق ہمیشہ عدل مین شاہون کے شامل ہی * خدا کے
بندون کو سایہ مین اپنے چین سے رکھہ کر * بزرگی سے تو
اپنے پاون رکھہ گردون کے سر پر * حکیمون کا قول ہی کہ عدل
کے معنے یے ہین کہ سب خلق اللہ کو برابر رکھے * یعنے ایک گروہ
کو ایک گروہ پر زبردست نہ کرے * اور ہر طایفہ کو موافق
اُسکے مرتبے کے درجے دے * اور خدمت کرنے والے
پادشاہون کے فی الحقیقت چار فرقے ہین * پہلے صاحب

شمشیر جیسے امرا اور سپاہی یہہ خواص آگ کا رکھتے ہیں * دوسرے اہل قلم مانند وزیر اور متصدی کی یہہ مثال ہوا کی ہیں * تیسرے اہل معاملہ چنانچہ سوداگر اور دوکان دار یہہ بجاے پانی کے ہیں * چوتھے رعیت جو کھیتی کرتے ہیں یہہ برابر خاک کے ہیں * پس جس طرح کہ ایک عنصر چارون عنصر مین سے دوسرے پر غالب ہوتا ہی اور مزاج انسان کا خراب ہو جاتا ہی ویسے ہی ایک گروہ کے غالب ہونے سے ان چارون گروہ مین سے طبیعت ملک کی بگڑ جاتی ہی یعنے اُجاڑ ہو جاتا ہی آراستگی عالم کی اور بندوبست خلق اللہ کا خراب اور نا آراستہ رہتا ہی * قطعہ * خلق مین ہی ہر ایک کا یک درجہ * اس جہان کا قدیم سے ہی یہہ چال * اپنے حد سے جو کوئی زیادہ بڑھے * فتنے ہر طرف سے اُٹھین فی الحال * ہر کسو کو تو مرتبے پہ رکھہ * پھر تو اپنی جگہہ پر رہ خوشحال * اور ایک فضیلت عدل کی یہہ ہی * کہتے ہین کہ سلطان عادل کے اعضا کو قبر کی خاک بعد مرنے کے خراب نہین کرتی اور اثر کرنے نہین پاتی * حکایت * کہتے ہین کہ ایک عالم نے مامون بادشاہ کی مجلس مین یہہ حدیث پڑھی کہ بدن عادل پادشاہ کا گور مین نہین بگڑتا

اور بند بند اُسکے ایک دوسرے سے جدا نہین ہوتے * پادشاہ نے کہا مجھکو پیغمبر خدا کی حدیث کے سچ ہونے مین شک و شبہہ نہین لیکن یہہ اِرادہ رکھتا ہون کہ نوشیروان کو دیکھون کہ وہ فی الواقع عادل تھا * کیونکہ زبان مبارک سے حضرت رسالت پناہ نے صلوۃ اور سلام ہو جیو خدا کا اُن پر اور اُنکی آل پر فرمایا ہی کہ مین پیدا ہوا ہون بادشاہ عادل کے وقت مین * آخر پادشاہ نے قصد مداین کا کیا جب وہان پہنچا حکم کیا کہ تہہ خانہ نوشیروان کا کھولین * آپ جاکر دیکھا تو صحیح سلامت خاک مین سوتا ہی جیسے کوئی شخص خواب مین ہوتا ہی * اور تین انگوٹھیان اُسکی چھنگلیا مین ہین * ہر ایک کے نگینے پر ایک نکتہ پند کا لکھا ہی * ایک پر یہہ کھدا تھا کہ دوست اور دشمن کے ساتھ مہربانی کرے * دوسرے پر یہہ نقش تھا کہ کوئی کام بغیر داناؤن کی مصلحت کے شروع نکرے * تیسرے پر یہہ لکھا تھا کہ رعایت رعیت کی منظور رکھے * اور ایک روایت مین لکھا ہی کہ تختی سونے کی اُسکے سرہانے لگی تھی اُسپر یہی لکھا تھا کہ جو کوئی چاہے کہ خدا تعالیٰ باپ کو اُسکے زیادہ کرے تو اپنے عصر کے عالمون کا ادب کرے * اور اگر پادشاہ چاہے کہ باپ اُسکا بہت ہو لازم ہی کہ اپنی ذات

مئین صفت عدل کی بڑہاوے * مامون نے فرمایا کہ ان نصیحتون
کو لکھہ لین اور اُسکی قبر کی خاک کو عطراور گلاب سے خوشبو
کرکے بند کر دین * اور نقل ہی کہ اُسس تہہ خانے مئین ایک
مصاحب نے پروانگی بولنے کی مانگی بعد اجازت کے بولا کہ
عدل کی خاصیت یہہ ہی کہ بعد مرنے کے عادل سے اگرچہ کا فرہو
ضرر خاک کا باز رکھے ہی * پس اگر عادل سعادت اِسلام
سے نیک بخت ہو تو کیا تعجب ہی کہ قیامت مئین آفت آتش
دوزخ کی اس سے باز رکھے * پادشاہ کو یہہ نکتہ پسند آیا فرمایا
کہ نیچے اُن وصیتون کے اِسکو بھی لکھہ لین * ابیات * انصاف
سے نیکنامی دنیا مئین تاے * محشر مئین بھی عاقبت کا سب خوف تاے *
دنیا مئین بڑا اسباب سے بناوے تجہہ کو * اور حشر کی پرسش
سے چھوڑاوے تجہہ کو * اور ستون عدل کا یہہ ہی کہ فریادیون کی
فریاد سُنے یعنے مظلومون کی بات پر کان رکھے اور شفقت سے
منہہ اُنکے کام بنانے کی طرف لاوے اور اگر اپنا احوال بہت کہین
اُکتا نجاوے * کیونکہ پادشاہ بمنزلہ طبیب کے ہی اور مظلوم مانند
بیمار کی * اور مریض یہہ چاہتا ہی کہ اپنا تمام احوال حکیم سے کہے *
پس حکیم اگر ساری کیفیت کا حال کی نہ سُنے تو اُسکی بیماری

کی حقیقت سے کس طرح واقف ہوا اور بغیر دریافت کرنے آزار کے اور بدون سمجھے مرض کے علاج کیونکر کرے * بیت * تو حاکم اور مین بیمار ترا * دل کا احوال رکھون کیونکہ چھپا * نقل ایک روز کوئی شخص کسو بزرگ سے اپنا احوال کہتا تھا اُسنے گوش نکیا پھر کہنے لگا دھیان ندیا تیسری بار شور سے اچھی طرح کہنے لگا * اُنھون نے سمجھا کے کہا کیون میرا سر دُکھاوے ہی یہہ بولا کہ تم سر ہو مین درد کہان لے جاؤن * اُس عزیز کو یہہ بات خوش آئی وہین اُس کا کام کردیا * بیت * نام دولت سے کیا پیدا تو کر لطف و کرم * دی تجھے قدرت خدانے تو گردنکو تھانبے * نقل کسو پادشاہ نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ کہتے ہین ہر چیز کی زکات ہی بھلا فرماؤ تو سلطنت کی کیا زکات ہی * جواب دیا کہ زکات پادشاہی اور جہانداری کی یہہ ہی کہ اگر کوئی مظلوم انصاف چاہے اور محتاج اپنی احتیاج اُسکے پاس لاوے تو خوب طرح سُنے اور نرمی اور ملایمت سے پوچھے اور جواب درشت ندیوے * اور غریبون اور فقیردن سے بات کہنے مین غرور و غیرت نکرے کہ چھوٹون سے ہم کلام ہونا خصلت بزرگون کی ہی * جیسے حضرت سلیمان درود خدا کا اُنپہ

باوجودیکہ مرتبہ نبوت کا رکھتے تھے اور ظاہر مین بادشاہ جن و انس کے تھے پر ایک ادنا چیونٹی کی بات سُنی تھی * بیت * فقیرون پر نظر کرنی بڑا ہووے ہی بڑا اپنے کو * سایمان آسا حکومت پر تھے کرتے چیونٹی کی خاطر * حکایت * کہتے ہین کہ دارالملک چین مین ایک پادشاہ تھا عدل کے زیور سے آراستہ اور درخت اُسکی زندگی کا انصاف کے میوے سے پھلا ہوا * بیت * عدالت سے اُسکی ستم ناپدید * خدا خوش رعیت کے تھی گھر مین عید * اتفاقاً ایکبارگی کچھ آفت اُنکی سماعت مین آئی اور گرانی کانون مین پیدا ہوئی * سلطنت کے کارباریون کو اور امیرون کو حضور مین جمع کیا اور آپ ایسا زار زار روئے کہ جتنے روبرو حاضر تھے اُنکا کلیجہ پھٹنے لگا اور پادشاہ کا یہہ احوال دیکھہ کر رونے لگے اور اُنکی تسلّی کے لئے تدبیر کرنے لگے * پادشاہ نے فرمایا کہ شاید تم یہہ گمان کرتے ہو کہ مین اپنے کان بہرے ہونے کے سبب سے روتا ہون سو غلط ہی اِسواسطے کہ مجھے یقین ہی کہ آخر حواسون کی قوت مین خلل اور نقصان آویگا * پس اُن سب مین سے ایک چیز کے کم ہونے سے عقلمند آدمی کس خاطر غمگین ہووے بلکہ رونا میرا اِس

و اسطے ہی کہ اگر کوئی مظلوم فریادی دروازے پر بارگاہ کے دُہائی دیوے اور آواز اُسکی فریاد کی میرے کان میں نہ آوے وہ یونہین محروم پھر جاوے تو مین خدا کے نزدیک پکڑا جاؤن پھر اُس وقت کیا عذر لاؤن * اب اِس بات کی مین نے ایک فکر کی ہی * ڈھنڈھورا پھرواد و کہ آج سے کوئی شخص سواے فریادی کے سرخ پوشاک نہ پہنے تو مین اِس نشان سے مظلومون کو پہچان لیا کرون اور انصاف اُنکا دیا کرون * بیت * داد مظلومون کی دے مطلب غریبون کا نکال * دین و دنیا کو اِسی داد و دہش سے تو سنبھال * اور اکثر ہوا ہی کہ ایک داد دینے سے اور مظلوم کی فریاد سُننے سے عاقبت کے عذاب سے نجات پائی ہی * چنانچہ تواریخ مین یہہ حکایت لکھی ہی کہ سلطان ملک سلجوقی ایک روز کنارے پر زندہ رود کے شکار کھیلتا تھا آرام کی خاطر کسو باغ مین اُترا * اُسکے ملازمون مین سے ایک چیلا کہ عرض بیگی اُسکا تھا ایک گانون مین گھسا * ایک گاے موٹی تازی دیکھی کہ ندی کے کنارے پر چر رہی ہی * حکم کیا کہ اُسکو پکڑ لاؤ آخر حلال کیا اور اُسکا تھوڑا سا گوشت دیکر بھس تکے لگائے * مالک اُس گاے کی کوئی

بڑھیا تھی کہ وجہ معیشت اُسکی چار یتیمون سمیت اُسکے دودھ سے ہوتی تھی * وہ جب اِس احوال سے خبردار ہوئی بے حواس ہو گئی اور لاٹھی ٹیکتی ہوئی چلی اور پل پر کہ پادشاہ کی سواری آنے کی وہی راہ تھی منتظر بیٹھی * ایکبارگی پادشاہ کی جلو کے لوگ نمود ہوئے اور خود بھی آن پہنچے * بڑھیا نے اُٹھہ کر جھپ دیسی سلطان کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی * وہی غلام روبرو تھا اُسنے کوڑا اُٹھایا اور چاہا کہ اُس پیرزن کو مارے اور ڈرانے * پادشاہ نے کہا چھوڑ دے کہ بیچاری ظلم رسیدہ معلوم ہوتی ہی دیکھون کہ فریاد اُسکی کیا ہی اور کسکے ہاتھہ سے فریادی ہی * پھر پیرزن کی طرف متوجہہ ہوا اور کہا کہ اپنا احوال کہہ * اُس بڑھیا نے بموجب اِسکے کہ دانا کہہ گئے ہیں * مصرع * مظلوم دلیر ہوتا ہی اور شوخ زبان * زبان کھولی اور بولی کہ ای پسر الپ ارسلان کے اگر انصاف میرا اِس زندہ رود کے پل پر ندیگا قسم خدای واحد کی بزرگی کی قیامت میں پل صراط کے سرے پر جب تلک اپنی داد نہ لے لونگی دعوے کا ہاتھہ تیرے دامن سے کوتاہ نکرونگی * اب خوب اپنے دل میں غور کر کہ ان دو نو پل

مین کون سا پیچ اچھا معلوم ہوتا ہی * بیت * آج تو انصاف
اپنا اور میری داد دے * ہی یہی بہتر نہین تو کل کو تجھسے لیوینگے *
سلطان اِس سخن کی ہیبت سے پیادہ ہوا اور بولا ای ماسئین
ہرگز طاقت تیرے جواب کی اُسپل پر نہین رکھتا کہہ
تجھپر کسنے ستم کیا ہی جو تیرا انصاف اُسسے ابھی
دلوا دون * عجوزہ بولی ای مالک یہی غلام جو تیرے حضور مین تازیانہ
عذاب کا مجھپر کھینچتا تھا اِسی نے میری زندگانی تلخ کر دی ہی *
جس گائے کے شیر سے گذران میری اور میرے بچونکی ہوتی تھی
اور مین خاطر جمع سے خدا کی بندگی کرتی تھی اُسی کو مار کر کباب
کئے * ملک شاہ نے فرمایا کہ اُس غلام کو سیاست کرین
اور عوض ایک مادہ گاو کے ستر گائین جو وجہہ حلال سے خرید
کی تھین اُسکو دین * بعد کتنی مدت کے سلطان نے وفات پائی
اور بڑھیا جب تلک جیتی تھی * ایک روز آدھی رات کو
پادشاہ کی قبر پر گئی اور نہایت عاجزی سے ماتھا اپنا قبلہ کی طرف
زمین پر رگڑا اور دعا مانگی کہ یا الٰہی یہہ بندہ تیرا جو اِس خاک
کے نیچے دبا پڑا ہی ایک وقت مین عاجز و لاچار ہوئی تھی اُسنے
باوجود عاجزی کے کہ مخلوق تھا مجھپر رحم کیا * اسدم یہہ تیری درگاہ

مین عاجز ہی تو اپنی قوت سے یہ غالق ہی اِسکو بخشش دے ❁
اُنھین دنون ایک مرد عابد نے ملک شاہ کو خواب مین دیکھا اور
پوچھا کہ خدا سے تمھین کیسی بنی ❁ اُسنے جواب دیا کہ اگر دعا اُس
پیرزن داد خواہ کی میری فریاد کو نہ پہنچتی تو عذاب کے عقاب کے
جنگل سے بچاو کسو طرح نظر نہ آتا تھا ❁ ابیات ❁ کہا کہ راہ مین
وہ پیرزن کھڑی ہو کر ❁ اگر دعا کے سبب سے نہ لیتی ہاتھہ
پکڑ ❁ نکرتا مجھہ پہ خدا اگر کرم سے نیک نظر ❁ تو حال مجھہ سے
گنہگار کا تھا سب سے بتر ❁ دعا دی اُسنے تیرا عدل اُسکو یاد
آیا ❁ دعا نے اُسکی در فیض مجھپہ کھلوایا ❁ اور دوسرا کہم عدل
کا یہہ ہی کہ خدا کی متابعت کرے ❁ یعنے جو انصاف کرے اور داد
دیوے لازم ہی کہ موافق حکم شریعت کے ہو اور خوشی کے وقت
اور غصے کی حالت مین حق کی بات کو نہ بھولے کیونکہ خدا کا حکم
سب کے حکمون پر غالب ہی ❁ جو کوئی خدا کی فرمان برداری
نہ چھوڑیگا کوئی اُسکے امر سے گردن نہ موڑیگا ❁ بیت ❁ سیر دار
جنس جگہہ ہی دیا پادشاہ ہی ❁ دروازے کا خدا کے وہ محکوم ہی
بنا ❁ نقل ہی کہ مامون کے عصر مین کسونے کچھہ گناہ کیا اور بھاگ
گیا اُسکے بدلے اُسکے بھائی کو پکڑ کے خلیفہ کے روبرو حاضر کیا ❁

ہی کہ بر عکس اُسکے خیال مین لاوے * بیت * وہ حاکم ہی اور ہم
ب ہین اُسی کے حکم کے بندے * ہمارا کیا بھروسا ہی جو کچھ ہی حکم اُسکا
ا * تیسرا قسم عدل کا یہہ ہی کہ اپنی نیت کو رعیت کے حق مین صاف
رے اور اُنکی خیر خواہی کی طرف دل کو مایل کرے * اِسواسطے کہ نیت
ادشاہ ہر ایک بات مین بڑا اثر رکھتی ہی * اگر عدل کی نیت
رے تو برکت اور آبادی کا پھل ملے اور اگر خدا نخواستہ بر خلاف
اُسکے پادشاہ کے دل مین آوے تو برکت سارے محصولون
سے اُٹھہ جاوے * اِس سبب سے رعیت ویران ہو جاوے *
شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی نے خدا اُنکو بخشے اِس
مضمون کو نظم کیا ہی * ابیات * گر قصد کہ ہو تیری یہہ نیت *
جسمین رہہ چین سے رعیت * گر شاہ کے دل مین تک بدی آئے *
تو کام جہان کا بگڑ جائے * حکایت * کہتے ہین کہ قباد پادشاہ ایک
روز شکار کو سوار ہو اتھا اتفاقاً اپنے لشکر سے جدا ہو گیا ٹھیک
دوپہر ہوئی اور دھوپ کڑی پڑنے لگی پیاس سے گھبرایا
اور چارون طرف دیکھنے لگا کہ کہین چھانون یا کنوان تالاب ملے
تو دم لون اور پانی پیون * ایکبارگی دور سے کچھ گھر سا نظر آیا
بے اختیار اُدھر گھوڑے کو دوڑایا * جب پاس جا پہنچا ایک خیمہ

پڑا نا دیکھا کہ دست میدان مین کھڑا ہی ایک پیر زال
اور اُسکی بیٹی اُسکے سائے مین بیٹھی ہی * جب پادشاہ کو
دیکھا وہ عورت پال سے باہر نکل آئی اور گھوڑے کی باگ
پکڑ کے کہنے لگی کہ پوت ٹک دم لے لے * یہہ اُترا اور اُس ڈیرے
مین جا کر بیٹھا وہین ہاتھہ مُنہہ دُھلا کر جو کچھہ اُسکے گھر مین
موجود تھا دستر خوان بچھا کر آگے دھر دیا * قنبا دنے ایک نوالہ
کھانا کھایا اور پانی پیا شکر خدا کا کیا جب پیٹ بھرا نیند آگئی آرام
فرمایا * بعد دیر کے جب چونکا اور آنکھہ کھلی دیکھے تو دن تھوڑا
رہگیا ہی رات کو بھی وہین رہ گیا * مغرب کے وقت ایک
گائے میدان سے آئی اُسسے بڑھیا کی لڑکی نے اُسکو دوہا بہت
سا دودھہ ہوا * پادشاہ دیکھہ کر حیران ہو رہا اور اپنے دل
مین خیال کر کے کہنے لگا کہ الا یہہ لوگ صحرا مین اِسی واسطے
رہتے ہین اور بستی مین نہین بستے کہ کوئی اِنکے بھید سے واقف
اور مطلع نہووے * اِتنا شیر ہر روز اِنکو ایک مادہ گاو سے
حاصل ہوتا ہی اگر ہفتے مین ایک روز بطریق خراج کے سرکار
مین دیوین تو اُنکے مال مین کچھہ خلل اور نقصان نہ آوے اور
پادشاہی خزانے مین زیادتی ہو * آج سے یہہ نیت کرتا ہون کہ

جب شہر میں آئے ان یہہ حکم سب پرجا ری کر دیا اور دسوان حصہ اِن سے مقرر کرون ٭ رات کو کھا پی کر سو رہا جب صبح ہوئی وہی پیرزال کی بیٹی گاے کو دوہنے کو گئی تھوڑا سا دودھ باسن مین ہوا لڑکی دیکھہ کر گھبرائی اور ماکے پاس دوڑی آئی کہا ای اما جلدی خدا سے دعا مانگ کہ ہمارے پادشاہ نے اپنی نیت ظلم پر رکھی ٭ قباد سُنکر متحیر ہوا اور دل مین دھیان کیا کہ اِن نے یہہ بات کیونکر معلوم کی ٭ آخر لڑکی سے پوچھا کہ پادشاہ کی بُری نیت کو تونے کیونکر دریافت کیا ٭ جواب دیا کہ ہماری گاے ہمیشہ بجر کو ڈھیر دودھہ دیتی تھی آج اِتنا ہی سا ہوا ہی ٭ اِس واسطے مین نے سمجھا کہ جب مقرر پادشاہ وقت کی نیت تبدیل ہوتی ہی حق تعالی برکت اُٹھا لیتا ہی ٭ قباد نے کہا سچ کہتی ہی اور وہ نیت بد اپنے دل سے دور کرکے کہا کہ اب جا ٭ پھر وہ لڑکی گئی اور دوہنے لگی بہت سا دودھہ ہوا ٭ تب ماکے نزدیک خوشی سے دوڑی آئی اور بولی شکر خدا کا پادشاہ کی نیت درست ہوئی دودھہ آج اوردنون سے زیادہ ہوا ٭ سچ ہی دانا کہہ گئے ہین کہ بادشاہ عادل برسنے والے بادل سے اور آفتاب روشن سے بہتر ہی ٭ چنانچہ شاعر نے والا

شاہون کے منصوبہ پر ہی تمام * جو نیت بری ہو وے سلطان

کی * تو عادت بگر جاوے باران کی * جو سلطان عادل ہی تو غم نہ کھا *

کہ عدل اُسکا ہرگاسمان سے بھا * اور ایسی ہی دوسری حکایت

بہرام گور کی ہی * حکایت * ایک روز بہرام گور گرمی کے دنون مین

کہ نہایت لون چل رہی تھی اور زمین و آسمان تپتا تھا اکیلا کسو

باغ کے دروازے پر پہنچا * ایک پیر مرد جو وہان کا مالی تھا بیٹھا تھا *

بہرام نے کہا ای بوڑھے تیرے باغ مین انار ہی بولا ہان ہی * کہا

ایک پیالا اُنکے شربت کا پیا چاہتا ہون * وہ باغ مین

گھسا اور شتابی ایک قدح منہا منہہ بھر کرلے آیا * بہرام نے پی

لیا اور پوچھا کہ اِس باغ سے تمام سال مین تجھے کیا حاصل

ہوتا ہی * اُسنے جواب دیا کہ تین سو دینار مجھے مل رہتی ہی *

تب پوچھا کہ پادشاہ کے یہان کیا مالگذاری کرتا ہی * بولا کہ پادشاہ

میوہ دار درختون کا محصول ہم سے کچھ نہین لیتا مگر جو زمین

جوتتے بوتے ہین اُسمین سے عُشر سرکار مین داخل کرتے

ہین * بہرام نے دل مین کہا اور سوچ کیا کہ ہمارے ملک مین

ایسے بہت باغ ہین اور ہر بار سے مین درخت بے شمار اگر

باغون کے ... سے بھی دہ یکی متزر کرون تو بہت ... ویسی حرانے
مین داخل ہوا کرین اور رعیت پر چندان ظلم و نقصان نہو *
آج کے دن سے متزر باغون کا بھی محصول متزر کرونگا * یہہ نیت
دل مین پختہ کی پھر باغبان سے کہا کہ میری پیاس خوب
نہین بجھی ایک جام اور بھی آب انار کا دے * وہ باغبان گیا
اور بڑی دیر مین ایک کٹورا لیکر آیا * بہرام نے پوچھا کہ ای
پرانے پہلی بار تو گیا اور ترت لے آیا * ابکی بار اتنی دیر کیون لگائی
اور پیالا بھی خالی ہی ویسا بھر پور نہین لایا * اُس باغ والے
نے نہ پہچانا کہ یہی پادشاہ ہی کہنے لگا کہ ای جوان اِس مین
میرا گناہ نہین پادشاہ کی تقصیر ہی کہ اُس نے اِس وقت اپنی
نیت تبدیل کر کے ظلم کا خیال کیا ہی البتہ برکت جاتی رہی * اُس
بار ایک انار سے اتنا عرق نکلا کہ کنارون تلک جام معمور ہو گیا
تھا اِس مرتبہ دس انار اچھے اچھے چن چن کر مین نے نچوڑے
ہین پر اتنا ہی ہوا جو تو دیکھتا ہی * اِس بات کے سننے سے بہرام کو
نہایت خوف خدا کا ہوا اور وہ خیال زیادہ طلبی کا جو دل مین
کیا تھا استغفار پڑھکر دور کیا اور باغبان سے کہا کہ تھوڑا سا
اور لے آ تو خوب طرح پیون اور تشنگی رفع کرون * وہ پھر گیا

یار پھر باغ میں ایسا اور رچادی جوش و خرم پا باہر نکلا اور رسو را
چھلکتا ہوا آب انار کا لایا اور بہرام کے ہاتھہ میں دیا اور کہنے
لگا ای سپاہی عجب صورت ہی کہ خدا کے فضل سے ہمارے پادشاہ
نے نیت ظلم کی جو کی تھی اُس سے باز آیا یہہ دیکھہ لے کہ اُسکی
برکت فی الحال ظاہر ہوئی کہ پھر ایک انار سے اتنا عرق نکلا ٭
بہرام نے سُنکر اُس شخص سے کہا کہ میں ہی پادشاہ ہون
فی الواقع میں نے نیت بدلی تھی لیکن اب توبہ کرتا ہون پھر ایسا
خیال ہرگز جی میں کبھو نہ لاؤنگا ٭ ای یارو اب دیکھو تو نہ
وہ باغ ہی نہ بہرام ہی مگر اُس پادشاہ عادل کا نام ہی کہ آج تک
یادگار رہ گیا ہی ٭ اِس لئے کہ جو پادشاہ ہوتے جاوین اِس نقل
کو بجاے نصیحت کے سمجھین اور نیت رعیت کی بہتری اور
آبادی پر درست رکھین ٭ بیت ٭ نیت کو درست اپنی جو شاہ
کرے ٭ کام اُسکے جو کچھہ چاہے سو اللہ کرے ٭ پند ٭ دانا کہتے ہیں کہ
عدالت کی بزرگی سب سے زیادہ ہی اور ظلم کی بدی سب سے
بدتر عدل کا فایدہ یہہ ہی کہ ملک پر زوال نہین آتا بلکہ روز بروز
آباد ہوتا جاتا ہی اور اُسکی برکت سے خدا اور ملکون کو بھی
اُسی کے حکم کے تابع کر دیتا ہی اور خزانہ وافر ہوتا ہی اور شہر

اور گانون بستے ہیں * اور برعکس اُسکے ظلم کا یہ بیان ماناہی کہ
ملک قبضے سے نکل جاتا ہی اور اگر قدر قلیل رہ بھی جاتا ہی سو
ویران ہوتا ہی اور خزانہ خالی ہو جاتا ہی * نقل * ہوشنگ جو
پیشدادیان کا تھا اُسنے اپنے فرزند کو اتی وصیتین کین کہ
ای نور چشم ظلم کے جھنڈے اور ستم کے نشان کو ہمیشہ
سرنگون رکھیو اور مظلوم کی آدھی رات کی آہ کے تیر سے
اور غریب کی صبح کے نالہ کے نیزہ سے ڈرتا رہیو کہ بزرگون نے
کہا ہی * بیت * صبح بڑھیا کرے جو آہ کا وار * نکرے لاکھ تیر اور
تلوار * ظلم اور ستم کا نتیجہ آخر دولت اور نعمت کو برباد
کرتا ہی * اور روپیے کے واسطے کہ کسو سے اُس نے وفا نہین کی
اور مرنے کے وقت کسو کے ساتھ نہین گیا رعیت کو خفا اور
بیزار نکیجیو کیونکہ اِس مین ہرگز کچھ شبہہ نہین کہ جس پادشاہ
نے مال کی خاطر رعیت کے ساتھ بدسلوکی کی گویا اپنی سلطنت کی
دیوار کی نیو کھودی * بیت * جو کوئی نگاہ رکھے رعیت کے مال پر *
وہ چھت بنادے گویا کہ دیوار ین کھود کر * دانا ایسے باتین واسطے
پند و نصیحت کے لکھتے ہیں اور نادان کہانی سمجھتے ہیں * حکایت
ایک روز سلطان محمود نے اپنے ارکان دولت سے کہا کہ

کوئی سخت احمق اور بڑا بیوقوف تمام ملک مین سے تلاش
کر کے میرے روبرو لاؤ ❊ امیر رخصت ہو کر باہر نکلے اور
داناؤن اور خوش طبعون کو چارون طرف رخصت کیا
اور کہہ دیا کہ ایسا آدمی ڈھونڈھ کر کہین سے پیدا کرو ❊ وے
ہر ایک ملک اور شہر مین ڈھونڈتے گئے اور اِس بات کی سعی
مین لگے رہے اور ہر کسو سے پوچھنے لگے ❊ اِس کھوج مین تھے کہ
کسو درخت پر ایک آدمی نظر پڑا کہ جس شاخ پر بیٹھا ہی اُسی
ڈال کو جڑ سے کاٹ رہا ہی اور کلھاڑی مار رہا ہی اور یہہ بات
نادان کے بھی خیال مین آتی ہی کہ اگر وہ تہنا کٹ کر گرے تو وہ
شخص بھی اُسی کے ساتھہ نیچے گِر کر چوٹ کھاوے اور اُسی دم نکل
جاوے ❊ اُسے اُس کام مین دیکھہ کر سبھون نے متفق ہو کر ٹھہرایا
کہ اِس شخص سے زیادہ احمق جہان مین ملنا مشکل ہی اُسے
گہو نکر پکڑ کر پادشاہ کے پاس لے چلا چاہیئے ❊ آخر اُسکی حماقت
کا جو کچھہ احوال دیکھا تھا حضور مین بیان کیا ❊ سلطان نے فرمایا کہ
اِس سے زیادہ بھی احمق دنیا مین ہوتا ہی ❊ سبھون نے
التماس کیا کہ آپ زبان مبارک سے فرمایئے تو ہم کو یقین
آوے ❊ سلطان محمود نے فرمایا کہ جو پادشاہ یا حاکم ظلم و ستم

سے اپنی رعیت کو حیران و پریشان کرکے ویران کرے مقرر ہی کہ وہ خود بھی ایسی حرکت کے سبب سے خراب و تباہ ہوگا * پس وہ اس سے بڑا احمق ہی * ابیات * رعیت گویا جڑ ہی سلطان شجر * شجر جڑ کے باعث سے ہی بارور * تبر جڑ پر آس بیڑ کے مت لگا * کہ تہنی پہ جسکی تو پیرگا چڑھا * کہ جب سست ہوجاوے بیخ درخت * اکھڑ جاوے جڑ جب چلے باد سخت * کرے ظلم جو کوئی رعیت اوپر * وہ بے شبہہ کھو دے ہی اپنی ہی جڑ * امالی میں خواجہ امام کی کہ اُسکو خطیب مدنی کہتے تھے مذکور ہی یہہ نقل کہ سمرقند کے شہر میں ایک ظالم حاکم تھا کہ تمام خلق اُسکے ظلم سے عذاب میں اور اُسکی بے انصافی سے پیچ تاب میں تھی * جب ناش اُسکے جور و جفا کی خدا کی درگاہ میں بہت ہوئی اور کشتی اُسکی اعمال بد سے بھر گئی * ایک دن آدھی رات کو اپنے محل میں تخت پر سوتا تھا ایک تیر آسمانی غیب سے آیا اور اُسکے سینے پر ایسا لگا کہ دو سار ہو کر پیٹھ کی طرف سے نکلا اور اُسکی جان ہوا ہو گئی * جب صبح ہوئی خواصوں نے دیکھا تیر کو کھینچ کر نکالا دیکھیں تو اُسپر لکھا ہی زبان عربی میں جس کے

اِس بیت مین معنے ہین * بیت * ہین ظالمون کے لئے یہان
دوہرے غضب کے تیر * سوئی کی طرح لگتین ہین جگر مین جاکو
چیر * اور کسو بزرگ نے اِس کے مضمون کو فارسی مین نظم
کیا ہی جس کا یہہ مدعا ہی * قطعہ * تو نے کمان ظلم مین تیر
جفا رکھا * ڈر نادلون سے اُنکی جو ہین بیٹھے کمھات مین *
گو تیر تیرا پھوڑے ہی فولاد کی زرہ * پرکان آہ توڑے پہاڑ
ایک بات مین * اور حکیم خاقانی نے بھی کیا خوب کہا ہی
جس کا یہہ ترجمہ ہی * قطعہ * ڈر اُس مظلوم سے جو جاگتا ہی
اور روتا ہی * تو غافل سوتا ہی سرہانے پہنچا آنسو کا نالا *
ڈر اُن بیچارون سے جو رات چھوڑتین تیر آہون کی * کہدِکھیا
کا کرے ہی کام زیادہ تیر اور بھالا * شکر خدا کا کہ ذات شاہزادہ
صاحب اِقبال کی جو پسند کیا ہوا درگاہ ذوالجلال کا ہی اِس
لائق ہی کہ خلق اسد اِترادے اور شہر مرو کے باسہ رہنے والے
تمام خراسان کے کمال خوشی و خرمی سے فخر کرین کہ شور
اُنکے عدل کا اور آوازہ اُنکی بزرگی اور عقل کا تمام جہان مین
پہنچا ہی اور شفقت اور رحمت نے اُنکی تمام عالم کو گھیر لیا ہی *
جو دانا اور خیرخواہ ہین سو اُنکی سلطنت پایدار سے خوشحال

زور تالا مال ہیں اور جو نادان اور بدخواہ ہیں وہ دبدبے سے
اُنکی شمشیر ابدار کے بد حال اور پایمال ہیں * قطعہ * ابوالمحسن
شہنشہ سے مددہی دین ودولت کو * کہ جھنڈا مرتبے کا اُسکے
بالائے فلک پہنچا * زمین ہی عدل سے آباد دنیا فیض سے ہی
خوشس * رعیت شادمانک آباد خلق آسودہ ہی ہر جا * عجب
وہ شاہ دین پروری جو فرمان طالع پر * لکھا ہی کاتب قدرت نے
طغرا اُسکی رفعت کا * ہمیشہ جب تلک گردون رہے گردان
زمانے مین * رہے گردون تیرے تابع زمانہ ہو تیرا بردا * سولھوان
باب عفو مین * یعنے قدرت اور قابو پاکر گناہگارون کا گناہ
معاف کرے * اور اِس خصلت کی خوبی اور بزرگی ساری
نیک خصلتون سے زیادہ ہی * چنانچہ خدا سے پاک اور برتر اپنے
دوست کو فرماتا ہی کہ ای محمد گناہ بخشنے کی خصلت پکڑ اور اِس
پر عمل کر * جو شخص تیرا گناہ کرے تو درگذر کر اور اُسکے عوض کا
قصد مت کر * حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
جس روز فتح مکہ کی کی جتنے سردار قریش کے تھے اور اُنھون نے
ہزارون طرح کی ایذائین حضرت کو پہنچائین تھین سب دل مین
ڈرے کہ اب دیکھیے محمد ہم سے کیا سلوک کرے * لیکن آپ نے

خُلق محمدی کے سبب سے سب کو آزاد کیا اور فرمایا کہ تم مختار ہو میں نے تمہاری شوخیاں معاف کین * باوجود غالب ہونے اور مقدور کے ہرگز مزاحمت نہ کی * وے سب اِس مروت اور رجان بخشی سے خوش ہوئے * قطعہ * بہانہ جوئی کی عادت کبھو کرینگے نہ ہم * سواے نیکی کے کچھ اپنی خو کرینگے نہ ہم * جو اور ساتھہ ہمارے بدی کرین تو کرین * پر اُنکے ساتھہ بدی ایک مو کرینگے نہ ہم * پند * حکیمون کا قول ہی کہ ہرچند گناہ بڑا ہو لیکن بزرگی معاف کرنے والے کی بڑھہ ہی * نقل * ایک گناہگار عرب کے پادشاہ کے روبرو آیا باوجودیکہ اُسنے کتنے آدمی پادشاہ کے نزدیکی رشتہ والونکو مار ڈالا تھا * مالک نے اُس سے کہا تجھہ سے ایسے ایسے گناہ میرے حق مین صادر ہوئے ہین تس پر یہہ جُرات ہی کہ میرے حضور بے محابا چلا آیا یہہ کیا معنے غضب سلطانی سے تجھے خوف نہ آیا * اُس نے جواب دیا کہ میری اِس دلیری کا اور اپنی تقصیرون سے نہ ڈرنے کا یہہ باعث ہی کہ جانتا ہون ہرچند مین نے گناہ بڑے کیے ہین لیکن آپ کے عفو کا درجہ اُن سے زیادہ ہی * پادشاہ کو اُس کا قول پسند آیا تقصیر معاف کرکے اپنی توجہہ اور عنایت سے سرفراز فرمایا * ایک

امیر نے سوال کیا کہ ایسا دشمن اِس طرح آپ سے قابو
مین آیا اور اُس نے فقط باتون مین آپ کو جُھلایا * قبلۂ عالم نے
انتقام نہ لیا بلکہ اُسکی شوخیون اور تقصیرون کو معاف فرمایا
یہہ کیا مزاج مبارک مین آیا * جواب دیا کہ اُسکے عذر پر مین
نے غور کی کہ اگر اُس سے عوض
فریضہ نہین ہو ابلکہ اپنے دل مین غور کی کہ اگر اُس سے عوض
لون البتہ دل میرا خوش ہوگا اور تسلی پاویگا لیکن اگر معاف
کردونگا تو اُس کا جی شاد ہوگا اور مجھے دنیا مین نیک نامی
اور عاقبت مین اُسکی جان بخشی کے سبب ثواب عظیم حاصل
ہوگا * اور یہہ بھی جانتا ہون * مصرع * بخش دینے مین جو لذت
ہی سو بدلے مین نہین * نقل * مامون جو خلیفہ بغداد کا تھا اُسکا یہہ قول
ہی کہ اگر آدمیونکو یہہ بات معلوم ہو جاوے کہ مجھے گناہ کے معاف
کرنے مین کیسی لذت ملتی ہی تو میرے حضور مین کوئی سواے گناہ کے
کچھ اور تحفہ نہ لاوے * قطعہ * یہہ نکتہ سمجھے جو مُجرم کردمبدم مجھکو *
گناہ بخشنے مین لذت ہیگی لاثانی * گناہ کرتا رہے ہر گھڑی
وہ قصداً بھی * ہمیشہ لاتا رہے اپنا عذر نادانی * پند * ایک روز
سکندر نے ارسطو سے پوچھا کہ فلانے گناہگار کے حق مین کیا صلاح
دیتا ہی * عرض کی کہ جہان پناہ اگر کوئی گناہ نکرتا تو عفو کے ثواب

سے کہ وہ بڑی چیز ہی دنیا مین کوئی واقف نہوتا * پس گناہ عفو کا
آئینہ ہی اور گنہگار اِس صفت کا روشن کرنیوالا * اب
لازم یہہ ہی کہ اُسکی تقصیر معاف کرنے سے اِس صفت کو ظاہر
کیجیے * بیت * گناہ عفو کی ہی آرسی سمجھہ ای شیخ * حقیر دیکھہ
نہ ہرگز گناہگارون کو * تب سکندر نے پوچھا کہ گناہ کو معاف کرنا
کس حالت مین بہتر ہی * جواب دیا جب اپنے مین مقدور
ہو یا جب حریف پر فتح پاوے تو اُس عفو کے سبب سے گویا
شکرگذاری ظفر کی کرنے مین آوے * حکایت * تواریخ مین
لکھا ہی کہ کسو پادشاہ نے اپنے مخالف پر فتح پائی اور وہ پکڑا گیا *
مالک نے پوچھا کہ اِس وقت تیری کیا حالت ہی اور اب
تجھہ سے کیا ہوسکتا ہی * بولا کہ خدا عفو کو دوست رکھتا ہی اور
تمھین فتح کی خواہش تھی سو اب اسنے تمھاری آرزو تمھین
دی * لازم ہی کہ تم بھی خدا کی خوشی بجالاؤ اور معاف کرو * مالک
کو یہہ نکتہ نہایت پسند آیا اور اُسے وہین آزاد فرمایا * پس
سب بادشاہون کو ضرور ہی کہ تقصیرواروں کے انتقام کی
کدورت سے اپنے دل کے آئینہ کو صاف رکھین اور اپنی قوت
وقدرت کے شکرانے مین گناہگار کو کہ وہ اپنے گناہ سے شرمندہ

ہو رہا ہی عفو کی خوشش خبری سے اُس کا دل شاد کرین کیونکہ
جو پادشاہ صاحب عزم اور عالی ہمت اگلے زمانے مین ہوئے
ہین اُنکی یہی خصلت تھی * بیت * ازل کے روز سے ہی
آج تک یہی دستور * برے بخشتے اور چھوٹے کرتے
آئے قصور * حکایت * کسو پادشاہ کے ایک بڑے مقرب نے
ایسا گناہ کیا تھا کہ اُسکے باعث بڑی خفگی اور غصے مین پڑا *
ایک روز اُس مالک نے اُسکے حق مین کسو اپنے خواص سے
مصلحت کی کہ اُس تقصیر وار کو کیا کیا چاہیے * اُس شخص نے
التماس کیا کہ اگر مین اِس وقت پادشاہ کی جگہہ ہوتا تو خوب
تنبیہ کرتا اور سزا دیتا * پادشاہ نے فرمایا واقعی تو تو میرے
برابر نہین پس مجھے لازم ہی کہ تیرے برخلاف عمل مین لاؤن *
خیر مین نے اُسکی تقصیر معاف کی اگرچہ اِس کا گناہ بڑا تھا پر عفو
کرنا مجھے بہت بہتر معلوم ہوتا ہی * بیت * زیردستون سے
گنہہ کر ہو برا * بخشنا ہی بزرگون سے بھلا * اِس واسطے کہ
ہر ایک انسان کو ضرور ہی کہ اپنے گناہونکو جو اُس سے سرزد
ہوتے ہین یاد کرے اور شرمندہ ہو کر سمجھے کہ مین بھی تقصیروار
ہون اور خدا کی بخشش کا امیدوار ہون * پس ایسی حالت

یعنی اپنا بھی عفو گناہ گار سے دریغ نرکھے تو یقین ہی کہ کریم بھی
اُسپر رحم کرے اور اُسکے گناہون کو معاف فرماوے * بیت *
اگر امید ہی تجھکو خدا کی بخشش کی * تو تو بھی لطف و کرم سے
گناہ سب کا بخش * حکایت * کہتے ہین کہ ایک پادشاہ نے
کسو کو خدمت پر بھیجا * اُس سے کوئی ایسی حرکت ناپسندیدہ
واقع ہوئی کہ پادشاہ کو نہایت بد زیب معلوم ہوئی * اُسے
اُسی کام سے تغیر کر کے حکم کیا کہ اُسے نظربند کر کے حضور اعلی
مین روانہ کرین * جب وہ قید ہو کر آیا پادشاہ نے نہایت
عتاب فرمایا * وہ بچارا بولا جہان پناہ اپنے دل مین تک غور فرمایئے
کہ کل کو آپ کی بھی خاطر یہی دن دھرا ہی اور اِسی طرح
روز قیامت مین خدا کے عتاب خطاب مین گرفتار ہوجیئے گا *
پس اُس وقت تمھاری مخلصی کی صورت کس طرح
ہو گی اور کس بات کی تمنا دل مین لاؤ گے * پادشاہ نے کہا
خدا کے عفو کا اُمیدوار ہونگا کہ اُسی کی بخشش سے پناہ ہی *
تب اُسنے التماس کیا کہ اب میرے بھی حق مین عفو فرماو
تو اِس کا عوض وہان پاؤ * اِس لئے کہ خدا کے عفو کا سبب
پادشاہون کا عفو ہی * بیت * مین تیرا گنہگار ہون اللہ کا بھی

تو * گر عفو کرے تو تو خدا تجھکو بھی بخشے * پادشاہ اُسکا یہہ عذر معقول سنکر بہت خوش ہوا اُسکی تقصیر معاف کی * اور سرفراز کیا پھر اُسی خدمت پر بحال کر کے بھیجا * ابیات * گناہ بخشنا انسان کو نیک خصلت ہی * مزاج عفو کا رکھنا بڑی ہی دولت ہی * کہ نور عفو سے دل سارا روشن ہوتا ہی * اور اُسکی یاد سے سینہ بھی گلشن ہوتا ہی * خدا کی رہ بجھہ گنہگارون کا ہی عفو گناہ * جو چیز چاہے خدا دل سے تو بھی اُسکو چاہ * سب جگہہ عفو خوشنما ہی لیکن گناہ شرعی مین ہرگز عفو کرنا درست اور لازم نہین بلکہ اُس محل مین قہر و غضب کو کام فرماوے تو وہ اُس کام سے باز آوے * قطعہ * جو اُس گناہ کی تعزیر شرع کی حد ہی * تو اُس مین کرنا توقف ذرا بہت بد ہی * گناہ جیسا ہو تنبیہ اُسکی واجب ہی * کہ حکم شرع کا گویا سکندری سد ہی * ستروان باب حلم مین * خدا کے اخلاق مین سے ایک خُلق حلم بھی ہی چنانچہ خدا آپ فرماتا ہی کہ تحقیق اللہ غفور اور حلیم ہی یعنے بہت بخشنے والا اور بردبار ہی * سو یہہ نیک صفت نبیون اور ولیون کو عطا کی ہی تو اُسکی قوت سے حلم کا پانی لیکر غضب کی آگ کو کہ وہ جلانے والی خانۂ ایمان کی اور ہمارا دل

لشکر شیطان علیہ اللعن کی ہی بھگاوین اور اسباب اپنے دین کا بچاوین * حدیث مین آیا ہی کہ جو شخص غضب اور خشم کی حالت مین اپنے تئین سنبھال رکھے اور نفس امارہ کو غالب نہ ہونے دیے وہی مرد بر اصحاب ایمان اور دیندار ہی * بیت * نہین وہ مرد جو زورآور اور قوی دل ہی * جو کوئی غصے کو مارے وہ مرد کامل ہی * اور انجیل مین بھی یہہ ذکر ہی کہ پادشاہون کو واجب اور لازم ہی کہ اپنے نفس سرکش کو عبادت اور ریاضت کے زور سے غریب اور فرمان بردار بناوین اور آپ اُس پر حاکم رہین اور باوجود قدرت سلطنت کے اگر کوئی ایسی بات سُنین یا ایسی حرکت دیکھین جو خلاف اُنکی مرضی کے ہو تو جلدی غصے مین نہ آجاوین بلکہ غور فرماوین کہ سب خدا کے بندے اُنکے زیر دست اور محکوم ہین * پس اگر خشم زیر دست حلم کا اور غضب محکوم بُردباری کا نہووے تو ہر ایک قول و فعل پر غصہ فرماوین آخر ڈرکے مارے رعیت اور نوکر چاکر جدا ہو کر بھاگ جاوین اور دوسرے پادشاہ عادل کے سایے مین پناہ لین اور اِس ملک کو بے رونق اور ویران کردین * کسونے کیا خوب کہا ہی * ابیات *

بُردباری عقل کا سامان ہی * علم جس کو نہین ہی وہ حیوان ہی *
حلم سے شیطان بھی ہوتا ہی بند * قید کو غصے کی ہی رگا وہ کمند *
اور مرد حلیم اُسکو کہتے ہین کہ اگر دریا غضب کا یہان تک اُمڈ سے
کہ اپنے زور سے اُونچے پہاڑ کو جڑ سے اُکھاڑ کر پھینک دیوے پر
اُسکی طبیعت مین تفاوت نکر سکے اور آگ غصّے کی کتنی ہی
بھڑکے لیکن اُسکے مزاج کو گرم نکرنے پاوے * سو یہہ صورت
بدون حلم کی مدد اور بُردباری کی پشتی کے ہو نہین سکتی *
نہین تو کوئی حاکم رعیت کی گفتگو کو کہ اپنے شعور اور حوصلے کے
موافق ہر کوئی کرتا ہی نہ سُن سکے * پس پادشاہ کو عادل
تب کہا چاہیئے کہ حلم کی خو کرے * اور اُسکے زور اور قوت سے
جڑ غصّے کی جو تمام عالم کو جلا مارے اُکھاڑ ڈالے * ابیات *
حلم جب آوے غضب تب ہووے زیر * بُردباری ہی غضب
پر نہت دلیر * بُردباری عقل کی آردار ہی * حلم جس مین نہین
بد اور خوار ہی * سر * سلیمان زرکوب یہہ نقل کرتا ہی کہ
مین ایک روز مامون خلیفہ کے حضور مین بیٹھا تھا ایک تختی
یاقوت سرخ کی مین نے دیکھی کہ طول اُسکا چار انگشت اور
عرض دو انگشت کا تھا تس پر رنگت اور آبداری ایسی پائی

تھی کہ مانند زہرہ کے چمکتی اور مشتری کی طرح دمکتی تھی* اور اُسکی جھوت سے تمام مکان روشن ہو رہا تھا* ایک زرگر کو حکم کیا کہ انگوٹھی بنا کر اِس نگ کو آپ پر سوار کردے* سنار نے وہ لعل بے بہا لیا اور رخصت ہوا* اتفاقاً دوسرے روز بھی مین حاضر تھا کہ پادشاہ نے اُس یاقوت کو یاد کر کے علاوہ کار کو طلب فرمایا جب وہ آیا تو عجب اُسکا احوال تھا کہ رعشے سے بید کی مانند کانپتا اور ربلے ہوا اس ہو رہا تھا* خلیفہ نے اُسکی طرف دیکھہ کر خطاب کیا کہ یہہ تیری کیا صورت ہی* وہ بولا کہ جان کی آمان پاؤن تو سارا احوال کہہ سناؤن* فرمایا مین نے آمان دی* تب اُس سنار نے نگینہ نکالا چار ٹکڑے ہو گیا تھا عرض کرنے لگا کہ ای پادشاہ وقت کے مین نے چھاپ بنائی جب چاہا کہ اِسکو اُسکے گھر مین رکھون ہاتھہ سے چھوٹ کر نہاے پر گرا چار پارہ ہو گیا* یہہ سنکر پادشاہ نے مطلق تیوری نہ چڑھائی بلکہ مُسکراکر فرمایا کہ جا اِن چارون ٹکڑون کی چار انگوٹھیان بنا لا تیرا گناہ کیا ہی* بس یہہ بات کہنے مین آتی ہی مگر عمل مین ایسے ہی پادشاہ عادل اور حلیم لاتے ہین* واقعی کمال تحمل اور بُردباری کو کام فرمایا*

ابیات ٭ جو پوچھو حلم ہی پونجی کمال کی ہیگی ٭ اُسی سے زیادتی جاہ و جلال کی ہیگی ٭ جس کے دل کی خوشی حلم نے بڑھائی ہی ٭ شکستہ دل کی گویا حلم مومیائی ہی ٭ پند ٭ نوشیروان عادل نے بوذرجمہر حکیم سے سوال کیا کہ حلم کیا ہی ٭ جواب دیا کہ اخلاق کے خوان کا نمک ہی اگر اِسکے حرفون کو اُلٹے تو ملح ہوتا ہی ٭ اور ملح لون کو کہتے ہیں پس اگر انسان مین سب خُلق ہووین اور حلم نہو تو ایسا ہی جیسے طرح بطرح کے کہانے تکلف سے پکے لیکن نمک نہین پڑا تو سب پھیکے ہیں ٭ تب کسری نے پوچھا کہ نشان حلم کا کیا ہی ٭ حکیم نے کہا اِسکی تین علامتین ہیں ایک یہہ کہ اگر کوئی تُرش روئی یا سخت گوئی سے کچھ کڑوی بات کہے تو اُس کا جواب شیرین زبانی اور ملایمت سے دیوے ٭ اور اگر وہ بُری حرکت کرے تو اُسکے بدلے یہہ نیکی کرے ٭ ابیات ٭ تجھہ سے کہتا ہون ہی وہ مرد حکیم ٭ زہر کے بدلے جو شکر دیوے ٭ کم نہووے پھلے درخت سے جو ٭ ڈھیلا مارے اُسے ثمر دیوے ٭ جو جگر کو تراشے کرکے ستم ٭ کھان کی طرح اُسکو زر دیوے ٭ حلم کا نامہ سیکھہ سیپی سے ٭ سر کو جو کاٹے وہ گُہر دیوے ٭ دوسری پہچان یہہ ہی کہ عین غصّے کے غلبے اور غضب کی زیادتی

مین چھپا ہو رہے یہہ پکی دلیل ہی کہ حلم اور بُردباری اُسکے دل اور جان پر غالب ہی * اور جو درویش خداپرست ہین وے اپنے نفس امّارہ کو اِمی روش سے محکوم کرتے ہین اور آپ اُسپر حاکم بنتے ہین * تیسری یہہ نشانی ہی کہ باوجود ایسے گناہ کے کہ وہ لایق سیاست کے ہی غصّے کو کام نفرما وے *

روایت ہی کہ ایک روز نبوت کے باغ کا پودھا اور ولایت کے دریا کا گوہر بے بہا * نور چشم نبی اور ولی کا خیر النسا کے دل کا چین یعنے حضرت امام حسین درود اور سلام خدا کا اُن پر * ایک دن دسترخوان پر بیٹھے تھے اور بہت سے رئیس اور سردار عرب کے حاضر تھے نعمتین ہر ایک قسم کی چُنین جاتی تھین اِس مین ایک غلام امام علیہ السلام کا کاسہ آش کا گرما گرم بھرا ہوا مجلس مین لایا پانون اُسکا لڑکھڑایا وہ جام دونون جہان کے شہزادے اور اُمت کے فخرزادے یعنے امام حسین کے سر پر گرا اور تمام آش رخسارۂ مبارک پر پڑی * حضرت نے ادب دینے کی نگاہ سے نہ سزا دینے کی راہ سے اُسکی طرف دیکھا * مارے خوف کے اُسکی جان نکل گئی جو اُس باعث ہوا سارا بدن تھرتھرانے لگا بے اختیار اُسکی زبان پر یہہ آیت کلام

اللہ کی جاری ہوئی کذنے اگاو بے لوگ جو پی جاتے ہیں غصے کو * اتنا سُنکر حضرت امیر المومنین امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ خشم کو میں نے دل سے دور کیا * پھر وہ بولا کہ جو شخص معاف کرتے ہیں گناہ انسان کا * آپ نے فرمایا کہ میں نے عفو کیا * پھر اُن نے باقی آیت پڑھی کہ اللہ دوست رکھتا ہی احسان کرنے والوں کو * حضرت نے حکم کیا کہ میں نے اپنے مالک سے تجھے آزاد کیا اور تیری خوراک اور پوشاک ساری عمر کی اپنے اوپر قبول کی * قطعہ * عوض بدی کے بدی کرنے پر وہ مرتے ہیں * طمع میں دنیا کی جو دین سے در گذرتے ہیں * جو لوگ صاحب معنی و طالب حق ہیں * بدی کے بدلے ہمیشہ وہ نیکی کرتے ہیں *

روایت میں آیا ہی کہ حضرت عیسیٰ سلام خدا کا اُن پر حواریون نے جو حضرت کے مصاحب تھے سوال کیا کہ سب باتوں میں مشکل اور بہت دشوار کیا ہی * فرمایا کہ خشم خدای تعالی کا * تب اُنھوں نے پوچھا کہ غضب الہی سے پناہ اور چھٹکارا کس کام کرنے سے ہو سکے * حکم کیا کہ اپنے غصے اور رپٹنے کو مارنے * چنانچہ مولوی جلال الدین رومی نے اِس حکایت کو اپنی مثنوی میں نظم کیا ہی * ابیات * پوچھا عیسیٰ سے ایک دانا نے * کیا ہی دنیا میں

بہتر سب سے * بولے ای یاری وہ خشم خدا * جس سے
دوزخ بھی کانپے ہی اہم ہما * کہا اُس سے بچاؤ کیونکر ہو * بولے
غصے کے وقت غصہ نہو * ترک کر خشم و حرص و شہوت کو *
ہی یہی مردی اور رسول کی خو * مگر یہہ واجب نہین کہ سب جگہہ
حلم ہی کو کام فرمایئے بہت جگہہ ایسی ہیں کہ اُن مین حلم سے
غضب بہتر ہی اِس لئے کہ اگر اپنے لالچ یا غرور کے واسطے
خشم کرے تو بیجا اور بدنما ہی اور اگر دین کی اُستواری اور
شرع کی مددگاری کی خاطر غضب مین آوے تو بجا اور خوشنما
ہی * مثلا اگر کوی ایسا گناہ کرے کہ شرع کے نزدیک
اور عقل کے موافق اور ظاہر مین اُس کا عفو کرنا درست نہین
اور اُس وقت یہہ حلم کو جگہہ دے تو سب کے نزدیک الزام
پاویگا اور اِسپر حرف آویگا * پس قاعدہ اہل دین و دولت
کا اور صاحب عقل و مروت کا یہہ ہی کہ حلم و غضب پر ہر ایک
موقع مین عمل کرے * یا نہ جہان حلم درکار ہو حلم کرے اور جہان
غضب لایق ہو غضب فرماوے * بیت * نرمی و گرمی ہین دونون
سازوار * گاں کہین بن اور کہین ہو جا تو خار * اٹھارہوان باب
خلق و رفق مین * خلق کے معنی خوش خوئی اور رفق ملایمت

اور خاطرداری کو کہتے ہیں * یہہ دونوں مہربانی اور دلداری کے کام آتے ہیں * لیکن خُلق بڑی نعمت عظمیٰ اور خصلت زیبا ہی * جب حق تعالیٰ نے ایمان کو پیدا کیا تب ایمان نے سوال کیا کہ بارخدایا مُجھے قوّت دے * کریم نے اُسے نیکی اور سخاوت سے قوی کیا اور زور بخشا * اور جب کفر کو بنایا اُسنے بھی قوّت مانگی اللہ نے اُسکو تندخوئی اور بخیلی سے مضبوطی اور توانائی دی * پیغمبر خدا نے حدیث میں فرمایا ہی کہ بخیل اور بدخو کی جگہہ بہشت میں نہیں وہ ہرگز جنت میں داخل نہونگے * بیت * دیکھا میں نے خوب کرکے جستجو * آدمیّت ہی فقط خلق نکو * روایت ہی کہ ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام راہ میں چلے جاتے تھے کوئی نادان سامنے سے آگیا اُسنے حضرت سے کچھہ بات پوچھی * آپ نے خلق و لطف سے جواب دیا اُس مردود نے پسند نہ کیا بلکہ حماقت سے سخت سوال جواب کیا * جتنا وہ الزام دیتا تھا اور بد کہتا تھا حضرت اُسکو آفرین اور تحسین کہتے تھے اور ہرچند وہ قصد لڑائی اور جھگڑے کا کرتا تھا آپ اُس سے شفقت اور ملایمت فرماتے * ایک راہ چلتا اُس جگہہ کھڑا ہو گیا اور یہہ دُرشتی اور

اور نرمی دیکھہ سُنکر کہنے لگا ای پیغمبر خدا کے اِس بدذات
سے تم کیون اِتنی عاجزی اور بحال منہائی کرتے ہو * وہ جتنا
تُند ہوا جاتا ہی تم ملایم ہوتے ہو وہ جور و جفا کرتا ہی تم مہر و وفا کو
کام فرماتے ہو * حضرت روح اللہ نے فرمایا کہ ای دوست دلی
مصرع * باسن سے وہی ٹپکے ہی جو اُس مین بھرا ہی * اگر
گھڑے مین سرکا ہوگا تو وہ چوئے گا * اگر تھالیا مین شربت
ہوگا تو وہ پسیجے گا * اِس سے بدی آشکارا ہوتی ہی مجھہ سے
نیکی ظاہر ہوتی ہی * مین اِسکی باتون سے حلیم بنا ہون وہ میری
گفتگو سے ادب سیکھتا ہی * مین اِسمی درگذر کرنے سے جاہل
اور نادان نہین ہوتا بلکہ وہ میرے خُلق سے عاقل اور دانا ہوتا
ہی * ابیات * جو نہون مین غُصّے سے اب اُسپہ گرم * وہ ادب
سیکھے گا مجھہ سے کھاکے شرم * دم سے میرے مُردے کو ہی
زندگی * یہہ صفت میرے تئین ہی حق نے دی * نیک خُلقی سے
مسیحا کی ہی شان * خصلت بد کے تئین تو موت جان * نصیحت *
حکیمون کا قول ہی کہ خوشخوئی کا نشان دس طرح سے
معلوم ہوتا ہی * ایک یہہ کہ برعکس داناؤن کے کام نکرے *
دوسرے اپنے دل مین منصفی کرے * تیسرے اوروں کے

عیب کی جستجو نکرے * چوتھے اگر کسو سے بدی ظاہر ہو تو اُسکو نیکی سے بیان کرے * پانچوین گنہگار کا عذر قبول کرے * چھٹین محتاجون کی اِحتیاج روا کرے * ساتوین خلق اللہ کے واسطے آپ محنت اور رنج اُٹھاوے * اٹھوین اپنے عیب کو آپ سمجھے * نوین ہر ایک سے کشادہ پیشانی ملے * دسوین سب سے میٹھی بات کہے جو سب خوش اور راضی رہین * یہی دس خصلتین اہل بہشت کی پہچان کی ہین * بیت * تمام خلق خدا سے تو خلق کر تا رہ * بہشت مین وہ ہی تیرے تئین لیجاویگا * اور کسونے کیا خوب کہا ہی * بیت * عجب ہی عالم آزادگی او ر خلق نکو * بہشت چاہے تو خوشخوئی کر تو اپنی خو * او ر نشان رفق کا لیاقت اور مدارات ہی * حدیث مین فرمایا ہی کہ ملائمت انسانیت کو زینت دیتی ہی اور درشتی آدمیت کو کھوتی ہی اور خراب کرتی ہی * حضرت عزت نے اپنے حبیب کی اِسی صفت سے تعریف فرمائی ہی کہ ای محمد تجھے مین نے اپنے بندون پر بجاے رحمت کے بھیجا ہی پس تو اُنسے ملائمت کر * اور کڑی بات سے مقرر دشمنی اور مخالفت آجاتی ہی اور نرم گفت گو سے محبت اور دوستی پیدا ہوتی ہی * بیت * جو شیرین

زبانی تو پیدا کرے * تو یک بال سے ہاتھی کو کھینچ لے * نصیحت
اردشیر بابک نے جب سلطنت کے تخت کو دانائی کے زیور
سے آراستہ کیا ایک روز اپنے فرزند کو دیکھا کہ بیش قیمتی جامہ پہنے
ہے * فرمایا کہ بیٹا پادشاہونکو چاہیے کہ ایسا لباس پہنیں کہ کسی کے
توشہ خانے میں نہ نکلے اور دیسا کپڑا نہ پہن سکے * اور یہہ خلعت
جو تونے پہنی ہی ہر ایک کو میسر ہی اور سب پہن سکتے ہیں *
شاہزادے نے التماس کیا کہ جو سرے پاو کسو کے پاس نہووے اور
کوئی پہن نہ سکے وہ کس چیز کا ہوتا ہی * فرمایا کہ اُسکا تانا نیک
خوئی اور نیکوکاری کا اور بانا تحمل اور بُردباری کا ہوتا ہی *
سچ ہی اگر آدمی اِس نکتے کو غور کرے تو دریافت میں آوے
کہ سارے لباسوں میں بہتر لباس نیکی اور تحمل ہی * قطعہ *
پادشاہوں کو لازم ہی اِتنا * ہینگے جنسے پہہ بندہاے خدا *
خوب ہی اُنکے تئیں ملا لینا * اور شفقت بھلی ہی ہر یک جا *
* نقل * فریدون سے سوال کیا کہ نوکروں کو کس طور سے
رکھنا درست ہی * جواب دیا کہ مہربانگی اور زبردباری سے
پھر پوچھا اگر کوئی مشکل پیش آوے تو وہ کس چیز سے
آسان ہووے * فرمایا ہمت اور لیاقت سے کہ داناؤں نے

اسی محل مین کہا ہی * قطعہ * جو مشکل کام کوئی پیش آجاے *
تو آسان ہوتا ہی شیرین زبان سے * بہت کام ایسے
ہین نرمی سے بنتے * کہ ہوسکیے نہین تیغ و سنان سے * نقل *
جمشید نے اپنے وزیر سے سوال کیا کہ پادشاہون کو انصاف
کرنا کس طرح ضرور ہی * عرض کی کہ ملایمت اور نیک خوئی
سے * اس واسطے کہ رعیت جب پادشاہ کو اس صفت
سے دیکھین تو دعا کرین * اور سپاہی یہہ خود دیکھہ کر رضامندی
اور خوشی پادشاہ کی چاہین * اور سلطنت کی خوبی اور مضبوطی
فقط رعیت کے آرام اور فوج کے راضی رہنے سے ہوتی ہی *
اور گوشمالی گنہگار کی بھی جیسی ملایمت اور سلوک سے ہوتی
ہی ویسی سختی اور بد سلوکی سے نہین ہوسکتی * یہہ نقل اس
بات کے موافق ہی * حکایت * ایک پادشاہ حلم اور بردباری
مین مشہور تھا * ایک دن خاص پز کو فرمایش کی کہ آج کھانے مین
فلانا پلاو بہت اچھی طرح خبرداری سے پکائیو اور میوہ اور مصالح
بہت ساڈالیو * اُس نے بہت شوق سے پکایا * اور کھانے
کے وقت غوری مین نکال کر دسترخوان پر لایا * بادشاہ نے
اُس طعام کو نظر خواہش سے دیکھا اور نوالہ اُٹھایا * اتفاقاً اس

مین ایک مکھی نظر آئی ہاتھہ سے رکھہ دیا دوسرا لقمہ لیا
اس مین بھی دیکھی اُسکو بھی ڈال دیا تیسرے بار جو نوالہ
باندھا اُس مین بھی نکلی گھن کہا کر ہاتھہ کھینچ لیا اور نعمتون
سے نوش جان فرمایا * جب دستر خوان بڑھایا گیا اُس باورچی
کو یاد کیا * جب وہ حاضر ہوا فرمایا کہ وہ کہانا تونے نہایت بامزہ
پکایا تھا اور بوباس اور آب و نمک درست رکھا تھا کل بھی ویسا
ہی تیار کیجیو لیکن بشرطے مکھیان اُسمین نہون * جتنے
خواص اور امیر حاضر تھے سلطان کی درگذر اور بُردباری
دیکھہ کر حیران ہوئے کہ پالا وپز کو بدون جھڑکی اور سزا کے
کس طرح شرمندہ اور کھسیانا کیا * بیت * جو کوئی گناہ
کے بدلے مین لطف ہی دیکھے * بہت ہی اُسکو یہہ شرمندگی

خجل ہی رہے * اُنیسوان باب شفقت اور رحمت مین *
یعنے رعیت اور خوش باشون کے حق مین مہربانگی اور رحم
کرنے سو یہہ بڑے بڑے پادشاہون کو اور اچھے اچھے سلاطینون
کو ضرور ہی * اِسلیے کہ زیردست اور فرمان بردار امانت
خدا کی ہی جو صاحب اختیار اور مقدور والون کو سونپی ہی *
پس اُنکو واجب ہی کہ رعایت کی نظر سے غریبون اور

عاجزون کو دیکھین اور اُنکی احوال پُرسی اور خاطرداری مین مشغول رہین تو اُنکا جان و مال ظالمون اور ستمگارون کے ظلم و ستم سے پناہ مین رہے اور بے پرواہ زندگی کرین * اور صاحب تاج و تخت کو چاہئے کہ جیسی خدا کی مہربانگی اپنے اوپر دیکھے آپ بھی ویسی ہی خدا کے بندون پر کرے * کیونکہ جو کوئی کسو پر رحم کریگا خدا اُسپر بھی رحم کریگا * اور جتنی شفقت خالق کی اپنے حق مین پاوے اُتنی ہی خلق اللہ سے بجالاوے * جس نے شفقت کی خو کی اُس نے اپنا کام سب درست کیا یا تمام خلقت کا کام بنایا * ابیات * جس نے شفقت مین پیدا کیا نام * اپنا اور اَورونکا سنوارا کام * جس نے شفقت مین مہربانی کی * آنکھ دولت کی اُسکے مُنہ پہ کھلی * سلامتی دنیا کی اور نیک بختی عاقبت کی رحم اور شفقت پر موقوف ہی * حکایت * کہتے ہین کہ سبکتگین باپ سلطان محمود غزنوی کا پہلے سلطان سنجر کا نوکر تھا اور ایک گھوڑے کا خاوند تھا نہایت تنگی اور تکلیف سے اُسکی گذران ہوتی تھی * ہر روز جنگل کو نکل جاتا اور شکار کر کے لاتا تب اپنی قوت بسری کرتا * ایک روز ایک ہرنی اُسکی نظر پڑی کہ چرتی ہی اور اُسکا بچا ساتھ

ساتھ پھرتا ہی * سبکتگین نے گھوڑا اُسکی طرف اُٹھایا * ہرنی تو چوکڑی بھر کر نکل گئی لیکن بچا چھوٹا تھا ما کے ساتھ نہ بھاگ سکا اِسنے اُسے پکڑ لیا اور شکار بند سے چارون پانو باندھکر اپنے آگے ہرنے کے پاس رکھہ لیا اور شہر کی راہ لی * ہرنی نے جب اپنے بچے کو گرفتار دیکھا پھری اور چلاتی ہوئی پیچھے لگ لی * سبکتگین کو اُسکی یہہ حالت دیکھکر ترس آیا اور بچے کو کھول کر چھوڑ دیا اور دل مین کہا اگرچہ * بیت * شکار حلال ہی لیکن نہین مروت یہہ * کہ جس مین جان ہو اپنی سی اُسکو کیجے حلال * جب وہ ما کے نزدیک گیا ہرنی نے اپنے آگے لے لیا اور مُنہہ آسمان کی طرف اُٹھایا * اور باوجود بے زبانی کے دل سے دعا دی * مصرع * تو وہ ہی جو سمجھے بے زبانون کی زبان * بیت * کہنا ہر یک کا خدا سُنتا ہی * بے زبانون کی دعا سُنتا ہی * سبکتگین جیسا خالی ہاتھہ گیا تھا ویسا ہی پھر آیا * جب رات ہوئی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ زبان مبارک سے فرماتے ہین کہ اے سبکتگین آج اُس بیکس جانور کے حق مین جو تونے شفقت اور مہربانگی کی اِسواسطے حق تعالی کی درگاہ مین تونے مرتبہ دوستون کا پایا اور مین بھی راضی ہوا * خدا نے

تجھے درجہ پادشاہت کا دیا اور اپنے بندون کو تیرا فرمان بردار کیا ❊ اب تجھے یہہ لازم ہی کہ اِسی طرح خلق اللہ پر شفقت اور رحم کیجو ❊ اور اپنی سلطنت مین سب کو آسایش اور آرام دیجو ❊ ایک مرد خدا نے اِس جگہہ یہہ نکتہ کہا کہ چاہیے انسان سوچے کہ ایک حیوان کی شفقت کے باعث پادشاہت اِس جہان فانی کی ملتی ہی ❊ پس اگر انسان پر رحم کرنے کے سبب سلطنت ملک باقی کی یعنے آخرت کی ملے تو کیا تعجب اور کیا بعید ہی ❊ ابیات ❊
کرم کا ہاتھہ رعیت کے سر سے دور نکر ❊ جو اُنکا کام ہو مشکل دیکھے تو سلوک سے کر ❊ غریب ہین وہ بچارے رکھین ہین تجھپر نگاہ ❊ تجھے بھی چاہیے لطف و کرم سے ہاتھہ پکڑ ❊ نصیحت ❊ حکیمونکا قول ہی کہ ایک نشان پادشاہ کی شفقت کا یہہ ہی کہ رعیت کو اِتنا پیار کرے جتنا باپ بیٹے کو چاہتا ہی اور جو باپ اپنے او پر نہ پسند کرے اُن پر بھی روا نرکھے تو اِس سلوک کے بدلے وے بھی اپنے جان و مال سے دریغ نکرین ❊ اور جو کچھہ اُن کی بساط مین ہو فدا کرین اور رات دن اُسکی عمر و دولت کو دعا دین ❊ اور جتنا یہہ رحم و شفقت خدا کے بندون پر کریگا خدا بھی دیتا ہی اِسکو رحمت اور توجہہ کی نظر سے دیکھیگا ❊

آپہات * جو تو بخشے تو تیرے تئین بھی بخشین * اور تجھہ پر
غیب کا دروازہ کھولین * جو لطف حق کی رکھتا ہی تمنا * تو تو بھی
دوسرون پر رحم فرما * نصیحت * لکھتے ہیئن کہ اردشیر بابک
نے اپنے بیٹے کو وصیّت کی کہ ای فرزند اِسس میری بات کو
گوشس دل سے سُسن کہ شفقت عام اور مرحمت تمام سے
رعیت کو رعیت مت جان بلکہ اُسکو اپنا دوست پکان تو
اُن کا دل تیرا محکوم اور فرمان بردار رہے * اِسس لئے کہ جب
اُن کا دل راضی ہوا تو سب چیزین دل کے تابع ہیئن تیری
خدمت مین کسو طرح کمی نکرینگے اور سرتاپا تیرے ہو رہینگے *
نصیحت * ایک حکیم سے سوال کیا کہ پادشاہون کو سب
شکارون سے کون سا شکار بہتر اور لایق ہی * جواب دیا کہ
رعیت کے دل کو صید کرنا لازم ہی کیونکہ جس وقت اُن کا دل
تیری طرف مایل ہوا تو سب کچھہ تجھکو حاصل ہوا * بیت *
ملک معنی کو جو چاہے تو دلون کو خوشس رکھہ * گرنہ ہو فوج
تری ملک بھی قایم نہ رہے * اور شفقت کا ایک یہہ قاعدہ ہی کہ
تا مقدور ملک کو آباد کرے اور کشت کاری پر متوجہہ رہے
تو دن بدن محصول زیادہ پیدا ہو اور زندگی اور بہین کی

گھٹنے والے مین رعیتون کی مدد کرے تو جلد خاطرخواہ آباد ہون اور کھیتی دل دیکر کرین * نقل * نوشیروان عادل نے اپنے عاملون کو فرمان لکھا کہ اگر تمھارے ملک مین ایک بسوا زمین پرتی رہیگی تو حکم دونگا کہ ایک کو سولی دین * اِسی قید مین یہہ نفع ہی کہ ملک کے خراج سے پادشاہ کو فایدہ ملتا ہی اور ملک کی آبادی سے آمدنی زیادہ ہوتی ہی * اور آبادی نہین ہوتی مگر کھیتی سے * اور جب تلک رعیت راضی اور خوش نہین ہوتی اور پادشاہ کا اِنصاف نہین دیکھتی جوت مین دل چلی نہین کرتی * بیت * سلطنت آباد چاہے خلق کو آباد رکھ * ظالمون کے ہات سے اُن کو بچا کر شاد رکھ * حکایت * کہتے ہین کہ سلطان ابو سعید خدابندے کے وقت مین امیر اُسکے رعیت پر زور ظلم کرتے اور واجبی پیسے کے علاوہ نذرانہ اور ابواب زیادہ طلبی کے لگا کر دو نوحصے کھلیان مین بکوا لیتے تھے * ایک روز سلطان نے اُمراؤن سے کہا آج کے دن تک مین رعیت کے حق مین رعایت کرتا تھا اب ہرگز اُن سے سلوک نہین کرنے کا * اگر صلاح دو تو ایک ہی بار سب کو لوٹ لون اور تمام پاز آن کا غارت کردن اور بیل بکری بکوا لون * ایک کوڑی

کی جایداد اُن کے پاس نہ چھوڑوں * لیکن اِس شرط سے
کہ تم بھی مجھہ سے جاگیر و منصب اور دربارہ و رسوم نہ مانگو اگر بار
دیگر کوئی تم مین سے اِس بات کا التماس کرے تو پیٹ
چاک کرواؤن * سبھون نے عرض کی کہ بدون عنایات
اور پرورش حضور کے غلام کیونکر رہ سکینگے اور سلطان
کی خدمت کس طرح سے کرینگے * فرمایا کہ ہماری اور تمہاری
سپہگی اور شان رعیت کی محنت کے سبب سے ہی جب
یہہ آباد ہین اور زراعت وکسب اور سوداگری سے شاد
ہین اور میرے کار مین محصول بھرتے ہین اور کام کر دیتے ہین
تب ہم تم فراغت سے گذران کرتے ہین * اگر اُن کو لوٹ
لون اور تاراج کر دون تو سب کی سپہگیان کیونکر نبہین * پس
اپنے دل مین غور و تامل کرو کہ جب یہان وہین اور
تھوڑی اموری اُن کا بہکوالین اور اُن کو آدھوا نہ جو رعیتی حصہ
بھی نہ دین لاچار ہو کر آپ سے آپ کشیت کاری چھوڑ دین
تو ملک ویران اور اُجاڑ ہو جاوے اور زمین پڑتی پڑے اور
محصول پیدا نہو تب تم کیا کھاؤگے اور کیا کماؤگے اور کیا میرے کام
آؤگے * امیرون اور متصدیون نے جب یہہ گفت گو پادشاہ

کی سنی وہین انصاف اور ملک کی آبادی پر کمر باندھی اور رعیت سے سلوک کرنے لگے * ابیات * سنی مین عاقلون سے یہہ نصیحت * بھلی ہی گنج سے شہ کو رعیت * کہ اُسسے خرچ ہووے تو وہ نہ بڑھے * اور اِس سے دم بدم زیادہ ہی ہووے * اور ایک شفقت پادشاہ کی یہہ ہی کہ ہمیشہ بار عام کرے اور احوال فریادی اور داد خواہون کا آپ پوچھے اور سُنے اور اُنکی حالت سے واقف ہو کہ شاید دربان اور چوبدار اپنی طمع سے اُنکا احوال جون کا تون بیان واقعی نہ کہین * نصیحت * کہتے ہین کہ حرمین کے اکابرون نے یعنے مکے اور مدینے کے شریفون نے خلیفۂ ناصر کو لکھا کہ خلافت تمھین زیب نہین دیتی اور تم لایق سلطنت کے نہین اِسواسطے کہ نایب اور حاکم تمھارے خلق اللہ پر ظلم کرتے ہین اور عجیب عجیب طرح کی بدعتین رعیت پر ہوتی ہی * اُسنے جواب مین لکھا کہ مجھے اِن باتون کی ہرگز خبر نہین * اُنھون نے پھر پیغام بھیجا کہ تمھارا یہہ عذر گناہ سے بدتر ہی * اِس لئے کہ بزرگون نے فرمایا ہی کہ جس چیز کا جواب اپنے تئین دینا ہو اُسکو اورون پر نہ ٹالے * آج دنیا مین رعیت اور خویش باشون کا بوجھ تمھنے

اپنے سر پر لیا ہی کل روز حشر میں ہر ایک کا جواب تمھین
دینا ہوگا * یہہ بے خبری اور غفلت اُس وقت کام نہ آوے گی
اور یہہ عذر ناپسندیدہ کون سُنیگا اور کا ہیکو منظور و قبول
ہو ویگا * نصیحت * نوشیروان کا قول ہی کہ اگر میرے
ملک کے کسو شہر مین پُل ہووے اور بکریونکا ایوڑ اُسپر ہوکر
گذرے اور اُنمین سے ایک کا پانون سوراخ مین گھس جاسے
اور وہ دُکھہ درد پاسے مقرر قیامت مین اُسکی پرسش مجھسے ہی
پر ہو * تب اُسکے جواب سے کیونکر عہدہ برا ہوسکونگا اور کیا کہونگا *
پس جو کوئی تاج سلطنت کا اپنے سر پر دھرے اور پادشاہت کے
تخت پر پانون رکھے ضرور ہی کہ اِس درجے اور مرتبے کے جو حق ہین
انکو بھی ادا کرے اور اُسکے جو قاعدے اور رسمین ہین شفقت
اور خوش خلقی سے خلق اللہ کے ساتھہ بجا لاوے کیونکہ * قطعہ *
جو بیٹھے تخت پہ تو سلطنت کے نہین آسان * کہ اُس جگہہ
مین بہت اِحتیاط لازم ہی * بیسوان باب خیرات و مبرات
مین * یعنے نیک کامون کے قاعدون کو رواج دینا اور اچھی
باتون کی جڑ قایم کرنی ہر ایک دولتمند کے اوپر واجب ہی *
اِس خاطر کہ اگر اُن کامون میں سے ایک بھی اُسکی رعایت

کے بعد باقی اور یادگار رہے اور اُس سے فیض خدا کی خلقت کو پہنچے
تو برکت اور ثواب اُسکا اُسکی روح کو ملتا ہی * اور خیر جاریہ
اُسکو کہتے ہیں کہ مسجدیں اور عبادت خانے خانقاہیں سرائیں
تالاب کوئیں پُل اور جن عمارتوں سے خلق اللہ آرام پاوے
بناوے تو جب تلک اُنکا نشان باقی رہیگا تحفہ ثواب کا بنانے
والے کی روح کو ملے جایگا * بیت * جسکسونے کرکے نیکی مر گئے
چھوڑا یہہ جہان * فیض ہردم اور ہی کھینچے گی جان اُسکی وہاں *
جو مرد عاقل اور ہوشیار ہیں دل کے آئینہ کو غفلت کی زنگ
سے روشن اور صاف رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اِس
دنیاے فانی کا جاہ و جلال اور اسباب و مال ہمیشہ زوال
میں ہی * اِس بیتیاری سرا کے آنے جانے والے اور جتنے
آئے اور گئے یعنے پیدا ہوئے اور موئے اُنکا نام و نشان سواے
نیکی اور خیر کے باقی نہیں رہا * جتنی عمارتیں اور مکان عالیشان کہ
پادشاہوں نے یا امیروں اور تونگروں نے ہر ایک ملک میں
بنائے ہیں اب تلک یادگار ہیں بلکہ جب تلک قایم رہینگے اُنکا
نام نیکی اور خوبی سے مشہور رہیگا * بیت * عالم فانی کو کب
ہیگا قرار * چاہیے ہو نیکنامی برقرار * خصوصاً خیرات کی بنا کبھو

طرح اِسمیں زمانے کے صفحہ سے محو نہین ہوتی * اور حدیث شریف مین ہی کہ اگلے لوگ جو عمارتین خیر کی بنا گئے ہین اِسی نیکی کے سبب حال والے اُنکے نام و نشان سے واقف ہوتے ہین اور تعریف اور خوبی اُنکی بیان کرتے ہین * بیت * کسری گیا یہ طاق کا مذکور رہ گیا * نعمان مواادر ذکر خورنق ہی اب تاک * بزرگون نے کہا ہی کہ فضل الٰہی سے جسکے سر پر اقبال کا ہما سایہ ڈالے اور زمانہ اُس سے نیکی کرے اور دل کے مقصد موافق خواہش کے حاصل ہوون تو لایق یون ہی کہ موافق خدا کے حکم کے کہ اگر نیکی کروگے تو اپنے دم کے واسطے کچھ ایسی نیکی کیا جاوے کہ بعد اُسکے قایم رہے اور وہان اُسکا پھل پاوے اور راہ کا توشہ خیرات باقیہ اور صدقۂ جاریہ سے ساتھہ لیوے کہ وہان کام آوے * اور یہان اُسکی خوبیونکا ذکر اور نیکیون کا مذکور رہ جاوے * تو جس وقت اُسکا نام جسکی زبان پر آوے وہ بخوبی یاد کرے اور آفرین کہے اور اُسکا جس گاوے * بیت * لکھا ہی سونے کے خط سے محل پہ دنیا کے * سواے نیکون کی نیکی کے اور رہیگا نہ کچھ * پیغمبر خدا نے فرمایا ہی کہ جب آدمی مرجاتا ہی تو سب عمل اُس سے جدا ہو جاتے ہین مگر تین نیکیان ساتھہ رہتی ہین * ایک صدقۂ جاریہ جس سے خیر جاری رہے *

دوسری وہ ہے کام جسّے اوروں کو نفع پہنچا ہو* تیسری بیٹا نیک بخت کہ اپنے باپ کا نام روشن کرے جو اُسکو بخوبی یاد کرین* اور صدقۂ جاریہ وہ ہی جس سے لوگ فایدہ مند ہون پہلے اُن مین سے بنانا مسجدون اور معبدون کا ہی بموجب حکم خدا کے کہ فرماتا ہی نہین تعمیر کریگا مسجدون کو مگر جو کوئی اللہ پر ایمان رکھیگا* سو یہہ پادشاہون اور تخت نشینون سے نہایت لایق اور خوشنما ہی* اور مسجدون کی بنا کرنے مین حدیث بھی ہی کہ جو کوئی عنداللہ مسجد بنادیگا حق تعالی اُسکی خاطر بہشت مین گھر بنادیگا* اور پرانی مسجد کی مرمت کرنے کا بھی حکم اور ثواب ایسا ہی ہی* اور جب مسجد بنکر تیار ہو ضروری کہ پیش نماز اور خطبہ پڑھنے والا اور بانگ دینے والا مقرر کرے اور اُن کی وجہہ معیشت کے واسطے جایداد جلدی کر دے تو بے فکر ہو کر اُسکی پیدا سے بفراغت گذران اپنی کرین اور مسجد کی خدمت مین ہر وقت حاضر رہین* نہین تو فکر قوت لایموت مین دوڑے ہونگے* دوسرے مدرسے بانداور کشادہ چاہیے بنادین اور اُن مین مدرس عالم و فاضل صاحب علم و باعمل جنسے فیض طالب علمون کو پہنچے متعین کرین تو شرعی علم اُنکے

سبب سے جاری رہین اور اُسکی برکت اور ثواب بانیٔ مدرسہ کو پہنچے * تیسرے خانقاہین پاکیزہ اور ستھری تیار کرین اور روزراتب وہان کے رہنے والون کی خاطر مقرر کردین تو علم والے علم مین اور خدا پرست خدا کی یاد مین خاطر جمع سے دل لگاوین * اور صوفی صاف دل اور مشایخ کامل اور خدا کے طالب فراغت سے عبادت خدا کی بجالاوین * دن کو روزہ رکھین اور رات کو خدا کی بندگی کیا کرین * اغلب ہی کہ اُنکے دم قدم کی برکت سے نیک بختی ظاہر اور باطن کی حاصل ہو * چوتھے لنگر خانے بناوین جو اُنمین فقیر اور محتاج صبح اور شام سرکار سے کھانا پکا پکایا کھاوین اور آرام پاوین اور دعا کیا کرین * پانچوین دار الشفا ہر ایک شہر مین تعمیر کرین اور طبیب اور حکیم دانا اور رحم دل تجویز کر کے تعینات کرین تو بیمار بیکس جنکا سواے خدا کے کوئی وارث نہین وہان آکر رہین اور دوا وغذا وہان سے پیوین اور کھاوین اور صحت وشفا پا کر دعائین دیتے چلے جاوین * اِس ثواب کے عوض دار الشفا کے بنانے والے کو خدا کے فضل سے صحت اور تندرستی ہمیشہ رہتی ہی * چھٹے پکی سرائین بناوین اور دروازے عالیشان لگا دین کہ مسافر تھکے

باندہے منزل سے جو آدین وہان اُتر کر شب کو آرام پاوین
اور چور اُچکّون سے بے فکر ہو کر سو جاوین کہ اِسکا بھی برا ہی
ثواب ہی ٭ مسئلہ تو ان ندی نالون پر پُل باندھین کہ آیند روند کو
اُسکے پر سے پار وار آنا جانا آسان ہو نہین تو مسافرون کو
بڑی دقّت ہوتی ہی کیونکہ خلق اللہ اپنی کارروائی کرسے اور
پھرسے چلے ٭ پس یہہ بھی بڑے ثواب کا کام ہی ٭ پُل کے حق مین
حدیث ہی کہ جو شخص مسلمانون کی خاطر پُل بنادیگا کہ وہ آسانی
سے آمد و رفت کرین حق تعالی پُل صراط کی راہ اُس پر آسان
کریگا ٭ اور تالاب بڑے بڑے اور کوئین اچھے اچھے پختہ اور
تھکیان منزلون مین اور اُن مکانون مین جہان پانی نایاب
ہو کھدوانے اور بنوانے بہت بہتر ہین کہ روز قیامت کی پیاس
سے محفوظ رہے ٭ روایت ہی کہ ایک اصحاب نے حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول
اللہ مین چاہتا ہون کہ اپنی ماکی روح کی خاطر کچھ صدقہ دون
آپ کیا حکم کرتے ہین جو فرمایئے سو کرون ٭ حضرت نے فرمایا کہ
سب صدقون سے یہہ بہتر ہی کہ ایک کُوان بنوا کر مسلمانون پر
وقف کرے اُسکا ثواب تیری ماکی روح کو پہنچیگا ٭ اُسنے

ایسا ہی کیا * آٹھوین بزرگون کے مزارون کی مرمت کرے
اور وہان بھی مسجدین اور حجرے بنواوے تو لوگ آرام
پاوین اور خدا کی بندگی بجالاوین * جو اُن مردان خدا کی روحین
خوش رہین اور صاحب عمارت کی مدد غیب سے کرین *
اور سب خیراتون مین یہہ بڑی خیرات ہی کہ جو مکان وقف
اور خراج ہین اُنکو ظالمون اور بے دینون سے چھین کر جو
شخص کہ صاحب ایمان اور دیانت دار ہون سپرد کرے تو
وہ پیدا اور حاصل وہان کا محتاجون اور مستحقون کے خرچ
مین صرف کرین * اور شرطین جو جو وقف اور نذورات کی ہین
پوری کرین بلکہ اُن پر کرّ و رّا خوش نیّت اور نیک
جہات بھیجے اِس پر بھی اعتماد کلّی نہ فرماوے آپ بھی اکثر
خبر گیری اور جستجو کیا کرے اور وقف کے کام مین ہرگز
سستی اور کاہلی روا نرکھے اِس واسطے کہ جاری ہونے سے
وقف کے شرع کو قوت ہوتی ہی * جو کوئی وقف کے کاروبار کو
موافق حکم شرع کے انجام دیگا وقف کے اجر اور ثواب مین
روز حساب کے حصّہ پاویگا * بیت * کر بھلا یا بھلے کی کوشش
کر * تو تجھے بھی ثواب اُس مین دین * اِس خیرات کے باب

مین جو اتنا طول ہوا اِس لئے کہ ثواب صدقۂ جاریہ کا بےحد و
نہایت ہی * نقل کہتے ہین کہ ایک بزرگ نے جب اپنی زندگی
کی امانت اجل کے فرشتے کو سونپی اور اسباب اپنی
ہستی کا اِس سراے فانی سے منزل باقی مین پہنچایا * کسی
شخص نے اُنہین خواب مین دیکھا اور پوچھا کہ کہو بعد مرنے کے
تم پر کیا کیا واردات گذری اور اب کیا حال ہی * جواب دیا
کہ ایک مدت تئین عذاب کے عقاب کے پنجے مین اور سختی
کی شاہین کے چنگل مین گرفتار تھا * ایک بارگی کریم کے کرم
سے اُس حالت سے چھٹکارا ہوا اور سارے گناہ معاف
ہو گئے * سائل نے پھر سوال کیا کہ اُس کا کیا سبب اور
باعث ہوا کچھ تمھین معلوم ہوا ہو تو بیان کرو کہ کس کے وسیلہ
سے نجات پائی * بولے کہ مین نے ایک سیدان مین مسافرخانہ
بنایا تھا شاید کوئی غریب راہ چلتا جیٹھ کے دنون دوپہر کی
دھوپ مین تپتا ہوا اُسکے سائے مین آن کر بیٹھا اُسنے
کوئی دم آرام پایا * جب ٹھنڈا ہوا اور راہ کی ماندگی سے ہارا
ہوا خوش ہو کر نہایت عاجزی سے بدل دعا دی * کہ
بارالہا اِس مکان کے بنا کرنے والے کے گناہ بخش اور

اُسکی زوج کو باغ فردوس کی چھانون مین جگہہ دے * وہین اُسکی دعا کا تیر قبولیت کے نشانے پر درست بیٹھا میری آمرزش ہوئی اور جہنم کے گڑھے سے نکال کر بہشت کے غرفے مین حکم رہنے کا ہوا * بیت * ہر چند کہ سب کامون مین مین غور کرون ہون * نیکی ہی بھلی سب مین ہی اور باقی ہی سب پوچ *

اکیسوان باب سخاوت اور احسان مین * سخاوت سے نیک نامی اور احسان سے مراد دل کی بر آتی ہی اور عاقبت بخیر ہو جاتی ہی * اور مطلب و مقصد دونو جہان کا انجام پاتا ہی * کوئی خوبی انسان مین خصوصاً اشرافون اور دولتمندون کو بہتر جود اور سخاوت سے نہین * بیت * ہیگی بخشش سے بزرگی اور عنایت سے شرف * جس مین یے دونو نہین ہی زندگی اُسکی تلف * چنانچہ حدیث ہی کہ سخاوت گویا بہشت کے باغ کا درخت ہی کہ خدا کی رضامندی کی آبجو کے کنارے پر اُگا ہی اور پھننگ اُسکی بلندی مین عرش سے جا لگی ہی * اور پھول اُس کا دنیا کی نیکنامی اور پھل عاقبت کی بزرگی کا درجہ ہی * بیت * سخاوت باغ جنت کا ہی میوے سے لدا تہنا * اور آخر سخت پچتاویگا جسنے ہاتھہ سے چھوڑا * نصیحت * کسو نے ایک حکیم سے پوچھا کہ وہ

کون سا عیب ہی کہ سارے ہنروں کو چھپا ڈالے ہی * جواب دیا کہ سوم پنا * پھر سوال کیا کہ وہ کون سا ہنر ہی کہ جو سب عیبوں کو متاوے بولا سخاوت * بیت * ہنر سخا ہی اور باقی ہنر ہیں سب اسباب * ہر ایک انگلی مین گر تیری سو ہنر ہوویں * اِس بات کو یقین جانا چاہیے کہ جب تاک مال کو دل کھول کر نیک کام مین خرچ نکرے نیک نامی اور بڑائی ہاتھ نہین لگتی * ابیات * آزمایا ہی ہم نے یہہ اکثر * کہ سخاوت سے کچھ نہین بہتر * لینے لینے کے واسطے ہی درم * کچھ جمع کرنے کی ہی خاطر کم * حکایت * سکندر نے ارسطاطالیس حکیم سے پوچھا کہ نیک بختی دین و دنیا کی کس چیز سے حاصل ہوتی ہی * التماس کیا کہ جود و کرم سے * لیکن بہتری دین دنیا کی یہہ ہی کہ موافق حکم الٰہی کے عمل کرے کہ قرآن شریف مین فرمایا ہی کہ جو کوئی ایک نیکی کما کر میرے پاس آویگا وہ دس نیکیان ویسی ہی میری درگاہ سے پاویگا * ابیات * توشہ جو راہ کا تجھے اپنی طرف سے دے * لینے کے وقت دس کے عوض ایک جتنے لے * پس ایسا تیرے مال کا گاہک کہان کہین * اِس سودے مین ہی سود تجھے کچھ زیان نہین * اور بہتری دنیا کی اِس مین ہی کہ خلق اللہ

کے دل کو کرم و احسان سے خوشش کرے کہ آدمی احسان کا بندہ ہی * جب انسان کا دل جو سب اعضا کا پادشاہ ہی راضی ہوا تو قالب بھی تابع قلب کے ہوکر منت کے جال مین پھنس جاویگا * آخر یہہ شخص کریم جسنے احسان کیا ہی اُسکی جان وتن کا حاکم ٹھہراتب دروازہ سعادت کا اُسپر کھلا * اور اسباب مُرادون کا موجود ہوا * حکایت ہی کہ خسرو پرویز کا ایک سپہ سالار تھا جوانمردی اور مضبوطی مین نامآور مشہور * اور ہوشیاری اور ہمت و عزم کے سبب تمام دنیا مین نمودار اور پکا * اور پادشاہ کا بھی مقرب اور سب امیرون مین عمدہ * سلطان کو جو کچھ کام پیش آتا اُسکی صلاح و تدبیر سے انجام پاتا * بیت * اُسکے باعث تازہ و سرسبز تھا باغ شہی * اُسکے بازو کے سبب تھی پیٹھہ دولت کی قوی * اُسکے اُس درجہ اور رتبہ پر حسد کھاکر ایک مرتبہ حاسدون اور چغلخورون نے پادشاہ سے لگایا کہ آپ کا میر بخشی فرمان برداری سے روگردان ہوکر سرکشی کا ارادہ رکھتا ہی * آخر نمک حرامی اور بغاوت کریگا * بہتر یہہ ہی کہ جب تلک وہ کوئی حرکت کرنے نپاوے

پہلے ہی تدارک اور تدبیر اُسکی اور فکر اُسکی جیسی مناسب ہو کیا چاہئے * بیت * ہر ایک کام کی تدبیر پہلے لازم ہی * جو وقت جاتا رہے پھر عبث ہی پچتانا * پادشاہ یہہ بات سُنکر اندیشمند ہوئے اور فرمایا کہ اگر وہ مخالفت کا قصد کر کے کسو ملک کی طرف جاوے تو بیٹھے بٹھائے ایک آفت لاوے * یقین ہی کہ بہت سے سردار لشکر کے متفق ہو کر اُسکا ساتھہ دین پس اُسکے باغی ہونے سے ملک میں ہرز خلل پڑے اور بڑا قصور اُٹھے * بیت * مبادا کرے سرکشی اختیار * تو پھر ملک بیکار میں ہووے خار * پادشاہ نے ایسی ایسی اونچ نیچ سوچ کر اپنے خواصون اور امیرون سے کہ معتمد اور رسون سلطنت کے تھے مشورت کی * سبھون کی صلاح میں یہہ تجویز ٹھہری کہ اُسکو قید فرمائیے * خسرو نے یہہ تدبیر پسند کی اور اُنکی فہمید درست کی تعریف کی * دوسرے روز اُس سردار کو طلب فرمایا * اور جس مکان پر پایہ کھڑے ہونے کا تھا اُس سے اوپر بلا کر بٹھایا اور اُسکی خوبیان اور رنگ ڈھنگ حالیان اپنی زبان سے بیان کین اور عقلمندی اور خوش مزاجی کی تعریفین بہت سی فرمائین * پھر نقد اور

جاگیں اور تحفہ ہر ایک مالک کے جو اُسکے عہدہ اور مرتبہ سے زیادہ تھے عنایت کئے اور عطا فرمائے * یہہ سلوک دیکھہ کر جن عمدون اور دانشمندون نے صلاح نیک اُسکے محبوس کرنے کی خاطر دی تھی فرصت کا وقت پاکر عرض کی کہ قبلہ عالم پہلے وہ بات ٹھہری تھی اور اب اُسکے برعکس عمل میں آئی کہ حد سے زیادہ لطف و عنایت فرمائی یہہ کیا خیال مزاج مبارک مین آیا * بادشاہ نے تبسم فرمایا * اور جواب دیا کہ مین نے خلاف تمھاری مصلحت معقول کے عمل نہین کیا * اور اُس عزم سے باز نہین آیا تمنے کہا تھا کہ اُسکو قید کرنا ضرور ہی سو مین نے چاہا کہ بڑی محکم زنجیرون سے جکڑون * آخر کوئی بند احسان کے طوق سے بھاری اور مضبوط نہ دیکھا * اور یہہ بھی دل مین تامل کیا کہ ہر ایک عضو کی خاطر ہر ایک بند مقرر ہی پس سب اعضا کا قید کرنا کون بڑی قید ہی اِسواسطے اُسکے دل کے قید کرنے کی مین نے تدبیر کی * کیونکہ دل سب اعضا کا بادشاہ ہی جب وہ مقید ہوا تو اُسکے تابع اور محکوم بھی آپ سے قید مین آجائینگے * اور طوق اور ہتکڑی اور بیڑی جو اسباب قید کے لئے مقرر ہین سو لوہے کے ہوتے ہین جو کوئی چاہے سو اُن

سے رگڑ کر مخاصمی اپنی کرلے ٭ پر کرم اور احسان کی زنجیر مین جب دل اسیر ہوا تو وہ کسو طرح نہین گھستی اور اُسکا چھٹکارا نہین ہوتا ٭ چنانچہ یہہ مثل ہی کہ جنگلی جانور کو دانہ و دام سے پکڑ لیجئے اور انسان کو احسان و انعام سے اپنا کر لیجئے ٭ ابیات ٭ کرم کر کہ ہون آدمی تیرے صید ٭ کہ احسان سے ہوتا ہی وحشی بھی قید ٭ کرم سے تو دشمن کی گردن کو باندھہ ٭ کہ نہین کٹتا ہو ارسے بھی یہہ پھاندھہ ٭ تو دشمن پہ لطف و کرم گر کرے ٭ بدی تجھہ سے پھر وہ بھی کیون کر کرے ٭ جو خیال خسرو کے دل مین گذرا تھا ویسا ہی ہوا ٭ یعنے دشمنی اور مخالفت کی آگ جو اُسکے دل مین بھڑکی تھی الطاف و انعام پادشاہی کی آب پاشی سے بجھہ گئی ٭ اور پودھا کینہ کا جو اُسکے سینہ مین جما تھا کرم و بخشش شہنشاہی کے پنجہ کی قوت سے اُکھڑ گیا ٭ اُس دن سے بندگان خاص اور مقربان با اخلاص کی مانند جان و دل سے فرمان برداری اور جان نثاری مین رہنے لگا ٭ بلکہ تمام عمر اطاعت مین زندگی بسر کی اور محکم بنا رہا ٭ بیت ٭ یہہ توجہہ جو شاہ کا دیکھا ٭ پھیر اُسنے کبھو نہ منہہ موڑا ٭ اِس جگہہ یہہ رباعی بہت موقع اور بجا پڑتی ہی

رباعی * تو جس پہ کرم کرے تیرا جور سہے * ہر وقت تیری مدح و ثنا دل سے کہے * دشمن سے بھی اپنے گر سخاوت تو کرے * شک نہین کہ وہ تیرا دوست جانی ہو رہے * اور جود کی فضیلت ایک یہہ ہی کہ تمام خلق اللہ کا دل جوان مرد کی طرف بے اختیار گرویدہ اور مایل ہوتا ہی ہرچند اُنہین اِس سے کُچھ فیض نہ پہنچا ہو * مثلاً اگر خراسان کے رہنے والے سُنین کہ عراق مین ایک مرد کریم اور سخی ہی غایبانہ اُسے دوست رکھین اور اُسکی خوبیان سُنکر آفرین کہین بلکہ اگر وہ مر گیا ہو تو اُسکو یاد کرکے اور ذکر مذکور درمیان لاکر تعریف و ثنا کرین * چنانچہ حاتم کو ایک مدّت گذری کہ اِس جہان سے انتقال کر گیا لیکن اب بھی جب نام اُسکا کوئی لیگا تو سب مرحبا مرحبا بولینگے * بیت * مواہی حاتم طائی پہ یار و تا دم صور * رہیگا نام نکو اُسکا نیکی سے مشہور * حکایت * جب حاتم کی جوان مردی اور سخاوت نے تمام عرب کے ملک مین یمن سے روم تک شور پکڑا اور شام و بلخ کی ولایت مین یہہ آوازہ پہنچا * والی شام و حاکم یمن اور پادشاہ روم کے دلون مین گران گذرا اُسکی حسادت پر کمر باندھی اِس لئے کہ اُن تینون پادشاہون

مئین سے ہر ایک برائے خود اُس عصر مئین دعوی سخاوت
اور جوان مردی کا کرتا تھا اور اپنی اپنی نمود اور نام پر مرتا تھا
اگرچہ یہہ پادشاہ تھے پر اُسکی برابری نکر سکتے تھے اور وہ
فقط قبیلہ کا سردار تھا لیکن بہت بڑا ہرا حاتم کا نام سب پر بالا
تھا * کہ اِس کا کام سب سے نرالا تھا اور ذکر اُسکی خوبیونکا
اور شور اُسکی بخشش کا سب کی زبانون پر جاری ہو کر جہان
مئین پھیلا ہوا تھا * بیت * ابر نیسان اُسکی بخشش سے دیکھے
تھا انفعال * مال دنیا کا تھا اُسکی ہست آگے پایمال * آخر ہر ایک
پادشاہ نے ایک ایک طرح سے اُسکے ساتھہ سلوک کیا *
حکایت * پہلے والی شام نے چاہا کہ اُسے آزماوے ایاچی بھیجا
اور سیو مہار شتر جنگی سرخ پشم اور سیاہ چشم اور
کوہان بلند ہون حاتم سے مانگے * اِس لئے کہ اِس صفت اور
صورت کے اونٹ عرب کے صحرا مئین کم یاب تھے اگر کبھو
کہین سے آجاتے تو بڑی قیمت پاتے * اور اُن دنون حاتم کے
گلے مئین بھی اِس صورت کے اونٹ نہ تھے * جب پادشاہ
کا پیغام لیکر وہ شخص پہنچا اور نامہ دیا * حاتم نے کشادہ پیشانی
سے حشاشی بشاشی ہو کر قبول کیا اور نہایت شگفتہ

دل ہو کر جواب دیا کہ سر آنکھون سے البتہ حضور مین مین روانہ کرتا ہون اور کہا * بیت * جو کچھ کہ حکم ہو بجا کرہون اور تابعدار * جو کچھ کہ امر ہو بندہ ہون اور خدمت گار * اور اُس رسول کی تعظیم اور تکریم کر کے ایک مکان معقول مین اُتارا اور اُسکے لایق ضیافت نہایت تکلف سے کی * اور تمام قبایل عرب مین منادی کروا دی کہ جو کوئی اِس صفت کے شتر بیچنے کے لئے میرے پاس لاوے گا * اپنی خاطرخواہ مُنہہ مانگا مول پاوے گا * پر اِس وعدے پر لونگا کہ روپیہ دو مہینے کے عرصے مین ایک مشت دونگا * اِس حکمت سے ایک ایک دو دو اونٹ جہانسے میسر آئے قرض لے لے کر سو شتر جمع کئے اور ایلچی کے ساتھہ روانہ کر دئے * جب پادشاہ کے پاس پہنچے دیکھہ کر اور خرید کی حقیقت سُنکر حیرت سے دانتون مین اُنگلی دابی اور حیران ہو کر کہا کہ مین نے اُس اعرابی کو آزمانے کے لئے ایسی فرمایش کی تھی سو اُسنے میری خاطر اپنے تئین قرض دار کیا * یہہ بات سوچ کر فرمایا کہ اِن سب اونٹون کو مصر اور شام کے اسباب اور تحفون سے لاد کر اِسی آدمی کے ہاتھہ حاتم کے پاس بھجوا دو * جب وہ اونٹ لدے لدائے

حاتم کے پاس آئے ❀ پھر منادی کروا دی کہ جس جسنے میرے ہاتھ او نٹ بیچے ہیں آوے اور رمہ بجاوے شتابیسے اپنا اپنا پہچان کر لیجاوے ❀ یہہ سنکر مالک دوڑے آئے اور وہ سب جو مال و متاع سے بھرے پائے لے گئے ❀ حاتم نے اپنی خاطر ایک تار نہ رکھا ❀ یہہ خبر سلطان شام سنکر حیران ہوا اور کہا یہہ مروت کسی آدمی سے نہین ہوسکتی ❀ واقعی اُسکی سخاوت بے نہایت ہی مقدور بشر کا نہین ❀ بیت ❀ حاتم کی اِس سخاوت وخوبی کا ذکر خیر ❀ کچھ جھوٹ موٹ دنیا مین مشہور نہین ہوا ❀

❀ حکایت ❀ پھر قیصر روم نے کہ اُسکا نام ہرقل تھا حاتم کی سخاوت کا چرچا سناتب سے اُسکے احوال کی جستجو ہر ایک سے کرتا رہتا تھا ❀ ایک روز کسونے ذکر مذکور کے درمیان التماس کیا کہ حاتم کے پاس ایک گھوڑا ہی اصیل وشکیل اور سارے عیبون سے پاک اور ایسا چالاک کہ ہواسے باتین کرتا ہی ❀ یہان تک کہ اگر سوار اُسکا تیر چلاوے اور اُسے دوڑاوے غالب ہی کہ چاہے تیر کو راہ ہی مین پکڑ لیوے اور زمین پر گرنے نہ دیوے ❀ ❀ ابیات ❀ وہ گلگون بہت اشک خونریز سے ❀ پرت جلد خسرو کے شبدیز سے ❀ کُدا دُو تو وہ بجلی سا کوند جاسے ❀ جو دوڑا دو تو

باؤ اُسکو نہ پاسے * یہہ تعریف گھوڑے کی سُنکر روم کے
پادشاہ نے اپنے وزیر سے فرمایا کہ حاتم کی سخاوت کی خبر تمام عرب
اور عجم کے ملک مین پھیلی اور ذکر اُسکی جوانمردی اور
مروت کا کوہ قاف تلک پہنچا * مین نے سُنا ہی کہ ایک مرکب
عجیب غریب اُسکے یہان ہی دل مین آتا ہی کہ اُسکی ہمت
کو آزماؤن اور دریافت کرون کہ خدا کے بندے جو اُسکا نام
بخوبی و جوانمردی سے لیتے ہین وہ شخص اِس لائق ہی یا یونہین
جیسے دور کے ڈھول سہاونے ہوتے ہین جھوٹ موٹ
مشہور ہوا ہی * ایک آدمی اُس گھوڑے کے واسطے اُسکے
پاس بھیجون * ابیات * مین حاتم سے وہ گھوڑا عربی براہ * منگاؤن
جو اُسنے خوشی سے دیا * تو جانون کہ بیشک ہی سرداری *
نہین خالی نقارے کا شور ہی * وزیر نے التماس کیا بہت مبارک
ہی اِس بات سے آپ ہی اُسکا نام اور کام معلوم ہو جایگا *
تب پادشاہ نے ایک ایلچی کو سوغات اور تحفہ جو حاتم کی لایق
تھے دیکر اُس بادپا کے لینے کی خاطر روانہ کیا * گھوڑے دنون مین وہ
قبیلہ طی مین پہنچا اور حاتم کے مکان کے قریب جا اُترا * حاتم
سُنکر اُسکے پاس گیا اور بہت منت کرکے اور رنجیدہ ہوکر اپنے

حویلی مین لاکر رکھا* اتفاق یون ہوا کہ جس وقت ایلچی آکر رہا چارون طرف سے بادل گھمنڈ آیا اور بجلی کڑکنے اور اولے پڑنے لگے اور آندھی کے ساتھہ موسلا دھار مینہہ برسنے لگا* حاتم سے اور کچھہ نہ بن آیا اُسی گھوڑے کو ذبح کروا کر کھانا پکوایا اور مہمان کو معذرت کر کے کھلایا* پھر بچھونا بچھوایا اور اُسکو بآرام سلوایا* جب صبح ہوئی حاتم مہمان کے پاس عذر خواہی کو آیا* ایلچی نے پادشاہ کا فرمان اور تحفہ جو پادشاہ نے بھیجے تھے دئے* حاتم نے آداب بجا لاکر اُسے کھول کر پڑھا* جب مضمون دریافت کیا سر دھنا اور ہکا بکا سا ہو رہا* ایلچی نے دانائی سے معلوم کیا اور پوچھا کہ کیا ایک گھوڑے کے دینے کی خاطر اتنے رنجیدہ اور فکر مند ہوئے* اگر تمھاری خاطر پر گرانی آئی تو پادشاہ کو بھی اُس کا لینا چندان ضرور نہین* حاتم نے جواب دیا کہ اگر ایسے ہزار گھوڑے میرے پاس ہوتے اور ایک ادنا آدمی طلب کرے مین بخوشی حوالہ کر دون اور سر مو تفکر نہون چہ جائے کہ سلطان عظیم الشان ایک گھوڑے کے یاد فرمانے کے باعث میرے تئین حرمت و آبرو بخشے اور رسول بھیجے اور نامہ لکھے* لیکن مجھے حیرانی اور یہہ پچتاوا آتا ہی اور

دل گھبراتا ہی کہ اگر پہلے خبر ہوتی تو اُس گھوڑے کو حلال مکر
* ابیات * وہ گھوڑا ہوا سے جو تھا تیز تر * کئے جیسے ہرگز نہ تھے
اُسکے پر * سو اُس گھوڑے کو ذبح کر مین شتاب * کھلایا
تمھین رات وہ آتش و آب * کہ تھا ابر اور مینھہ برستا برا *
کوئی گلے مین جانہ یہان سے سکا * تمھارے لئے کچھ میسر نہ تھا *
سوا اُسکے کچھ اور حاضر نہ تھا * روا نہین یہہ ہرگز کسو دین
مین * خصوصاً سخاوت کی آئین مین * مروت نے میری نکی یہہ
بول * کہ مہمان فاقے سے سووے ملول * مجھے نام سے اپنے
اب کام ہی * جو گھوڑا ہو نامی تو کیا نام ہی * پھر تو بہت سے
عربی گھوڑے اور سوغاتین عرب کی قیصر کے نذر کے لایق بھیجین
اور ایلچی کو بھی بہت کچھ دے دلا کر خاطر داری سے رخصت کیا *
جب بادشاہ اِس تمام کیفیت سے خبردار ہوا منصفی کر کے بولا کہ
حاتم مروت اور سخاوت مین لاثانی ہی * قطعہ * نہین آج دنیا مین
موجود ہرگز * جو کوئی مروت مین ہو اُسکے ہمسر * جوانمردی اور
مہربانی کی رو سے * مروت کا سب کام ہی ختم اُسپر * حکایت *
پھر بادشاہ یمن کا کہ وہ بھی کرم اور سخاوت مین لکھہ لٹ تھا
اور احسان و مروت مین نامزد اور مشہور * رات دن

باورچی خانہ اُسکا بھوکھے محتاجوں اور لاچار عاجزوں کی خاطر گرم رہتا ❊ سب خوان نعمت سے پیٹ بھر کر کھاتے اور ہمیشہ کوتھا خزانے کا کھلا رہتا کہ خاص و عام اُسکے فیض سے جو چاہیے سو پاتے ❊ بیت ❊ عطا اور بخشش میں جو ہاتھہ کھولے ❊ تو محتاجی کا نام عالم سے کھووے ❊ اِس فیض عام اور بخشش لاکلام کے باعث اُسکے دل میں یہہ دھن تھی کہ سخاوت کے ذکر میں سواے میرے نام کے کوئی دوسرے کا مذکور زبان پر نہ لاوے ❊ اِس سبب سے اگر کوئی حاتم کا نام بھولے اُسکے روبرو لیتا تو دل سے خفا ہو کر غضب میں آجاتا ❊ اور تیش کھا کر جواب دیتا کہ کیا حاتم اور کیا اُسکا مقدور ❊ وہ مثل ہی کہ کیا پدی اور کیا پدی کا پاہو ❊ وہ ایک مرد صحرائی ہی ایسے ایسے بہتیرے میرے ملک میں پڑے ہیں کہیں کا پادشاہ تھوڑا ہی ہی کچھ ملک بہت سا اُسکے پاس نہیں نہ اُسکو ملک گیری کا عزم نہ لاو لشکر ہی ❊ اُسکی یہہ کہاوت ہی نہ گھر نہ کہیں ٹھکانا نہ کا ستھان ❊ بیت ❊ خزانہ نہ اُس پاس نہ تخت و تاج ❊ نہ اُسکو کوئی ملک کا دے خراج ❊ ظاہر ہی کہ وہ بیچارا کیا سخاوت کریگا اور کیا کسو کو دیگا ❊ مگر کئی ٹٹو گھوڑوں اور اونٹوں

اور ڈھونڈھون کے رکھتا ہی اُسکی پیدا سے ایسا کون سا کام کریگا
جس سے دنیا مین اپنا نام کریگا * جتنا اُسکو تمام سال مین حاصل
ہوتا ہی مین ایک دن مین سائیون کو خیرات کر دیتا ہون *
اور جس قدر وہ بھوکھون کو کھلاتا ہی ہمارے یہان سو گنا اُس
سے ایک وقت صبح کو تصرف ہوجاتا ہی ہم مین اور اُس
مین بڑا تفاوت ہی * مصرع * جدائی راہ کی دیکھو کہ ہی
کہان سے کہان * اتفاقاً یمن کے پادشاہ نے ایک روز بڑا جشن
کیا اور نعمتین شاہانہ پخت ہوئین اور تقسیم ہونے لگین * اُس
روز تمام دن آفتاب کے فیض کی مانند اُسکے انعام سے خاص و
عام کو حصہ ملا یعنے زر جواہر ہر ایک اعلی ادنا کو بٹتا بانٹتا تھا کہ
ویسے وقت مین * بیت * کوئی ذکر حاتم کا کرنے لگا * شروع
دوسرے نے کی اُسکی ثنا * بادشاہ اِس مذکور سے نہایت
رنجیدہ ہوا اور حسد نے جوش کیا دل مین یہہ منصوبہ
آگیا کہ زبان خلقت کی حاتم کی تعریف سے ہرگز خاموش نہین رہتی
اور اُسکی نکوکاری اور مہمانداری اپنے دل سے فراموش
نہین کرتی * اب صلاح یہی ہی کہ ایسی فکر کرون کہ وہ مارا جاوے
اور اپنا نام نیک اپنے ساتھہ گور مین لیجاوے * جب اُسکا

کچھ نام و نشان باقی نہ رہیگا تب اُس کا ذکر نہ کوئی کون سُنیگا اور کون کہیگا آپ سے آپ اُسکو سب بھول جاوینگے اور راہ راست پر آوینگے ❊ جب تک وجود حیات میں ہی اور سخاوت میں ڈنکا مار رہا ہی میرا نام نہیں بجنے کا ❊ بیت ❊ ہی جب تک کہ حاتم کبھو میرا نام ❊ نہ نیکی سے مشہور ہوگا تمام ❊ اُس ستمگر میں ایک تھیلی مار تھا کہ ایک روپیہ کے واسطے سو خون ناحق پر کمر باندھتا اور تھوڑے سے فایدہ کی خاطر سیکڑون جان کا نقصان کرتا ❊ بیت ❊ معشوقون کی نظرون کا روش مار کھیاتا ❊ محبوبون کی زلفون کی طرح ڈند اُٹھاتا ❊ شاہ یمن نے اُسے یاد کیا اور بہت سے انعام دینے کا وعدہ دیا ❊ آخر بعد اِنکار کے اُسنے اِقرار کیا کہ میں بنی طی کے قبیلہ میں جاتا ہون اور جس طرح مجھ سے ہوسکیگا مکر و دغا سے یا ستم سے حاتم کو قتل کر کے چلا آتا ہون ❊ یہہ اِرادہ مصمم کیا اور روانہ ہوا آتے آتے جب اُس بستی میں پہنچا ❊ پہلے ایک جوان خوش رو سے کہ شان شوکت سرداری کی اُسکے چہرے سے نمایان تھی ملاقات ہو گئی ❊ اُس مرد نے اِس ٹھگ کو مسافر جانکر شیرین زبانی سے سوال کیا اور نہایت شفقت سے پوچھا

کہ کہان سے آتے ہو اور کہان کو جاتے ہو* اُس جوان نے جواب دیا کہ یمن سے چلا آتا ہون اور شام کا ارادہ رکھتا ہون * اُس جوان خوش خلق نے کہا کہ بھلا آج کی رات غریب خانہ مین چلکر رہو اور جو کچھ خدا دیوے نوش جان فرماؤ اور اتنی مہربانگی کر کر مجھے احسان مند اور منت دار بناؤ * مصرع * دروازے سے آکے گھر میرا روشن کر * عیار یہ خوش خوئی اور دل جوئی اُس جوان مرد کی دیکھ کر اور شیرین زبانی اور مہربانی کی باتین سُنکر اُسکے ساتھ ہولیا اور حویلی مین آیا * ہاتھ پاؤن دھلا کر اچھے فرش پر بٹھایا اور دسترخوان بچھا کر اچھے طرح بطرح کے کھانے دھرے اور رنگ برنگ کے شربت چُنے اور دم بدم خاطرداری کرتا * اور آپ مارے شرم کے تھوڑا تھوڑا ہوا جاتا اور کہتا اگرچہ تمھارے لایق نہین پر کرم فرمایے اور سیر ہو کر کھایے * بیت * خوان پر اُسکے دیکھ ہر اک دم * ایک سے ایک نعمتین اچھی * مہمان ہر دم اُسکی ہمت اور خاطرداری دیکھ کر تعریف کرتا اور خوش ہو کر کہتا * بیت * خدا کا شکر ہے جو اِس جوان مردی و خوبی مین * ہوئے ہو تم زیادہ سارے بھیون سے نکوئی مین * جب

دسترخوان اُٹھا پھر اُسکو باآرام تمام خوابگاہ مین سولا رکھا * جب رات برتی اور صبح ہوئی آفتاب نکلا مہمان نے جدائی کے غم سے آنسو بھر لا کے میزبان سے رخصت چاہی اور نہایت حسرت اور افسوس سے یہہ بیت جگر سوز پڑھی * بیت * جاتی ہی مرا دل یہہ جدائی * بھلا تھا گر نہوتی آشنائی * صاحب خانہ نے بڑا مبالغہ کیا اور رنجدہ ہوکر کہا کہ دو چار روز اور بھی کرم کرو * اور اس عاجز کے پاس رہو * وہ مسافر ہر نوع کے عذر کرنے لگا اور بولا * بیت * نہین کر مین سکتا ہون اِس جا مقام * کہ در پیش رکھتا ہون اک سخت کام * اُس جوان نے کہا کہ کیا ایسا کام ضرور ہی جسکے سبب چندے رہنے سے مجبور رہو * بھلا کچھ مضایقہ نہو تو مجھسے کہو اور اُس بھید سے واقف کرو شاید مجھسے کچھ تدبیر ہوسکے یا اگر تمھارے ساتھ جانے سے وہ کام نکلے تو ہمراہی کو بھی حاضر ہون * مہمان نے ازبس خوبیان اور جوانمردیان اُسکی دیکھین تھین دل مین تامل کیا اور سوچا کہ میرے تئین حاتم کا مارنا منظور ہی پس اگر یہہ جوان بھی رفیق ہو تو بہت مناسب ہی مین تنہا ہون * اور وہ مشہور ہی کہ سورما

چنانچہ ہاتھ نہین چھوڑتا * پس اُسکی رفاقت اور مدد سے جلد وہ کام سرانجام ہوگا اکیلا اکیلا ہی ہی اور دو آدمی کو کہتے ہین ایک اور ایک گیارہ * پس ایسا مرد بامروّت اور غریب نواز اگر باہم ہو تو اِس سے کوئی بات بہتر نہین مقرر اِس جوان سے اپنا اِرادہ ظاہر کیا چاہئے اور محرم کرکے اُسکو بھی سیاحت کیا چاہئے اور اِس مشکل کام کو سرانجام دیا چاہئے *

ابیات * گل مراد جو باغ جہان سے چاہے چُنے * بغیر یارون کی پُشتی کے کیونکہ ہاتھ لگے * جو یار جانی کا دامن کسو طرح پکڑے * تو جس طرح سے خوشی ہو وسے تیری ساتھ رہے * کہ دوستون کے سبب سے ہون تیرے کام درست * مدد سے اُنکی ہون سب مشکلون کی گرہین سُست * پہلے بہت سی سوگند اور قسمین دیکر تاکید کی کہ خبردار رہے میرا بھید کہین فاش نہو * اُس جوان مرد نے قبول کیا * تب بولا کہ مین نے سُنا ہی کہ اِس ضلع مین حاتم نام کوئی شخص ہی کہ لاف جوانمردی کا اور دعوی مروت اور عاجز نوازی کا کرتا ہی * سو شاہ یمن کے دل مین اُسکی طرف سے خلش اور کدورت پیدا ہوئی ہی اور مین کچھ وجہہ عیست نہین رکھتا چوری اور سرزوری سے میری اوقات کٹتی ہی

اِن دنون بادشاد نے مجھے بُلوا کر بہت سے روپیے دینے کا وعدہ کیا ہی اِس شرط پر کہ حاتم کو تلاش کر کے قتل کرون * اور اُسکے سر کو کاٹ کر بادشاہ کے روبرو لیجا کر نذر دھرون * کیا کرون لاچار ہو کر روزی کے دُکھہ سے یہہ کام قبول کیا ہی اور یہان تک آیا ہون * لیکن حاتم کو پہچانتا نہین نہ اُسکا گھر جانتا ہون * اگر میرے احوال پر رحم اور ترس کھا کر غریب پروری کی راہ سے حاتم کو دکھادو اور اُسکے مارنے مین میرے شریک اور مددگار ہو تو جلد مجھہ سے یہہ حرکت جسکے واسطے گھر بار چھوڑ کر نکلا ہون ہو سکے اور تمھاری دولت سے بادشاہ نے جو کچھہ قول قرار کیا ہی عنایت کرے تو مین باقی زندگی خوشی اور خرّمی سے کاٹون * حاتم یہہ باتین سُنکر ہنسا * بیت * جوان ہنس کے بولا کہ حاتم ہون مین * میرا سر بدن سے ابھی کاٹ لین * اور بولا کہ ای مہمان جلدی میرا سر کاٹ لے مین ہی حاتم ہون اور اپنی راہ لے تو بادشاہ کا مطلب بر آوے اور تو بھی اپنے دل کی مُراد پاوے * بیت * جب حاتم نے بیٹھکے سر دھر دیا * تب اُس شخص نے آہ و نالہ کیا * عیار سُنتے ہی حاتم کے پاؤن پر گر پڑا پھر اُٹھہ کر اُسکے ہاتھہ کو بوسہ دیا اور کہا * ابیات

کہ جو پھول ماروں بدن پر ترسے * تو جو مرد ہو مجھکو عورت گنے * گلے ملکر آنکھوں کا بوسہ لیا * وداع ہو ارادہ یمن کا کیا * حاتم نے اسباب راہ کا تیار کیا اور سواری اور خرچ دیا * اور اُسکو رخصت کیا وہ روانہ ہوا اور چلتے چلتے یمن پہنچا اور پادشاہ کے پاس جاکر حقیقت جو گذری تھی مفصّل عرض کی * ملک نے اپنی نیک نیتی اور خوش خوئی سے کہ اُسکی ذات مین تھی منصف ہوکر اقرار کیا کہ واقعی جو جو خوبیان ذاتی اور سخاوت خلقی حاتم مین ہی کسو بشر کا مقدور نہین جو ریس اُسکی کرے * بیت * ہینگے رپونکے تو سنجی ڈھیر سے * کام ہی تب جان پہ جب آبنے * حکایت جو امرا الامارہ جو کتاب ہی اُس مین لکھا ہی کہ جب حاتم نے وفات پائی اُسکو زمین مین گاڑ دیا اتفاقاً اُس کا مقبرہ ایسے نشیب مین تھا کہ مینہہ کا پانی سارا جمع ہوکر نالہ کی طرح اُسی جگہہ بہتا تھا ایک بار ایسی جھڑی لگی اور پانی کا زور رہا کہ قریب تھا کہ تعویز اُسکی گور کا اُکھڑ جاوے اور ساری چار دیواری بہہ جاوے * حاتم کے بیٹے نے یہہ خبر سُنی چاہا کہ اُسکی لاش کو اُکھاڑ کر دوسرے مکان مین گاڑے کہ ہمیشہ کے خلل سے محفوظ رہے

جب قبر کا سر تہا کھولا دیکھا کہ تمام اعضا اور اجزا بدن کے بوسیدہ
ہوکر بند سے بند جدا ہو گئے ہیں سوا ہڈیون کے کچھہ باقی نہین
رہا مگر ایک ہاتھہ داہنا امانت جیسے کا تیسا ہی کہ ایک سر مو
اُسکی صورت تبدیل نہین ہوئی * جتنی خلقت اُسوقت موجود
تھی حیران اور بھچک ہو رہی کہ الٰہی یہہ کیا بھید ہی کچھہ عقل مین
نہین آتا * ایک صاحب دل بھی وہان حاضر تھے کہنے لگے کہ اے
یاروا چنبھا نکرو اور ہاتھہ کے ثابت رہنے سے متعجب نہو وہ
دست ہی کہ سائلون اور محتاجون کے ہاتھہ سے ملا رہتا
اور اِسی ہات سے خیرات کرتا تھا داد و دہش کی حمایت سے
یہہ سلامت بے ملامت رہا * اِس بات سے یہہ یقین سمجھو کہ
جب کافر بت پرست کا ہات سخاوت کی پناہ سے صحیح سالم
رہا اگر بدن مومن خدا پرست کا احسان اور خیر و کرم کے وسیلہ
سے کہ جو خدا کے بندون کے حق مین کرے آتش دوزخ کی
سوزش سے ایمن رہے کیا بڑی بات ہی * اِس لئے کہ نیکی
اور خیر کے سبب دولت بے زوال اور نعمت کمال ملتی ہی *
بیت * صاحب دولت ہزارون اِس جہان مین مر گئے *
پر اُنہون کا نام باقی ہی کرم جو کر گئے * نصیحت * دارا نے کسو

حکیم سے پوچھا کہ سلطنت کا زیور کیا ہی * جواب دیا کہ عزت
وحرمت کے ساتھہ زندگی کرنی * پھر پوچھا کہ آدمی کی آبرو
اور عزت ساری عمر کس طرح سے رہتی ہی * کہا کہ روپیہ
کو ناچیز اور بُرا جاننے سے * کیونکہ قاعدہ ہی کہ جو شخص زر کو عزیز
نرکھیگا سب اُسکی عزت اور حرمت کرینگے اور جو کوئی روپیا
کی قدر کریگا سب اُسکو کم ہمت اور ناچیز جانینگے * قطعہ *
ہاں اِس واسطے ہی کام آتا * کہ ترے تن کے واسطے ہو دَکال *
جان جو کوئی فدا کرے زر پر * اُسکا خطرے مین ہی بدن اور مال *
جس سخی کو کہ زر کی قدر نہین * اُس کا ہر دم بڑھے ہی جاہ و جلال *
شکر خدا کا کہ قاعدہ جوانمردی اور سخاوت کا اور قانون احسان
اور مروّت کا حضرت شاہزادہ عالم مین کہ اُنکی ذات مین نور
لطف و کرم کا ظاہر ہی اور سلطنت اور جہانداری کے آسمان
پر مانند آفتاب کی روشن ہین اور سرداری اور ملک گیری
کی بارگاہ کے پادشاہ ہین * جہان کے آباد کرنے والے دشمن پر
فتح پانے والے اور ملک لینے والے ہین * قطعہ * مدد دی ملک و
دولت کو ابوالمحسن شہنشہ نے * کہ مینہہ بخشش کا اُسکی
سارے عالم مین برستا ہی * یہان تک دیتا ہی محتاج و

درویشون کو سیم و زر * کہ کوئی دن مین محتاجی کا نام عالم سے اُٹھتا ہی * حاتم کی سخاوت کے دفتر کو اُسکے انعام نے لپیٹ دیا اور معین بن زائدہ کی بخشش کے دسترخوان کو اُسکے نام نے سمیٹ دیا * قطعہ * آج دنیا مین فریدون اور کیخسرو ہی وہ * ہی عدالت اور سخاوت کا جہان مین اُس سے شور * عدل سے آراستگی اور حکم سے قایم ہی ملک * جود سے سائل غنی اور ہاتھہ سے بخشش کو زور * خدا اسے پاک برتر اُنکے احسان عام اور خوبیون کے فرمان کو اپنی مہر سے آراستہ رکھے * جیسا حکم خدا کا ہی کہ جو کوئی احسان کریگا بڑا اجر پاویگا * اور اُنکی کمال نیکی اور خوش خصلتی کے پروانے کو اپنے فضل کے طغرا سے اعتبار بخشے کہ خدا نے وعدہ کیا ہی کہ جزا نیکی کرنے والون کی

بے شمار ہی * بائیسوان باب تواضع اور احترام مین * تواضع کرنے سے اپنا مرتبہ زیادہ ہوتا ہی * حدیث ہی کہ جو کوئی کسو کی بے غرض تواضع کریگا اُسکو قدر و مرتبہ زیادہ دیگا * یعنے جو شخص عاجزی اور فروتنی عند اللہ بجا لاویگا اللہ اُسکو دنیا مین روز بروز بڑھاویگا اور آخرت مین درجہ عظیم پاویگا * بیت * تواضع ترا درجہ زیادہ کرے * تجھے سربلندی بزرگی سے دے *

نصیحت * ملک سامانیہ کا نصیر الدین پادشاہ تھا اپنے بیٹے کو
یہہ وصیت کی کہ ای فرزند دلبند اگر اِس سلطنت کو کہ
مینٓ نے بڑی کوشش اور محنت سے پیدا کی ہی اور اپنی عمر
عزیز اِسکی سعی و تلاش مینٓ کھوئی ہی چاہے کہ تجھپر قایم و
دایم رہے تو میری اِس بات کو یاد رکھیو کہ خزانے پر مغرور
مت ہوجیو کہ مال کو ایک دن زوال لازم ہی اور لشکر پر بھی
اعتماد نہ کیجیو کہ انسان کا احوال ایک شان نہینٓ رہتا * اگر ملک
کی پایداری چاہے تو کرم اور سخاوت پر عمل کریو اور تواضع کی
خو پکڑیو کہ یہہ دونون دام ہینٓ کہ اُنسے خلق اللہ کے دل صید
ہوتے ہینٓ * اور جو کوئی اِن دونون جال مینٓ پھنسا جیتے جی اُسکی
مخلصی نہینٓ ہوتی * گویا اِسی معنی مینٓ یہہ حدیث ہی کہ سردار
قوم کا خادم قوم ہی * یعنے جس شخص کی تونے خدمت تواضع سے
کی اُسکا دل تیرا محکوم ہوا اور تیری محبت کے پھندے مینٓ
پھنسا * پس وہ خادم اور تو اُسکا مخدوم بنا اور وہ تیرا شکار اور
تو اُسکا میر شکار ٹھہرا * ابیات * تواضع کرنے مینٓ یہہ ہی بھلائی *
کہ بیگانون سے ہوہی آشنائی * تواضع جو کرے سب سے بڑا ہی *
کہ اقبال اُسکی چوکھٹ پر کھڑا ہی * اور معنے تواضع کے یہہ ہینٓ کہ

اپنی قدر سے دوسرے کی قدر کو زیادہ سمجھے * جب اُس شخص کو یہہ
فروتنی حاصل ہوئی تو اپنی عزت و حرمت کو بالاے طاق رکھہ
کر دوسرے کو عزیز اور بزرگ بناویگا * یہہ بات ایسے سے
عمل مین نہ آویگی جو ذات مین اوچھا اور مرتبہ مین ادنا ہوگا
اور اُسکی نجابت اور شرافت مین لوگون کو دھوکھا ہو *
اور جو کوئی فی الواقع حسب اور نسب مین درست ہی وہ
عالیقدر اور صاحب درجہ ہی * وہ تواضع کرنے سے نہین ڈرتا
اِس واسطے کہ تواضع کرنے سے اُسکی بزرگی اور مرتبہ مین کچھہ
نقصان نہین آجاتا بلکہ سرداری اور دبدبہ اُسکا خلق اللہ مین
زیادہ ہوتا ہی * مصرع * تواضع بڑون سے بہت خوب
ہی * اِن باتون سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ تکبر ناقصون اور
نادانون کا بانا ہی * اور غرض اُنکی غرور کرنے سے اپنے عیب کا
چھپانا ہی * لیکن فی الحقیقت گویا اپنی بدیون کو ظاہر کرنا اور
جتانا ہی * کیونکہ دماغ اور شیخی آدمی کو خوار اور ذلیل کرتی ہی *
ابیات * جب تلک ہوسکے غرور نکر * کوئی کہتا نہین غرور سے بڑ *
گر تو کبر و ریا کو چھوڑیگا * خاص بندہ خدا کا ہو ویگا * تواضع سب
سے خوشنما لگتی ہی * خصوصاً صاحب دولت و اقبال سے

بہت خوب معلوم ہوتی ہی * اِسواسطے کہ بزرگی کا گہنا تواضع ہی * نصیحت * نقل کرتے ہیں کہ ابن سماک کوئی بزرگ تھے وہ ایک روز ہارون رشید کی مجلس میں آئے * خلیفہ نے سرو قد اُٹھہ کر اُنکی تعظیم کی * اُنہون نے کہا کہ ای پادشاہ اگرچہ تم پادشاہ ہو پر تمھاری تواضع کرنے کا درجہ تمھاری پادشاہت سے زیادہ ہی * خلیفہ نے کہا یہہ تمھاری بات مجھے پسند آئی کچھہ اور فرماؤ * تب اُنہون نے کہا کہ خدا سے تعالی جسکو مال اور جمال اور سرداری دیوے چاہیے کہ خدا کے بندون سے موافقت اور نیکی کرے اور آپ پرہیزگاری اور پارسائی قبول کرے * اِس لئے کہ جو کوئی بڑا آدمی ہو کر تواضع کی خو کرتا ہی اسہ اُسکو اپنا دوست جانتا ہی اور اپنے خاص بندون میں گنتا ہی * ہارون نے قلمدان منگوا کر دستخط خاص سے یہہ پندین لکھہ لین * پس اِن نصیحتون پر کان دینا اور بیاض مین لکھہ لینا دلیل اُسکی تواضع ذاتی کی تھی * ابیات * بہت داناؤن نے یہہ آزمایا * تواضع سے زیان ہرگز نپایا * تواضع سے بلند ہو جاوے ہی نام * تواضع کرنے سے برآوے ہی کام * تواضع جو کرے سب سے بڑا ہو * دل اُسکا خانۂ نور خدا ہو *

اور تواضع کرنی اور حرمت رکھنی اشرافون اور سیدون
کی اور عالمون اور مشایخون کی بہت بہتر ہی اور دولت
و اقبال کے بڑھنے کی نشانی یہی ہی * نقل * شیخ حسن شیبانی
ہارون رشید سے ملاقات کو آئے * پادشاہ نے بڑی تعظیم کی اور
اپنی مسند پر ساتھہ بیٹھایا * بعد صحبت داری کے جب رخصت
ہوئے لب فرش تک ساتھہ آئے * جب وہ جا چکے ایک
خواص نے عرض کی کہ اتنی تواضع کرنے سے پادشاہونکا رعب اور
داب نہین رہتا * جواب دیا کہ جو دبدبہ تعظیم کرنے سے نرہے اُسکا
نرہنا بہتر اور جو درجہ اور مرتبہ بزرگون کی حرمت رکھنے سے
گھٹے اُس کا گھٹنا ہی خوب ہی * بیت * جو مرتبہ تعظیم کے
کرنے سے گھٹے ہی * اُس مرتبے سے آدمی کب کوئی بڑھے ہی *
حکایت * لکھی ہی کہ اِسماعیل سامانی جو پادشاہ خراسان کا تھا
اور شان اور دبدبہ بہت رکھتا تھا * ایک روز کوئی عالم باعمل
کسو خاطر اُسکے یہان آئے * اُنکی بہت تعظیم کی جب وہ اُٹھے سات
قدم اُنکے ساتھہ جا کر رخصت کیا * رات کو حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین * ای
اسماعیل تونے میری اُمت کے ایک عالم کی حرمت کی مین نے

خدا سے دعا مانگی کہ اُسکے عوض دونون جہان مین تیری آبرو رہے اور تو جو سات قدم اُنکی مشایعت کی خاطر گیا یہہ بھی مین نے جناب الہی سے مناجات کی کہ سات پُشت تلک تیرے فرزندون مین سلطنت چلی جاوے * سو یہہ دونون دعائین تیرے حق مین مستجاب ہوئین * اور ایک نشان تواضع کا یہہ ہی کہ عالم اور صالح جو دیندار ہین اور درویش جو خدا پر یقین رکھتے ہین اُنکی صحبت کی خواہش رکھے نہ ویسے عالم اور مشایخ کہ ظاہر مین حکم خدا اور رسول کا خلقت کو سُناتے ہین اور اِس دنیاے فانی کے اسباب کے واسطے خوشامد کی باتین بناتے ہین * اور ظالمون مندون کے آگے گڑگڑاتے ہین اور اُن سے کچھہ پاتے ہین * بلکہ ایسے مردان خدا کی صحبت مین جاوے کہ اُنکو دنیا کے لوگون کی صحبت خوش نہ آوے * اور ایسون پر اعتقاد لاوے کہ اُنکو ناپریشان جان کر کوئی خاطر مین نہ لاوے * حکایت سُنا ہی کہ جب عبد اللہ طاہر نے حکومت خراسان کی پائی ملک گیری کے واسطے نکلا نیشاپور مین مقام کیا * ادنا اعلا اُس شہر کے سلام کی خاطر آئے اور ملازمت بجالائے * بعد کئی روز کے بادشاہ نے پوچھا کہ کوئی شخص ایسا بھی یہان ہی کہ میرا نام سُنکر

میرے پاس نہ آیا ہو * سبھون نے التماس کیا کہ جو نام و نشان والے ہیں وے سب حاضر ہوئے مگر دو درویش کہ وے گوشہ نشین ہیں کسو سے کام نہین رکھتے اور ملاقات نہین کرتے * خلایق کی آمد و رفت سے ملول اور اپنے خالق کی یاد مین مشغول ہین * ابیات * بندے خدا کے جو ہین گوشہ نشین * کار و بار سے وہ واقف نہین * کون و مکان دیکھین ہین آنکھون بغیر * پر نہین پر دونون جہان پر ہی سیر * مانگ نہین ایک شہنشاہ ہین * خاص وہی بندۂ درگاہ ہین * عبد الله نے پوچھا کہ وے دونون مرد خدا کون ہین * خواصون نے کہا کہ ایک احمد حرب اور دوسرے محمد اسلم طوسی کہ دونون عالم حقانی ہین اور زہد و عبادت مین لاثانی ہین * گر سلاطین اور امیرون کے گھر نہین آتے جاتے اور دونون قطب تارون کی مانند اپنے مقام سے حرکت نہین فرماتے * پادشاہ نے کہا اگر وے میری ملاقات کو نہ آوین تو مین ہی اُنکے دیکھنے کو چلتا ہون * یہہ ارادہ کرکے سوار ہوا پہلے احمد حرب کی طرف چلا کسو نے دوڑکر خبر پہنچائی کہ عبد الله ظاہر آتا ہی * اُنکو بھاگنے کی فرصت نہ ملی پادشاہ آ ہی گیا * احمد حرب دیکھکر کھڑے ہوئے اور دیر تک سر نہوڑائے رہے * پادشاہ بھی ہاتھہ جوڑے کھڑا رہا

لاچار سر اُٹھایا اور بولے کہ ای طاہر کے فرزند میں نے سُنا تھا
کہ تو خوش رو اور شکیل ہی * اب جو میں تجھے دیکھتا ہون
تو جیسا سُنا تھا اُسسے بھی زیادہ صاحب جمال ہی * آج سے
اپنے اِس رخسار سے اور رو کو کہ نیک اور زیبا ہی خدا کی نافرمانی
سے بدصورت اور بدشکل نہ بنا اور ایسے مُنہہ کو گندا دوزخ
کا نکر * یہہ اِرشاد کر کے رو بقبلہ ہوئے اور نماز پڑھنے لگے * عبد اللہ
طاہر روتا ہوا حجرے سے باہر نکلا * پھر محمد اسلم کی طرف گیا ہر چند
پُکارا اور دروازہ کھولنے کی کوشش کی کُچھ فائدہ نہوا اور پٹ
نہ کھولے * امیروں نے التماس کیا کہ اِس وقت چلئے اور
چند روز صبر کیجے کہ روز آدینہ آوے * جمعہ کی نماز کو نکلینگے شاید
اُس وقت قبلۂ عالم سے ملاقات ہو جاوے * پادشاہ یہہ
سُنکر اپنے دولت خانے کو پھر آئے * جب وہ دن آیا سوار ہو کر
اُنکی خانقاہ سے الگ کوچہ کے باہر کھڑے رہے * شیخ نماز کے
واسطے باہر نکلے دیکھا تو بہت سے سوار دن کی بھیڑ لگ رہی ہی
ٹھہر گئے * پادشاہ نے مرکب سے اُتر کر اور پاس آکر سلام کیا *
محمد اسلم نے پوچھا کہ تو کون ہی اور کس کام کو آیا ہی * جواب
دیا کہ میں عبد اللہ طاہر ہون زیارت کو آیا ہون * شیخ بولے

کہ استغفر اللہ تجھے مجھہ سے کیا کام اور مجھے تجھہ سے کیا مطلب * یہہ کہہ کر منہہ اپنا دیوار کی طرف موڑ لیا * پھر پادشاہ کے ادہر نگاہ کی * عبد ابعد آگے بڑھا اور انکے قدم کے پاس سر اپنا خاک پر رکھا اور مناجات کرنے لگا کہ ای کریم یہہ مرد خدا کا تیری رضامندی کے سبب مجھے گنہگار بندہ سمجھہ کر دشمن جانتا ہی اور میں اسکو تیری خشنودی کے باعث نیک کار بندہ جانکر دوست رکھتا ہون طفیل اِس عداوت اور اخلاص کے کہ فقط تیرے ہی مجھہ بد گھر دار کو اِس نیک افعال کے سبب سے بخش * وہین ہاتف نے غیب سے آواز دی کہ سر اپنا سجدے سے اُٹھا تیرے گناہ اِس عابد کی عبادت کے شریک ہوئے * ابیات * اگر چہ ساری دنیا میں ہیں ہم بد * ولیکن اچھون کے ہیں دوست بے حد * بدون کو گر قیامت میں وہ بخشے * سبب نیکوں کے تو کیا خوب ہوئے * کہتے ہیں کہ ایک پادشاہ کسو درویش کے پاس گیا اُس مرد خدا انے دیکھتے ہی سجدہ کیا * وزیر نے پوچھا شاہ صاحب یہہ کیسا سجدہ تھا جو تم پادشاہ کے آتے ہی بجالائے * جواب دیا کہ خدا کی جناب میں مین نے سجدہ شکر کا ادا کیا * پھر پوچھا کسواسطے تم نے خدا کا شکر کیا فرمایا اِس خاطر کہ پادشاہ کو میرے پاس لایا اور مجھے پادشاہ

کے نزدیک نہ دوڑ آیا کیونکہ سلاطینون کا آنا درویشون کی خدمت مین عبادت ہی اور درویشون کا جانا سلطان کے دروازے پر گناہ * پس پادشاہ کی اِتنی تشریف لانے سے بادشاہ کو طاعت کا ثواب ملا اور مین گنا ہگار نہوا * یہہ البتہ شکر اور بہت پاس کی جگہہ ہی * ابیات * جو دم درویش پُرسی سے تو مارے * بلندی سے قدم گردون پہ رکھے * فقیرون سے مدد جو کوئی تک پاسے * فریدون سے لڑے تو پیش لے جاسے * تیسوان باب امانت اور دیانت مین * عالم جو علم دین کے اور عارف جو صاحب یقین کے ہین فرماتے ہین کہ مرتبہ امانت کا بہتر ہی سارے نیک خصلتون سے * اِس لئے کہ ایمان کی بنیاد امانت سے محکم ہوتی ہی * چنانچہ بزرگون نے فرمایا ہی جس شخص مین خصلت ایمانداری کی ہی اُسکا ایمان درست ہی اور قانون شرع کے بھی دیانت کے قاعدہ کی پناہ مین آراستہ ہوتے ہین * ابیات * شرع نے مضبوط جب جڑ کو کیا * قاعدہ دین کا دیانت کو دیا * دل مین تیرے گر امانت کی ہی چاہ * آگ سے دوزخ کی پاویگا پناہ * جس قول و فعل مین کہ تو تامل کی نظر سے لحاظ کرے اور جس کار و بار مین غور سے دیکھے تو امانت

وخیانت اُن مین شریک ہین * اور ہر ایک بات مین دونون ملی ہوئی ہین * پس اگر کوئی طرف داری امانت کی نکرے تو گویا اُس شخص نے خیانت کی * اور حق تعالی نے جو کچھ اپنے بندون کو دیا ہی وہ محض امانت ہی کہ اُس مین خیانت ہرگز درست نہین * مثلاً چشم ایک امانت ہی کہ اُس سے اللہ کی قدرت کو دیکھے * اور گوش بھی امانت ہی کہ اُس سے کلام حق کو سُنے * اور زبان بھی امانت ہی کہ اُس سے ذکر الٰہی کرے * اور ہاتھہ امانت ہین کہ اُن سے خلق اللہ کو نفع پہنچاوے * اور باقی اعضا کو بھی اسی طرح سمجھے کیونکہ ایک رو وان بدن کا نکما نہین * اور یہہ سب خدا کی امانتین ہین کہ اِن سے خبردار رہا چاہیے اور بیجا صرف نکیجیے * اور اگر کوئی برعکس اُسکے کام کرے کہ آنکھون سے حرام کی طرف نظر کرے اور کانون سے نامعقول باتین سُنے * اور زبان سے دروغ اور بہتان بکے اور ہاتھہ سے مسلمانون کو آزار پہنچاوے تو منتزر خدا کی امانت مین دیدہ و دانستہ اُن نے خیانت کی اور خدا کی بندگی سے روگردان ہوا * شاید اُسنے یہہ آیت نہین سُنی کہ خدا فرماتا ہی کہ ای وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو نہین تم ڈرتے خدا سے * ابیات * گر نہین ہی تجھکو امانت سے کام *

نہین ہی تیرے دین مین دیانت کا نام * ڈر نہین مرنے کا تجھے
اِک ذرا * شرم نہین رکھتا کہ کوئی ہی خدا * اور سلاطینون کو
بعد محافظت اُس امانت کے خبرداری اور امانتون کی بھی
لازم ہی * یعنے رعیت کے احوال کو لحاظ کرے کہ وہ بھی امانت
خالق کی ہی کہ اُسکو سپرد کی ہی * اگر رعایا کی خبرگیری کما حقہ
نکر سکے تو امانت داری مین خلل ہی * نصیحت * حکیمونکا قول
ہی کہ اگر پادشاہ ظالم عامل کو خدمت پر بھیجے اور وہ رعیت پر
ظلم وستم مچاوے تو وہ مثل ہی کہ بھیڑئے کو بکریون کی چرواہی
سونپی * جو دیکھہ بھال کر غریبون اور ضعیفون کو ستمگار بے رحم
کے حوالہ کر دیا * ابیات * ظالم عامل ہی گویا بھیڑیا * اور رعیت
بکری ہی اُسکو بچا * سونپی جس نے بھیڑئے کو بھیڑیان * ہی بچاؤ
اُنکو مالا سے پھر کہان * اور دوسرے ملاحظہ دیانت کا لازم
ہی * دیانت سے نگاہبانی امانت کی ہی جو درمیان خدا کے اور
بندون کے ہوتی ہی * سو اُس سے کوئی واقف نہین ہوتا مگر وہ
جب آپ سے آپ ظاہر ہووے * اور دیانت کے قانون کی
نگاہبانی کے سبب سے نیک بختی دونون جہان کی ہاتھہ لگتی ہی
بلکہ رضامندی خالق کی حاصل ہوتی ہی * بیت * کر دیانت

جو تیرے سے دونوں جہان روشن رہیں * پلے دیانت کی نہ دنیا
خوب ہی نہ آخرت * اور جو شخص دیانت دار ہی وہ ہمیشہ
ہر مجلس میں عزیز اور باحرمت رہتا ہی * اور ہر کوئی اُسکو
بزرگ اور بڑا سمجھتا ہی * حکایت * سُنا ہی کہ نوشیروان
نے ابتدائے سلطنت میں کہ ابھی عدالت کی نعمت کا مزا نپایا تھا
اور عیش و عشرت کی خواب غفلت سے ہوشیار نہوا تھا
رعیت کی خبرگیری اور احوال پُرسی کی طرف کم متوجہ
ہوتا * اتفاقاً اُسکے ہمسایہ میں ایک شخص رہتا تھا کہ کرم اور
سخاوت میں مشہور اور مہمان نوازی اور نان دہی میں یکتا
تھا * بیت * اُسکی بخشش سے فقیر اب شاد تھے * محتاجی
کی قید سے آزاد تھے * ہمیشہ اُسکا باورچیخانہ گرم رہتا تھا اور
ادنا اعلا کو دعوت کرکے کھلا پلا دیتا * جب اُسکا نام جوانمردی
اور سخاوت میں نہایت بلند ہوا اور ہر ایک کے مُنہہ سے
اُسکا مذکور بخوبی ہونے لگا یہہ سُنکر ایک روز کسری خود
امتحان اور آزمایش کی خاطر سوداگر کا بھیس بنا کر اُسکے مہمان
خانے میں گیا * میزبان نے بادشاہ کو نہ پہچانا پر اُسکو تو خدا سے
کریم نے خلق ذاتی اور کرم طبعی دیا تھا موافق اپنی عادت کے

اُنسے بھی پیش آیا اور بہت خاطرداری سے بٹھایا اور لوازمہ ضیافت کا بخوبی حاضر کیا * غرض مروت اور سلوک میں ایک نکتہ فروگذاشت نکیا * آخر مہمان کو ایک بنگلے میں لا بٹھایا اور تواضع عطر و پان کی کی اور باہم صحبت داری کرنے لگا * اتفاقاً وہ بنگلہ خانہ باغ پر مُشرف تھا کہ اُس باغیچہ مین انگور کی ٹیون پر بہت سے خوشے پکّے اور تر و تازہ لٹک رہے تھے * نوشیروان دیکھکر دل مین متعجب ہوا جب رخصت کا وقت آیا بولا کہ مین تاجر ہون تمھاری جوانمردی کا شُہرہ سُنکر دل مشتاق ہوا اِس واسطے آن کر تمھین تکلیف دی لیکن جیسا سُنا تھا اُس سے زیادہ دیکھا * مصرع * ہزار مرتبہ بہتر ہو مین نے اب دیکھا * خیر اب رخصت ہوتا ہون کچھ فرمایش کرو تو جس ملک مین پاؤن تمھاری خاطر لے آؤن * خانہ خداوند نے کہا اے خواجہ تمھاری دولت سے سب میسر ہی بہت کچھ کریم نے دیا ہی * آخر نہایت بے تکلفی اور ریگانگت کی باتون سے بے حجاب ہو کر کہنے لگا کہ مین تازہ انگور کو نہایت چاہ کر کھاتا ہون اور سب میوون مین اُس سے مجھے کمال رغبت ہی اگر کسو باغ مین تمھارے جانے کا اتفاق ہو اور

اچّھا انگور نظر پڑے تو تھوڑا سا اِس مخلص کی خاطر یاد کرکے بھیج دیجیو * نوشیروان نے کہا تمھارے باغ میں تو آپ ہی ڈھیر سے انگور پختہ معقول نظر آتے ہیں اِن کو کیون نہین کھاتے اور تصرف میں لاتے * وہ بولا کہ ای صاحب ہمارا بادشاہ ظالم اور سخت غافل ہی ہرگز رعیت کی پرواہ نہیں رکھتا چنانچہ سب باغ والون کے انگور بہت دنون سے تیار ہیں پر اب تک امین کو نہین بھیجا جو کن کوت کرکے حصہ پادشاہی لیوے ور پروانگی دیوے * اور سب تو بلا ملاحظہ نگہبانی کے دُکھہ سے کھائے جاتے ہیں پر مین محروم مطلق ہون اب تک زبان پر نہین رکھا اور مزہ بھی نہین چکھا کہ میٹھا ہی یا پھیکا * خوف الٰہی سے ڈرتا ہون کہ ابھی عشر پادشاہی اِس باغ مین شامل ہی اگر مین کھاؤن تو خائن کہلاؤن اور خیانت اور بے دیانتی کرنی حرام ہی * اِس واسطے جب سے یہہ تاک پھلنے شروع ہوتے ہیں مین تاکتا رہتا ہون جون دانہ بندھنے پر آتا ہی مین باغ کا دروازہ بند کرکے قفل مار دیتا ہون اور اپنے گھر کی چڑیا کو وہان پھٹکنے نہین دیتا * جب تک خراج اپنا پادشاہ نہین لیتا نہین پڑا رہتا ہی خواہ گلے یا سڑے یا گلہری کھا جاوے مجھے

کچھ کام نہین * تسپر بھی جب بہت نقصان ہو جاتا ہی تب پادشاہی عملہ آتا ہی نظرات کرکے اپنا حصہ لیجاتا ہی تب میں اُسکو ہاتھہ لگاتا ہون اور بال بچون سمیت کھاتا ہون * نوشیروان کے یہہ بات سُنتے ہی بے اختیار تپ تپ آنسو ٹپکانے لگے اور فرمایا کہ وہ ظالم اور غافل پادشاہ مین ہی ہون * آج تمھاری دیانت اور امانت نے مجھے غفلت کی نیند سے جگا دیا * یہہ کہکر اُسکی بہت خاطرداری اور عذر خواہی کرکے رخصت ہوا * اُسی روز سے عدالت شروع کی رفتہ رفتہ ایسا عادل ہوا کہ آج تلک اُسکا نام چلا جاتا ہی * قطعہ * دینداری سے کام دل کے بن جاتے ہیں * ایمان رہے تو مرد کامل ہو ہی * بے شبہہ دیانت سے ہر ایک اِنسان کو * دولت دو جہان کی ساری حاصل ہو ہی * حکایت * اور نقل ہی کہ بلخ کے امیر کا بیٹا ایک روز سیر کرنے کو نکلا سوار ہوا چلا جاتا تھا کہ رستے کی ایک طرف چھوٹی سی دیوار دیکھی * اور اُسکے پیچھے ایک بوڑھا نظر پڑا کہ جنیو پہنے اور بیلچہ ہاتھہ میں لئے درختون کے چاڑے لگا رہا ہی * شہزادے نے ٹوکا اے پیر جن پودھون سے تجھے پھل کھانے کی آس نہین اُنپر کیون اِتنی بے فائدہ محنت

کر رہا ہی * اُسنے جواب دیا کہ دنیا کا یہی چالن ہی اَوروں نے جو بوئے تھے سو ہمارے کام آئے ہم جو بنتھاتے ہیں اَوروں کے ٹیگ لگینگے اور شاید میری بھی قسمت مین ہون * امیر زادہ جوان نو خیز تھا نادانی کے غرور سے سوگند مغلظہ طلاق یاد کر کے کہا بنتھا کہ تو ہرگز اِس باغ کا میوہ نکھانے پاویگا جب تک یہہ باغ پھلے گا تو مرجاویگا یہہ کہکر چلا گیا * اُس بڈھے نے پوچھا کہ یہہ جوان کون تھا لوگون نے کہا کہ امیر بانج کا پوت ہی * ایک مدت کے بعد وہی پادشاہ زادہ پھر سیر کی خاطر سوار ہوا اتفاقاً ایک باغ مین جانکلا کہ نہایت سرسبز اور سیراب تھا اور درخت سایہ دار اور پھلے پھولے نظر آئے * ابیات * درخت اُس باغ کے سارے ہرے تھے * ہر اک ڈالی مین میوے ہی بھرے تھے * درختون کی بلندی پر تھے بیٹھے * پرندے بولتے کُریال کرتے * امیر زادے کو اُس بوستان کے دیکھنے سے فرحت ہوئی اور خوش ہوکر باگ تھابنی اور گھوڑے سے اُترا پیادہ ہوکر باغ مین آیا * ایک زُنّار دار کو دیکھا کہ پھرتا ہی * شاہزادے نے میوہ کھانا شروع کیا کچھ جی مین جو آگیا تھوڑا سا اُس پیر کو دیا کہ تو بھی ہمارا شریک ہو

اُسنے ہاتھہ سے لیا اور اُسی جگہہ وہ پھل اُسی کے ایک نوکر کو
کہ روبرو ہاتھہ باندھے کھڑا تھا حوالے کر دیا اور کہنے لگا کہ یہہ میوہ
مجھے کھانا درست نہین * امیر زادے نے متعجب ہو کر پوچھا کہ
اِسکی کیا وجہ ہی * بولا کہ مین جن دنون مین اِس باغ کو لگاتا
اور برو سے سینچتا تھا امیر باغ کا بیٹا اِس جگہہ آیا اور مجھے دیکھکے
لگا کہ تیری عمر آخر ہوئی اور گور مین پانون لٹکا چکا ہی اِس
سن و سال مین یہہ نیت دور دراز رکھتا ہی کہ درخت بوتا
ہی اِتنی مدت تلک تو جئیگا کہ یہہ پھلین گے اور تو کھاویگا * اُسکی
سوگند کے سبب سے نہین کھاتا کہ شاید وہ جیتا ہو اور بیاہا گیا ہو
اُس پر طلاق نہ پڑے * سو مین شرط دیانت کی بجالاتا ہون
یہہ سُنکر اُس گبرو نے کہا ای پیر مرد وہ امیر زادہ مین ہی ہون
اور قسم مین نے ہی کھائی تھی لیکن یہہ تیری دیانتداری
دیکھہ کر بہت محظوظ ہوا اور وزارت کا کام آج سے تجھے سپرد
کیا اب تیری مشورت اور صلاح کے بدون کوئی کام نکرونگا *
اُسنے یہہ بات سُنکر سر نیوڑایا اور تامل کیا بعد دیر کے
سر اپنا اُٹھایا اور بولا کہ تیرا فرمانا مین نے قبول کیا لیکن مسلمان
پادشاہ کا وزیر گبر ہو یہہ مناسب نہین * یہہ کہہ کر زنّار کو کاٹ ڈالا

اور کلمہ شہادت کا پڑھا اور مسلمان ہوا * پس اتنی
دیانت کی برکت سے دولت دین کی بھی پائی اور حشمت
دنیا کی بھی ہاتھہ آئی اور پایہ وزارت کا پایا * بیت * جو کرے
دینداری اُس کا مرتبہ ہو ہی عظیم * کہنا جو کچھہ تھا کہا میں ہی خدا
اس کا علیم * چوبیسواں باب وفاے عہد میں * یعنے اپنے قول
و قرار کو پورا کرے اگرچہ یہہ تھوڑی سی بات ہی پر اِس
عُہدے سے بر آنا برتے جوان مرد صاحب کمال کا کام ہی * جو کوئی
اپنے قول کو بناہے اور قرار کو پورا کرے وہ گویا حکم خدا کا بجا
لایا اِس لئے کہ حق تعالی قرآن مجید میں فرماتا ہی * ای وہ
کوئی جو ایمان لائے ہو اپنے عہدوں کو آپس میں وفا کرو * اور
دوسری آیت میں حکم کرتا ہی کہ اگر تم وفا کروگے میرے
عہد پر تو میں بھی وفا کرونگا تمھارے عہد پر * یعنے روز الست
میں تمھاری روحوں نے جو مجھہ سے قول کیا ہی اُسے پورا کرو
تو میں نے بھی جو تم سے وعدہ کیا ہی بجا لاؤں جزاے خیر اُسکے
عوض دوں * اور پیغمبر خدا کی حدیث شریف ہی کہ جس کو
پاس داری عہد کی نہیں وہ دیندار نہیں * پس اِس سے
یہہ معلوم ہوتا ہی کہ جڑ دینداری کی عہد کی رعایت سے ہی *

بیت ٭ مردم دانا پہ نہین کوئی کام ٭ عہد سے بہتر جو کرے وہ تمام ٭ روایت ٭ ایک دن حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو کسی دوست کے ساتھہ اتفاق کہین چلنے کا ہوا ٭ سر راہ اُسکا مکان تھا وہ اپنے گھر مین چلا اور پیغمبر خدا سے کہنے لگا کہ تمھارا ساتھہ مجکو غنیمت ہی مجھہ سے وعدہ کرو اور اس جگہہ ذرا ٹھہر جاؤ تو مین گھر مین سے ہو کر چلا آؤن ٭ حضرت نے اِس بات کا قرار کیا اور بیٹھہ گئے ٭ وہ شخص اپنی حویلی مین گیا اور دوسری طرف کھڑکی تھی اُدھر سے نکل کر کہین چلا گیا بعد تین شبانہ روز کے اُس مکان پر آیا ٭ جہان آپ کو چھوڑ گیا تھا اُسی طرح بیٹھے پایا ٭ پوچھنے لگا کہ ای نور چشم خلیل کے اور پیغمبر رب جلیل کے یہان کیون بیٹھے ہو ٭ فرمایا جس وقت سے تو وعدہ کر کے مجھے یہان چھوڑ کر گیا مین بیٹھا ہون اور تیرے آنے کی راہ دیکھہ رہا ہون ٭ اُسنے شرمندہ ہو کر کہا اگر مجھے دیر لگی تھی آپ چلے گئے ہوتے ٭ فرمایا مین نے وعدہ کیا تھا سو یہہ دل نے نہ قبول کیا کہ خلاف وعدے کے کرون ٭ جو تو مہینون نہ آتا تو مین یہین بیٹھا رہتا اور ٹھکانے سے نجاتا ٭ اِسی خاطر رب العزت نے حضرت اِسمٰعیل علیہ السلام کی صفت مین فرمایا کہ وہ پیغمبر راست وعدہ او

صادق القول ہی * پس جب خالق اللہ کے وعدے کو وفا کرنا پسندیدہ
ہی تو بے شبہہ خدا کے عہد کو وفا کرنا پسندیدہ تر ہوا چاہیے * رباعی *
وہ مرد نہین دانا جو کہلاتا ہی * تم دیکھ کہ قول اپنا بجالاتا ہی *
گر عہد سے عہد کے وہ بر آتا ہی * جس کام مین جانچئے وہ بڑھ
جاتا ہی * نقل * حکایت الصالحین جو کتاب ہی اُس مین لکھا ہی
کہ کسو خواجہ کا ایک غلام پرہیزگار اور خدا ترس تھا * اتفاقاً میان
بیمار ہوا عہد کیا کہ اگر مین اِس بیماری سے صحت پاؤن تو
اِس غلام کو آزاد کرون * بعد کتنے دنون کے شافی حقیقی نے
شفا دی * وہ خواجہ اُس غلام کو بہت پیار کرتا تھا آزاد نہ کیا پھر
کاہلی پڑا اُسی غلام کو حکم کیا کہ جا کر حکیم کو بلا لا جو میرا علاج کرے *
غلام باہر نکلا اور جلدی پھر آیا * صاحب نے پوچھا حکیم کہان ہی
اُسنے جواب دیا کہ وہ کہتا ہی کہ تیرا خاوند جھوٹ بولتا ہی جو کچھ
کہتا ہی اُسپر عمل نہین کرتا اب مین اُسکی دوا نہین کرنے کا *
خواجہ سُنکر سوچا اور متنبہ ہوا اور بولا کہ ای خانہ زاد طبیب
کو میری طرف سے کہہ کہ مین اب دروغ گوئی سے باز آیا پھر
اپنے قول قرار سے نہ پھرونگا * مصرع * سر اگر جائے قول سے
نہ پھرون * غلام نے کہا ای میان حکیم کہتا ہی کہ اگر تم اپنے قول

بھی وفا کرو تو میں بھی ایسی دوا دون کہ تم جلد شفا پاؤ * خواجہ
نے غلام کو خط آزادی کا لکھہ دیا وہین صحت کلّی پائی * بیت *
وفاے عہد خدا ساتھہ گر تو لاوے بجا * تو اپنے فضل و کرم سے
کرے وہ تجھہ سے وفا * حکایت * کہتے ہیں کہ ایک پادشاہ
کو سخت مہم درپیش ہوئی عہد کیا کہ اگر خدا میرے اِس کام کو
بخوبی جیسا جی چاہتا ہی انجام دیوے تو جتنا خزانہ میرے یہان
موجود ہی فقیرون اور مسکینون کو بانٹ دون * حق سبحانہ
تعالی نے اُسکے مطلب کو جلد ہی اُسکے دل کی خاطر خواہ روا کیا *
پادشاہ نے چاہا کہ جو وعدہ کیا تھا بجا لاوے خزانچی کو طلب کیا
اور فرمایا کہ موجودات کا حساب کر لا کہ تیری تحویل مین کتنا
نقد تیار ہی * اُسنے نزدات کی فرد گذرانین مبالغ کلّی نظر پڑے *
اُمرا اور ارکان دولت بولے کہ جہان پناہ اتنا مال محتاجون
کو خیرات کر دینا لازم نہین کہ لشکر تباہ اور پریشان ہو جاویگا *
سلطان نے جواب دیا کہ مین نے عہد کیا تھا کہ سارا خزانہ غریبون کو
خیرات کر دونگا * امیرون نے کہا کہ عالم و فاضل فتوا دیتے ہین کہ
سپاہی اور رعیتے ملازم سرکار کے ہین یہہ بھی حکم مستحق کا
رکھتے ہین * پادشاہ اِس بات سے متحیر اور متفکر ہو کر

مثمن برج میں جا بیٹھے دیکھیں تو زیر جھروکے ایک فقیر دیوانہ چلا جاتا ہی * پادشاہ نے حکم کیا کہ اِس مجذوب کو بلالو * چوبدارون نے اُسے پکارا جب وہ آیا ملک نے کہا ای میان مستان میں نے شرط کی تھی اور خدا سے عہد باندھا تھا کہ جو میرا مقصد دلی برآوے تو میرے خزانے میں جو نقد ہی خدا کی راہ میں صرف کرون سو کام میرا حسب دل خواہ ہوا لیکن روپئے بے شمار اور رانگانی ہیں آخر راضی نہیں ہوتے اور عالم سپاہیون کو واجب الرعایت ٹھہراتے ہیں اب تم کیا صلاح دیتے ہو * دیوانے نے کہا ای پادشاہ جس وقت تم نے یہہ نذر قبول کی تھی کہ سارا مال درویشون کو دو نگا دوال بندون کا بھی خیال تمھارے دل میں گذرا تھا * فرمایا نہیں فقط گدا اور بے نوا اُن کا نام زبان سے لیا تھا * کہا تو اُنہیں کو دو جن کی نیت کی تھی * ایک امیر اُس گھڑی حاضر تھا بولا کہ ای دیوانے مال بہت ہی اور سپاہی مفلس اور حیران ہیں * مجذوب نے اپنا منہہ اُسکی طرف سے پھیر لیا اور بولا کہ ای سلطان جس سے تم نے وعدہ اور قول کیا ہی پھر بھی اُس سے کبھو کام ہی یا نہیں * اگر کچھہ سروکار ہی تو اپنے عہد کو وفا کرو اور اگر اُس سے آگے کو غرض نہیں اور آسکے

محتاج نہو گے تو جو مزاج مین آوے سو کرو * پادشاہ نے یہہ جواب
معقول اُسسے سُنکر رو دیا اور حکم کیا کہ سارا مال
فقیر غریب مسکینونکو تقسیم کر دو * ابیات * جو آخر کو محتاج
اُسکا تو ہو * نمود آب وفاداری سے اُسکی رو * حکومت کا
جو مرتبہ پاتے ہین * وفا عہد کی وہ بجا لاتے ہین * وفاداری ہی
سلطنت کا نشان * جو قول اپنا پورا کرے مرد جان * اور عہد
کو وفا کرنا اور برقرار کو بنا ہنا کسو سے اتنا خوشنما نہین جتنا
پادشاہون سے ہی * اِس واسطے کہ اُنکا ذکر تمام عالم کی زبان
پر مذکور ہوتا ہی اور ہر ایک کے سُننے مین آتا ہی * پس ادنا
اعلا اُنکے عہد و پیمان سے واقف ہوتے ہین * تو جب سلاطین اپنے
عہد کو انجام ندین پیارے دوست اور دشمن اُنکے سخن کا
اعتبار نکرین * وصایاے ہوشنگ مین لکھا ہی کہ ای فرزند عہد
شکنی اور خلاف وعدگی ہرگز نہ کریو کہ سزا اور شامت اُسکی جلد ملتی
ہی * بیت * قول بجالانا بڑی بات ہی * عہد شکن ہونا بُری
بات ہی * اور ملوکون کو اپنی سلطنت کے عہد کے عہد سے
نکلنا واجب اور لازم ہی * حکایت * کہتے ہین کہ افراسیاب
ظالم کے احوال سے اور مظلوم کی حالت کی نہایت جستجو

اور تلاش کرتا بلکہ اسکے تحقیق کرنے مین آپ محنت کرنا * ایک روز کسو مصاحب نے کہا کہ رات دن اسی فکر مین رہتے ہو عیش و آرام مطلق نہین کرتے * جواب دیا کہ مین اپنے وعدے کے برخلاف نہین کرتا * اُن نے پوچھا کہ آپ نے کیا وعدہ کیا ہی ہم نے کبھو پادشاہ سے نہین سُنا * فرمایا یہہ سلطنت خود وعدہ ہی پادشاہون کو واجب ہی کہ اِس وعدے کی وفا کرین اور وفا یہہ ہی کہ انصاف مظلومون کا ظالمون سے دلوادین * اور جو کوئی پادشاہت پا کر عدالت سے غافل رہا گویا اپنا قول بھولا * مصرع * وعدے کو نہین بھولتے جنکو ہی دیانت * نصیحت * ایک پادشاہ نے حکیم سے پوچھا کہ آدمی کو کون سی صفت سے بزرگی حاصل ہوتی ہی * جواب دیا کہ وعدے کے انجام کرنے سے * اور ایک فضیلت صادق القول کی یہہ ہی کہ بقا جہان کی اُسکے سبب ہی اِس لئے کہ قیام دنیا کا سلطنت پر ہی اور رہنا سلطنت کی اوپر لشکر کے * اور پادشاہ تمام جہان کے اپنی ساری دولت لشکر کے اعلا اور ادنا کو کھلاتے ہین اور اُن پر صرف کرتے ہین اِس اُمید سے کہ جب کوئی حریف مقابل ہوگا تو یہ شرط وفا کی بجا لاوینگے * پس اگر یہ رسم

نمک حلالی اور وفاداری کی اُٹھہ جاے تو کوئی خاوند نوکر اور سپاہیون پر اعتماد نہ رکھے بلکہ تمام سلطنت مین خلل عظیم پیدا ہو * دوسری ساری معاملتون مین کیا خرید فروخت اور زراعت اور تجارت مین اکثر قول و قرار ہی کام آتے ہین * اگر وہ درست نرہین اور پورے نہون تو بندوبست اور ضبط و ربط عالم کا نیست و نابود ہو جاوے * یہہ سب باتین سوچ کر وفاداری کی راہ سے مُنہہ نہ موڑا چاہیے * ابیات * چاہ اُسکو جو وفا تجھہ سے کرے * جان تیرے پر کے آگے دھرے * دوست جانی ہو تو پھر اُسکے لئے * جان کام آوے تو دنیا ہی بنے * جان سا دنیا مین کوئی یار نہین * جو وفا اُس مین نہین تو یار نہین * یار دنیا مین ملین ہین کو بکو * پر وفاداری نپاوے اُنمین تو * اُس سے مل جس مین کہ ہی صدق و صفا * دامن اُسکا لے کہ ہی صاحب وفا *

حکایت * تاریخ ولایت خراسان مین مذکور ہی کہ جس وقت یعقوب لیث نیشاپور مین پہنچا وہان کا حاکم محمد طاہر تھا اُس نے باغی ہو کر شہر کے گرد مورچے باندھے اور قلعہ گیر ہو کر لڑنے لگا * سردار اور رفیق محمد طاہر کے پادشاہ سے نامہ و پیام اور نوشت خواند خفیہ کرنے لگے * اور اپنی ہوا خواہی اور وفاداری

بہت سی ظاہر کرنے لگے مگر ابراہیم حاجب نے نہ عرضی لکھی
اور نہ زبانی پیغام کبھو بھیجا * آخر بعد جنگ کے جب یعقوب
کی فتح ہوئی اور عمل دخل ہو گیا رعیت اور سپاہ سب فرمان
برداری میں آئے * پادشاہ نے ابراہیم حاجب کو یاد کیا اور
پوچھا کہ سب امیرون نے اور رہبر ستے ساتھ والون نے پوشیدہ
خط بھیجے تو نے کبھو کچھ نہ لکھا اور اُنکے باہم نہ ہوا * بولا ای پادشاہ
مجھے تم سے آگے کی ملاقات اور جان پہچان نہ تھی کہ از سر نو
آشنائی یا یاد دہی کرتا * اور محمد طاہر سے بھی آزردہ نہ تھا کہ
اُسکی دشمنی کی خاطر یہہ حرکت کرتا علاوہ دل میرا نہ راضی
ہوا کہ اُسکی پرورش اور داد و دہش کا حق مٹادون
اور عہد و پیمان کے توڑنے پر کمر باندھون * بیت * خط وفا
سے نہ ہرگز اُٹھاؤن اپنا سر * اگرچہ کاتبِ قلم سا ہمارے بند سے بند *
یعقوب لیث یہہ جواب صاف سُنکر نہایت محظوظ ہوا
اور بولا کہ تو اِس لایق ہی کہ تجھے رفیق کرین اور سزاوار
اِسکے ہی کہ تجھے خدمت دیگر سرفراز کرین * مصرع * وفا جن
مین ہی اُنکو آفرین ہی * پھر اُسکا مرتبہ سب سے زیادہ کیا اور
مقرب اپنا بنایا * اور جنھون نے اپنے خداوند نعمت کے حقوق

فراموش کر کے عریان ہی تھین اُن سب کو نہایت شدّت اور عذاب سے مروا ڈالا * قطعہ * جو کوئی حق کو نہ پہچانے اُس سے کیا امید * وفا ہی جس مین نہین ہرگز اُسکا مت ہو یار * وفاے عہد سے دنیا مین گر تو ہوشیار ہو * نشان مرتبہ کا تیرے چرخ سے ہو پار * پچیسوان باب صدق و راستی مین * راست گوئی اور راست کاری سے اِنسان کی زندگی دنیا مین تو آرام اور چین سے کٹتی ہی اور عاقبت مین اُسکے سبب سے رہائی اور مخلصی ہوتی ہی * قطعہ * سچّے آزاد ہین قیامت مین * سعی کر جو تجھے بھی اُنمین گنین * مخلصی اپنی کر تو دنیا مین * تو وہان بھی ترا حساب نلین * بزرگون نے فرمایا ہی کہ میدان گویائی کا اِس واسطے بہت فراخ ہی کہ کہنے والے کے سخن کا پانون جھوٹ کے پتھر سے ٹھوکر نہ کھاوے * پس جب تک راست گوئی کی خوشبو سے دماغ سُننے والون کا معطر کر سکے دروغ گوئی کی بد بو سے مغز اُنکا پراگندہ نہ کرے * قطعہ * زبان جو پاک ہی افسوس ہی کہ خواہ نخواہ * اُسے تو جھوٹھ کی ناپاکی سے کرے ناپاک * جو پانون تو نہ اُٹھاویگا راہ صدق سے تو * رہیگا چرخ سے بھی سر بلند اور چالاک *

نصیحت * ایک علم دین کے عالم نے فرمایا ہی کہ اگر دروغ گوئی
مین عذاب الٰہی کا خوف اور راستی مین آخرت کے ثواب
کا مژدہ نہوتا تو بھی عقلمند کو جھوٹ بکنے سے پرہیز کرنا اور سچ
بولنے کا قصد کرنا لازم تھا * اِس واسطے کہ جھوٹ انسان کا بوجھہ
اور بھرم کھوتا ہی اور سب کی نظرون مین ہلکا اور بےقدر
کرتا ہی * بیت * غم مین پڑا تو گر ہی تو جھوٹا * ور ہی تو سچا
سب غم سے چھوٹا * نصیحت * کہتے ہین کہ مُرشد خانیہ نے وصیت
نامہ جو اپنے فرزند کو لکھا تھا اُسمین یہہ نکتہ بھی درج تھا کہ
ای پسر اگر تو چاہے کہ آدمی تجھہ سے ڈرین تو جھوٹ مت
بول کہ دروغ گو کی دہشت کسو کے دل مین نہین ہوتی * اگر
ہزار ننگی تلوارین اُسکے گرد و پیش سواری مین چلین اور لاکھہ
شمشیر زن اُسکی رکاب مین حاضر رہین * اِس لئے کہ اگر
اُسکی زبان کی تیغ مین جوہر راستی کا نہین تو خلق اللہ کی نظر
مین ہرگز اُسکا دبدبہ نہین * ابیات * تو کام اپنا سب راستی
سے سنوار * کہ ہو سرخرو اور نہ ہو شرمسار * اگر آدمی ہاتو
بہت کج کلام * پر آخر کو سچّون کا ہو ہی غلام * اگر سخت و پہ
زور ہو وے کمان * پہ تیر آگے جُھک جاے ہی حلقہ سان *

حکایت * کہتے ہین کہ ایک روز حجاج ظالم کسو قوم کو سیاست کرتا تھا اُس گروہ سے جب ایک شخص کی باری آئی وہ بولا ای امیر مجھے مت مار کہ مین نے تجھپر حق ثابت کیا ہی * اُسنے پوچھا تیرا مجھپر کون سا حق ہی * بولا کہ فلانا تیرا دشمن تیری غیبت کرتا تھا اور تجھکو گالیان فاحش دیتا تھا * مین نے منع کیا اور دشنام دینے سے اُسے باز رکھا * حجاج نے کہا اِس تیری بات کا کوئی گواہ شاہد ہی کہنے لگا ہان موجود ہی * یہہ کہکر اُس جماعت مین سے ایک پیرمرد کی طرف اِشارت کی وہ بولا کہ سچ کہتا ہی مین اپنے کانون سُنا ہی کہ اُسنے اُسکو تیری بدگوئی اور بدیون سے منع کیا * حجاج نے کہا اگر تو وہان تھا تو کیون تو بھی میرے مخالف کو مانع نہوا اور اُس کا ساتھہ ندیا اور شرکت اور موافقت نکی * اُسنے جواب دیا کہ مین بھی خود تجھے بُرا سمجھتا ہون اور تیرا مدعی ہون مجھکو ایسا کیا پڑا تھا کہ تیری طرفداری کرتا اور اُس سے لڑتا * حجاج نے حکم کیا کہ اِن دونون کو آزاد کرو ایک کا حق تو ثابت ہوا اور دوسرے نے کلمۂ حق کہا اِس سبب سے دونون کی جان بچی اور مخلصی ہوئی * جب سے یہہ مثل لوگون کی زبان مین

جاری ہوئی کہ اگرچہ جھوٹ آدمی کو بچاوے ہی لیکن راستی
بر اد سیاہ بچاؤ کا ہی * ابیات * جو کوئی راست گوائی مین مشہور
ہو * خدا کی مدد اُسکی منظور رہو * کوئی راستی کو چھپاتا نہین *
کہہ سچ تو نقصان پاتا نہین * تو سچ بول اور سب سے بے فکر رہ *
خدا فتح دیویگا تو سچ ہی کہہ * جو تو راستی کہنے مین ہی کھرا *
کریگا مدد تیری آپ ہی خدا * جیسے کہ دروغ گوئی مین حرمت
اور آبروانسان کی نہین رہتی اِسی طرح ٹھٹھا مزاخ اور یاوہ
گوئی اور خوش طبعی اور ہنسی کھیل سے بھی آدمی کا بوجھہ
بھار اور قدر و منزلت کم ہوتی ہی * خصوصاً طالعمندونکی جنکو خدا
نے اِختیار دیا ہی اور صاحب مقدور کیا ہی * اِس لئے کہ ایسی
حرکتون سے خادم اور ملازم اُنکے ڈھیٹ اور دلیر ہوتے ہیں *
پس اُنکا خوف اور دہشت اُنکے دل سے مطلق اُٹھہ جاتی ہی *
اور علاوہ یہہ بھی وسواس ہی کہ اگر کسو کو خوش نہ آیا
اور بدگذرا تو اگر اُسوقت قابو نہ پایا پر دل مین کنہ اور کینہ رکھا
کبھو وقت پاکر عوض لیویگا * تو گویا ایسا فتنہ اور فساد برپا ہوا
جسکا علاج ممکن نہین * چنانچہ روشنائی نامے مین لکھا ہی *
ابیات * مکر تو جھوٹھہ اور بیہودگی کو اپنا شعار * کلھاڑی پانون

مین اپنے نمار توز نہار * جو پادشاہ ہو تو ہزل آبرو کھو دے * جو چاند ہو دے تو بے نور بات مین ہو وے * اور غیبت کرنی بھی ایسی ہی ہی کہ وہ بھی صاحبان دولت اور قدرت سے بعید ہی کیون کہ اُنکو مقدور اور قابو ہی کہ جو چاہین سو سب کے مُنہہ پر کہہ سکتے ہین پس پیٹھہ پیچھے کہنا اُنکو کیا غرور ہی * بادشاہ یہہ لازم ہی کہ اپنے نوکرون چاکرون کو بھی ہر کسو کی غیبت کرنے سے منع کرین کہ بد گوئی کا برا عذاب ہی * اور غیبت مین دنیا و آخرت کا کمال نقصان ہی * ابیات * غیبت کسو کی ہرگز جو ہو سکے نہ کر تو * اِس واسطے کہ غیبت کھوتی ہی آبرو کو * مت سُن بدی کسو کی اِس واسطے کہ جو تو * اُنکا شریک وشامل اِس عیب مین نہو تو * چھبیسوان باب احتیاج روا کرنے مین * جو کوئی چاہے کہ خدا میری حاجت بر لاوے تو اُسے لازم ہی کہ آپ بھی محتاجون کی احتیاج روا کرے * حدیث مین آیا ہی کہ حق سبحانہ تعالی اپنے بندون کی مدد کرتا ہی لیکن اِس بشرط پر کہ وہ بھی اُسکے بندونکی مدد کرین * بیت * اگر خدا سے تجھے ہی امید بخشش کی * تو مہربانی سے اَورون پہ تو بھی بخشش کر * روایت * اخبار مین آیا ہی کہ جس شخص کو خدا اپنے فضل و

کرم سے نعمت اور دولت زیادہ عنایت کرے اُسپر واجب ہی کہ محتاجون کی مدد اور درماندون کی خبرگیری بے نہایت کرے اِس واسطے کہ فقیرون اور عاجزون کا دولت میں حصہ ہی * پس چاہیے کہ جتنا اختیار اقتدار پاوے اُتنا ہی لاچارون اور بیکسون کی خدمت کرے اور اُنکی احتیاج بر لاوے * خصوصاً جس بخت باور کو کہ دولت اور بھلمنسائی خدانے دی ہی اور اُسکو پادشاہ یا سردار بنایا ہی تو گویا سب خلق اللہ کا بوجھ اُسکے سر پر ہی اُسکو بخوشی اُٹھاوے اور شکر بجا لاوے * کہ قادر نے اِتنا مقدور دیا ہی اور ایسا مجھے بنایا ہی کہ خدا کے بندے اپنا مطلب مجھہ پاس لیکر آتے ہیں ہرگز ہرگز اُنکی کار روائی اور دلجوئی میں دیر نکرے اور داد دہش میں کمی نفرماوے * کیونکہ زور و قابو پکر کر زور اور ناتوان کی دستگیری نکرنی گناہ عظیم ہی * قطعہ * اُمیدین سب کی بزرگی سے اپنی پوری کر * کہ تو بھی دل میں اُمیدین بہت سی رکھتا ہی مُرادین لطف سے محتاجونکی جو تو بر لاوے * مُرادین تیری بھی بر لاوے اُسکے بدلے خدا * حدیث شریف ہی کہ صاحب ایمان انسان کے دل کو شاد کرنے سے ثواب فرشتون اور پریون کی عبادت کا

ملتا ہی * پس پادشاہت پانے کی یہہ شرط ہی کہ ہمیشہ خدا
کے بندون کی حاجتین بر لایا کرے اور اُنکو آرام دے اور خوش
رکھے اور اُنکے کام مین ہرگز کمی نکرے * حکایت * سکندر
ذو القرنین ایک روز رات تک دربار عام کئے بیٹھا رہا کوئی
حاجت مند اُسکے پاس نہ آیا اور رکھہ احتیاج نہ لایا * برخاست
کے وقت ندیمون سے فرمایا کہ آج کے دن کو مین اپنی زندگی
کے حساب مین نہین گنتا * مصاحب نے عرض کی کہ قبلۂ عالم آج
کا روز عجب فراغت اور خوشی مین کٹا اور صحت و سلامتی
سے شب ہوئی اور جتنے امور سلطنت کے ہین حسب دلخواہ
سرانجام پائے * خدانخواستہ کسو طور کی کدورت مزاج
مبارک پر نہ آئی * سواے اُسکے خزانۂ عامرہ سے جو توڑے
بھوتڑے بھرے پڑے ہین اور لشکر مور وملخ موجود ہی اگر آپ
ایسے دن کو گنتی مین نہ لاوینگے تو کون سے روز کو شمار کیجئے گا *
فرمایا یہہ سب باتین درست ہین لیکن جس روز پاشاہ سے فیض
اور خوشی غریب مظلوم کو نہ پہنچے اور حاجت محتاج کی نہ برآوے
اُسے کیونکر اپنی زندگی مین شریک کیجئے * قطعہ * اُسے زندگی کہتے
ہین اہل دانش * جو خلق خدا کی بھلائی مین گذرے * نہین تو

وہ سارا جنم ہی اکارت * جو حرص و ہوا اور برائی مین گذرے * حکایت * کہتے ہین کہ خاقان چین نے سکندر سے پوچھا کہ لذت اور مزا سلطنت کا آپ نے کس چیز مین پایا فرمایا تین چیز مین * پہلے تو دشمنون پر غلبہ پانے اور اُنکو زیردست اور مغلوب بنانے مین * دوسرے دوستون اور خیرخواہون کے سرفراز فرمانے مین * تیسرے غریب اور محتاجون کی احتیاج برلانے مین اور دل خوش کرنے مین * سواے اِن تین لذتون کے جو لذت ہی اُسکو قرار و اعتبار نہین * ابیات * پادشاہونکو ہین یہہ کام ضرور * کہ کرین دشمنون کو ملک سے دور * دوسرے دوستون سے مہر و وفا * اور رعیت کے کام دیوین بنا * تیسرے احتیاج جو لاوے * خالی شرمندہ وہ نہ پھر جاوے * بہت سے پادشاہ نامآور * آکے دنیا مین کر گئے ہین سفر * لیگیا پر وہ بہا دولت کا * جو رعیت کی شکھ کی فکر مین تھا * لیکن توفیق نیک فعل نیک پر موقوف ہی اگر نیک کام کریگا تو نیت بھی نیک ہو گی * ستائیسوان باب تانی و تامل مین * موافق اِس قول کے کہ سمجھہ اور غور کر کے کام کرنا خدا کی مدد سے ہوتا ہی * اور شتابی اور جلدی

کہ نتیجہ شیطان کی پشتی سے ہوتی ہی * اِس لئے کہ اگر آہستگی اور تامل سے کام شروع کریگا تو غالب ہی کہ بخوبی خاطر خواہ سرانجام پاویگا * اور جو بات جلدی بے تامل کریگا مقرر ہی کہ انجام اُسکا خوب نہوگا * بلکہ شاید دنیا مین بدنامی اور عاقبت مین شرمندگی حاصل ہو * ابیات * تو کر نرمی سے کام عالم کا انجام * کہ سختی کام مین آتی نہین کام * دیا گر آگ کے باعث نہ پاتا * تو کیون پروانہ اُسپر آکے جلتا * کرے ہی صبر مشکل ساری آسان * کہ صابر ہوتا نہین ہرگز پشیمان * نصیحت * کہتے ہین کہ پرویز نے اپنے پسر کو یہہ نصیحت کی کہ ای فرزند جس طرح تو رعیت پر حاکم ہی اِسی طرح تیری عقل بھی تجھہ پر حاکم ہی * جو تو رعیت سے اپنی فرمان برداری چاہتا ہی اور اُنکی محکومی سے خوش ہوتا ہی تو چاہیے کہ تو بھی عقل کے حکم سے باہر نہو اور جو مہم یا کام تجھے پیش آوے پہلے تامل کر اور اپنے حاکم سے یعنے عقل سے صلاح لے * خصوصاً جس بات مین کہ خلق اللہ کو نقصان جانی یا مالی پہنچے یعنے اُنکی جان جاوے یا مال مین نقصان آوے * ابیات * بے تامل نکر تو کام کبھو * بلکہ جلدی کی راہ چھوڑ دے تو * سوچ کر کے جو کوئی کام کرے * اپنے دل کی مُراد کو پہنچے * نصیحت *

و عیاباے ہوشنگ مین لکھا ہی کہ سلطنت کے کامون مین
اور حکم دیے سمجھنے مین موافق اِس نصیحت کے کہ عادل
پادشاہ کو شتابی مناسب نہین ہرگز جلدی نہ کیا چاہیے خصوصاً
خشم اور غضب کے غلبے کے وقت مغلوب نہو جایئے بلکہ اپنی
عقل و فہم کو غالب بنایئے اور انجام کو لحاظ کریئے اور انتہاے
کار کو ملاحظہ فرمایئے مبادا اُس گھڑی تو جلدی مین کام کر
بیٹھے اور آخر کو خجالت حاصل ہووے پھر اُس وقت کی
پشیمانی کچھ فایدہ نہین رکھتی * ابیات * تو سیاست کرنے مین
جلدی کو چھوڑ * راہ سے تانی کی باگ اپنی نموڑ * ایک دم مین
مارے سو چاہے تو جو * پر جلا سکتا نہین ایک مُردے کو * نصیحت *
جلدی کام کر بیٹھنا مانند تیر کی ہی کہ جب کمان سے چھوٹا اپنے
اختیار سے نکلا * اور اگر سوچ سمجھ کر دھیرج سے کچھ حرکت
کرے تو ایسی ہی جیسے تلوار کھینچی ہوئی ہاتھ مین لئے ہی
اگر جی چاہے وار کرے اور اگر نچلا دے تو کچھ نقصان پہنچاوے *
اور یہہ سچ ہی کہ کسو وقت جلدی صاحب حکومت کے مزاج
پر ایسا غلبہ نہین کرتی جیسے غصے اور رنجش کے وقت مین *
پس لازم ہی کہ اُس دم طبیعت کو بھڑکنے ندے اور انجام کو

آسکے نظر مین رکھے اور سوچے کہ اپنی حرکت سے افسوس
پھر نکرے * نقل ہی کہ اردشیر بابک نے کہ سلطان صاحب
نصیب اور پادشاہ نامآور تھا * تین رقعون پر تین سطرین
داناؤن سے لکھوائین اور تین نشان دیئے اور اپنے خاص
غلام کو وہ رقعے سونپ کر حکم کیا کہ مین عدالت کے کام مین
جب کچھ حکم کرون اور میرا چہرہ تغیر ہو جاوے اور نشان
غضب اور خشم کا میری نظرون مین ظاہر ہو * حکم کرنے سے پہلے
یہہ پہلا رقعہ مجکو دکھائیو اگر معلوم کرے کہ میرے منہہ کا رنگ
بحال نہوا اور غصے کی آگ ٹھنڈی نہوئی جلدی دوسرا خط
آگے لائیو جو تب بھی میری وہی حالت رہی تو تربت یہہ
تیسرا پرزہ دکھادیجیو * اور مضمون پہلے رقعہ کا یہہ تھا کہ تامل
کر اور نفس امّارہ کو اتنا مختار نکر اِسلئے کہ تو ایک عاجز
مخلوق ہی اور تیرا خالق زبردست ہی جسنے تجھے پیدا کر کے
اِس درجے کو پہنچایا * اور دوسرے خط کی یہہ عبارت تھی
کہ جلدی مت کر اور زیر دستون پر جو خدا کی امانت ہین اور
تیرے سپرد کیئے ہین اور تیرے مغلوب کر دیئے ہین غصہ
مت کر * نہین تو جو تجھپر غالب ہی عوض اُنکا بُری طرح تجھہ سے

لیویگا * اور تیسرے پُرزے مین یہہ لکھا تھا کہ تو جو یہہ حکم کرتا ہی
موافق شرع شریف کے کر اور انصاف سے در گذر مت
کر * ابیات * تو گھورتے کو میدان اِتنا ندے * کہ گر چاہے پھیرے
نہ وہ پھر سکے * تجھے حکم و ضبط ایسا کرنا بھلا * کہ حکم خدا سے وہ
ہووے ملا * حکایت * تواریخ مین مذکور ہی کہ جب احمد سامانی
نے وفات پائی تب بیتا اُسکا نصر نام آتھہ برس کا تھا *
سامانیہ کے اُمراؤن اور سرداروں نے ملکر اُسکو سلطنت
کے تخت پر بیتھایا اور آپ سارا کاروبار عدالت اور
انصاف سے کرتے تھے * جب شہزادہ بالغ ہوا اور سب کُچھ
سمجھنے اور بوجھنے لگا تب مختار ہو کے آپ حکم رانی پر کمر باندھی
اور تمام ملک باپ کا اپنے تصرف مین لایا اور سب طرح کی
بزرگیان او رخوبیان پیدا کین * لیکن نوجوانی اور نا کردکاری
کے باعث اور غرور دولت و سلطنت کے سبب جلد غصّے مین
آجاتا اور بے تأمل جو چاہتا سو فرماتا * تھوڑے سے گناہ پر بہت
سی سیاست کر بیتھتا * ایک روز اپنے وزیر سے پوچھنے لگا کہ
اگر کوئی عیب میرا تجھپر ظاہر ہوا ہو تو مجھے مطلع کر جو مین اُسے
آہستہ آہستہ چھوڑنا شروع کرون * دیوان اعلانے التماس

گیا کہ خدا کے کرم اور فضل سے ذات عالی مین تمام خوبیان بھری ہین اور نیک نامی سے مشہور ہی* کیونکہ خوان نعمت سے جہان پناہ کی غنی و غریب بھر پیٹ کھاتے ہین اور باورچی خانے سے قبلۂ عالم کے محتاج و فقیر فیض پاتے ہین اور صبح و شام دنیا کی نعمتین پلاو نان قلیے پخت ہوتے ہین* لیکن اتنے بڑے خرچ پر نمک کم ہوتا ہی کھانا پھیکا رہتا ہی* اور جو طعام بے نمک ہووہ بے مزہ کہلاتا ہی* نصر نے پوچھا کہ کیا معنے نمک اُسکا کیا ہی* بولا کہ سلطنت کے خوان کا لون تامّل اور بُردباری ہی اور جو اُس خوان کا بازار پھیکا کر دے وہ خشم اور سبکساری ہی* امیر نصر نے فرمایا کہ مین نے دریافت کیا کہ یہی عیب مجھ مین ہی* لیکن اب تو عادت ہو گئی اور خو پڑی ہی کیا تدبیر کرون جو یہہ دور ہو* وزیر نے عرض کی ہر وقت اپنے مزاج کے اوپر لحاظ رکھیے اور تامّل فرمایئے اور کسو کام مین شتابی اور جلدی نکیجیے اور اپنی خدمت مین دانا اور پاکیزہ خصلت آدمی رکھیے اور صحبت مین مصاحب نیک سیرت مقرر کیجیے* اور اُنھین پروانگی دیجیے کہ جسوقت کسو شخص پر مزاج مبارک برہم ہووہ شفاعت

کریں اور طبیعت پر غضب کو غالب نہ ہونے دیں * اغلب ہی کہ
دل کو ملایمت حاصل ہو گی اور مرضی حضور کی رحم دلی کی
طرف مائل ہو گی * اُسی دن سے پادشاہ نے ویسے ہی لوگ
صاحب دیانت اور عدالت چُن چُن کر جمع کئے اور اپنے
نزدیک رہنے سے اور صلاح نیک دینے کی پروانگی سے
سرفراز کئے * اور حکم عام کر دیا کہ آج سے جس گنہگار کو میٔن
سیاست دینے کا حکم کروں تین دن تلک جاری نہو اور
تین مرتبہ اُس کا احوال عرض کرو بعد اُسکے جسکو میٔن
تعزیر کرنے کو فرماؤں سوؔ تازیانہ سے بہت کم مارو * اور مصاحبوں
اور مقربوں کو اجازت دی کہ جو تقصیروار قابل عفو کے
ہو تم خوب طرح نڈر ہوکے اُسکے واسطے عرض کرو اور گناہ
معاف کرواؤ * جب یہہ رسم وآئین مقرر ہوئی اور سلطنت کا
کاروبار اِس صورت سے جاری ہوا تھوڑے دنوں میٔں دبدبہ
اُسکی حکومت کا اور شور عدالت کا چاروں طرف ملکوں میٔں
مشہور ہوا اور خدا کی نظر رحمت کا منظور ہوا * ابیات *
تیز پر مت ہو تو شاہین کی طرح اے پادشاہ * شیر نر سے
سیکھہ جو آہستہ سے چلتا ہی راہ * باگ کو تھانبے تو اپنی فکر کا

گھو آجاتا * ہین بہت اُس راہ مین خطرے اور رنجگان ہی برا * کام جو پیش آوے جس مین غم کی پرچھاوے گرہ * جلدی کر اُس مین نکر آہستگی ہشیار رہ * اٹھائیسوان باب مشورت اور تدبیر مین * حق تعالی نے اپنے دوست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا کہ ای محمد جس کام کرنے کا ارادہ کرے پہلے مصلحت کرلے * بزرگون نے کہا ہی کہ حضرت رسول مقبول علیہ السلام ایک تو آپ تمام داناؤن مین دانا تھے اور دوسرے بموجب خدا کی وحی کے کام کرتے اور حکم فرماتے تس پر بھی یہہ حکم الٰہی ہوا کہ صلاح اور مصلحت بغیر کچھ کام نکر * مگر اسی خاطر کہ بعد پیمبر کے ساری اُمت مین یہہ سنت جاری ہو * کیونکہ مشورت مین بہت فایدے ہین * ایک تو یہہ ظاہر ہی کہ جو کام مصلحت سے ہوتا ہی وہ نہایت خوبی اور راستی سے انجام پاتا ہی * اور دوسرے یہہ کہ جو شخص بغیر صلاح کے کچھ کام کرے اگر بن نہ آوے تو ساری خلقت اُسے طعنے دے اور نام رکھے اور سب کے نزدیک احمق ٹھہرے * اور اگر مشورت کر کے کچھ کام کرے اور اُس مین گو کہ فائدہ نہ ملے تو اُسکو معذور و معاف رکھتے ہین * چنانچہ یہہ کہاوت ہی پانچ پنچ مل کیجے کاج ہارے کہا گے

آوے نہ لاج * اور مشاورت مین یہہ بھی خوبی ہی کہ ایک شخص
کی عقل کسی کام کے بھلے برے کو دریافت نہین کرسکتی اگرکئی
انسان باہم ہوکر عقل دوڑاوین تو اگرچہ ہرایک کو ایک
ایک رگ و ریشہ اور پہلو اُسکا سوجھے اور سب ملکر بوجھین
تو غالب ہی کہ کسو طرح کی کنج و کاوش باقی نرہے * پس
صاحب حکومت اور اہل اختیار کو واجب ہی کہ جو کام پیش
آوے بدون پوچھے عاقلون کے ہرگز شروع نکرے * کہ قول
بزرگون کا ہی کہ جو کوئی بغیر سمجھے بوجھے اور بدون صلاح لئے کام
کر بیٹھے کا نتیجہ نیک نپاویگا اور بن نہ آویگا * اور مشورت کو
مشکل کے حل کرنے مین بجاے حاکم عادل کے یا پیغمبر برحق کے
سمجھین * اور یقین جانین کہ عقل دس آدمی کی ایک انسان
کی عقل سے بہتر اور فائدہ مند ہوتی ہی * قطعہ * مصلحت سے
تو کام کرتا نہین * عقل کی راہ تو نے کیون چھوڑی * دانا کہہ گئے
ہین مل کے کیجے کام * دو ہین دو اور ایک ہی ایک ہی *
پس جس وقت یہہ نکتہ سب کے نزدیک ثابت ہوا کہ کوئی کام
یا تدبیر سواے صلاح کے درست نہین ہوتی اور ٹھیک نہین
پڑتی تو مصلحت کرنی لازم ہوئی * پس مشورت کی خاطر

لوگ بھی ایسے ہی چاہئین کہ اپنے وقت کے دانا اور کار آزمودہ ہووین اور صاحب دین وکیش ہون کہ تجویز اور منصوبہ ایسے عاقلون کا درست پرتا ہی اور کبھی جو مشکل سخت ہو پر آسان کردیتا ہی * پس تابعداری دانا مدبّرون کی کرنی واجب ٹھہری نصیحت * بہرام گور نے اپنے فرزند کو وصیت کی کہ ملکی کاروبار مین خردمندون سے مشورت کیجیو کہ تدبیر معقول مانند لشکار کے ہی کہ ایک آدمی کے ہاتھہ سے نہین ہاتھہ آتا * اور جو بہت لوگ ہون تو بھاگنے نہین پاتا * اگر غم یا فکر سخت پیش آوے خبردار جب تلک تدبیر سے بن سکے ہرگز گھبرا کر اور ارادہ نکر بیٹھیو کیونکہ جو کام تدبیر سے بر آتا ہی شمشیر تیز سے نہین ہو سکتا * بیت * فوج و لشکر سے نہین ہوتا ہی جو کام انجام * اسکو اک بات مین عاقل جو ہی کردے ہی تمام * حکایت * کہتے ہین کہ قیصر روم کو عزیز مصر سے مخالفت اور رنجش ہوئی * یہہ لشکر عظیم لیکر چڑھہ آیا * جب دونون پادشاہون کا مقابلہ ہوا اتفاقاً روم کی فوج مین کوئی شخص تھا کہ جو صلاح رومی ٹھہراتے وہ پوشیدہ عزیز مصر کو لکھہ بھیجتا اور مطلع کرتا * ازبسکہ ٹھیک ٹھیک خبرین اُسکے لکھنے سے ظاہر ہوتین * عزیز کو اعتماد آتا او

اعتبار کرتا * یہہ احوال ہرکارون اور خبردارون سے قیصر تلک
پہنچا کہ عزیز مصر کی طرف سے آپ کے لشکر مین خفیہ نویس رہتا
ہی اور یہانکی تمام کیفیت دمبدم کی شب و روز لکھا کرتا ہی * پادشاہ
سُنکر چپ ہو رہے مطلق اِس بات کا دھیان نکیا اور
اُس شخص کے مُنہہ پر نرکھا * جب بعد سوال جواب کے لڑائی
مقرر ہوئی اُس واقعہ نویس کو طلب کیا اور اپنے روبرو
کسی کام مین مشغول کر دیا * اور اُسی وقت اپنے لشکر کے
میر بخشی اور رسالدار جمعدارون کو یاد کیا اور اُن سے کہا
کہ عزیز مصر کے امیرون اور سردارون نے مجکو عرضیان لکھین
ہین اور قسمین کہائین ہین کہ جسوقت جنگ مقابل ہو کر
صفین آراستہ ہونگی ہم مقرر عزیز مصر کو دستگیر کر کے حضور
مین لے آوینگے * اور اِس خدمت نمایان کے بدلے سرفرازی
اور انعام پاوینگے * اب تم خاطر جمع رکھو اور لڑائی پر کمر
باندھے مستعد رہو انشاء اللہ تعالی اب وہ بغیر لڑائی بھڑائی
کے آپ سے آپ گرفتار ہوا چلا آتا ہی * وہ خفیہ نویس یہہ
بات سُنکر دل مین گھبرایا اور وہین یہہ کلام جو قیصر سے
سُنا تھا عزیز کو لکھہ بھیجا * عزیز نے جونہین پڑھا یقین جانا اور اپنے

سرداروں سے بدبر ہو کر مارے اندیشے کے وہاں توقف کرنا مصلحت نہ دیکھا بے جنگ کوچ کر دیا اور بے لڑائی بھاگا * فیصر نے اپنی فوج اُسکے پیچھے روانہ کی بھیر بُنگاہ اور مال اسباب لوٹ کر لے آئے * دیکھا چاہیے تدبیر کی یہہ خوبی ہی کہ ایک ذرا سی بات مین ایسے پادشاہ کو سپاہ سمیت شکست دی کہ ایک کی نکسیر نہ پھوٹی * قطعہ * جو کہ بے تدبیر ہی ملک اُسکا نہین رہتا کبھو * ملک گیری کی بِنا تدبیر پر ہیگی تمام * ملک کے لینے کی خاطر لشکر اور اسباب جنگ * سب بجھے درکار ہیں پر آتی ہی تدبیر کام * نصیحت * ایک پادشاہ نے کسو حکیم سے سوال کیا کہ تدبیر بہتر ہی یا شجاعت * اُس نے جواب دیا کہ شجاعت مشابہ شمشیر کے ہی اور عقل مانند دست قوی کے کہ اُس سے جو چاہیں سو کرین * اگر ایک آدمی نہتا ہی تو بھی خالی ہاتھ سے طمانچہ یا مکا مار سکتا ہی اور نالی تلوار سے بغیر ہاتھ کی مدد کے کچھ نہین ہو سکتا وہ نکمی ہی * اِسی واسطے بزرگ کہہ گئے ہیں کہ مردوں کو عقل پہلی شجاعت ہی * ایک عزیز سے پوچھا کہ خوبی دانائی کی اور تدبیر پسندیدہ کیا ہی جواب دیا کہ جو فتنہ اور فساد کو کم کرے * پس ایسی راستہ اور تدبیر

پادشاہون کو ضرور ہی کہ تا مقدور غش اور فتنے کی بیخ کنی
مین کوشش کرین * جیسے ہیاطلہ کے پادشاہ نے کیا * اُسکی
یہہ حکایت ہی کہ کسو بڑے غنیم نے خراسان سے ملک ہیاطلہ
کا قصد کیا * وہ بھی تیاری کرکے اِس سے لڑنے کی خاطر نکلا * ارکان
دولت ملک ہیاطلہ کے متفق ہوئے اور زیان کے خوف سے
عاقبت اندیشی کرکے اپنی سلامتی اور بچاو کے واسطے ہر ایک
نے نامے اور خط اپنے خاوند کے مخالف کو لکھے اور دوستی اور
خیرخواہی ظاہر کی * حریف پڑھکر خوش ہوا اور اُن سب
نوشتون کو ایک تھیلی مین ڈالکر سربمہر کرکے قلمدان
خزانے مین رکھوایا * خدا کا کرنا جب جنگ روبکار ہوئی ملک ہیاطلہ
کی فتح ہوئی اور دشمن نے شکست فاش پائی * اُسکا
سارا مال و اسباب اُسکے تصرف مین آیا * وہ خریطہ جس مین
عرضیان اُمراؤن کی تھین بجنس ملک ہیاطلہ کے روبرو پہنچا *
پادشاہ نے دریافت کیا کہ اِس مین سردارون کے
نوشتے ہین جو آپ ڈر سے غنیم کو لکھے تھے * جان بوجھکر
اُسکو نہ کھولا اور مہر سمیت ویسے کا ویسا ہی رہنے دیا *
اور اپنے دل مین صلاح کی کہ اگر اِن خطون کو پڑھون یا اُنکا

احوال ظاہر کرون تو اپنے نوکرون اور رفیقون کی طرف سے دل برہم اور کمدّ رہو گا اور سرا دینے کو دل چاہیگا اور وہ بھی. مجھہ سے ڈرینگے اور پھر جائینگے * شاید اپنے جی کے بچاو کے لئے میرے ہی ہلاک کرنے کا ارادہ نکر بیٹھین * ناحق بیٹھے بیٹھائے اپنے ہی گھر سے آگ اُٹھے کر اُسکا بجھانا مشکل پڑتا ہے * یہہ سمجھہ کر اُسی وقت اپنے چھوٹے بڑے امیرون کو اور اعلا ادنا نوکرون کو حضور مین طلب کر کے وہ خریطہ دکھایا اور فرمایا کہ اِس مین خط میرے لشکر کے تمام سردارون اور اہل کارون کے ہین کہ دور اندیشی کے باعث میرے حریف کو لکھے تھے * اُسنے سب کو اِس تھیلی مین جمع کر کے میرے پاس رکھے تھے * سو امانت کی امانت میرے ہاتھہ لگی * خدا شاہد ہی اگر مین نے اِس خریطے کا مُنہہ کھولا ہو یا پڑھا ہو یا معلوم کیا ہو کہ اِن نامون مین کیا مضمون ہی اور لکھنے والے اِنکے کون کون ہین * یہہ کہکر آگ جلوا کر اُن کاغذون کو اُس مین ڈلوا دیا * جتنے ارکان دولت تھے یہہ لطف و عنایت اور پردہ پوشی اور درگذر دیکھہ کر شرمندہ ہوئے * اور پادشاہ کا احسان اور مہربانگی دیکھہ کر جان و دل سے بندے ہوئے * آخر اِس منصوبے سے سب

بید لون اور نمک حرامون کو نئے سر سے اپنا مطیع اور فرمان بردار کیا
اور احسان مند اور منت دار بنایا ٭ ابیات ٭ جو تدبیر سے کام
بناہی سو٭ نہین بنا تلوار و نیزے سے وو٭ نہ مغرور ہو گنج اور فوج پر٭
حکیمون کی تدبیر سے کام کر٭ اور یہہ بھی ضرور ہی کہ اعلا ادنا جتنے
جہاندیدہ ہون اور اُن پر بھروسا اور اعتماد ہو اُن سے مشورت
کرے٭ کہ اکثر ایسا ہوا ہی کہ چھوتون کی خاطر مین جو خیال گذر
گیا ہی بڑون کے سان گمان مین نہین آیا اور اُس صلاح
سے سوا سے سود کے نقصان نہین پایا ٭ حکایت ٭ کہتے ہین کہ کسو
مولوی کی ایک بیتی صاحب جمال اور نیک خصال تھی ٭ اکثر
رئیس اور سردار اُس شہر کے غائبانہ مشتاق ہو کر
اُسکی خواستگاری کے لئے نامہ و پیام کرتے تھے ٭ یہہ مُلّا بچارا
حیران تھا کہ اُن سب مین کس سے اُسکی شادی کر دون ٭
اتفاقاً اُنکے پڑوس مین ایک گبر آتش پرست رہتا تھا اُنھون نے
اُسکو بُلایا اور کہا میری ایک لڑکی ہی اور بہت جگہہ سے نسبت
کے رُقعے آتے ہین ٭ مین تجھہ سے صلاح پوچھتا ہون کہ تیری
دانست مین کیا مناسب ہی کس کو دیکے قبول کر دون ٭
اُسنے جواب دیا کہ مین تمھارے دین اسلام کا شریک

نہین اور راہ و رسم سے واقف نہین * مین اِس بات مین کیا بولون مین تمہاری مشورت کے لائق نہین جو تم مجھہ سے پوچھتے ہو * عالم نے کہا سچ ہی اگرچہ تو شرع محمدی سے بیگانہ ہی لیکن امانت اور دیانت مین یگانہ ہی * اور بزرگون کا قول اور نصیحت ہی کہ منصف اور دیانت دار آدمی سے اپنے کام کی صلاح لیا چاہیے * اور حدیث شریف بھی ہی کہ مصلحت کار امین چاہیئے سو ایسا تجھے سمجھہ کر پوچھتا ہون * اب جو کچھ تو کہیگا سو ہی کرونگا اور جسکو تو پسند کریگا اپنی لڑکی اُسی کو دونگا * تب وہ گبر بولا کہ نسبت ناتے مین قومیت شرط ہی سو مسلمان مین یگانگت دین و مذہب کی کفایت کرتی ہی * اور ہمارے دین مین حسب اور نسب تحقیق کر لیتے ہین اور روزگار پیشون کے یہان مال اور دولت پر موقوف ہی * اب اپنے دل مین غور کرو اور سمجھو اگر اپنے دین کی آئین قبول کرو تو کسو دیندار کے حوالے کرو * اور اگر ہمارے بزرگون کی راہ پسند پڑے تو نسب تحقیق کر کر شادی کرو * اور جو عوام الناس کی راہ و رسم خوش آوے تو کسو طامعمند اور مالدار سے نسبت کرو * غرض کہ یہہ باتین اُس عاقل کی بہت معقول معلوم

ہوئین * کہا کہ ہمارا دین سب پر غالب ہی اپنے ہی مذہب کی رعایت ضرور ہی * گھر مین ایک غلام تھا مبارک نام بڑا عالم اور صاحب اسلام * کہنے لگے کہ مین کسو کو مبارک سے زیادہ علم اور فضل مین نہین پاتا * آخر اپنی بیٹی کا نکاح اُس خانہ زاد سے باندھ دیا * حق تعالی نے اُسی مبارک غلام کے نطفے سے ایک ایسا فرزند پیدا کیا کہ اُسکا عبداللہ مبارک نام ہوا اور علم و عبادت مین اُس عرصے مین کوئی اُسکے برابر نہ تھا * علامہ الدہر ہوا کہ آج تک اُسکا نام مشہور ہی اور اُسکے علم کا ذکر کتابون مین مذکور ہی * بیت * مصلحت سے منہہ نموڑا اپنا اگر ہی ہوشیار * صاحب دولت کی خاطر مشورت ہی بکار * پس پادشاہون کو لازم ہی کہ اگر کسو کام مین سختی کرے پر باوے تو تدبیر کے ناخن سے کھولین * اور رنج و غم یا خلل اُنکے ملک مین پیدا ہو دانشمندون کی صلاح و تدبیر سے اُسکے دور ہونے کا علاج کرین * ابیات * تدبیر سے اک فوج ہزیمت پاوے * تلوار سے سو آدمی مارا جاوے * اپنی ہی فقط عقل پہ مغرور نہو * جو کام ہو تدبیر سے کر تو اُسکو * پر اُس مین مدد اپنی تو دانا سے چاہ * مطلب کی ملے جلد تجھے سیدھی راہ *

اسی مضمون مین دوسرے استاد نے بھی کہا ہی * قطعہ * کام جو کچھ کرے صلاح سے کر * تو نفع اُس مین تو بڑا پاوے * نکر لگا صلاح سے جو کام * ہی مقرر تجھے زیان آوے * اُنتیسوان باب حزم و احتراز مین * یعنے عاقبت اندیشی کرنی ہر ایک بات مین کہ اگر یہہ کام یون کرونگا تو انجام اِس کا یون ہوگا * اور سوچنا ہر ایک بات کی انتہا کو موافق اپنی عقل اور سمجھ کے * اور خلل اور بگاڑ سے اُسکے پرہیز کرنا اور نیک و بد سے ہوشیار رہنا * اور یہہ خو اور خصلت حاکمون اور فرمان رواؤن کو لائق اور درکار ہی * کیونکہ اور خصلتون سے یہہ خصلت بھی خوب اور بہتر ہی * نصیحت * افراسیاب کا قول ہی کہ جو کوئی حزم کی زرہ ہر وقت بدن مین پہنے رہے اُس پر مخالف کے مکر کا تیر اور دغا کی شمشیر کبھو کارگر نہوگی * اور علامت حزم کی دور اندیشی اور پیش بینی ہی * جو آدمی عاقل اور دانا ہی جس کام مین اُسکو شر کا گمان اور فساد کا کھٹکا معلوم ہوتا ہی وہین وہ اُسکی تدارک اور تدبیر مین لگتا ہی * اور نادان اور بیوقوف جب تک بلا مین گرفتار نہو تب تئین غافل اور بے فکر رہتا ہی * مثلاً عقلمند نے دیکھا کہ ایک شخص لوہے سے

پتھر کو چھو رہا ہی * وہیں اُسکے خیال اور دھیان میں آ گیا کہ مبادا اِس حرکت کرنے سے آگ نکلے گی اُسکے بجھانے کی فکر میں لگا * اور بیوقوف جب تاک جاتی آگ میں نگرے تب تاک یہہ نہ معلوم کرے کہ آگ میں سوزش بھی ہوتی ہی * نصیحت کام مشکل پڑنے سے پہلے تو اپنی فکر کر * نصیحت * ایک ہوشمند سے کسونے سوال کیا کہ حزم کسے کہتے ہیں * جواب دیا کہ جسکو حزم ہوتا ہی وہ بدگمان ہو جاتا ہی اور چوکنا رہتا ہی * ہر ایک سے جلدی ملتا نہیں جب تاک اُسکو خوب جانچ نہ لے تسپر بھی خبردار رہتا ہی * پیغمبر خدا کی حدیث ہی کہ حزم کے معنے بدگمانی ہی * بیت * تو بدی مت کر پہ ہشیاری میں رہ * مکر و حیلے سے خبرداری میں رہ * چنانچہ مولوی جلال الدین رومی مثنوی میں فرماتے ہیں * بیت * حزم وہ ہی کہ ہوشیار رہے * بدکا ہرگز کبھو نہ یار رہے * جو انسان کہ حزم کی صفت سے آراستہ ہو اور بغیر ہشیاری کے کوئی کام نکرے وہ ہر طرح کے غم اور سختی کے آنے کا رخنہ اپنی عقل درست سے بند کرسکتا ہی اور آفت اور بلا کے آنے کی راہ پہلے اُسکے نازل ہونے سے اپنی تدبیر مضبوط کے سبب سے مانند سد سکندر کی مسدود کریگا * اور

لازم ہی کہ دوستی پر بنا داروں کی اور خوشامد اور چاپلوسی پر زمانہ سازوں کی ہرگز اعتماد نکرے اور آشنائی کی توقع نرکھے * اور اپنے دل کے ارادے اور خیال سے کسو کو خبردار نکرے تو حاسدوں کی حرامزادگی اور بدذاتوں کی شرارت سے سلامت اور محفوظ رہے * رباعی * دین و دنیا مین چاہے جو کہ پناہ * حزم کے قافلے کے ہو ہمراہ * فکر کی آرسی کو صیقل کر * دیکھہ مطلب کے مُنہہ کو ناظر نواہ * نصیحت * ابراہیم امام نے کہ صاحب دعوت تھا جب پہلے ابو مسلم کو خراسان کی طرف بھیجا نصیحتین اور وصیتین بہت سی کین اور نیک و بد سمجھایا * اُن مین سے آخری یہ تھی کہ اگر تو چاہے کہ کلمہ دعوت کا جاری ہو اور میری موافق مرضی کے خلقت تجھہ سے رجوع کرے تو جسکی طرف سے تیرے دل مین شک پڑے اور وسواس آوے اُسکے ہلاک کرنے مین دیر نکر کہ بادشاہو نکا حزم یہی ہی کہ جس سے بدگمان اور بدبر ہوں اُسکو بیچ سے اُٹھا ڈالین دانا اِسی لئے کہہ گئے ہیں * بیت * جس شخص سے دل ترا ہو بیزار * درمیان سے جلد اُسے اُٹھا دے * حکایت * تاریخ سلامی مین لکہا ہی کہ جب اسفار بیٹا شیرویہ کا

سمنان مین آیا * امیرون نے صلاح دی کہ ابو جعفر سمنانی کو مروا ڈالئے * یہہ مذکور سنکر ابو جعفر نے خوف کھایا * وہان ایک قلعہ بہت مضبوط تھا اُس مین جاکر قلعہ بند ہوا * جب اسفار نے تمام ملک ری کا لیا اور عمل کیا دیلمی کو بہت سا لشکر اور سامان قلعہ گیری کا دیکر اُسکے تعاقب پر بھیجا * وہ ایک مدت قلعے کو گھیرے رہا اور تدبیرین اور حیلے کئے لیکن کچھ بن نہ آیا * آخر دیلمی نے کسو کو درمیان دیکر پیغام صلح کا کیا اور یہہ صلاح ٹھہری کہ ابو جعفر دیلمی کو قلعہ مین بلا کر ملاقات اور ضیافت کرے * ایک روز اسباب مہمانداری کا تیار کر کے دیلمی کو بلایا * اُس نے اپنے لشکر کے سردارون سے مصلحت کی کہ جب کوٹ کے اندر پہنچین ایک بارگی تلوارین کھینچ کر ابو جعفر کا کام تمام کر لین * یہہ دغا دل مین ٹھان کر جب دیلمی دروازے پر آیا * ابو جعفر نے قلعہ دار کو حکم کیا کہ دیلمی تن تنہا کئی خدمتگارون کو ساتھ لیکر آوے اور ہتھیار بند ہرگز کوئی آنے نہ پاوے * قلعہ دار نے موافق پروانگی کے روکا * آخر دیلمی اکیلا ہی آیا اور لوگ اُسکے باہر کے باہر رہے * ابو جعفر کو رعشے کا مرض ہو گیا تھا حرکت نکر سکتا تھا بالاخانے پر بیٹھا رہتا اور

کھڑکی کی راہ سے خندق اور میدان کی سیر کیا کرتا * دیلمی کو وہین اپنے پاس بلا لیا اور اِدھر اُدھر کی باتین آپس مین کرنے لگے * اِس مین دیلمی نے ابو جعفر سے کہا کہ اگر خلوت کرو اور تنہا ہو بیٹھو تو کچھ باتین ضروری سلطنت کے کام کی کہنی ضرور رہین تم سے کہون * ابو جعفر نے اپنے دوال بند نوکرون کو باہر نکال دیا بیٹے کو بھی فرمایا کہ اِس مکان سے اُتر جاؤ فقط ایک غلام لڑکا سا خدمت کی خاطر اُس جگہہ رہ گیا اور سب نیچے اُتر گئے * جب وہ مکان خالی ہوا دیلمی نے اُٹھ کر دروازہ بند کر دیا اور خنجر سے ابو جعفر کا شکم چاک کر ڈالا * وہ لونڈا یہہ حالت دیکھ کر بے حواس ہو گیا اور گھگی بندھ گئی مجال دم مارنے کی نرہی * غرض ابو جعفر کو سرد کر کے اپنے موزے مین سے ریشم کی ایک ڈوری نکالی اور ایک سرا اُس کا دریچے کے کٹہرے مین محکم باندھا اور اُسے پکڑ کر نیچے اُترا اور خندق کو پیر کر پار ہوا اور اپنی فوج مین جا ملا * حاصل اِس حکایت کا یہہ ہی کہ اگر ابو جعفر حزم کرتا اور ہشیاری کو کام فرماتا تو اُسکے ساتھہ خلوت نکرتا اور اُس زبردست حریف کے پاس اپنی بیماری کی حالت مین اکیلا ہو کر نہ بیٹھتا * نہ وہ اپنی

وقت پاتا ہے اسکو مار کر جلے ہو کہون پہنچتا * اور ایسی ہی
حکایتین ناعاقبت اندیشون اور غافلون کی بہت سی ہین کہ ایسی
صورت سے دم مین آکر اور دغا کھا کر اپنے سر برباد دیے
ہین اور اپنی جان شیرین کو مفت مین تلف کیا ہی * یا اگر جیتے
بچے ہین تو فتنہ و فساد مین پڑے ہین * اگر دانشمند اور صاحب
عقل ذرا ہوشیاری سے غور کرے تو دریافت مین آوے
کہ کوئی حصار شہر زیادہ حزم اور خبرداری سے نہین * اور کوئی
میدان ڈر اور زیادہ غفلت اور ناعاقبت اندیشی سے نہین *
ابیات * تو احتیاط سے چل یہ زمانہ ہی بد * خبردار رہ کہ خبرداری
راہ مین ہی خضر * یہی جو مینہ برستا ہی کہ اسی سے خیال *
کہ نہین آن کے روکھ ترا ہی نالے پر * ہو تو غافل و ہشیاری
سے الگ مت ہو * بلا کے تیر کا گردون کی حزم ہی کا سپر * جو کوئی
عاقبت اندیش و دوربین ہووے * ضرور ہی کہ ہمیشہ وہ رکھے
اپنی نظر * ہو باخبر ہی تو دولت کا اسکی جو ہی درخت * ہمیشہ

باغ مین دنیا کے لاوے بار اور بر * تیسوان باب شجاعت مین *
شجاعت کی تعریفات سب فضیلتو کی ماہی یعنی جتنی فضیلتین ہین
اُس سے پیدا ہوتی ہین * اور وہ ایک قوت ہی کہ درمیان نامردی

کے اور زیادہ جہالت کے ہوتی ہی * یعنے جو شخص نہ بہت بزدلا ہو نہ حق ناحق لڑتا پھرے اُسکو شجاع کہتے ہیں * حق تعالی حکم کرتا ہی کہ میں دوست رکھتا ہون شجاع کو * اور خبر میں آیا ہی کہ مدد مانگو اور برکت چاہو صاحب شجاعت سے کہ یہ لوگ اپنے خالق پر یقین کامل رکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ بغیر اجل کے کوئی نہیں مرتا اور بدون حکم خدا کے موت نہین آتی * اور نامرد یہہ سمجھتے ہیں کہ اگر لڑائی کے وقت حریف کے آگے سے بھاگینگے تو موت کے ہاتھہ سے بچینگے * یہہ نہین جانتے کہ اجل اُنکے پیچھے موجود ہی کہیں نہیں چھوڑنے کی * اگر لوہے کی کوٹھری مین چھپین تو بھی وہ اپنے وقت پر آویگی اور لیجاویگی * پس پھر ایک جگہہ جان کو چھپانا آدمی کو کیا لازم ہی * اور جو شجاع اور دلچلے ہیں وہ میدان جنگ مین اپنے خدا پر تکیہ اور بھروسا رکھتے ہیں * چنانچہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم تمام دنیا کے شجاعون مین اشجع تھے * اپنے حق مین فرماتے ہیں کہ میری روزی میرے نیزے کے سایہ کے نیچے ہی * اِس فرمانے سے یہہ مدعا ہی کہ اُمت بھی شجاعت کو بہتر سمجھیں اور جنگ کے روز دل لڑائی سے نہ ہراوین * اور علم و ہنر اور کسب جو

اندازی اور نیزہ بازی اور شمشیر زنی کے سیکھین اور
اُنکو وقت پر مردون کے میدان مین ظاہر کرین * قطعہ *
شجاعت سے لے سکے سارا جہان * جو نامرد ہو اُسس سے
کیا کام نکلے * جو کوئی منہچلی کام مین تک کرے * تو جرات
سے اُسکا بڑا نام نکلے * حکایت * خالد ولید اسلام کے لشکر مین
جرات اور دلاوری مین مشہور اور نامزد تھا * جب مرنے لگا
آنسو آنکھون مین بھر لایا اور رونے لگا اور بولا افسوس
اتنی لڑائیون مین مین نے شجاعت اور دلیری کی اور
زخمون کے دُکھہ درد سہے اب بچھونون پر پڑا مرتا ہون
جیسے کوئی بڑھیا ایڑیان رگڑ رگڑ کر جان دیتی ہی * آخر اجل سے
کچھہ چارا نہین اگر میدان مین لڑ بھڑ کر مر جاتا تو دنیا سے نیک
نام جاتا اور عقبا مین درجہ شہادت کا پاتا * اور اُسی کا
قول یہہ بھی ہی کہ جو نامرد ہوئی دلا اپنی جان بچانے کی خاطر بھاگنے
مین سہتا جاتا ہی اور لڑائی کے نام سے اُسے نیند آتی ہی
یہہ اُسکا خیال خام اور گمان باطل ہی اِسس واسطے کہ دبدبہ
مردانگی کا اور نام مردون کا دشمن کے دل پر غالب ہو جاتا
ہی وہ مردون کے مقابل آتے ہوئے سہمتا ہی اور رایکبارگی

ہاتھ نہین ڈال سکتا ہی * اور نامردون اور ڈرپوکون کو گھاس کی طرح کاٹ ڈالتے ہیْن اور کھیت کو لوتھون سے بھر دیتے ہیْن * اور خدا نخواستہ لڑائی کے بگڑنے پر بھی جو مرد میدان کے اور دلاور ہیْن بدحواس نہین ہو جاتے اور اپنی پال پرتل کو اور ہتھیارون اور گھوڑون کو نہین چھوڑاتے * خدا بھاگو فوج مین نرکھے * اور جو گھبرا جاتے ہیْن اُنکو اپنے ہی ملک کے گنوار لوٹ لیتے ہیْن اور راہ کا کانٹا دشمن ہو جاتا ہی * ابیات * جو لڑائی کے وقت ہی نامرد * ہول دل سے ہو رنگ اُسکا زرد * دلچلی کرو آگے مردون کے * ہو ترا نام مردون مین تڑکے * حکایت * ایک پادشاہ عیْن لڑائی مین اپنے اُمراؤن اور سپاہیون کو للکارتا تھا اور نعرے مار مار کہتا تھا کہ ہان مردو آج امتحان اور آزمایش کا دن ہی اور جنگ کی کٹھالی گرم ہی * جو کوئی مرد ہوگا اِس گھریا سے سونے کی مانند بے جو کھون سُرخرو ہو کر نکلیگا * اور جس مین کچھ کھوٹ ہوگی وہ اِس آتش جنگ مین پورا نہ اُتریگا * بیت * آزمایش کے لئے سب کو کسوٹی پر کسن * خوب ہی شرمندہ ہووے کھوٹ ہو جس مین ذرا * اور جو مرد شجاع ہی وہ کسو طرح کی سختی

اور بپت پڑنے سے ہرگز نہین گھبرتا بلکہ تڑراور جو کھون کی جگہ سب سے پہلے پیش قدمی کرتا ہی اور گھس جاتا ہی * اور اسی سبب سے نام اُسکا چار دانگ عالم مین بخوبی مشہور ہوتا ہی اور جلدی بڑے درجے اور مرتبے کو پہنچتا ہی * مثل * مرد مرے نام کو نامرد مرے نان کو * ابیات * مرا بہتر ہے نام ہووے برا * کہ انسان کا نام سے ہی بھلا * ہی مردون کو منظور نام نکو * اگر نام ہی نیک گو جان تو * حکایت * افراسیاب اپنے لشکر کے سرداروں کو فرماتا کہ ہردم مرنے پر تیار رہو تو تمھاری زندگی زیادہ ہو * اور اپنی اجل کے سنمکھ رہو تو دولت اور نام ہاتھ آئے * اس واسطے کہ بزرگی اور نام آدمی دو چیزون سے ملتی ہی * ایک تو جو ثابت ہو کر مضبوطی سے مریگا اُسکا نام رہیگا * دوسرے جس شخص سے زندگی مین کچھ فیض خلق اللہ نے پایا ہوگا اُسے سب یاد کرینگے * رباعی * جو کوئی سب طرح سے ہی کم نام * وہ شجاعت سے ہی پکارتا نام * جو کوئی جان کو عزیز رکھے * پادشاہت سے اُسکے تئین ایا کام * روایت * حضرت امیرالمومنین شیر خدا علیہ السلام لڑائی کے وقت جس طرف دشمنون کی بھیڑ ہوتی اور جس

وقت میں ازدحام آدمیوں کا دیکھتے اُسی غول پر حملہ فرماتے اور بے خطرے پرواہ کر درمیان میں گھس جاتے * اپنی جان کا ہرگز خطرہ اور وسواس دل میں نہ لاتے * کسو نے پوچھا ای نبی کے وصی برحق عجب طرح کی جرأت کرتے ہو کہ ہرگز اپنے بچاو کا لحاظ نہیں رکھتے * فرمایا یہہ مجھے یقین ہی کہ اگر قضا آپہنچی ہی تو تقدیر سے خوف کرنا کیا حاصل اور اگر زندگی باقی ہی اور وعدہ پورا نہیں ہوا تو میری اِس جرأت اور ہمت سے ہرگز مجھے ضرر اور نقصان نہیں ہونے کا * پس کس لئے آگا پیچھا کروں اور یہ دو شعر پڑھے جنکا یہہ ترجمہ ہی * قطعہ *

یہہ لازم ہی مردوں کو دو دن نہ ڈریئے * نہ ہو موت جس دن اور جس دن کہ مریئے * قضا آوے جس دن تو کوشش ہی بیجا * نہ ہووے قضا جب تو خطرہ نہ کریئے * اور واقعی یہہ بات تحقیق ہی کہ جس نے اپنی جان کا خوف کیا اُس سے پھر توقع نہ رکھے کہ جس روز میدان جنگ کا ہوگا وہ کچھ کام کریگا بلکہ سب سے پہلے گھر کی راہ لیگا * بیت * جب تلک ہی دل میں تیرے جان و تن کا فکر و غم * تب تلک مقصد تیرا ہونے کا نہیں تجھہ سے بہم * حکایت * کہتے ہیں کہ کسو زمانے میں حبش کا لشکر یمن کے

ملک پر غالب ہوا * اور سیف ذو الیزان جو پادشاہ تھا لاچار وہان سے نکل کر نوشیروان کی پناہ مین گیا اور مدد چاہی * کسرانے فرمایا کہ بندی خانے مین جو چور اور ٹھگ اور دغاباز اور خونی قیدی ہین اُنکو لے آو ہتھیار اور زرہ بکتر خود دستانے دیکر اُسکے ساتھ کر دیا * یہہ سب سولہ سو جوان تھے سیف ذو الیزان اُنکو ہمراہ لیکر کشتیون پر سوار کر کر روانہ ہوا * جب کنارے پر پہنچا خشکی مین اُترا فرمایا کہ اِن ناوُن کی تلی مار دو * اور کھانے پینے کا اسباب تمام دریا مین ڈبو دو * اور بعد اُسکے بولا کہ ای یارو اب تم یمن کی سرزمین مین پہنچے اور دشمن سے لڑائی درپیش ہی * تک اپنے اپنے دل مین غور کرو کہ دو باتین روبکار رہوئی ہین یا مخالف پر غالب ہو یا زندگی سے ہاتھ دھو اِن سوا تیسری بات پناہ اور بچاو کی نظر نہین آتی * اُن لوگون نے بھی دیکھا کہ سچ فرماتا ہی * سبھون نے ایک دل ہو کر جان سے ہاتھ دھوئے اور زندگانی سے نا اُمید ہوئے * اور تلوارین کھینچ کر ایکبارگی جو پلے لڑائی کے کھیت کو گیہون کے کھیت کی طرح ایکدم مین کاٹ کر توتھون کے کھلیان کر دئے * اور تھوڑے سے آدمیون نے حبشہ کے لشکر

کو مغلوب کر لیا مارے سو مارے اور باقیون کو بھگا دیا * پس سب کو ضرور ہی کہ سپاہی اور سردار جو کہا وے کسو نوع کا خوف و ہراس دل مین کبھو نہ لاوے تب اپنے دل کا مقصد پاوے * رستم دستان کا قول ہی کہ اگر ہزار زخم میدان کے روز میرے بدن پر لگین تو میرے نزدیک بہتر ہین اُس سے کہ بیمار ہو کر بچھونون پر جان دون * بیت * نام اپنا کر کے مر جاؤن تو یہہ ہیگا بھلا * نام مجھکو چاہیے تن کو تو آخر ہی فنا * اور اِس جہان کا قاعدہ ہی کہ پادشاہون مین سے جس بادشاہ کو جُرات اور مردانگی زیادہ ہی اور وہ سختی کی حالت اور بُرے وقت مین حواس بجا اور پاون قائم رکھیگا اور محنتین اُٹھاویگا وہی جلد منزل مقصود کو پہنچیگا اور اپنے دل کے مطلب سے کامیاب ہوویگا * حکایت کہتے ہین کہ جب یعقوب لیث کی ترقی ہوئی اور روز بروز اقبال نے یاوری کی تب ارادہ خراسان کے لینے کا کیا * جس روز لڑائی پر مستعد ہوا تمام سردار لشکر کے مسلح ہو کر جلو خانے مین جمع ہوئے * یعقوب آپ بھی زرہ بکتر اور خود اور زرہ پاجامہ اور زرہ موزہ اور دستانے پہن پہنچی اور چار آئنہ باندھ پانچون ہتھیار لگا

او بھی بنکر فوج کا مجرا دیکھنے کی خاطر بالا خانے پر آیا* منجموں اور رمالوں نے التماس کیا کہ ابھی ساعت نحس ہی سوار ہونے میں توقف فرمایئے آٹھ ساعت کے بعد سوار ہونا مبارک ہی*
اس وقت جس کام کا ارادہ کیجئے گا موافق خواہش کے سرانجام پاویگا* پادشاہ اسی طرح تمام سلاح پہنے عین جیٹھ کی دھوپ میں بغیر سایہ چھتر یا سورج مکھی کے آٹھ ساعت پختہ کھڑا رہا* جتنے امرا اور سردار سپاہ کے ذرق کے تھے اس مضبوطی اور ارادے کو دیکھ کر حیران ہوئے*
جب وہ گھڑی آئی اور ساعت نیک پہنچی کوٹھے پر سے اترا اور سوار ہوا* اکثروں نے پوچھا کہ ایسی سخت تابش میں آپ کے کھڑے رہنے کا کیا باعث تھا* فرمایا کہ مجھکو بڑا کام درپیش ہی اور یہہ عزم خراسان کے لینے کا جو میں نے کیا ہی اس میں سستی اور کاہلی اور آرام طلبی سے ترا خیال ہی* اس واسطے میں اپنے دل اور بدن کو امتحان کرتا تھا کہ اس تپش میں سلاح کے بوجھہ اٹھانے کی طاقت رکھتے ہیں یا نہیں* سو خاطر جمع ہوئی کہ ان میں اتنی قوت ہی اب مجھکو یقین ہوا کہ چند تیں میرا عزم درست ہو رہیگا اور جس مہم پر کمر باندھی

ہی انشاء اللہ تعالیٰ فتح کرونگا * آخر یعقوب نے جتنی کہ اپنا مرتبہ بلند کرنے مین اور ملک لینے مین کوشش اور محنت کی وتنا ہی دن بدن درجہ بڑھتا اور مرتبہ پاتا گیا * قطعہ * ملک کی دلہن ہو راضی اُسسے کرتی ہی نکاح * جسکو ہمت ہی اور ہر دم تیغ سے رکھتا ہی کام * جو کوئی آرام و نعمت پر ہی ٹھوکر مارتا * اُسکو دنیا مین خدا دیتا ہی سرداری کا نام * پادشاہی باغ مین گل کو ملی ہی اِس لئے * گرچہ ہی نازک پہ کانٹون پر وہ رکھتا ہی مقام * اور یہہ دوسری بھی حکایت یعقوب لیث کی ہی * حکایت * کہتے ہین کہ ایک روز کئی جوان دانا خوش گپ باہم بیٹھے تھے اور خوش طبعی اور لطیفہ گوئی آپس مین کر رہے تھے * یعقوب بھی وہان اُنکا شریک تھا لیکن اُس وقت تلک پادشاہ نہوا تھا اور ملک بھی عمل مین نہ آیا تھا اور نام پیدا نکیا تھا * ایک شخص اُن مین سے بولا کہ سب مین نرم اور بہتر لباس اطلس خطائی کا ہوتا ہی * دوسرا کہنے لگا کہ تاجون مین خوب طاقیہ روم کا ہی * تیسرا بول اُٹھا کہ مکانون مین دلچسپ باغ ہی جہان پھول پھولے ہون * جو تھے نے کہا کہ شراب گل گا! سب کو کوئی شربت نہین لگتا *

پانچوین نے ذکر کیا کہ سایون مین بید کی چھانو بہت ٹھنڈی ہوتی
ہے * چھٹے نے تقریر کی کہ سب سازاور باجون مین آواز عود کی نرم
اور ملائم ہے * ساتوان کہہ اٹھا کہ ہم نشینی اور مصاحبت کے
لئے اچھے اچھے ہوا ان خوبصورت شکر نیک باطن خسرو رہتین
کہ صحبت مین رہین * آخر نوبت یعقوب لیث کی پہنچی سب
بند ہوئے کہ تم بھی کچھ کہو * اسنے کہا کہ ایا سون مین بہتر زرہ ہے
اور تاجون مین خود اور مکانون مین لڑائی کا کہیت اور
مشربون مین خون حریفون کا اور سایون مین سایہ نیزے کا
اور آوازون مین ہنہنانا گھوڑون کا کہ ان پر پاکھر پڑی
ہون * اور مصاحبون اور ساتھ بیٹھنے والون مین سپاہی
دلاور اور شجاع جنہون نے اکثر لڑائیان دیکھی ہون * چنانچہ
حضرت مرتضی علی علیہ السلام کے شعرون کا یہہ ترجمہ ہے *
قطعہ * سیف و خنجر ہمارے گلزار * کام کیا ہے نرگس و
لالہ * خون دشمن کا ہے ہمارے شراب * کھوپری اسکے
سر کی ہے پیالہ * اور رفاری قطعہ کا یہہ ترجمہ ہے * قطعہ * ہمارا
نیزہ تو ہے سرو و تیغ شاخ گل * ہماری ڈھال بہ کیا خوب پھول
پھول لیں ہیں * اور زوب بم سے ہی کھوپری عدو کی ہمین *

شراب خون ہی دشمن کا پینے سے جو مانے ہین * پس جنکو ملک گیری کی خواہش اور نام آوری کی نمائش ہو انہین لازم ہی کہ نوک اُنکے نیزہ آبدار کی مانند چورون کی حریف کے سینے مین نقد جان کے لینے کے واسطے کو مہمان دے * اور شمشیر تیز دشمنون کی روح نکالنے کی خاطر زخم کا دروازہ کھول دے * اِسلئے کہ جو پادشاہ آپ جری اور دلاور ہوگا اُسکا لشکر بھی جانفشانی مین کمی نکریگا * اور نامرد اور بُزدلے سلطان کو دولت جہان گیری کی میسر نہین ہوتی *

نصیحت * نصایح الملوک مین لکھا ہی جس بوڑھے مین عقل نہین مانند چشمہ کے ہی کہ اُسمین پانی نہین * اور جس جوان مین ادب نہین مشابہ باغ کے ہی کہ اُسمین پھول نہین * اور جس درویش نے خدا کو نہین پہچانا وہ جیسی آنکھہ موتیا بند کی ہی کہ دیکھنے مین درست ہی پر اُس مین بینائی نہین * اور جو خوب صورت کہ اُس مین شرم اور حیا نہین مثال پھیکے کھانے کے ہی کہ اُس مین لون نہین پڑا * اور جو عالم کہ باعمل اور پرہیزگار نہین گویا گھوڑا ہی کہ اُسکے مُنہہ مین دہانہ نہین * اور جو طالعمند صاحب دولت سخی نہین ٹھیک خالی بادل ہی کہ جس

سے مینہہ نہین برستا * اور جسکو مالک لینے کا ارادہ ہی
اور شجاعت نہین مشابہ سوداگر کے ہی کہ پونجی نہین رکھتا *
حکایت * سُنا ہی کہ عرب کے کسو سلطان کو ایک بار اتفاق
لڑائی کا ہوا * جب دونون لشکر مقابل ہوئے اور صفین آراستہ
ہوئین امیرون نے عرض کی کہ جہان پناہ جنگ مین دو صورتین
پیش آتی ہین یا فتح یا شکست * خدا نکرے اگر ہماری فوج مین
ہزیمت پڑے تو تمھین کہان تلاش کرین * فرمایا کہ اگر مین
لڑائی مین پیٹھہ دون تو جو کوئی مجھے ڈھونڈھے اُس پر
لعنت ہی اور خدا کی رحمت سے وہ بے نصیب رہے * اور اگر
دشمن غالب ہو تو میری لوتھہ کو کھیت مین گھوڑون کی
ٹاپون کے تلے دیکھیو * اِس بات سے یہہ بات نکلتی ہی
کہ یا مین غالب ہونگا یا مارا جاؤنگا * بیت * یا چڑھون آسمان پہ
نام نکال * یا تو پاؤن تلے مین ہون پامال * کہتے ہین کہ سلطان
اُسی لڑائی مین تلوار مارتا تھا اور مخالف کی سپاہ پر حملہ کرتا
تھا اِس مین ٹھیک دوپہر ہو گئی اور دھوپ ایسی تیز ہوئی
کہ چیل انڈا چھوڑے اور موت کا بازار گرم تھا پیاس سے سب
کی جیب چٹخنے لگی اور دل کا کنول کمھلا گیا اور چہرون پر

خاک جم گئی * عین اُس حالت میں ایک غلام خاص آبدار چھاگل
پانی کی لیکر پادشاہ کے پاس دوڑا اور نزدیک پہنچکر بولا کہ
قبلۂ عالم پیاس نے غلبہ کیا ہوگا ذرا دم لیکر ایک دم پانی پی لو *
اُسنے تیغ زنی کی حالت میں جواب دیا کہ میری شمشیر آبدار
مجھہ سے زیادہ پیاسی ہی * قسم خدا کی جب تلک اِسکو دشمنون
کے خون سے سیراب نکرلونگا میں اپنی تشنگی کو پانی سے
نہ بجھاؤنگا * آخر ایسی پوری ہمت کے سبب سے اور اِس
جرأت اور شجاعت کے باعث خداے کریم نے اُس پادشاہ عالی
ہمت کو حریف پر غالب کیا اور فتح عظیم دی * بیت * جسکا
اللہ آپ یاور ہو * کس کی طاقت ہی جو برابر ہو * نقل *
سکندر ذو القرنین سے پوچھا کہ پادشاہ کی شجاعت اور دلیری
کا کیا نشان ہی اور کس علامت سے اِسے معلوم کیجئے کہ
یہہ جوانمرد ہی * جواب دیا کہ جو کوئی نہ پوچھے کہ مخالف کا لشکر
کتنا ہی بلکہ یہہ جستجو کرے کہ کہان ہی اور ایسا پادشاہ
یا سردار * ابیات * جو تلوار وہ ہاتھہ میں اپنے لے * تو دشمن
کی جو فوج ہو پیٹھہ دے * جو تلوار اور گرز دونون چلاے * تو دنیا
مین گویا قیامت مچاے * نصیحت * نوشیروان نے بوذرجمہر

سے پوچھا کہ شجاعت کیا چیز ہی * جواب دیا کہ دل کی مضبوطی *
کہا کہ قوت دست و بازو کی کیون نہین کہتے * بولا اگر قوت دل
مین نہوگی تو ہاتھہ مین زور نہین رہنے کا بس کم زور ہاتھہ سے
کیا کام ہوسکے گا * اور یہہ نقل بادشاہ کے آگے کی کہ مین نے
سنا ہی * نقل * کہ ایک جوانمرد سپاہی عرب کا بوڑھا
ہو گیا تھا اگرچہ پیری سے ناطاقت اور کم زور ہوا پر دل کی
قوت باقی تھی * ایک روز سوار ہوا چاہتا تھا دو آدمیون نے
دونون بازو تھام کر گھوڑے پر چڑھا دیا * ایک بوالہوس
یاوہ گو بے ادبی کی راہ سے بطور کنائے کے کہنے لگا کہ ایسے آدمی
سے جس کو دو شخص چاہئین کہ زین تک پہنچاوین اور گھوڑے
پر بٹھاوین تلوار کیا چل سکیگی اور لڑائی کے کام کو کیا انجام
دیگا * اُس بوڑھے شیر کے کان مین یہہ آواز پہنچی * بولا کہ سچ ہی
البتہ دو آدمی چاہئین کہ سوار کرین لیکن ہزار مرد چاہئین جو
گھوڑے کی پیٹھہ سے اُتارین * کسرا کو حکیم کی بات پسند آئی
فرمایا درست ہی تم نے راست کہا ہاتھہ کا زور دل کی قوت کے
تابع ہی * بیت * دل سے ہی زور آدمی کے ہاتھہ مین * جس کا
دل بوڑھا ہی بازو ہی قوی * نصیحت * جس وقت سکندر تمام

جہان کے محکوم کرنے کا ارادہ کر کے سوار ہوا ارسطو کو یاد
فرمایا اور پوچھا * ای دانشمند یہہ جو مین نے نیت کی ہی اور اس
عزم پر کمر باندھی تو ضرور بہتیرے دوستون اور دشمنون سے
مجھے بھینٹنا ہوگا پس اُن دونون فرقون سے کیا سلوک کرون اور
کس طرح پیش آؤن * التماس کیا کہ اصل یون ہی کہ جب تانک
مقدور چلے کسو کو اپنا دشمن نہ بنائیے اور دوستون کی ذلت اور
بے حرمتی روا نرکھئے * اگر اس پر بھی کوئی مخالفت جتاوے
تو اُسکو ملایمت اور دلداری سے ایسا ملا لیجیے کہ وہ دوست
بن جاوے اور دوست کو عزت و حرمت دیکر اپنا کر لیجیے
تو وہ دوستی سے ہاتھہ نہ اٹھاوے * سکندر نے کہا کچھہ اور بھی
کہو * ارسطو نے کہا دشمن کی طرف سے غافل نہوا چاہیے اگرچہ
چھوٹا ہو اور اپنے لشکر پر مغرور نہوجیے اگرچہ بڑا ہو اور
جب تانک کام شیرین زبانی اور آہستگی سے بنے سخت
بات منہہ سے نہ نکالئے اور جلدی نکیجیے * اور جب تانک کام
تازیانے سے ہوسکے تلوار کو میان سے نہ کھینچیے * بادشاہ نے کہا
شاید دشمن سے آخر بات لڑائی پر ٹھہرے تب کس طرح
پیش آئیے اور کیونکر اُسکو دفع کیجیے * ارسطو نے جواب دیا

کہ یہہ سوال دو سال سے باہر نہین یا کسو پر آپ جنگ کی خاطر
چڑھ جاوگے یا دوسرا آپ سے آپ لڑنے کو آویگا ٭
پس اگر تم نے کسو سے لڑائی کا قصد کیا تو اُس مین دس
شرطین ہین ٭ اُن کی رعایت کرنی ضرور ہی پہلے تو یہہ کہ جنگ
کے ارادے مین ناموں کی زبردستی اور رنجش شرارت نہ منظور
ہو مگر دین کے واسطے یا اپنے حق کے لئے یا ظلم و فساد کے دور
کرنے کی خاطر ہو تو مضایقہ نہین ٭ دوسرے حق تعالی کی جناب
مین رجوع کر کے اپنی فتح کی دعا مانگے اور درویشون سے دعاے
خیر طلب کرے اور صدقہ اور خیرات دیوے اور صاحب دلون
اور اہل مزارون سے مدد چاہے ٭ تیسرے ہوشیار اور
اندیشناک رہے اور جاسوس اور خبردار تعینات کرے
اور دشمن کے لشکر کی اور اُنکے احوال کی جستجو مین رہے ٭
چوتھے اپنی فوج کو خاطرداری اور شفقت سے گرویدہ اور
متفق رکھے اس لیئے کہ جب سپاہ پادشاہ کی خیرخواہ ہوئی
تو یہی فتح اور غلبے کی نشانی ہی ٭ چنانچہ کارآموزدہ کہہ گئے ہین ٭
ابیات ٭ اُسی کو فتح ہی فتح حاصل ٭ لڑائی مین ہی جسکی
فوج یکدل ٭ دلی طالب لڑائی مین ہی لشکر ٭ کہ مرنے پر کمر

باندھے ہی مالکر* اور نام آوروں اور بزرگوں سے موافقت کرے*
اور رعایت اقرباکی اِس کام مین ضرور ہی* پانچوین لشکر
کو تسلی دیوے اور وعدہ سرفرازی اور زیادتی منصب کا
کرے اور اپنی نیت درست رکھے کہ جو قول قرار اُنسے کیا ہی
بجالاوے* چھٹے تا مقدور اپنی طرف سے اِرادہ جنگ کا نکرے
اور اگر خدانخواستہ شکست پڑے تو اُسکے تدارک اور تدبیر
مین رہے* ساتوین ایسے مرد کو سپہ سالار بناوے اور فوج
کے لڑانے کا عہدہ سونپے جس مین تین وصف ہون* ایک تو دل
کا مضبوط اور من چلا ہو اور بارہا اُس سے لڑائیان مین کام بن
آئے ہون اور صف جنگ کی تدبیر مین مشہور ہو اور اُس
مین نام اور نمود پیدا کی ہو* اِس واسطے کہ اُسکے نام اور
نشان کے سُنتے ہی دشمن کے دل مین دہشت اور ہراس
پیدا ہوگا* دوسرے دانا اور صاحب تدبیر جنگ آزمودہ خوب
ہو کیونکہ اکثر وقت شجاعت سے زیادہ تحمل اور سمجھ کام
آتی ہی* تیسرے مکر اور حیلے جنگ کے وقت عمل مین لاوے
کہ لڑائی کے بیچ سو ساتھ بندوں مین بھی ایک تر اہندی اور
بد نانہین بلکہ بہتر اور خوب ہی* چنانچہ خبر مین آیا ہی کہ لڑائی مین

کمر اور دغا اور دانائی اور تجربہ کاری کی تدبیر بہت فایدہ بخشتے ہی اور کام آتی ہی ❀ آٹھوین شرط یہہ ہی کہ جو سپاہی یا سردار عین جنگ کے وقت دل چلی اور جوان مردی سب سے زیادہ کرے اور جو کھون اٹھا کر حریف پر غالب آوے اُسکو سراہے اور سرفرازی کرکے موافق رتبے اور کام کے بخشش اور انعام فرماوے ❀ یہہ بات بہت مناسب اور کام کی ہی تو اور سپاہیونکو بھی خواہش اور رغبت جان نثاری اور دشمن کے مارنے کی ہو ❀ نوین جنگ کے روز ہرگز غفلت اور بے خبری کو کام نفرماوے اکثر دیکھنے اور سننے مین آیا ہی کہ فتح ہونے پہنچوی ہی بلکہ شادیانے بج گئے ہین لیکن ایک دم کے غافل ہونے سے فتح کے بدلے شکست فاش ہو گئی ہی اور برعکس اتفاق ہوا ہی ❀ دسوین اگر غنیم کی فوج مین شکست پڑے اور بھاگ چلے تو اُس کا پیچھا نکرے اور نہ کسو سردار کو اُسکی شکست پر بھیجے کہ یہہ بھی بارہا ہوا ہی کہ بھاگی فوج لاچار ہو کر مڑ آتی ہوتی ہی اور حملہ کر کے غالب ہو گئی ہی اور قوت پاکر لب لشکر کو مغلوب کر دیا ہی ❀ اور اگر حریف تم پر ارادہ کر کے چڑھہ آوے اور تم چاہو کہ

اُسکو دفع کرو تو بہتر ہی دو حالتون سے باہر نہین * یا تمھین طاقت اور شکست اُسکے مقابلے اور دو بدو ہونے کی ہی یا نہین * اگر قوت برابری کی ہی تو بہتر اور مناسب یہہ ہی کہ جس طرح سے ہو سکے ایسی تدبیر کیجئے کہ وہ دشمنی اور مخالفت سے باز آوے اور اُلٹا پھر جاوے * اور اگر کوئی علاج بن نہ آوے تو جنگ کی جو جو شرطین مذکور ہوئی ہین بجا لائے اور ہوشیاری کو کام فرمائے * اور اگر قدرت اور قابو اُس سے سامھنہ اور مقابل ہونے کا آپ مین نپائے تو جاسوس اور ہرکارے تعینات کیجئے اور راہونکی خبرداری اور مورچونکی تیاری کیا چاہئے جو وہ غافل پا کر شبخون نہ مارے * اور اگر قلعہ بند ہو جاوے تو ذخیرہ کرنے مین اناج اور پانی اور اسباب جنگ کے حاصل اور کمی کرنی خوب نہین اور ظاہر مین پیغام صلح کا اُسکی رضامندی کے موافق کئے جاے * اور مکر و حیلے مین جب تک نبھہ سکے نباہیے * اور اگر حریف آشتی پر راضی ہو جاے تو غنیمت جانئے اور قبول کر لیجئے اور ہرگز سخت بات زبان پر نہ لائیے * اور ارادہ بگاڑ کا دل مین نرکھیے کہ غرور و تکبر بُری چیز ہی * اور طرفین مین جو کوئی صلح کرنے پر راضی ہوتا ہی آخر

اُسی کی فتح ہو جاتی ہی * ابیات * نکرے بختی جب چنی ہی
پاوے سخت * گر اوسے ہی اِنصاف کا وہ درخت * درشتی
سے ہوتا ہی ایسا بگاڑ * برتے گھر کو جلدی وہ دے ہی اُجاڑ *
جو دانا ہی کرتا ہی وہ صلح عام * تو اِس راہ پل صلح ہی خوب
کام * سکندر نے لیے نکتے ارسطو سے سُن کر دستور العمل اپنا
بنایا * اور جہاں کہین صلح و جنگ کا کام پیش آیا اُسی پر
عمل فرمایا * پس یہہ صفت شجاعت کی ہر ایک صاحب
دولت کو سب صفتون مین نہایت خوب ہی * اِس واسطے
اِس شجاعت کے باب مین طول ہوا اور بہت کچھ کہا گیا *
الحمد اللہ کہ شاہزادہ جوان بخت صاحب تدبیر * ابیات *
ابوالحسن وہ روشن دل ہی دانا * جوان جس سے ہوا ہو تازا
زمانا * لڑائی مین جو اُسکے سامنے آئے * تو کوہ قاف بھی
پاہون مین پس جائے * پہاڑون پر کرے گر تیغ کا وار *
تو پھیر سے اِس طرح صابن مین جون تار * نیک طالعی اور خوش
نصیبی کی قوت بازو کی مدد سے جس طرف اُسکا نشان فتح کا
مُنہہ کرے اور پھر آئے فتح اور اقبال جلدی سے دوڑ کر
استقبال اُسکے لشکر کا کرین اور رکاب مبارک مین حاضر

رہین اور ہمدھر ارادہ اُسکی ہمت بلند کا ہو فیروزی اور ظفر
شتابی سے آکر اُسکی فوج کا جسکی دریا کی سی موج ہی ہراول بنے
اور جلو مین موجود رہے * قطعہ * ملک گیری کے ارادے پر جو وہ ہووے
سوار * فتح آکر ہووے حاضر اور رہاو اُسکی کرے * نیزہ دولت کا جو
دکھلاوین ملک و ملت لین پناہ * دین و دنیا کو مدد دے تیغ اُسکی
جب چلے * اور شکار فتح منداُنکا جنگ کے روز آگ کی مانند شمار کرے *
اور خشک و تر سا بھنے آوے ہرگز نچھوڑے اور لڑائی کے
میدان مین مثال کوہ البرز کی قایم اور راجل رہے * ابیات *
نگاہ یار کی مانند مارے ہی تلوار * مثال زلف صفون کی صفین
وہ دے ہی بکھار * تمام ملک کو لے لے ہی جیسے حسن بتان *
غبار اُٹھا کے اندھا دھندھ کر دے سارا جہان * تمام عشق کے شعلے کی
طرح ہین جان سوز * وہ سارے غمزۂ دلبر کی طرح ہین دل
دوز * وہ چشم خوبان سی کرتے ہین فتنہ انگیزی * مثال ہجر کے
مردون کی کرتے خونریزی * حق سبحانہ تعالی سایہ اُسکی بخشش کا
جو عام ہی نوکرون کے سر بر باکہ ہر ایک خاص و عام پر یکسان
ہمیشہ پھیلا رکھے لطف مین اپنے مقبول اور مقرب بندون کے *
اکتیسوان باب غیرت مین * یعنے نگاہ بانی کرنی اُس چیز کی کہ

انسان کو نہ ملتی اُسکی لازم ہی سب کام کی تدبیرون مین * اور مضبوط رہنا سیاست اور تصرفون مین اگرچہ یہہ سب کو چاہئے لیکن پادشاہونکو یہہ صفت بہت درکار اور ضرور ہی خواہ امور دین مین خواہ کارخانۂ سلطنت مین * اِس لئے کہ غیرت کی دو قسمین ہین ایک غیرت دین کی دوسری غیرت دنیا کی اور پاسداری اِن دونون کی واجب ہی * پر غیرت دین کی یہہ ہی کہ خدا کے حکم کے رواج دینے مین اور حرام اور بدی کے باز رکھنے مین جتنی چاہئے سعی اور کوشش بجالاوے اور اپنی سرکار کے نوکرون کو اور ملک کی رعیتون کو خدا کی طاعت اور بندگی کا حکم دیوے اور منہیات سے مانع ہووے * چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر تم کچھ ایسی بدعت دیکھو کہ خلاف شرع کے ہو تو واجب ہی کہ اُسے ہونے نہ دو اور اپنی قوت بازو سے مزاحم ہو اگر درّہ کے موافق ہو تو درّہ لگاؤ * اور جو شمشیر کے لایق ہو تو قتل کر دیعنے بموجب شریعت کے اُسکی حد بجالاؤ * تو یہہ اُن لوگون سے ہو سکتا ہی جنکو خدا نے صاحب اختیار و مقدور بنایا ہی * پس جو شخص ہاتھ سے نہ منع کر سکے زبان سے کہے یعنے بطور نصیحت کے اگر راستی مین مانے تو بہتر نہین تو جھنجلا کر درشتی سے ڈانٹے

اور جھوٹ کے یہہ مرتبہ عالموں اور زاہدوں کا ہی کہ جو خود خدا
پرست اور پرہیزگار ہیں * اور اگر زبان سے بھی کہنے کا اثر
نہو اور وہ نہ سُنے تو دل سے اُسکا دشمن رہے اور اُسکی
جان کا مدعی بنے یہہ درجہ اُنکا ہی جو ضعیف اور ناپرسان ہیں *
اور حدیث شریف ہی جس کا یہہ ترجمہ ہی کہ نہیں سوا سے
اِسکے اِسلام * پر عالم اُسکے معنے یہہ کہتے ہیں کہ جو کوئی دست
و زبان سے منع کرنے میں لاچار ہو اور دل سے بدکاروں کا
دشمن جانی نہو تو اُسے مسلمان نہ کہنا چاہیے کیونکہ اُسکی
قسمت میں حصہ دین کا نہیں * قطعہ * نہی مُنکر کی پہلے ہاتھہ سے
کر * گر کرے تیرے کہنے سے انکار * مُنہہ سے پھر منع کر جو یہہ بھی
نہو * دل سے اپنے تو اُس سے ہو بیزار * جو پادشاہ کہ
شرع کی حد کو برپا رکھے اور حکم دین کے جاری کرے اُسے
خدا کا نائب کہنا چاہیے * لیکن پادشاہوں کو بڑے بڑے ملکی
کاموں کے باعث ایسی ایسی چھوٹی باتوں کی طرف مزاج
کو متوجہہ کرنا اور اُنکی جزرسی فرمانا مشکل ہی * پس لایق ہی
کہ اپنی سلطنت کی تمام حد میں محتسب مقرر کریں لیکن وہ
ایسے شخص ہوں کہ طرفداری اِسلام کی اور غیرت دین

کی اُنکی طبیعت مین بہت ہو اور خدا ترسی اور پرہیزگاری
اور امانت اور دینداری اور بے طمعی بھی رکھتے ہون *
اور ہر ایک کام مین ایسا کام کرین کہ جس سے قوت دین
و اسلام کو ہو * اور اپنی غرض اور طمع کو اُس مین شامل
نکرین تو اُنکا زمانا اور کہنا سب کے دلون مین اثر کرے * بیت *
جو تیری بات غرض اور طمع سے خالی ہی * کہہ تو سنگ سے
تو اُس مین بھی کرے گی اثر * حکایت * کہتے ہین کہ شیخ
ابو الحسن نوری قدس سرہ کی عادت تھی کہ جسوقت کسو کو
کچھ خلاف شرع کا کام کرتے دیکھتے منع کرتے اگرچہ مانع ہونے
مین خوف جان کا بھی ہوتا * ایک روز دجلے کے کنارے وضو کرنے
آئے تھے ایک ناو دیکھی کہ اُس مین تیس خُم مین سر بمہر
دھری ہین * اور ہر ایک پر لطیف لکھا ہی * شیخ نے پڑھ کر
تعجب کیا کہ خرید و فروخت اور سوداگری مین کوئی ایسی
چیز جس کا نام لطیف ہو آج تک نہین سُنی * ملاح سے
سوال کیا کہ اِن کو اِن مین کیا چیز ہی * اُس نے جواب
دیا کہ تم مرد درویش ہو تمھین اِن باتون سے کیا کام ہی
جاؤ اپنی راہ لو * شیخ کا مزاج برہم ہوا ملاح کو کہا کہ مین منتظر

معلوم کیا چاہتا ہون کہ اِن مٹکون مین کیا بھرا ہی * وہ بولا کہ سب مین دارو ہی کہ خلیفہ معتضد کے واسطے لائے ہین * شیخ نے ادہر اودھر نگاہ کی ایک موٹا سا سونٹا کشتی مین دیکھا کہ ایک طرف پڑا ہی کشتیبان سے کہا کہ وہ لکڑی میرے ہاتھہ مین دے * ملاح نے خفا ہو کر اپنے شاگرد سے کہا کہ وہ خُتکا اِسکے ہاتھہ مین دے دیکھون یہہ لیکر کیا کریگا * شاگرد نے وہ لاٹھی اُنکے ہاتھہ مین دی * شیخ نے اُس چوب کو اپنے دست مبارک مین لیکر ایک ایک خم کو توڑنا شروع کیا * ملاح ڈر سے کانپنے اور دوہائی دینے لگا * اتنے مین یونس افلح جو بغداد کے پُل کا کوتوال تھا ڈھونڈتا ہوا اس ہمیت آپہنچا اور شیخ کو پکڑ کر خلیفہ کے نزدیک لے گیا * اور جو کیفیت گذری تھی عرض کی * معتضد خلیفہ نہایت ظالم اور خونخوار تھا اکثر گنہگارون کی سزا شمشیر سے کرتا یعنے قتل کروا ڈالتا تھا * بغداد کے باشندون نے دیکھا کہ شیخ کو معتضد کے آگے لئے جاتے ہین سب کُڑھنے لگے اور ڈرے کہ وہ مقرر شیخ کو مروا ڈالیگا * خدا کی قدرت سے جس وقت شیخ کو روبرو لے گئے معتضد آہنین کرسی پر لوہے کا ایک گرز ہاتھہ مین لئے اور سرخ لباس پہنے ہوئے بیٹھا تھا * اور یہہ نشان قہر و غضب

کاہی * ایکبارگی شیخ کو ڈانٹا کہ تو کون ہی جو ایسی شوخی تونے
کی * شیخ نے کہا میں محتسب ہون * بولا کس کے حکم سے
احتساب کرتا ہی * شیخ بولے کہ خدا اور رسول کے حکم سے *
کہنے لگا تجھے کس نے محتسب بنایا ہی * جواب دیا جس شخص
نے تجھے پادشاہی عنایت کی اُسی نے مجھے محتسبی دی
ہی * معتضد نے یہہ جواب معقول سُنکر سر نیچے کر لیا * بعد
ایک ساعت کے سر اُٹھا کر بولا کہ تیرے دل میں یہہ کیا
خیال آیا کہ اُن خمون کو پھوڑ ڈالا * کہا تیرے اور تیری
رعیت کے حق میں شفقت اور مہربانی کی * کہنے لگا کہ
میرے حق میں تونے کس طرح شفقت کی * بولے اِس لئے
کہ وہ بد چیز اور حرام تھی تو اُسکو ضایع کرنے میں کمی کرتا سو
مین نے اُسکو دور کیا اور تجھے روز قیامت کی گرفتاری سے
مخلصی بخشی * پھر وہ بولا کہ رعیت پر کیا احسان کیا * جواب
دیا کہ جب تو آپ اُس بد کام کے کرنے پر مستعد ہوتا تو ساری
خلقت گناہ کرنے پر دلیر ہو جاتی اور جو تو حرام سے باز آوے تو
رعیت اور نوکر بھی دلیری نکر سکینگے اِسواسطے کہ تمام خلق
اللہ نیک و بد اور حلال و حرام میں تابع پادشاہ کے ہوتے ہیں

اگر نیک راہ پر دیکھین تو سب اچھی چال چلنی قبول کرین اور ثواب اُنکا بھی پادشاہ کی طرف رجوع کرے * اور اگر پادشاہ کو بدکاری اور حرام کاری کے درپی دیکھین تو وہ بھی شراب خواری اور زناکاری مین گرفتار ہووین اور عذاب سب کا اُسی کے ذمہ لکھا جاے * پس اپنے دل مین خوب طرح سوچ کہ مین نے تیرے اور تیری رعیت کے حق مین بہتری کی * اور مجھے اُس حرکت کرنے سے کچھ اور مطلب نہ تھا مگر حکم اور خوشی خدا کی منظور تھی * معتضد یہہ سُنکر معتقد ہوا اور بے اِختیار رونے لگا اور بولا کہ یہہ کام تمکو لایق اور سزاوار ہی آج سے جو بات یا کام غیر شرع دیکھو اُسکو نہ ہونے دو * مین نے حکم دیا کہ کوئی تمھین نہین منع کرنے کا اور مزاحم نہین ہونے کا * پس اِس نقل کے مطلب سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ جو محتسب خدا کے حکم پر قایم رہتا ہی اُسکو کوئی آفت نہین پہنچ سکتی * ابیات * ایک نے اپنے پیر سے یہہ کہا * بدی سے منع سب کو ہون کرتا * ایک ڈرتا ہون مین کہ دشمن سے * کوئی آفت نہ میرے تئین پہنچے * بولے یہہ کام ہی جو عند اللہ * تو بلاؤن سے ہیگی تجھکو پناہ * لیکن غیرت دنیا کی تین قسم کی

ہوتی ہی * پہلی اپنے برادر والون اور خویش و قوم سے *
دوسری خاص اپنی ہی ذات پر * تیسری تمام خلق اللہ سے *
پس جس کو اپنے خویش و قوم سے غیرت ہی اُسکی
یہہ خو اور خصلت ہی کہ اپنی زیادتی اور بزرگی اِس درجے
مین چاہے کہ کوئی اُسکے مرتبے سے بلندی مین نہ برابر
ہو سکے اور دولت اور جاہ اور قدر اور مرتبے مین اور
سرداری و بزرگی اور دبدبے اور ریاست مین کوئی زیادتی
اور پیش قدمی اُس سے نکر سکے * مزر اس غیرت اور
مردمی کے ظاہر کرنے اور زیادہ ہونے سے بہت سے کام نکلتے
ہین اور موافق اپنے مطلب اور مُراد کے بن آتے ہین * یہہ
خصلت صاحب ہمت کی ہی اِس واسطے کہ جتنی جسکی ہمت
بلند اور بڑی دُھن ہوگی یہہ غیرت بھی اُس مین زیادہ ہوگی *
حکایت * کہتے ہین کہ کسو پادشاہ کی اولاد مین سے ایک شاہزادے نے
کسو حکیم سے پوچھا کہ مین چاہتا ہون کہ اپنے بھائیون اور خویشون
سے زیادہ نمود پکڑون اور نام و نشان سب سے بڑھکر پیدا
کرون اِس لئے کیا کیا اسباب ضرور ہین بتلا دُو تو مین
جمع کرون * اُس دانشمند نے جواب دیا کہ ای شاہزادہ

عالی صاحب ملک اور دولت ہونے کے لئے کوئی رتبہ
بہتر ہمت اور غیرت سے نہین * ابیات * جس نے
غیرت سے تیغ کو کھینچا * ابر تک اُسکا مرتبہ جا پہنچا * کیونکہ
غیرت سے نام نکلے ہی * اِسی سے سارا کام نکلے ہی *
دانا کہہ گئے ہین یہہ نصیحت سے * سلطنت بھی ملے ہی غیرت
سے * اور وہ غیرت جو فقط اپنی ہی ذات کو لازم ہی وہ یہہ
ہی کہ اپنی عورتون اور حرمون کو پردے مین رکھے اور اُنکی
حرمت اور پارسائی کی نگہبانی مین نہایت کوشش بجا
لاوے اور موافق شرع شریف کے اُنکی عادت اور خو کو
آراستہ کرے تو اِس تقید کی برکت سے رعیت کے بھی
قبایل اور وابستے نیک راہ چلین اور بدی کی چال سے باز
رہین * کسو بزرگ نے بطور نصیحت کے اپنی بی بی پاک دامن
اور صاحب عصمت کو فرمایا ہی * ابیات * پردہ والی جتنی
ہینگی بی بیان صاحب جمال * نہین دکھاتین غیر کو مُنہہ اپنا چھت
وجہہ حلال * آنکھہ اپنی ہر کسو کے مُنہہ پہ نہین وہ کھولتین *
کوچون مین پھرتین نہین پر کانون سے نہین ۔ لاتین * یہہ جو بدکاری
کی آفت پہنچتی ہی سن کیتین * ہی یہہ باعث جو خدا کا نہین ہی

مرد و زن کیتین * آنکهہ اپنی بند رکھہ سب پی مین مولی جس طرح *
ہو گی تو پیر بالا کا پھر نشانہ کس طرح * اپنے شوہر کے سوا جو ہی
وہ پہنچون کا دیا * مت دکھا تو مُنہہ کو اپنے گوہ گا ماموں ہوا *
اور غیرت جو سب نبی اللہ کے حق مین خوب ہی وہ یہہ ہی
کہ جیسی غیرت اپنے خاندان سلطنت کی بی بیون کی کرے
ویسی ہی مسلمانون کے قبیلون کے حق مین بجالاوے * اور
اپنے نوکرون اور خواصون پر بھی تقید رکھے تو بدنامی صاحب
ناموس کے گھرانے مین راہ نہ پاوے * اور مسلمانون کے گناہ
ظاہر کرنے مین سعی نکرے اور عیب اپنے مالک کی رعیتون کا
تا مقدور پوشیدہ رکھے * اِس لئے کہ حدیث مین فرمایا ہی کہ جو
کوئی مسلمانون کے عیب پر نک ڈالیگا خدا ستار ہی اُسکے بھی
عیب چھپادیگا * اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ایسے شخص
کے گناہون کو خدا دنیا و آخرت مین ظاہر نکرے * اور یہہ مثل ہی
کہ پوشیدہ کر تو اُسے تو پوشیدگی کرے اللہ تجھپر * مصرع *
جو اپنا پردہ تو چاہے کسو کا پردہ نہ پھاڑ * اور حمیت بھی برابر
غیرت کے ہی خواہ اپنی حمایت کرے یا غیر کی * اور کمال
حمایت کا یہہ ہی کہ اگر کوئی اُسکی پناہ پکڑے تو اُسے امان دیکر

اپنی حمایت مین لاوے اور اُسکو ہر طرح سے بچاوے *
یعنے جب تلک مقدور چلے اپنی پناہ لینے والے کو جو آسرے مین آ گھسا ہی خراب اور حیران نہ ہونے دے * آگے عرب مین دستور تھا اور اب بھی ولایت حجاز مین یہہ رسم ہی کہ جو کوئی اُنکی دیوار یا خیمے کے سائے مین پناہ لاتا ہی اگرچہ اُسنے زبان سے امان نہین مانگی تو بھی اُسکو اپنے گھر مین رکھتے ہین اور اگر اُسکا مدعی اُسکے پیچھے پکڑنے یا مارنے کو آیا ہرگز حوالہ نہین کر دیتے اور جان و مال تک دریغ نہین کرتے * اگر مال دینے سے بچے تو جتنا روپیا خرچ ہو کرین اور جو لڑائی بھڑائی کی نوبت آ جائے تو اپنا سر دینے پر حاضر ہو جائین لیکن اُسکی پُشتی کرنے سے ہرگز باز نہ آئین یہان تک کہ اگر جانور اُنکے تنبو مین بھاگ کر گھُس آتے ہین تو اُنکی بھی حمایت کو ڈھال تلوار سے موجود ہو جاتے ہین * حکایت * کہتے ہین کہ بہرام گور جن دنون دیار عرب مین نعمان منذر کے ساتھہ رہتا تھا نعمان اُسکو موافق حکم اُسکے باپ کے بڑے قید اور سرزنش سے تربیت اور تعلیم کرتا * ایک دن بہرام شکار کو سوار ہوا تھا ایک ہرن نظر آیا اُسکے مارنے کا قصد کیا

آہو اُسکے آگے سے بھاگا جس طرف وہ جاتا یہہ اُسکا پیچھا نچھوڑتا * آخر دھوپ سخت پڑنے لگی ہرن پیاس سے گھبرایا اور قبیلۂ طی مین پہنچکر ایک عرب کے خیمے مین گھُس گیا * اُس عرب کا نام قبیصہ تھا اُس نے پکڑا اور رسی مین باندھ دیا * اِتنے مین اُسکو دکھائی دئے ہوئے اور تیر کمان مین جوڑے بہرام دروازے پر آپہنچا اور پکارا کہ ای گھر والے میرا شکار یہان آیا ہی باہر نکال دے * قبیصہ نے نہ پہچانا کہ یہہ کون پکارتا ہی باہر نکل آیا اور بولا کہ ای سوار خوب صورت یہہ مروت نہین کہ جو جانور پناہ اِس حال مین لایا ہو مین کسو کو حوالے کر دون تو وہ اُسے مارے * بہرام نے خفگی کرنا اور جھنجلانا شروع کیا * قبیصہ نے کہا زیادہ بات کو مت بڑھا جب تک یہہ تیر جو تیری کمان مین چڑھا ہی میرے سینہ مین نمارے اور مجھے مار نہ ڈالے تب تک تیرا ہاتھہ اُس ہرن کی گردن تک پہنچنا مشکل ہی * اور اگر مین مارا گیا تو بھی میرے قبیلے کے آدمی اُسکو تیرے سپرد نہین کر دینے کے اور تجھے بھی جیتا نہین چھوڑنے کے * اپنی جان اور جوانی پر رحم کر اور اِس غزال کے خیال سے

درگذر * اگر اُس ہرن سے تجھے کچھ توقع ہی تو یہہ گھوڑا اصل عربی نسل کا جو میرے خیمے کے دروازے پر بندھا ہی سُنہری لگام سمیت تجھے دیتا ہون شوق سے اُسپر سوار ہو کر اپنے مرکب کو کوتل کر لے اور اپنے مکان کی طرف پھر کر چلا جا * بہرام کو اُسکی حمایت کرنے کی باتین خوش آئین اور اُسکے گھوڑے کی طمع نکی اپنے گھوڑے کی باگ موڑی اور اپنی فوج مین جا ملا * جس روز پادشاہت کا چھتر اُسکے سر پر پھیرا گیا اور سلطنت کے تخت پر بیٹھا اور عجم کا مالک اُسکے عمل مین آیا اور سب فرمان بردار ہوئے * بہرام نے اُس عرب کو بلایا اور سرفراز کیا اور اُسکو خطاب دیا کہ یہہ امان اور پناہ دینے والا ہرنون کا ہی * ابیات * جس کسو کو پناہ دیوے تو * چاہئے یہہ پناہ دیوے تو مرد ہو کر حمایت اُسکی کر * سب طرح سے رعایت اُسکی کر * قطرہ دریا مین جاکے چھپتا ہی * پیٹ مین سیپی کے وہ رہتا ہی * پال کر نامدار کرتی ہی * گوہر شاہوار کرتی ہی *

بیسوان باب سیاست مین * یعنے ضبط کرنا اور نسق بیٹھانا * لیکن سیاست کی دو طرحین ہین * ایک اپنی ذات پر دوسری غیر پر کرنی * پس اپنے نفس کی سیاست

بری خصلتون کے چھوڑنے اور نیک کامون کے اختیار کرنے سے ہوتی ہی * اور غیر پر سیاست کرنے کی دو قسم ہین * ایک تو مقرب اور معتمدون کو سیاست دینی یعنے اپنے نوکرون اور امیرون کے اوپر ضبط اور رعب رکھنا اور اپنا سکہ بٹھانا * دوسری سیاست رعیت پر جا اور عوام الناس کی * پہلی قسم کا بیان تو چالیسوین باب مین کیا جاویگا * لیکن دوسری قسم کی یہہ صورت ہی کہ جو بدکار اور مردم آزار ہو چاہیے کر وے ہمیشہ ڈرتے اور کانپتے رہین اور نیک کردار اور خوش معاشون کو امیدوار بخشش اور عنایت کا رکھے * نصیحت * بزرجمہر سے سوال کیا کہ سب پادشاہون مین کون سا پادشاہ بڑا اور بہتر ہی * جواب دیا کہ جس سلطان کے عمل مین بے گناہ چین سے رہین اور رنگ رلیان مناوین اور گناہ گار اور چور چکار اور حرام کے کھانے والون پر تلوار اوسکی تیز رہے اور مارے جاوین * اور درویشون اور مستحقون پر اوسکے فیض کی مٹھی داد و دہش مین کھلی رہے * حکایت * ملک ہوشنگ اکثر سر دربار فرماتا کہ مین خدا کی رحمت ہون واسطے اونکے کہ جو نیک فعل کرتے ہین اور بد کام سے ڈرتے ہین * اور غضب الہی ہون

اُنپر جو بد فعل ہیں اور فتنہ و فساد مچانے ہین * میرے قہر کا ڈنگ لطف کے شہد سے ملا ہی اور میرے دبدبے کا زہر بخشش اور مہربانی کی شکر سے ملکر میٹھا بنا ہی * بیت * تریاک و زہر دونون میرے خزانے مین ہین * دون اُسکو دوستون کو اور یا اسکو دشمنون کو * نصیحت * حکیمون کا قول ہی کہ دین و دنیا کا بند و بست اور پایداری سیاست کے سبب سے ہی اور جہان کے داناؤن نے اُسکا نام کون و فساد رکھا ہی * کیونکہ اگر نقشہ سیاست کا نہ ہووے تو کام عالم کا آراستگی پر نرہے بلکہ بگڑ جاوے * اور اگر سزا دینے اور مار پیٹ کی رسم نہوتی جاری تو بہت سے کامون مین آجاتی خرابی اور خواری * قطعہ * سیاست سے ہی ملک کا بند و بست * نہ ہو گر سیاست تو آوے خلل * سیاست ہر اک طرح کی ہی ضرور * کہ تو مانے ہر ایک حکم اور عمل * اگرچہ ملکداری اور ریاست مین عدل و انصاف خوب ہی * لیکن ریاست بدون سیاست کے بن نہین آتی اور عدالت بغیر سزا کے زینت نہین پاتی * جو پادشاہ اِس نکتے سے کہ نقصان ریاست کا سیاست کی کمی سے ہوتا ہی غافل رہا اور نہ سمجھا جلدی ستون اُسکے

ملک کی اُجڑ جائیگی ❁ اِس واسطے کہ آراستگی ملک اور ملت کی اور خوبی دین و دولت کی سیاست اور تعزیر سے ہی ❁ قطعہ ❁ سیاست کی تلوار سے سارا ملک ❁ بسے ہی بڑی آب اور تاب سے ❁ سیاست کو معمار کر تھم اُٹھائے ❁ جہان اُجڑے ظالموں کے سیلاب سے ❁ پس بغیر قاعدے شریعت کے کوئی حق اپنی جگہہ پر قایم نہین رہتا ❁ اور بدون ضبط سیاست کے کام شرع اور دین کا آراستگی نہین پاتا ❁ بیت ❁ پادشاہونکی سیاست کا جو دل مین ڈر نہو ❁ تو کسوکو اِس جہان مین چین کوڑی بھر نہو ❁ پس سیاست سلاطینون کی شرع کو زور و قوت بخشتی ہی اور حکم دین اور دنیا کے اُسی سے رواج پاتے ہین ❁ قطعہ ❁ باغ دنیا مین ہرا رہتا ہے جو نیکی کا درخت ❁ شرع کے چشمے سے گر پانی نہ دے ممکن نہین ❁ پادشاہون کی سیاست کے سوا دنیا مین یون ❁ دین کا چشمہ کوئی جاری کرے ممکن نہین ❁ اور فی التحقیق پُشتی دین کی اور مضبوطی سلطنت کی اُسی سے ہی ❁ حدیث شریف ہی کہ اگر پادشاہ نہوتے تو بعضے آدمی آدمی کو کھا جاتے یعنے ایک ایک کو ہلاک کرتا اور مار ڈالتا ❁ ملک مین سواے

سیاست کے عمل کرنا مشکل ہی اور جھگڑا فساد بدون سزا اور تعزیر کے دفع نہین ہو سکتا * حکایت * کہتے ہین کہ کوئی پادشاہ ایک ہاتھ مین ننگی تلوار کھینچے ہوئے اور دوسرے ہاتھ مین قران مجید لئے منبر پر چڑھا تھا خطبے کے درمیان کہنے لگا کہ ای نیک مردو اور بھلے آدمیو تم کو یہہ فرقان کفایت کرتا ہی * اور ای حرامزادو اور بدکارو تم سوا ے شمشیر کے سیدھے نہوگے * قطعہ * سیاست آگ ایسی ہی کہ اُسکو * بد اندیشون ہی کی خاطر بنا دین * جو وہ روشن کرین ہین ظلم کی آگ * انہین کو اُس مین ہی بہتر جلا دین * حکایت * طمغاج خان بڑا پادشاہ ہو گذرا ہی کہ اُسکی سیاست کے رواج نے تمام ملک کو بسایا تھا اور اُسکی شمشیر کی ہیبت سے بنیاد ظلم و ستم کی شہر اور ملک سے اُکھڑ گئی تھی * قطعہ * ڈر سے آ کے بھاگ کر فتنا نیستی کی طرف تھا جا کے چھپا * اور سیاست کی صقل سے اُسکی * ظلم کا مورچہ جہان سے اُٹھا * ایک روز کوئی اوباش ایک گلدستہ طمغاج خان کے حضور مین لیکر آیا * سلطان نے وہ دستہ لیا اور پوچھا یہہ ا، تو کہان

سے لایا بولا کہ باغون سے چُنے ہیں * خلیفہ نے سوال کیا اُن پھلواریون کا تو مالک ہی بولا نہین * پھر پوچھا کہ اُنکے خاوندون سے خرید کئے ہیں * کہنے لگا نہین اِس شہر مین پھول ازبسکہ افراط سے ہوتے ہیں اِس واسطے یہان کوئی پہنچتا نہین اور انکی کچھ قدر و قیمت نہین * سلطان نے سُنکر تامل فرمایا اور کہا جو کوئی مالک کی بدون پروانگی اُسکے باغ مین جاوے اور پھول چن کرلے آدے تو اُس سے اور صورتین بھی ہوسکتی ہین یہہ فرما کر حکم کیا کہ اِس کا ہاتھہ قلم کرو * بڑے بڑے امیرون نے بہت سی شفاعت کی تب بھی ایک اُنگلی اُسکی کٹوا ڈالی * وہ پادشاہ ہمیشہ بدکارون اور حرام خورون کو قتل کرنا رہتا * ایک روز مال مردم خورون کی گروہ نے شہر کے دروازے پر لکھا کہ ہم مانند موتھے کی گھاس کی ہین کہ جتنا اُکھاڑو زیادہ ہو * یہہ خبر طمغاج خان کو معلوم ہوئی * فرمایا کہ اِس خط کے برابر لکھہ دو کہ ہم بھی باغبان ہیں ہمیشہ کھرپی لئے تاکتے رہتے ہین کہ جب تم سر نکالو ہم نکال ڈالین * بیت * کانٹا چمن مالک مین گر پیدا ہو * مالی اُسے جلد اُس کا سر دیجئے کاٹ *

حکایت * کہتے ہین کہ ہرمز جو بیٹا نوشیروان کا تھا اُس نے

اپنے انصاف اور مہربانی کو ظلم اور قہر سے باہم کیا تھا * نیکون پر لطف اور نوازش کرتا اور بدون کو خوار خستہ رکھتا * بیت * ستم کار ستہ سیاست سے اُسکی پتا نہ تھا * اور خوان نعمتون کا اُسکی تھا تمام بچھا * ایک روز رکاب دار اُسکا کسو باغ مین جا نکلا اور ایک گچھا انگور کا بغیر پروانگی مالی کے توڑا * باغبان نے اُسکے گھوڑے کی لگام پکڑ لی اور کہا اِسکا دام دے کر مجھے راضی کر نہین تو شاہزادہ ہرمز کے روبرو جا کر تیری نالش کرونگا * وہ غلام کچھ تھوڑا سا دیتا تھا اور وہ نہ لیتا تھا نہین چھوڑتا تھا * غرض آخر شاہزادے کے ڈر سے ہزار دینار باغبان کو دی اور راضی کر کے اپنا پنڈ چھڑایا * داناؤن کا قول ہی کہ سلطنت مانند درخت کی ہی اور سیاست بجائے پانی کے * پس لازم ہی کہ بادشاہت کے پیڑ کو سیاست کے پانی سے تر و تازہ رکھے تو اُس سے میوہ آرام اور چین کا حاصل ہووے * قطعہ * وہی پادشاہ ہی جو دانش کے رو سے * پڑھے دل لگا کر کتاب سیاست * کرے تیغ اُسکی چمن سلطنت کا * تربت دے ہے بادیکے آب سیاست * اور خوب سمجھے کہ سیاست اُس جگہہ درست ہی کہ ایسے گروہ کے

حق مین کرے کہ وہ اُسکے لایق ہون * سو وہ قوم مردم آزار بد
اور حرام خورون کی ہی کہ سانپ اور بچھو کی طرح ادنا
اعلا کو اُن سے ایذا اور نقصان پہنچتا ہی * نصیحت * ایک پادشاہ
نے کسو حکیم سے پوچھا کہ آدمیون مین سے سزاوار سیاست
کے کون ہین * جواب دیا کہ جو کوئی آدمی ہی لیاقت سیاست
کی نہین رکھتا ہی ہاتھ سیاست درندون اور موذیون پر
کرنی درست ہی * پادشاہ نے فرمایا اِس نکتہ کے معنے
مفصل بیان کرو * بولا ای جہان پناہ خدا کے بندے کئی قسم کے
ہوتے ہین * ایک گروہ تو ایسا ہی کہ محض نیک اور نیک محض
ہین ایسون سے سب طرح کا سب کو نفع ہی پہنچتا ہی ہرگز
نقصان کسو کو نہین پہنچاتے وے گویا فرشتے ہین * اور
دوسرے وے لوگ ہین کہ محض بد اور بد محض ہین * مصرع *
جون بچھو یا شبر سانپ * کبھو * بس اونسے نقصان ہی پہنچے ہی
ہرگز نفع نہین پہنچتا * پس جن انسانون مین خو اور خصلت
فرشتون کی ہی وے اصل انسان ہین اور جنکی طبیعت
اور مزاج درندون اور حیوانون کے سے ہین وے موذی گزندون
سے بدتر ہین وہی آدمیون مین لایق سیاست کے ہین *

ابیات * سیاست بہت خوب ہی سربسر * و لیکن نہین کہتا ہر اک سے کر * نہ سے مردم آزار کو زور و زر * اُکھارے سے بھلے مرغ موذی کے پر * حکایت * کہتے ہین کہ نوشیروان کے عہد مین کسو زبردست نے ایک زیردست کو تھپیڑا مارا * وہ پادشاہ کے پاس فریاد کو آیا * حکم کیا کہ اُس ظالم کو کوتوالی چبوترے مین لیجا کر گردن ماریں * ایک خواص خاص نے التماس کیا کہ آپ کی عدالت سے غلام کو تعجب آیا کہ آدمی کو اتنے گناہ پر حکم قتل کا فرمایا * کسریٰ نے کہا تو نہین سمجھتا مین نے آدمی کو نہین ہلاک کروایا بلکہ کُتّے اور بھیڑیے کو مارا ہی اور سانپ اور بچھو کو کچلا ہی * بیت * خلقت حق پر جو ستمگر ہی * سانپ اور بچھو سے وہ بدتر ہی * نصیحت * کہتے ہین کہ خسرو پرویز نے کسو بزرگ سے پوچھا کہ خدا کی خلقت سے کون سا فرقہ سیاست کے لایق ہی * جواب دیا کہ ای پادشاہ آدمی پانچ قسم کے ہوتے ہین * پہلے وہ کہ آپ بھی نیک ذات ہین اور اوروں کو بھی اُن کی ذات سے خیر پہنچتی ہی ایسے مردوں کو قوت اور مرتبہ دینا چاہیے اور اُنسے صحبت رکھا چاہیے * دوسرے

وہ مرد کہ اپنے دم سے تو نیک ہیں لیکن اُنسے کسو
کو نیکی نہین پہنچتی اُنکی بھی حرمت کیا چاہیے اور نیک کاموںکی
رغبت دیا چاہیے * تیسری وہ جماعت ہی کہ میانہ روی اور
بدی پرہیزی اُن کے مزاج میں ہی یعنے نہ اُن سے کسو کو خیر
پہنچتی ہی نہ بدی کرتے ہیں اور خود بھی نہ اچھے ہیں نہ بُرے *
اُن کو نیک راہ چلایا چاہیے اور بد چلن سے ڈرایا چاہیے *
چوتھا وہ طایفہ ہی کہ آپ بد ہیں پر اُن سے کسو کو بدی نہین
پہنچتی * اُن کو نظروں سے گرایے اور ذلیل و خوار رکھا چاہیے
تو بدی کو ترک کریں * پانچوان وہ فرقہ ہی کہ آپ بھی بد ہیں
اور غیروں کو بھی اُن سے بدی پہنچتی ہی اُن کو سیاست
کیا چاہیے اور سزا دیا چاہیے * پہلے تسلی اور ڈرانے سے بعد
اُسکے ڈانٹنے اور چشم نمائی سے پھر مار پیٹ سے نس کے
سمجھے قید قدو سے * جب دیکھیے کہ ان سزاؤں کا اثر نہین ہوتا
اور وہ اپنی خو نہین چھوڑتا تو لاچار ہو کر آخر قتل کروا ڈالیے
اور یہہ بلا خلق اللہ کے سر پر سے ٹالیے * بیت * خلق جس آگ
سے جلے اُسکا * کچھ بجھانے سوا علاج نہین * اور دوسرے
سیاست کے فائدوں سے ایک فائدہ یہہ ہی کہ غضب جھگڑا

تو ند فساد کم ہو تا ہی اسواسطے کہ فسادی اور جھگڑالو آدمی جب دیکھیں کہ آگ سیاست کی بھڑک رہی ہی تو مارے ڈر کے کسو کونے میں بھاگ کر چھپ رہیں * اور اگر ذرا بھی سیاست اور دہشت کو سست دیکھیں تو نڈھڑک ہو کر ہزار طرح کے فتنے اُٹھاویں اور سو صورت سے شور و فساد مچاویں * ابیات * اگر سلطان نہ فرماوے سیاست * کرے ادنا بھی دعوائے ریاست * بلا ابتر کرے ساری زمین کو * نہ باقی رکھے دولت کو نہ دین کو * نہ دیکھے ضبط جس کشور میں عالم * فساد اور فتنہ ہی وہاں دیکھے ہر دم * اور اسی مضمون میں کہا ہی * قطعہ * جو بادشاہ کی شمشیر کا نہووے ڈر * تو جھگڑے ڈھیر سے ایک دم میں شہر سے اُٹھیں * جو بائیں ہاتھ کو اپنے نہ سمجھے داہنے سے * ہزاروں فتنہ جو تا بو ہو اُس کا تو پھیلیں * تیں تیسواں باب تیقظ اور خبرت میں * تیقظ کے معنے ہوشیاری ہی بادشاہت کے کاربار میں * اور خبرت کے معنے خبرداری ہی رعیت کے احوال میں * پس جو بادشاہ عادل ہی اُن کا یہہ دستور مشہور ہی کہ خفیہ نویس اور جاسوس معتبر اور ایمان دار تعینات کرتے ہیں تو وہ تلاش

اور کھوج تمام ملک کے عمل داروں کا اور رعیت کی حالت کا
کرکے ٹھیک خبر لگاویں اور ہر ایک کیفیت سے مطلع کریں *
جب سب احوال سے خبردار ہوں تب کوشش کریں کہ عدالت
میں جو خلل ظاہر ہوا اور انصاف میں نقصان آگیا ہو اُسکی
ایسی فکر کریں کہ موافق منصفی کے سب کام درست ہو جاویں *
آگے اُس حرکت کے ہونے سے کہ علاج اور تدبیر اُسکے عوض کی
مشکل ہو اور وہ بات اپنے قابو سے نکل جائے * بیت *
یہہ لازم ہی کام اپنا بھلے سنوار * کہ ہر وقت رہتا نہیں اختیار *
اگلے زمانے میں اکثر پادشاہوں کی عادت تھی کہ رات کو غریبوں کا
سا کپڑا پہن اپنا بھیس بدل کر گلی کوچے میں پھرتے اور احوال
تمام پادشاہت اور رعیت کا دریافت کرتے * اِس خاطر
کہ بہت خبریں ایسی ہوتی ہیں کہ سلطنت کے کارباری اور
پادشاہ کے مقرب اور معتمد نہیں سُنتے اور اگر اُنہیں معلوم
بھی ہوتی ہیں تو اپنی بھلائی کے واسطے یا مناسب وقت نجان کر
حضور میں عرض نہیں کرتے یا کہتے ہوئے ڈرتے ہیں * روایت
حضرت داؤد علیہ السلام کی نقل ہی کہ رات کو لباس بدل
کر شہر اور بازار میں گشت کرتے اور غریب آدمیوں کا

صورت بنا کر پھرتے اور ہر کسو راہ چلتے سے خبر پوچھتے اور کہتے کہ داؤد تمھارے ساتھہ کیسا سلوک کرتا ہی اور اُسکے نوکر چاکر اور عمال فعلہ کس ڈھنگ سے معاملہ کرتے ہیں * اگر کسو جگہہ کچھہ ظلم کی بات یا بے انصافی کی بات سُنتے اسکی تلافی کرنے میں مشغول ہوتے * نصیحت * اور سلطان محمود غزنوی کی بہت سی نشانیاں اس صورت کی مشہور ہیں کہ تنہا باہر نکل کر احوال پُرسی ہر ایک کی کرتے * لیکن جب پادشاہ اپنی ایسی شکل بناوے کہ رات کو اکیلا نکل جاوے اور خبرداری ملک سے تو جگہہ خطرے اور وسواس کی ہی * مبادا کچھہ پیش آوے اسی واسطے بڑے آدمیوں نے اور داناؤں نے یہہ قاعدہ مقرر کیا ہی کہ سلطان کو لازم ہی کہ سوانح نگار صاحب ایمان اور معتبر نمک حلال بے غرض دولت خواہ عالی ہمت تعینات کریں اس ڈھب سے کہ کوئی واقف نہ ہووے اور دربار پیش قرار دستخط کریں اس لئے کہ اگر کوئی خبروں کے پہنچانے یا لکھنے کے احوال سے مطلع ہو جاوے تو روپیوں کے لالچ سے چھپا نہ سکے اور یہہ بھی پروانگی دربانوں اور درباری داروں کو دے رکھے کہ جاسوس یا ہرکارہ

جس وقت چاہے بے روک ٹوک پادشاہ تک پہنچے کیونکہ شاید کوئی ایسی خبر ضرورکی لایا ہو کہ لایق توقف کے نہو * جب اتنا بند و بست کرے تو بے شبہہ پادشاہ بھلے برے کے احوال سے واقف رہے * اور امیر اور سردار ملک کے بھی جب معلوم کرین کہ پادشاہ ہر ایک احوال سے خبردار ہی تو غالب ہی کہ ڈرتے اور چونکتے رہین اور ایسی صورت سے زندگی کرین کہ نامعقول حرکتین اُنسے عمل مین نہ آوین * ابیات * عجب چیز ہی ہوشیاری کی خو * کہ یہہ نقد لازم ہی ہر شخص کو * سبھونسے باندا اُسکا ہوتا ہی سر * کہ جو کار دنیا مین ہو باخبر * حکایت * کہتے ہین کہ خوارزم مین ایک پادشاہ تھا کہ خدا کے حکم کی بزرگی کا نقش اپنے دل کے تختے پر لکھ رکھا تھا اور جھنڈا شفقت خلق اللہ کا نیک نامی کے میدان مین بلند کیا تھا چنانچہ قطعہ * شکار کرنے سے چڑیا کے باز باز آیا * اور اُسکے عدل سے گیدڑ رہوا تھا مرغ کا یار * نہ اپنے کھولے ہی وہ آسمان مین اُسپر پر * نہ چنگل اپنا یہہ اِس پر زمین پہ دیوے پسار * اُسکے عصر مین بشر کی مجال نہ تھی کہ عمل ناپسندیدہ مانند شراب خواری اور زناکاری کے ظاہر مین کرسکے * ایک امیر اُسکا بڑا

اعتمادی اور مختار تھا لیکن قدیم خدمتون کا رکھتا تھا * غرض پادشاہ
کی سرکار مین برابر اُسکے کوئی نہ تھا * اور ظاہر مین عبادت
بندگی کرتا یہان تک کہ پادشاہ کے مزاج پر اُسکی پرہیزگاری
اور نیکوکاری ثابت ہو رہی تھی * اور باطن مین شراب
پینے مین مشغول رہتا * اور سب طرح کی بدکاری اور حرامکاری
کرتا لیکن کوئی اِتنا پتا نہ رکھتا تھا اور کسو کو یہہ مقدور نہ تھا کہ اُسکا
احوال مفصل حضور مین عرض کرے * آخر پادشاہ نے کسو ڈول سے
معلوم کیا پر یہہ مناسب نجانا کہ روبرو یہہ بات اُسکے مُنہہ پر
دھرین اِس لیئے کہ ایسی ایسی باتون کے مُنہہ پر لانے سے آدمی
بےحیا اور ڈھیٹ بن جاتا ہی اور سلطنت کے دبدبے اور ہیبت
مین بھی نقصان آتا ہی * اِس بات کو ٹال دیا اور بہت دن
درگذر کر کے ایک روز اُس امیر کو بُلایا اور فرمایا کہ ہمین ایک
مرغ اِس صورت کا درکار ہی کہ چونچ اُسکی سرخ اور سر اور
بازو کے پر سیاہ اور تمام سفید ہو * سوا تیرے ایسا
پرندہ کوئی نہ پیدا کر سکیگا * امیر نے عرض کی کہ بہت خوب تلاش
کرونگا جس طرح سے ہاتھ لگیگا البتہ حضور مین لے آؤنگا پر تین دن
کی مہلت چاہتا ہون آخر تیار ہو * سلطان نے فرمایا بہتر تین روز کی

فرصت تجھے دی * یہہ وعدہ کرکے ڈھونڈھنے کھوجنے لگا *
شہر مین اور اُس پاس کے گانوون مین اُس رنگ کا
مرغ نہ ملا * چوتھے روز دربار مین آیا اور نہ ملنے کا عذر لایا کہ جہان
پناہ سلامت غلام نے موافق اپنے مقدور کے سعی اور
تلاش کی لیکن کہین نہین ٹھہرتا * حکم ہوا کہ مجھے ایسا مرغ
بہت ضرور ہی اور مین نے اِس شہر اور ملک کا اختیار تجھے
سونپا ہی اِس مختاری پر ایک مرغ پیدا کرنے مین عاجز ہو رہا ہی
یہہ کیسی بات ہی * جا تین روز کی اَور رخصت دیتا ہون اگر بار
بغیر اُس مرغ کے لائے خالی ہاتھہ مت آئیو * دوسری مرتبہ
پھر وہ امیر گیا اور حد سے زیادہ جستجو کرکے تین دن کے
پیچھے خالی ہاتھہ پھر آیا * پادشاہ نے فرمایا کہ تو شہر کی کیسی
خبرداری کرتا ہی مجھہ سے سُن چار مرغ ایسی ہی صورت
شکل کے ایک گھر مین ہین تو پیدا نہین کرسکتا مین تجھے بتا دیتا
ہون * جا شہر کے بازار کے چوراہے کے سرے پر فلانی مسجد
کے دروازے پر جب پہنچے داہنے ہاتھہ کی طرف ایک محلہ ہی اُس
تولے مین ایک گلی ہی اس طرح کی کہ آگے اُس گلیارے کے
ایک گھر ہی کہ جسکا دروازہ پچھم طرف ہی اُس دروازے

مٹی مین گھس کر چبوترہ جو دکھن سمت ہی وہان جاکر بائین ہاتھہ اُسکے ایک کھڑی ہی اُسکے اندر ایک چھوٹی سی کوٹھری ہی اُس کا دروازہ جب کھولیگا تو ایک پنجرا نظر پڑیگا اُسپر زرد نمد اڈھنکا ہوا ہی اُس قفس مین چار مرغ ہین ایسے ہان جیسے مین نے تجھہ سے کہین ہین جلد جاکر لے آ * امیر کی عقل چکر ہوئی اور گھبرایا ہوا پادشاہ کے پاس سے باہر آ نکلا جس پتے سے ٹھکانا بتا دیا تھا بغیر پوچھے پاچھے مُنہہ اُٹھا چلا گیا اور وہ پنجرا اُن مرغون سمیت لاکر حاضر کیا * پادشاہ نے کہا کہ حکومت والے اپنے شہر و ملک سے ایسے ہوشیار اور خبردار رہتے ہین جیسا ہر ایک بات سے مین واقف ہون * امیر نے یہہ باتین سُنکر دل مین اندیشہ کیا کہ جو پادشاہ شہر کے کوچے اور بازار سے اتنا خبردار اور واقف کار ہی غالب ہی کہ میری بھی پوشیدہ حرکتون سے مطلع ہوا ہوگا * اب مجھے یہہ لازم ہی کہ اپنی خو اور عادت کو بدلون اور نیک راہ چلون * یہہ بات دل مین گن کر اگلے پچھلے گناہون سے توبہ کی اور نماز روزہ اور عبادت بندگی اختیار کی * اِس نوشتے سے دریافت مین آتا ہی کہ پادشاہ ہونگا واقف ہونا

پہنچتی ہون تجھہ تک پہنچاوے * سچ ہی اگر سلطان کو ایسے ایسے لوگ ہاتھہ آئین تو بہت سی بھلائیان اور خوبیان ملک مین ظاہر ہون * حکایت * کہتے ہین کہ اردشیر بابک اپنے ملک کے عاملون اور حضور کے امیرون کے احوال سے یہان تک خبرگیران رہتا کہ یہہ نوبت پہنچی تھی کہ ہمیشہ امیرون اور وزیرون اور عاملون اور خواصون سے کہتا کہ کل تیرا حال اِس طرح تھا اور یہہ کچھہ تونے کھایا اور فلانے مکان مین سویا تھا اور یہہ بات کہی اور یہہ کام کیا تھا * سب آدمی اِس صورت مین حیران ہو کر آپس مین کہتے کہ اِسکو فرشتے خبر پہنچاتے ہین اگر یہہ نہین ہوا ہی کہ فرشتے آکر کہہ جاوین مگر خبردار اور جاسوسون سے اُسے ہون کا تون احوال معلوم ہوتا تھا * قطعہ * خبرداروں کا ہی بڑا اعتبار * اُنہین بار کرتے ہین سب شہریار * وہ مرہم ہین مظلوموں کے زخم کے * اور ہین ظالمون کے جگر کے وہ خار * اور بغیر اطلاع دینے واقعہ نویسون کے کچھہ بات معلوم ہو تو عقل کی شرط یہہ ہی کہ جلد بدون سمجھے بوجھے حکم نہ دے بیٹھے اِس لیے کہ بزرگون نے فرمایا ہی کہ حکم بادشاہون کا ماتند فولاد کی ہی یعنے جوار اوہ دل مین آیا

اور جلد اُسکو کر بیٹھے تو موقوف رہنا اُسکا کسو طرح سے نہین ہو سکتا اور بچاو اور باز رہنا اُس سے ہرگز ممکن نہین * بیت * کمان سے جو قضا و قدر کے چھوٹے تیر * نہین ہی اُسکے پھر آنے کی ایک بھی تدبیر * پس پادشاہون اور دماروایون کو جنکے تابع خدا کا ملک اور اُسکے بندے ہیئن یہہ شرط ہی کہ خلق اللہ کی بہتری کے کامون کے درمیان بغیر کسی حجت اور دلیل معقول کے اور حقیقت معلوم کرنے اور کیفیت دریافت کرنے کے کوئی حکم جاری نکرین اور سواے غور اور تامل اور تدبیر اور یقین کے پروانگی ندے * قطعہ * مناسب نہین شرع اور عقل مین * کہ بے شاہ کا حکم سلطان دیوے * کہ حکم اُسکا ہی جیسے حکم خدا * کبھو جان لیوے کبھو جان دیوے * اور دوسری شرط یہہ ہی کہ فقط گمان پر کسو بے گناہ کو خطرہ اور نقصان کے مکان مین نہ ڈالے کیونکہ اکثر گمان اور خیال کے کام کرنے سے آخر کو گناہ اور پچھتاوا ہوا ہی جیسے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ تحقیق بعضے گمان مین گناہ ہی اِس لیئے کہ اگر کوئی نرے گمان پر بن تحقیق کیئے اور سمجھے کسو کام مین حکم فرماوے اور وہ گمان آخر کو جھوٹھا ہو جاوے تو

اپنے تئین سزا اور خدا کے قہر اور غضب کا بناوے * پناہ مانگتا ہون
خدا سے ایسے کامون مین * قطعہ * نکر کسو کو تو بھو ترے گمان
باطل پر * عذاب و سختی کہ شرمندگی نہ ہو آخر * کہ گروہ
سیاہ ہو اور تجھکو بھی یقین آوے * و نوہی آپ ہو شرمندہ
اپنی بدی پر * حکایت * کہتے ہیں کہ قباد شاہ کے وقت مین
کوئی شخص میدان کی طرف گیا کسو آدمی کو دیکھا کہ پڑا ہی
خوب جب بچھا کر نگاہ کی تو سر اُسکا کٹا تھا اور چھری اُسکی
چھاتی پر دھری تھی * وہ عزیز حیرت سے گھبرا گیا اور سُن
ہو کر باولا سا بن کر کھڑا کا کھڑا رہ گیا نہ قوت ہلانے کی رہی
اور نہ طاقت چلنے کی پای * اتنے مین کوئی نوکر اُس ملک کے
حاکم کا آپہنچا یہہ ماجرا دیکھہ کر ترت سپاہی اُس مرد کی باندھہ
لین اور وہی چھری لہو بھری اُسکے گلے مین لٹکا کر حاکم کے دربار
مین لایا اور سارا احوال دیکھا ہوا کہہ سُنایا * حاکم نے
اُس بیچارے کو ڈانتا اور کہا تونے اُسے کیون مارا * وہ
بےگناہ بولا جہان پناہ مین اُس اُجاڑ مین جب پہنچا اُسکو
موا دیکھا تھا پانون بھول گئے حیران اور ہکے بکے حواس
ہو کر کھڑا رہ گیا * مجھے اُسی حالت کے درمیان یہہ شخص

پکڑ کر تمھارے پاس لے آیا یہہ مین نہین جانتا کہ کِسنے مارا
اور کِس کو مارا ہی * حاکم نے گُھرک کر کہا میرے خیال مین
یون آتا ہی کہ مقرر تونے اُسے مارا ہی اب باتین بنا کر چاہتا ہی
کہ میرے ہاتھہ سے چُھٹکارا پاوے سو یہہ نہین ہونے کا * اُس
غریب نے عرض کی کہ ای پادشاہ فقط اپنے گمان پر
میرے ساتھہ بد سلوکی نکر کہ خدا نے فرمایا ہی کہ تحقیق بعضا
گمان خواہ نخواہ سچ نہین ہوتا کیونکہ گمان اور یقین مین
بڑا تفاوت ہی * حاکم نے اُسکی باتون پر کان نہ دیئے اور حکم
کیا کہ اُسکو سولی دو * جس وقت اُسکو باندھہ کر چاہا کہ سولی پر
چڑھاوین اور منادی والا کہہ رہا تھا کہ اِسنے فلانے شخص کو
فلانے میدان مین حلال کیا ہی * ایک جوان تماشبینون مین
سے بڑھہ کر للکارا کہ ای جلاد اِتنا صبر کر جو مین پادشاہ کی
حضور مین جاؤن اور سارا احوال جو بیتا ہی سُنا کر آؤن * ذرا
تھم جا جلدی مت کر کہ یہہ شخص بے گناہ ہی اور بے گناہ کو قتل
کرنا بڑا گناہ ہی * جلاد نے توقف کیا اور اُسکو سلطان کے
روبرو لے گئے * بولا ای ملک اُس ویرانے مین جو خون ہوا ہی
سو مین نے کیا ہی وہ شخص میرا دشمن تھا مین لاگ لگائے تھا

اب قابو پاکر اُسکو میٹن نے مار ڈالا * یہہ جوان جسکو سیاست کا حکم ہوا ہی بے تقصیر ہی اور اِسس احوال سے کچھ خبر نہین رکھتا * پادشاہ نے بہت تامل کیا اور شرمندہ ہوکر قسم کھائی کہ آج سے فقط اپنے گمان پر حکم نہ کرونگا * اور اُسس جوان کو قید کرکر قاضی اور مفتی اور اُسس وقت کے عالمون سے اُسکے قتل کا مسئلہ پوچھا * سب نے فتوی لکھا اور کہا کہ اُسکا قتل درست نہین اِسس لیے کہ اگرچہ ایک کا خون کیا پر دوسرے کی جان بچادی ہی * یہہ مسئلہ سُنکر قباد نے اُسس جوان کو بلوایا اور سارا احوال پوچھکر خلعت دی اور چھوڑ دیا * اور اپنی وصیتون مین لکھوایا کہ پادشاہون کو لازم ہی کہ خدا کے بندون کا خون نرے گمان پر نکر بیٹھین * قطعہ * گمان پہ کیجے سیاست نہین ہی یہہ اِنصاف * یقین ہووے نہ جب تک کسو کا خون نہ کر * فقط گمان پہ جہان حکم کرتا ہو حاکم * تو جلد بھاگیے اُس ملک سے یہی چھوڑ کے گھر * حکایت * کہتے ہین کہ کسو پادشاہ نے دربار عام کیا اور ادنا اعلا کو حکم دیا کہ جس کا جی چاہے چلا آوے کوئی روک ٹوک نہ کیجاوے * چنانچہ سب چھوٹے بڑے جمال جہان آرا پادشاہ کا دیکھنے جاتے اور روشنی سے تخت اور

پھر کی آنکھون مین نور پانے * مصرع * آنکھین روشن هون جو دیکھین پادشاهون کا جمال * ایک بوڑھے نے اُن مین سے بات کہنی شروع کی * بولا کہ جو کوئی پادشاہ کے دیدار سے سرفراز ہو ضرور ہی کہ کچھ تحفہ سوغات یا سُتھرا پیشکش حضور مین گذرانے * سو میرا ہاتھہ تو سونے روپے کے گنج تک نہین پہنچتا لیکن دانائی کے جواہر خانے سے موتی بیش قیمت جو لایق پادشاهون کے ہی چاہتا ہون کہ سلطان کی دربار مین نچھاور کرون * اور پادشاہ نے حکم کیا کہ گوہر سخن کی قدر و قیمت ہماری مہربانی اور قدر دانی کے بازار مین سب جنس سے زیادہ ہی لا تیرے پاس کیا ہی * پیر مرد نے ہاتھہ جوڑ کر یہہ التماس کیا کہ جہان پناہ شک اور یقین مین چار اُنگل سے زیادہ تفاوت نہین * چاہیے کہ جو کچھ دیکھے اُسے مقرر ٹھیک جانے اور جو کانون سے سُنے اُسکے بیچ اور جھوٹھہ مین شک اور شبہہ رکھے کہ شاید دروغ ہو * مصرع * سُننے سے دیکھنے کا بڑا اعتماد ہی * پس حکم پادشاہ کا سب پر بھاری ہی اور ہر ایک کام مین جاری ہی لازم ہی جب خوب تحقیق کر لین اور یقین سمجھین تب حکم فرماوین فقط گمان اور خیال کو عمل مین نہ لاوین * سس لیے

کہ اگر اُسس قیاسس کا پردہ ایکبارگی بیچ سے اُٹھ جاوے اور برخلاف اُسکے ظہور مین آوے تو دنیا مین بدنامی اور عاقبت مین شرمندگی کا سبب ہی * یہہ نکتہ سُنکر پادشاہ نے اُسپر آفرین کی اور شاباشی دی * نصیحت * ایک حکیم سے لوگون نے پوچھا کہ بعضے پادشاہون کو جو غفلت ہوتی ہی اُسکا سبب کیا ہی * جواب دیا کہ دنیا مین ایسی تین چیزین ہین جو پادشاہ کو رعیت اور سلطنت سے بے خبر اور غافل کر دیتی ہین * ایک شہوت ہی کہ ہر دم اُسی خیال مین رہے اور عورتونکی اتنی خواہش رکھے کہ کسو شخص کی اور کسو چیز کی پروا باقی نرہے * بیت * مست ہی جو بلی کے شہوت کی شراب * کام اُسس کا جلد ہوتا ہی خراب * مشہور ہی کہ ایک شخص نے سکندر سے کہا آپ بڑے پادشاہ ہین بہت سی عورتین نکاح مین لاؤ جو ڈھیر سی اولاد تمھارے یہان ہو اور اُن سے تمھارا نام باقی رہے * فرمایا ہمارا نام انصاف اور نیک نامی سے قایم رہیگا اور یہہ کیسی بُری بات ہی کہ جو آدمی سب مردون پر غالب ہوا ہو وہ آخر عورتون کے بس مین پڑے * بیت * ایک دم شہوت کی خاطر خاک اُسکے سر پہ ہی * تابع ہو نارندیہ نکے

کام مردو ںکا نہین * دوسرا سبب غافل ہونے کا حرص مال کی ہی کہ جب روپیہ کا لالچ دل مین آیا تو فرق حلال وحرام کا نہین کرتے اور فکر ملک کے بسنے کی اور غم رعیت کے خوش رہنے کا نہین کھاتے بلکہ نہین چاہتے کہ سواے اپنے دوسرے کے پاس مال واسباب ہووے سب اپنے ہی لئے چاہین اس پر بھی خاطر جمعی اُن کی نہ ہووے * بیت * حرص والونکی حرص نہین جاتی * صبر سے سیپ موتی ہی پاتی * نصیحت * کہتے ہین کہ کوئی زاہد ایک پادشاہ کو نصیحت کرنے کے درمیان کہنے لگا کہ اب تمھاری رعیت طامعمند ہی اور تم تونگر اُن کے پادشاہ ہو اگر مال رعیت سے لوگے تو وہ مفلس ہو جائیگی تب تم سلطان محتاجون کے کہلاؤگے * ابیات * جو پادشاہ کا دل گنج ومال پر آوے * تو دل غریبون کا اُسکے عمل مین دکھ پاوے * مریگا جب تو وہ دشمن کے ہاتھ آویگا مال * پس ایسے مال جمع کرنے سے ہی جی کا وبال * حکایت * کسو پادشاہ کو کسو نے مصلحت دی کہ رعیت سے مال لیکر اپنے خزانے مین رکھئے جو وقت پر کام آوے * جواب دیا کہ خزانہ مال رکھنے کی خاطر رعیت کے گھر سے بہتر نہین جس گھر ی چاہتا ہون اپنا

مال اُسی خزانے سے ایکر خرچ کرتا ہون * تیسرے جس سبب سے بے خبری ہوتی ہی شراب کا پینا ہی اور کھیل کھیلنا اور بے فایدہ کامون مین دل لگانا ہی * پادشاہ کو واجب ہی کہ نشے سے پرہیز رکھے اِس لیے کہ جب مست ہوکر ملک و مال سے بے سُدھ ہو جاوے تو نوکر اُسی کے اُسکو غافل پاکر جو کچھ چاہین سو کرین * بیت * وہ احمق ہی جسنے نشے کو پیا * اور بیہوش ہوش اپنا دیا * اکثر ہوا ہی کہ نشے کے سبب سے کئی طرح کے ایسے خلل پیش آئے ہین کہ اُنکا عوض اور بدلا ہوشیاری کے وقت نہین کرسکے * قطعہ * مست رہنا وقت کے حاکم کا کھووے ہی دبادٔ شاہ کو ہی سلطنت مین سب سے ہشیاری بھلی * شاہ چروا ہا ہی سب کا اور مستی ہیگی نیند * خواب لایق نہین ہی رکھوالے کو بیداری بھلی * شکر خدا کا کہ یہہ شہزادۂ مقصد و رمانند دارا کے ملک کا سنوارنے والا فریدون کے سے بخت سکندر جیسا صاحب تخت * آفتاب کا سا جہال جمشید کے برابر جاہ و جلال * قطعہ * ابو المحسن وہ شاہ نامور ہی * جو ہی انصاف مین سنجر کا ثانی * ہی سرداری کی مسند اُسّے نامی * ہی اُسپر ختم عدل

اور قدردانی * موافق حکم خدا کے کہ فرمان برداری اُسکی لازم
ہی یعنے توبہ کرو تم خدا کی درگاہ مین جیسے نصوحا نے توبہ کی * قدم
توبہ کے میدان مین مردون کی طرح رکھا اور دروازہ خدا کی
بخشش کا کنجی سے اِس آیت کی کہ توبہ کرو تم اپنے گناہون
سے کھولا * اور مضمون سے اِس کلام کے کہ رجوع کرو تم اپنے
خدا کی طرف درجا قبولیت کا پایا * جب مانند لالہ کے دہتے پھول
کی پیالا شراب کا پتھر پر پٹکا اور مثل سوسن آزاد کی کلمہ
استغفر اللہ کا یعنے طلب بخشش کی کرتا ہون مین اللہ سے پڑھنا
شروع کیا اور اُسکے چہرۂ مبارک نے کہ ہمیشہ گلنار و پینے سے
سرخ رہتا تھا ماتھے پر نشان سجدے کا پیدا کیا اور خدا کے وعدے
پر کہ پلاویگا اُن کو خدا اُن کا شراب پاک بہشت کی اِس
دنیا کی حرام شراب سے باز آئے اب اُنکی مجلس شاہانہ
مین متوالون کی آواز کے بدلے صدا دعا اور اذان کی ہی * اور عوض
گانے ہوئے اور نغمہ پیشہ گویون کے ذکر اور شور اللہ و اکبر اور
لا الہ الا اللہ کا خدا پرست کرتے ہین * بیت * ہی بانسلی کے
بدلے حافظ کی خوش قرات * اور جام می کی جاگہہ
ہوش کے ہون ہین ذورسے * حق تعالی اُس پادشاہ کے

گناہون سے باز آنے اور توبہ کرنے کی برکت سے تمام گروہ انسان کو
حصہ نیک بختی کا دے اور نیکی اُسکام کی اُنکی ذات بابرکات کو بخشے *
چوںتیسوان باب فراست مین * یعنے دانائی مین یہہ صفت
بھی حاکمون اور صاحب اختیارون کو واجب ہی چاہیے کہ
نظر غور سے کُنج دکاوش اُس حادثے کی جو پیش آوے
دیکھین * اگر وہ واقعہ بہت ظاہر اور روشن ہی تو موافق
شرع اور عدالت کے جو ٹھہرے حکم فرماوین * اور اگر بھید اور
پہلو اُسکے خوب دریافت نہون تو دانائی کے نور سے اُس
مین غوض کر کے معلوم کرین فقط گویندون کی بات پر
بھروسا کرنا خوب نہین * چنانچہ داناؤن نے کہا ہی کہ خوب
صورتی حکومت کی دانائی کے زیور سے ہی * روایت * خبر
مین آیا ہی کہ دو بڑھیان حضرت سلیمان علیہ السلام کی
بارگاہ مین آئین اور ایک لڑکے کو لائین * دونون کا قضیہ
یہہ تھا کہ ایک کہتی تھی کہ یہہ میرا بیٹا ہی دوسری بولتی
تھی میرا اخیا ہی گا۔ دونون کا شاہد کوئی نہ تھا اپنا اپنا
دعوی ثابت کرنے مین حیران تھین * حضرت نے سُنکر حکم کیا
کہ اُس بچے کو تلوار سے دو ٹکڑے کر کر آدھا ایک ایک کے

حوالے کرو * جونہین تلوار کھینچی ایک عورت بلبلانے لگی اور
بے قرار ہو کر چلائی کہ مین اپنے حصّے سے باز آئی اِسکو مت
مارو اور دوسری جورن کی نون کھڑی رہی ذرا بھی مُنہہ سے
نہ بولی * حضرت سلیمان نے فرمایا کہ یہہ لڑکا اُسی رنڈی کو
دو جواِسکے مارنے پر راضی نہوئی اِس لئے کہ فراست سے
یہہ دریافت ہوتا ہی کہ وہ عورت اِسکی ماہی اُسی
محبت کے سبب جو اُس سے ظہور مین آئی * اور فراست
ایسا نور ہی کہ خدا نے اپنے ایمان دار بندون کو عطا فرمایا
ہی * چنانچہ اِس حدیث کے مطلب سے معلوم ہوتا ہی کہ
پرہیز کرو تم فراست سے مومن کی کہ وہ خدا کے نور کے باعث
جس چیز مین دیکھتا ہی اُس سے پوشیدہ نہین رہتی * اور
تفسیر والون نے اِس آیت سے کہ تحقیق بیچ اُسکے مقرر
نشان ہین واسطے ایمان دارون کے خیال فقط فراست
پر کیا ہی * لیکن فراست کی دو قسم ہین ایک فراست
شرعی دوسری فراست حکمی * فراست شرعی اُسکو کہتے
ہین کہ جب دل کی صفائی اور بدن کی پاکیزگی کے سبب
پردہ غفلت کا دیدۂ باطنی کے آگے سے اُٹھہ جاتا ہی تب

مسلمان یقین کے نور سے بینائی خود بخود پاتا ہی * اور جسکو
دیکھتا ہی اپنی دانائی سے جو اُسکی ذات میں ہی سارا احوال
اُسکا جیسے کا تیسا نظر آتا ہی باکہ بیت * گر سُنیں دور سے
وہ تیرا نام * تیری حالت سے واقف ہو دیں تمام * حکایت
کتابوں میں لکھا ہی کہ دو بزرگ خدا رسیدہ کعبے کے صحن
مبارک میں بیٹھے تھے کوئی شخص مسجد میں آیا * اُسے دیکھہ
کر ایک نے اُن دونوں میں سے فرمایا کہ یہہ کھانی معلوم
ہوتا ہی دوسرے نے کہا میری نگاہ میں لوہار ٹھہرتا ہی * آخر
اُسکو نزدیک بُلا کر پوچھا تو کیا کسب کرتا ہی * اُسنے کہا
آگے تو میں لوہار پنا کرتا تھا پر اب بڑھئی کا کام کرتا ہوں * اِس
بات سے اُن دونوں کی فراست باطنی کی صفائی ظاہر ہوتی ہی *
بیت * جس دل میں پرتو ہی خدا کی نگاہ کا * وہ ہی ہمیشہ ساری
فراست کا آئینہ * حکایت * کہتے ہیں کہ خواجہ بزرگ نیکوں کے
قطب یعنے خواجہ عبد الخالق غجدانی پاک کرے اللہ بھیدا اُنکا ایک دن
معرفت کا مذکور کرتے تھے * ایک بارگی ایک جوان مجلس میں آیا زاہد
کی صورت کرتا بدن میں اور جانماز کاندھے پر ایک کونے میں آکر
بیٹھا * بعد ایک دم کے اُٹھا اور بولا کہ حضرت رسالت پناہ

علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ پرہیز کرو تم مومن کی فراست سے پس تحقیق وہ دیکھتا ہی اللہ کے نور سے * اِس حدیث کے کیا معنے اور کیا مطلب ہی * خواجہ نے جواب دیا کہ اُسکا یہہ بھید ہی کہ تو جنیو توڑ دے اور ایمان لاوے * وہ شخص بولا پناہ مانگتا ہون خدا سے کیا میرے پاس زنار ہی * خواجہ نے ایک مرید کو اِشارت کی کہ پیراہن اِس عزیز کا اوپر سے اُتار لو وو وہین خرقے کے نیچے سے نکل آئی * بیت * جو دل کہ غبار و کینہ سے صاف ہوا * تو غیب کا نقش اُس مین ہو ہی ظاہر * جوان نے اُسی وقت زنار کو کاٹ ڈالی اور ایمان لایا * خواجہ نے فرمایا ای یارو آؤ اِس جوان نو مسلمان کے ساتھہ جس نے اپنا ظاہر کا جنیو کاٹا ہی ہم بھی اپنی زنار ین باطن کی کاٹ ڈالین * یہہ بات سُنکر مجلس والون نے ایک نعرہ اللہ اکبر کا کیا اور خواجہ کے قدمون پر گر کر نئے سر سے توبہ کی * ابیات * توبہ کیا ہی کہ پشیمان ہونا * پھر نئے سر سے مسلمان ہونا * عام کرتے ہین بدی سے توبہ * خاص کرتے ہین خودی سے توبہ * پیر سے مجھکو یہہ نکتہ رہا یاد * چھٹ خدا کے جو ہی سب ہی برباد * دوسری قسم فراست حکمت کی ہی * اور وہ یہہ ہی جو حکیمون نے آزمایا ہی

اور زیادت کیا ہی اور دلیلین اُسکی اِنسان کی شکل اور
صورت سے معلوم کی ہیں * اور اکثر وہ سچ پڑتی ہیں *
نوشیروان کے حکیموں نے پادشاہ کی خاطر کتابین فراست
کے علم میں بنائیں تھیں ہمیشہ اُنکا مطالعہ کرتا اور اُسکے بموجب
حکم فرماتا * حکایت * کہتے ہیں کہ ایک آدمی ٹھنگنا عدالت کے
وقت نوشیروان کے روبرو دربار میں آیا اور فریاد کی
کہ دُہائی پادشاہ کی مجھہ پر ظلم ہوا ہی * نوشیروان نے دیکھہ
کر کہا جھوٹ کہتا ہی اِس واسطے کہ فراست کے علم میں لکھا ہی کہ
جس کا چھوٹا قد ہوتا ہی وہ شوخ اور مکار اور ظالم اور بد ہوتا
ہی * پس یہہ شخص غالب ہی کہ ظالم ہو نہ کہ مظلوم * جب
تحقیق کیا اور آدمی اُسکے ساتھہ کر دیا جو بادشاہ نے فرمایا تھا وہی
بات ٹھہری * بیت * دانائی سے آنکھہ دل کی کھل جاتی ہی * احوال
جو کچھہ ہی وہ سب دکھلاتی ہی * حکایت * تواریخ میں مذکور ہی
کہ دوسری مرتبہ بھی ویسا ہی ٹھنگنا آدمی نوشیروان کی
حضور آیا اور انصاف چاہا کہ مجھہ پر ایک زبردست نے ظلم
کیا ہی * نوشیروان نے کہا کہ چھوٹے قد والے انسان پر کوئی
زیادتی نہیں کرسکتا بلکہ تو نے ستایا ہوگا اِس لئے کہ

تیرا قد چھوٹا ہی * وہ بولا ای پادشاہ جسنے مجھہ پر جور و جفا کی ہی وہ مجھہ سے بھی بہت کوتاہ قامت ہی * کسری نے سنکر منہہ پر رومال رکھا اور تبسم کیا اور عدالت اُسکی کی * حضرت سید علی ہمدانی نے ذخیرۃ الملوک کتاب منین جو اُنکی تصنیف ہی تمام احوال قیافہ شناسی کا لکھا ہی * اُس منین سے ایک فصل دانائی کے نشانون کی فراست کی دلیلاون کے باب منین سے میری خاطر ناقص منین آیا ہی کہ تمام وہ فصل اُسی عبارت سے اِن ورقون منین لکھی جاوے * تو یہہ کتاب بھی اُسکی برکت سے زیب و زینت پاوے * اور حضرت پادشاہون کے واسطے دستورالعمل بنکر کام آوے * بیت * دستہ گل کا جو گہا س سے باندھے ہیںن * خوبی اُسکی دوچند ہو جاتی ہی * دریافت کیا چاہئے کہ حکیمون نے اپنی کتابون منین کہا ہی کہ بہت سفید رنگ ہو اور آنکھہ نیلی سبز ہو تو نشان سخت روئی اور بے حیائی اور چوری اور بدکاری اور بے وقوفی کا ہی * اور اگر اِس دلیل کے ساتھہ تھوڑی پتلی اور پُرگوشت ہو اور تیز نظر اور جورا اماتھا اور سر پر بہت بال ہون تو حکیم

گھنے ہیں کہ ایسے شخص سے ڈرنا لازم ہی جیسے کالے ناگ سے * اور بالون کی دلیلین حکیمون نے یون لکھی ہین کہ جسکے بال بھوترے سخت ہون تو نشان شجاعت کا اور دماغ کی صحت کا ہی * اور نرم بال علامت نامردی اور ڈرپوکنے کی اور سردی مغز کی سبب کم فہمی کا * اور شانون پر بہت بال ہونے سے دلاوری اور بیوقوفی ثابت ہوتی ہی * اور بہت بال پیٹ اور سینے پر نشان گھبراہٹ اور کم سمجھ اور کند طبیعت کا اور ظلم کی خواہش کا ہی * اور زرد بال باعث حماقت اور بدبلے اور جلد غصہ ہونے کا ہی * اور سیاہ بال نشان عقل اور دریافت اور منصفی کا ہی * اور جو بال نہ بہت سرخ ہون نہ سیاہ نشان یکسان خوبیون کا ہی * اور پیشانی کی دلیلین حکیمون نے یہہ بیان کی ہین کہ جو ماتھا چوڑا کہ آسپر چین اور خط شکن کے ہون نشان دشمنی اور دیوانگی اور جھوٹھی ڈینگون کا ہی * اور پیشانی پتلی اور ڈبلی سبب اوچھاپے اور سو مپنے اور عاجزی کا ہی * اور جو ماتھا کہ موافق ہو اور اُسپر خط نہ ہون نشان راستی اور درستی اور سمجھ اور دانائی اور ہوشیاری

اور تدبیر کاری کا ہی* اور دلیلین بینی کی یہہ ہین* جسکی ناک
پتلی ہو نشان چرب زبانی اور نرمی اور ملایمی کا ہی* اور تیڑھی
ناک نشان شجاعت کا اور چوڑی ناک علامت شہوت اور
دوستی کی ہَے* اور نتھنون کی کشادگی دلیل غصے اور جھوٹھ
کی ہی* اور جو ناک کہ نہ پتلی نہ لنبی نہ چوڑی ہو نشان فہم اور
عقل کا ہی* اور دلیلین گوش کی یہہ لکھی ہین* کہ بڑے کان نشان
نادانی کے ہین لیکن ایسے آدمی کو بہت یاد رہتا ہی پر بغصے
وقت تند خوئی کرتا ہی* اور چھوٹے کان نشان بیوقوفی اور چوری
کے* اور جو کان موافق ہین اُنسے اُسکے احوال کی خوبی اور
ہمواری معلوم ہو جاتی ہی* اور دلیلین ابرو ون کی اِس طرح
ہین کہ جسکی بھوین بڑی اور بہت بال ہون اُسکو غرور
اور لاف زنی ہوگی* اور جسکی بھوین سیاہ اور موافق
نہ چھوٹی نہ بڑی ہون اُسکو عقل و دینداری ہوگی* اور دلیلین
چشمون کی سمجھہ کہ کیری آنکھین سب سے بدتر ہین جو آنکھہ
کیری اور بڑی اور تیز نظر ہو تو نشان خیانت اور بے حیائی
اور دشمنی اور سستی کا ہی* اور دُھسی ہوئی آنکھہ کم
حرکت علامت نادانی اور کُند ذہنی کی* اور جلد حرکت آنکھہ کی اور

نظر کی نشان مکر اور بہانہ اور چوری کا ہی * اور سرخی آنکھہ کی دلیل شجاعت اور دلاوری کی * اور زرد نقطے آس پاس آنکھہ کے ڈیلے کے سبب جھگڑا اور شرارت کرنے کا * اور موافق آنکھہ نہ چھوٹی نہ بڑی نہ بہت سیاہ نہ سرخ نشان دانائی اور راستی اور دینداری کا ہی * اور دلایلین دہن کی کشادہ منہہ والا شجاع ہوتا ہی * اور جسکے ہونٹھہ موٹے ہیں وہ بیوقوف ہی اور موافق ہونٹھہ رنگ سرخ نشان اچھی عقل کا ہی * اور دلایلین دندان کی بڑے دانت جو برابر نہون تو نشان مکر اور بہانے اور چوری کا ہی * اور چھدرے دانت برابر علامت عدالت اور ایمان داری اور تدبیرگاری کی ہی * اور دلایلین رخسارونکی سنو جسکے گال موٹے پھولے ہوئے ہون وہ نادان اور بدخو ہوتا ہی * اور جسکے گال بغیر آزار کے دبلے اور زرد ہون وہ دل کا کھوتا اور بدخصلت ہوگا * لیکن جسکے گال موافق ہیں وہ سب خوبیون مین خوب ہی * اور دلایلین آواز کی بڑی آواز والا شجاع اور مرد ہوگا * اور مہین آواز نشان بدگمانی اور وہم کا اور موافق آواز علامت نیکی اور خوش تدبیری کی *

اور جو کوئی نکیا کر بولے وہ احمق اور مغرور اور ناسمجھ ہوگا *
اور دلیلین سخن کی بوجھ بھار سے بات کہنی نشان خوبی کا
ہی * اور بات کہنے مین ہاتھ ہلانا سبب براپے اور تدبیر کا ہی *
دلیلین گردن کی * چھوٹی گردن والا مکر اور بدی کریگا اور
لنبی اور دُبلی گردن نشان نامردی اور بیوقوفی کا * اور موٹی
گردن والا نادان اور بہت کھانے والا ہوتا ہی * اور جسکی
گردن موافق ہی وہ منصف اور تدبیر کار ہوگا * دلیلین شکم اور
سینہ کی * جسکا بڑا پیٹ ہو وہ جاہل اور احمق اور نامرد ہوتا
ہی * اور جسکا پیٹ اور چھاتا صاف اور موافق ہوگا وہ عقلمند
اور دانا ہی * اور دلیلین شانے اور پشت کی * چوڑا پا دوشانون
اور پیٹھ کا نشان جوانمردی اور کم عقلی کا ہی * اور جو دونون
شانے پتلے ہون تو وہ بدخصلت اور بےدین ہوگا * دلیلین کف
دست اور انگلیون کی * جسکی ہتھیلی اور انگلیان لنبی ہون وہ
عقلمند اور ہر کام مین صاحب تدبیر اور سب خوبیان اُس
مین ہونگی * دلیلین ساق کی * موٹی پنڈلیان نشان نادانی اور
سخت روئی کا ہی * اتنے لچھن اور نشان فراست کے جو دانا
عقلمند ہین اُنکو دنیا کی خلقت کا بُرا بھلا احوال معلوم کرنے کے

لئے کفایت کرتے ہیں* یہان تامک عبارت ذخیرے کے مصنف کی ہی لیکن اسباب فراست میں ایک نکتہ لایق دریافت کرنے کے ہی وہ یہہ نکتہ ہی کہ جو جو صفت حکیمون نے اِن دلیلون پر مقرر کرکے لکھے ہیں واسطے عوام الناس کے ہیں کہ جن شخصون نے اپنے خلق بدلنے میں کوشش نہین کی اور خصلت درندون اور چارپایونکی نہین چھوڑی اور آدمیت کی خو سیکھہ کر انسانیت کے درجے کو نہین پہنچے* اور جنھون نے اپنے چلن اور عادت کو عبادت اور ریاضت کے سبب یا پیر اور اُستاذ کی نصیحت کے باعث یا تربیت اور صحبت سے عالمون کی یا اگلے زمانے والون کی خوبیان اور احوال سُننے سے اپنے تئین صلاح اور پرہیزگاری سے آراستہ کیا ہو سوایسے انسان کو شریر اور بدکار نہ سمجھا چاہیئے اگرچہ اُن کے بدن میں ساری علامتین بدذاتی اور کھُراپلے کی ظاہر ہون* چنانچہ یہہ حکایت اخبار یونان میں لکھی ہی کہ افلاطون حکیم کسو ایسے پہاڑ پر رہتا تھا کہ سوا ایک گھاٹی کے اور راہ نہ تھی سو اُس درہ میں ایک مصور کو تعینات کیا تھا اور یہہ بات مقرر کی تھی کہ جو کوئی میری ملاقات کو آیا چاہے پہلے اُسکی تصویر کھینچ کر میرے پاس لاؤ تو میں اُسکی شبیہ کے نشان اور خط

وہاں سے ساری خو بو اُس شخص کی دریافت کرون
اگر جانون کہ میری مجلس کے لائق ہی تو بلاؤن نہین تو اُسے
اپنی صحبت مین دخل ندون * تب سے جو آدمی اُس حکیم کے
ملنے کی آرزو کر کے آتا وہ چتیرا اُسکی شکل کو لکھ کر افلاطون
کے پاس پہچاتا وہ حکیم الہی اُس تصویر مین غور فرماتا اگر مناسب
ملاقات کے سمجھتا تو بلاتا نہین تو وہین سے جدا کروا تا * ایکبار کوئی
بزرگ آیا اُنکی صورت نقاش کھینچ کر حکیم کے روبرو لایا
افلاطون نے فرمایا کہ ایسا آدمی میری صحبت کے لایق نہین *
جب یہہ خبر اُس نیک خو کو پہنچی سُنکر یہہ پیغام حکیم کے پاس
بھیجا کہ آپ نے جو کچھ میری خصلتین بموجب فراست کے
ٹھہرائین ہین سچ ہی کہ مین آگے ایسا ہی تھا لیکن اب مین
نے بہ سبب ریاضت کے سب کا علاج کیا اور بالکل بدل ڈالی ہین *
تب افلاطون نے اُسکو بلایا اور اپنی صحبت مین ملایا * پس
اِس نقل سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ خواہ نخواہ فراست کی دلیلون
پر کام نکیا چاہیے کچھ اپنی عقل اور سمجھہ کو بھی دخل دیا چاہیے
اور الہام الہی کے فیض سے جو صاحب دولتون اور نیک
طالعون کو ہوتا ہی قوی بھروسا رکھا چاہیے * قطعہ * صاحب مال بد

دین کے دل مین * فیض الہام آپ دے ہی خدا * راہ حق وہ کبھو نہ بھولیگا * نور اُسکا ہی جس کا راہ نما * چھبین تیسوان باب بکتمان اسرار مین * یعنے دل کے بہید کو چھپائے رکھئے * راز پوشیدہ رکھنے سے سلطنت کا داب رہتا ہی اور رازکی کامون کے ظاہر کرنے سے بہت سے خطرے اور وسواس ہین * روایت تواریخ مین لکھا ہی کہ حضرت رسالت پناہ درود ہو جیو خدا کا اُنپر اور اُنکی آل پر بعضے سفر مین اپنے ارادے کو چھپاتے اور زبان مبارک سے اِس طرح بیان فرماتے کہ سُننے والونکا دھیان اوُر طرف جاتا اور حضرت دوسری طرف توجہہ کرتے جو برعکس اُنکی سمجھہ کے ہوتی * اور اگلے زمانے کے صاحب جرات اور عالی ہمت اِسی بات پر عمل کرتے * خصوصاً لڑائی کی دُھن مین یہہ منصوبہ ضرور ہی * ابیات * ترے چاہئین ایسے کردار ہون * کہ انسان نہ اُن سے خبردار ہون * سکندر جو پورب کا کرتا سفر * تو پچھم طرف کرتا خیمے کا در * نہین ساجھی اِس کام مین کوئی ترا * سوا تیرے یہہ بھید نہین جانتا * جو ہو غیر واقف ترے بھید کا * تو اُس عقل و دانش پہ رونا بھلا * نصیحت * اور یہہ بات مشہور ہی کہ آدمی کو لازم ہی کہ تین باتونکو چھپاوے

ایک نو جوان جانے کا قصد رکھتا ہو اور جدھر جاوے غیر سے نہ کہے دوسرے اپنی دولت کو نہ جتاوے * تیسرے اپنے دین کی بات نہ چلاوے اِس لئے کہ اگر سفر سے اور راہ سے آگاہ کریگا تو دشمن گھات مین رہینگے اور دغا کرینگے * اور اگر مذہب کا چرچا کریگا تو بُرے اور دشمن بہت ہین کہان سے کہان بات پہنچاوینگے * اور جو اپنے دھن مال پر اِترا ویگا تو لالچی دغابازون کے ہاتھہ سے دُکھہ پاویگا اور آخر اپنے کہئے سے پچتاویگا * پس جو بھید تیرے دل مین ہی اُس کا پوشیدہ رکھنا ہی سب سے بہتر ہی * کیونکہ واقف راز کا دنیا مین کمتر ہی *

ابیات * نکر بھید اپنا کسی سے بیان * کہ دنیا مین محرم کہان ہی کہان * پھرا سیر کرتا کہین سے کہین * پہ دیکھا کہین یار بھید و نہین *

نصیحت * حکیمون کا قول ہی کہ آدمی کے دل کی بات دو صورت سے باہر نہین یا اُس مین ذکر خوشی اور سکھہ کا ہی یا مذکور محنت اور دُکھہ کا * پس یہہ دونون طرحین لائق پوشیدہ رکھنے کے ہین اگر مال و دولت کی ہی تو بھی نہ کہے کہ نظر دشمنون اور حاسدونکی اُس پر نہ پڑے اور لالچیون کے ہات سے پناہ مین رہے * اور اگر سختی اور مصیبت کی بات ہی تو بھی چھپاوے

رکھے کہ دوستون کے دل کو سُننے سے رنج و ملال نہ پہنچے * اور
دشمنون کو طعنے دینے کی جگہہ نہ ملے * اِسی سبب سے دانا
بطور نصیحت کے کہہ گئے ہیں * قطعہ * بھید اپنا تو کسو سے کچھ
ناکہہ * کیونکہ اُسمین یا خوشی ہی یا ملال * غم اگر ہو گا
تو کُڑھہ جاوینگے سب * اور خوشی سے ہووےگی شادی کمال *
پس کسو سے اپنا بھید ظاہر نہ کر * دل مین رکھہ اور مُنہہ سے
ہرگز مت نکال * نصیحت * ایک حکیم سے کسو نے صلاح پوچھی
کہ اگر کوئی ایسا بھید ہو جسے دل مین نہ رکھہ سکون تو اُسے
کس سے کہون جو امانت رکھے اور کسو سے ظاہر نہ کرے *
جواب دیا کہ جب تو اپنے بھید کو کہ وہ تیرے کام کا ہی اپنے پیٹ
مین نہ رکھہ سکے اور دوسرے سے کہے پس جس شخص کے
کام کا نہین وہ کسواسطے اپنے دل مین جون کا تون رکھیگا *
بیت * جو تو ہی چھپا سکتا نہین راز کو اپنے * بدنام نکر کُھلنے سے
ہمراز کو اپنے * نصیحت * سُنا ہی کہ سکندر نے اپنا راز ایک
شخص سے کہا اور اُسکے پوشیدہ رکھنے مین بڑا تقید کیا
لیکن تُرت وہ بھید مشہور ہو گیا اور سب کے کان پڑا یہانتک
کہ خود پادشاہ نے بھی سُنا * بلیناس حکیم سے کہا جو آدمی بھید

کو ظاہر کرنے اُسکی کیا سزا ہی * حاکم نے کہا میں خوب طرح
نہین سمجھا کھول کر فرمائیے * سکندر نے کہا میں نے فلانے شخص
سے ایک بھید کی مصلحت کی تہی اُس نے اُسکو برملا کر دیا * سو
مین اُس سے رنجیدہ ہوا ہون چاہتا ہون کہ اُسکو خوب
سیاست کرون اور تنبیہہ دون * حکیم نے التماس کیا ای
شہنشاہ اِس سے دق مت ہو اور عتاب نہ کرو کہ اپنا سر تم نے
آپ ہی کھولا ہی ہرگاہ وہ بھید تمہارے دل مین تھا اور تم
اُس کا بوجھہ اُٹھا نہ سکے پس اگر غیر اُسکو جی مین نر کھہ سکا
کیا مضایقہ ہوا * قطعہ * بھید اپنا اپنے دل مین رکھہ کہ ہی محرم کہان *
اپنا ہم دم آپ ہی ہو رہ کہ ہی ہم دم کہان * پوچھا مین پیر خرد
سے دوست یک سان ہی کہین * بولا چُپ رہ تو جو چاہے ہی
وہ ہی یہان کم کہان * چھبیسوان باب اِغتنام فرصت مین *
یعنے وقت کو غنیمت جاننا * داناؤن اور عقلمندون کے
دل کے آئینے مین روشن اور ظاہر ہی کہ زندگی اِنسان کی
بجلی کی مانند چلی جاتی ہی اور جوانی کا وقت دریا کی لہرون کی
طرح بہا جاتا ہی بو گھڑی گذرتی ہی نعمت بے بدل ہی قدر
اُسکی سمجھا چاہئے اور جو دن کہ گذرا جاتا ہی غنیمت ہی کہ

بھروسا نہین آنیرکا اُسکو ضایع نکیا چاہئے * بیت * جو دم کہ گذرے ہی اُسکا نشان تو مت ڈھونڈھ * کہ زندگی کا جو فاصد ہی اُسکا نہین ہی پتا * جو دن زندگانی کے گذرے پھر اُن کو ہاتھہ لانا مقدور سے باہر ہی اور جو باقی رہے ہین وہ غیب کے پردے مین پوشیدہ ہین * جو وقت گذر گیا ہی اور جو آگے آنیوالا ہی اِن دونون کے بیچ مین ایک دم ہی کہ اُسکو عالی کہتے ہین اُسی کو اپنی عمر کا دم جانا چاہئے اور اپنا کام اُس عرصے مین کیا چاہئے * قطعہ * غنیمت جان تو اس وقت کو اور اپنے جینے کو * کہ آخر دونون کو لازم ہی تیرے ہاتھہ سے جانا * جو عاقل ہی سو دنیا پر نہین دل باندھتا ہرگز * نہین کرتا بھروسا عمر کا اپنی جو ہی دانا * پس ایسی پانی پھرتی زندگی اور بے بھروسے عمر کے درمیان صاحب دولت وہ شخص ہی کہ بزرگی کے نشان ظاہر کرنے مین اور مہربانی اور فیض کی نہرین جاری کرنے کے سبب سے نیکنامی اور خوبیان یادگاری چھوڑے کہ دوسری زندگی خیر کا نام ہی * قطعہ * جو چاہے تو کہ ہمیشہ مین اِس جہان مین جیون * تو ذکر خیر سے باقی ہی آدمی کا نام * یہہ مال و جاہ اور اسباب کچھ نہین رہتا * کہ آدمی کا فنا سے ہی آخرش انجام * فکر مین کرتا ہون ہرچند حاصل

دنیا * سواے نام نکو کے نہین ہی دوسرا کام * حکایت * کہتے ہین کسو مرد خدا کی تعریف پادشاہ کے دربار مین لوگون نے بہت سی کی اور مذکور اُنکی خوش گوئی اور کمال کا اور بزرگی اور خصلتون کا حد سے زیادہ بیان کیا یہان تک کہ پادشاہ کو اُنکی ملاقات کا شوق بے نہایت ہوا اور اُنکے حاضر ہونے کے لئے پادشاہی فرمان عنایت فرمایا * وہ بزرگ جب حضور مین آئے بعد سلام بجا لانے کے بولے کہ جہان پناہ کی عمر ہزار برس کی ہوجیو * پادشاہ نے کہا پہلے پہل آتے ہی تم نے ایسی مشکل بات کہی اور جھوٹھی دعا دی یہہ بات تم سے آدمی سے بعید معلوم ہوتی ہی * جواب دیا کہ انسان کی زندگی فقط تندرستی اور صحیح البدنی نہین ہی اور یہہ بھی سب جانتے ہین کہ عمر آدمی کی ہزار سال کی نہین ہوتی پر جو نیکی کے ساتھہ مرنے کے پیچھے نام باقی رہ جائے تو گویا دوسری حیات پائی * میرا مطلب اِس دعا سے یہہ تھا کہ نشان آپ کا ہزار برس تک دنیا مین قایم رہے * قطعہ * ہو جس کا نام یہان نیکی سے مشہور * مرے تو اُسکو دانا زندہ جانین * اور جو بدکار اور بدنام ہووے * جو جیتا بھی رہے تو مُردہ جانین *

اور اسی مضمون کی یہہ بیت ہی * بیت * مرتا نہین مرد نیکو نام ای سعدی ہرگز * نام نیکی بسے ناین جس کا وہی مرتا ہی *

حکایت * ایک بزرگ نے اپنے رسالے مین لکھا ہی کہ نوشیروان کا طاق اگرچہ بلند تھا اور تمام عالم مین مشہور ہوا لیکن اُسکے کنگورون کے اونچے ہونیکا اچنبھا نہین نہ خوش اسلوبی شہ نشین اور کھڑکیون کی سراہی جاتی ہی کیونکہ کتنی ایک اینٹین اوپر نیچے رکھنی اور کئی محرابین اور دروازے بنانے کچھ بڑا کام نہین لیکن عقل کی نظر سے بڑھیا کی جھونپڑی کو غور کرکے دیکھا چاہیے کہ پادشاہی محل کے ایک گوشے مین واقع ہوئی تھی * اُسکی نقل یون ہی کہ جس روز وہ عمارت کسری کی بن چکی اور تیاری شہ نشین اور برآمدون کی پوری ہوئی پادشاہ نے حکیمون اور مصاحبون کے گروہ کو فرمایا کہ خوب طرح تامل سے دیکھو کہ اِس مکان مین کچھ عیب یا خلل باقی رہا ہو تو مین اُسکے دور کرنے کی فکر کرون * اُنھون نے چارون طرف اُسکے پھر کر نگاہ کی تب حضور مین آکر التماس کیا کہ جہان پناہ اِس عمارت کی بلندی کا ہاتھہ عطارد کی کمر سے پٹکا کھولتا ہی اور کنگورہ اُسکا ایسا اونچا ہی کہ زحل کے بالاخانے پر اپنا

قدم رکھا ہی * قطعہ * مکان ایسا مبارک فلک کو یاد نہین * عمارت ایسی بلند آسمان نے نہین دیکھی * جو پہلے مرتبہ دولت نے اُسکا در کھولا * گویا کہ کھولی جہان پر بہشت کی کھڑکی * کوئی خلل اِس محل کے ستونون مین اور کچھ عیب اُسکی دیوارون مین نہین سوا اسکے کہ ایک کونے مین ذرا سا ٹیڑھا اور چھوٹی سی کوٹھری رہ گئی ہی اُسکے تابدان سے دھوان باہر بھرتا ہی اور دیوارون کو میلا اور کالا کرتا ہی * اگر یہہ بات موقوف ہو جاے تو بہت مناسب ہی ایسا عیب ایسے مکان عالیشان سے دور کرنا لازم اور ضروری کسری نے فرمایا وہ گھر ایک بڑھیا کا ہی کہ اُسنے ساری عمر اپنی اُس مین کاٹی ہی اور وہین اُسکی زندگی کا سورج غروب ہونے کو آیا * مین جس وقت نیو اِس عمارت کی رکھواتا تھا اور معمار سوت کھینچتے تھے اُس گھر کے سبب سے صحن سایبان کا درست نہوتا تھا اِس لئے مین نے ایک آدمی اُس پیرزن کے پاس بھیجا اور پیغام دیا کہ اِس حجرے کو جتنی قیمت پر چاہے میرے ہاتھ بیچ کہے تو روپئے اشرفی تیری زمین مین بچھا دون نہین تو ایک حویلی

تیرے رہنے کے لئے اِس سے بہتر تیار کروا دون * اُس نے جواب
دیا کہ ای پادشاہ ایک تو اِس گھر مین مین پیدا ہوئی ہون اور
اپنا سارا جنم یہین گنوایا ہی مجھکو اِسس سے اُلفت ہی *
دوسرے سارا ملک مین تیرے حکم مین دیکھہ سکتی
ہون اور تو یہہ چھوٹا سا گھونسلا میرے پاس نہین دیکھہ
سکتا * مین یہہ بات سُنکر ڈرا اور جب ملک مکان تیار ہوا
پھر ہرگز نہ ٹوکا * اب ہر وقت دُھوان اُسکے روزن سے آتا ہی
اور روالون کو خراب اور دماغون کو پریشان کرتا ہی * لاچار
ہوکر پھر کہلا بھیجا کہ اِتنا دُھوان کیون کرتی ہی * جواب دیا کہ اپنے
لئے کچھہ پکاتی ہون اور کھاتی ہون * یہہ بھی سُنکر چُپ ہو رہا جب رات
ہوئی ایک خوان مرغ کے دم پخت کا بہت احتیاط سے اُسکی
خاطر بھیجا اور کہا مائی ہمیشہ رات کو ایک خوان طرح بطرح
کی نعمتون کا تیرے لئے بھیجا کرونگا تو اُس چھوٹی سی جگہہ مین
آگ مت روشن کیا کر دُھوئین سے میرا طاق سیاہ ہوتا
ہی * بولی کہ دنیا مین بہت بھوکھے پیاسے فاقون کے مارے جیتے
بھُنتے ہین اور مین گھی مین تلا ہوا مرغ کھاون یہہ کب درست
ہی * اپنے پیدا کرنے والے سے ڈرتی ہون کہ ستّر برس تو بوڑھی

روتی اَوَر اپنی حلال کی چھاچھہ کہائی ہی اب جھوٹا مرغ اور حرام کا حلوا نکھاؤن * یہہ جھونپڑی میری جون کی تون قایم رہنے دے کہ تیرے مکان کی زیبایش اور تیرے انصاف کی خوبی ہی * اس واسطے کہ جب تیرے امیر اور نوکر چاکر دیکھینگے کہ تو کمال انصاف سے روا نہین رکھتا کہ یہہ اندھیری کوٹھری میری مجھہ سے چھینے تو وہ بھی رعیت کی مِلک املاک پر دست درازی نکرینگے * اور ایک بات اَور بھی ہی کہ طاق تیرا مدت تلک نہین رہنے کا پر میرے گھر کا قصہ مدتون تلک اِس زمانے مین چلا جاویگا اور تواریخ مین لکھا رہیگا * یہہ حجت معقول اُسکی مین نے سُنکر پسند کی اور اُسکے پر توبس رہنے پر راضی ہوا ہون * حکایت * کہتے ہین کہ ایک دُبلی سی گاے اُس بُڑھیا کی تھی ہمیشہ فجر کو گھر سے باہر کرتی اور میدان مین لیجاتی شام کے وقت پھر لے آتی اِن دونون وقت وہ گاے اُس رنگ برنگ فرش پر کہ آگے بارگاہ کے بچھے تھے آتی جاتی * ایک روز کسو مصاحب نے دانشا کہ اے ماما جو اتنی شوخی مت کر کہ دبدبہ اور دہشت سلطنت کی کہوتی ہی * وہ بڑبڑانے لگی کہ بادشاہو نکا رعب ظلم سے گھٹتا ہی نہ کہ انصاف سے * اور

ہمت سلطنت کی نادانی سے کم ہوتی ہی نہ عقل سے * مین یہہ حرکت پادشاہ کی نیکنامی کے لئے کرتی ہون اور اُسکی عاقبت بخیر چاہتی ہون * واقعی سچ کہتی تھی آج تک اس بات کو ہزار برس گذر چکے پر کہانی بڑھیا کی جھونپڑی کی اور نوشیروان کے طاق کی اب تک کتابون مین لکھتے ہین اور زبانی بھی کہتے ہین * بیت * یہہ نیک عمل کا ہی بدلا کہ دنیا مین اب تک * بنا بنایا ہی جیسا تھا طاق کسری کا * نصیحت * کلمات منوچہر مین لکھا ہی کہ دنیا اعتماد کے لایق نہین دانا وہی کہ چند روز کے اقبال پر دل نہ لگائے بالکہ جی مین سوچے اور سمجھے کہ جکو بادشاہ حقیقی نے سلطنت بخشی تو حق اسکی عنایت کا اُسپر فرض ہوا * اور وہ حق یہہ ہی کہ دنیا اور دین مین نیکی جمع کرے اور چال مہربانی اور بخشش کی نہ چھوڑے تو دنیا مین نیک نام جئے اور عاقبت مین بھی عاقبت بخیر ہو * بیت * تو مروت اور جوانمردی کا پہلے یار ہو * پھر تخت و تاج سے اپنے تو برخوردار ہو * حکایت * کہتے ہین کہ کیقباد نے اپنی سلطنت کا عقل کی روشنی کی قوت سے بند و بست کیا اور اچھے اچھے ضابطے اور قاعدے مقرر کئے * چنانچہ

ایک نشان اُسکی خوبی کا یہہ تھا کہ سخنوروں اور شاعروں کو دوست رکھتا اور کہتا کہ آدمی کا نام دو صورت سے باقی رہتا ہی ایک مدح سے دوسرے عمارت بنانے سے * قطعہ * گر نہوتا شاہنامہ کوئی کیون کرجانتا * کس لئے رستم لڑا جمشید و کاوہ کون تھا * نام بہرامی کیا نظم نظامی نے بلند * انوری کے شعر سے ہی وصف سنجر کا کھلا * نصیحت * کہتے ہیں کہ سلطان محمود کا ایک باغ تھا جیسے بہشت کہ جسکی سیر کرنے سے دل مانند گل کے کھل جاوے اور جی میں تازگی آوے * اور اُسکی پاکیزگی اور صفائی مانند باغ جنت کے روح کو تازہ اور خوش کرے اور نہایت طراوت اور سیرابی میں گلستان اِرم سے سرسبز * ابیات * بہت پھولوں سے کھل رہا تھا وہ باغ * ہر اک پھول روشن تھا جیسے چراغ * اور بوٹے لگے تھے لب جوے پر * نسیم اور صبا نے ملا تھا عطر * درخت اُسکے طوبی سے تھے خوشنما * اور گھاس اُسکی سوسن تھا گویا اُگا * اُس میں اپنے باپ کی کہ ناصرالدین سبکتگین اُن کا نام تھا ضیافت کی کہ آسمان کے رکاول نے اُس خوبی کی مجلس نہ دیکھی ہوگی اور زمانے کے سفرہ چیین نے اپنے کانوں سے اُس تیاری کا دسترخوان

نہ سُنا تھا قسم بہ قسم کے کھانے مزے دار لہ بہشت کی نعمتون کا ذایقہ دیتے تھے چنے * اور طرح بطرح کے شربت کہ مٹھاس اُنکی شراب کوثر کا مزا بخشتی تھی حاضر کئے * ابیات * نعمتین خوشبو بھی بے انتہا * دیتی تھین جنت کے میودن کا مزا * مرغ مونے ایسے دستر خوان پر * گویا دستر خوان کے اُگلے تھے پر * لوز اور حلوے ہر اک اقسام کے * پستون کے اور کشمش و بادام کے * جب نوش جان فرما چکے اور فراغت کر کے بیٹھے بیٹے نے باپ سے پوچھا کہ یہہ باغ نظر مبارک مین کس نقشے کا معلوم ہوتا ہی * ناصر الدولہ نے فرمایا کہ ای باباجان یہہ باغ نہایت دلکشا اور پر فضا اور سب میوون سے لدا ہی لیکن اُمرا اور نوکر ہماری سرکار کے بلکہ رعیت پرجا ایسا باغ بنا سکتے ہین پادشاہون کو لایق ہی کہ ایسا باغ بناوین کہ اور کوئی ویسا نہ بنا سکے اور جیسے اُس مین میوے ہون کبھو کسو گلشن مین ہاتھہ نہ لگین * سلطان نے عرض کی کہ وہ کیسا باغ ہوتا ہی * ارشاد کیا کہ پودھے مروت اور انعام کے حکیمون اور عالمون اور شاعرون کے دل کے باغچے مین. تمھارا وُ تو ایسا پھل تمھین ملے کہ جاڑے کا پالا اور گرمی کی لون اُس مین اثر نہ کر سکے * اسی کے حق مین

نظامی عروضی شاعرنے کہا ہی * قطعہ * بلند عمارتین ایسی بنا گیا محمود * ہر ایک اُن مین سے تھی آسمان کے ہمتا * جو آج دیکھو تو اِک اینٹ اُنکی نہین باقی * مگر جو عنصری نے مدح کی سو ہی برپا * اور اِسی طرح کا یہہ قطعہ مشہور ہی * قطعہ * نوشیروان کو باغ بنانے کا تھا خیال * بولا بزرجمہر کہ ای شاہ کامران * پانی زمین مالک کا ہی آج تیرے ہاتھہ * ایسا لگا تو باغ اِس عالم کے درمیان * جس مین درخت ایسے ہون نیکی ہو جنکا پھل * اِس باغ عمر کو ہی بہار اور کبھی خزان * سینتیسوان باب رعایت حقوق مین * یعنے حق دارون کے حق پہچانے اور ہر ایک کا حق ادا کرے * سو یہہ حق شناسی تمام بنی آدم کے فرقے کے سر پر عموماً اگرچہ لازم ہی پر صاحب دولت اور خداوند قدرت کے اوپر خاص کر واجب ہی * اِس واسطے کہ حق پہچاننے کے سبب نیک ذاتی اور خوشخوئی کی دلیلیں ظاہر ہوتی ہی اور بزرگی خاندان کی اور نیک معاشی کی صحبت درست پڑتی ہی * پس ضرور ہی کہ خالق کی نعمتون کے حق ادا کرکے ماباپ کی پرورش اور پیار کے حق بجالاوے * اِس لیئے کہ پروردگار نے اپنی رضامندی کو اُنکی خوشی کے ساتھہ کر دیا ہی * چنانچہ حدیث قدسی مین حکم کیا ہی کہ جس سے

راضی ہیں والدین اُسکے پس ہم بھی اُس سے راضی ہیں * اور اُنکی خدمت بجا لانے کا اپنی بندگی کے برابر درجہ دیا ہی * خدا کا حکم ہی کہ اگر میری عبادت کیا چاہو تو مادر و پدر کے ساتھہ نیکی کرو * یہہ مقرر ہی کہ خوشنودی ماباپ کی دنیا میں سبب دولت اور نعمت کا ہی اور دین میں واسطہ نیکی اور رہنمائی کا رستے کا * رباعی * جو ہر مرتبہ پرویز سے نوشش رہا * بہت دولت اور درجہ اُسکا برتہ ۱۵ * جو خسرو سے شیرویہ تھا بے ادب * تو کم بختی سے خاک میں وہ ملا * روایت ہی مالک دینار رحمت اللہ کی اُس پر کہ ایک برس وہ حج کو گئے تھے * جب حاجی عرفات سے پھرے رات کو مالک نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے آسمان پر سے اُترے ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ اِس سال کس کا حج قبول ہوا * اُس نے جواب دیا کہ سب آدمیوں کا حج قبول پڑا لیکن احمد جو بیٹا محمد بلخی کا ہی اُتنی دور سے محنت سفر کی اُٹھا کر آیا اُسکا حج قبول نہوا اور اِس سعادت عام سے بے نصیب رہا * مصرع * تیری گلی سے جو محروم ہو کہاں کا ہو * مالک گھبرا کر چونک اُٹھا اور اِس حیرت سے صبح تک نہ سویا * فجر ہوتے ہی چلا اور خراسان کے

قافلے کو تلاش کر کے لوگون سے احمد بن بانی کو پوچھنے لگا * جاتے
جاتے ایک بڑے خیمے کے نزدیک جا نکلا دیکھا کہ قنات تنبو کی کھلی
ہی اور ایک جوان خوبصورت پلاس پہنے ہوئے بیڑی
پانوں مین اور طوق گردن مین پڑا بیٹھا ہی * جون اُسکی نگاہ
مالک پر پڑی سلام کیا اور بولا ای مالک جس جوان کو تو نے
خواب مین دیکھا ہی کہ حج اُسکا قبول نہین ہوا وہ مین ہی ہون
اور یہہ موٹا کپڑا اور طوق زنجیر نشان میری کم نصیبی کا ہی *
مالک کہتا ہی کہ اُس شخص سے یہہ بات سُنکر مین حیران ہوا
اور پوچھا کہ الله اکبر جب تو ایسا روشن ضمیر اور غیب
دان ہی پس یہہ نہین دریافت کرتا کہ بدقسمتی تیری کس
باعث ہی * بولا اب مجھے معلوم ہی کہ میرا باپ مجھہ سے ناخوش
ہی اِسی سبب میری یہہ حالت بنی ہی * مین نے پوچھا قبلہ گاہ
تمھارا کہان ہی * بولا اِسی قافلے مین ہین * تب مین نے کہا ایک
آدمی میرے ساتھہ کر دو تو تمھارے والد کے نزدیک جا کر گناہ
تمھارے بخشادُن شاید میرے کہنے سے معاف کرین اور
راضی ہون * اُسنے ایک خدمتگار میرے ہمراہ کر دیا جون
مین وہان پہنچا دیکھتا ہون تو ایک سایبان کھنچا اور فرش

شاہانہ بچھا ہی اور ایک بڈھا نورانی خوش محاورہ کرسی پر بیٹھا اور نوکر چاکر ڈھیر سے ہاتھہ باندھے سامھنے کھڑے ہین * مین نے آگے بڑھہ کر سلام علیک کی اُسنے کہا علیک السلام * تب مین نے پوچھا ای بزرگ تمھارے کوئی لڑکا بھی ہی * بولا ہی لیکن کپوت مین اُس سے خوش نہین * مین نے کہا ای شیخ تم خوب جانتے ہو کہ آج ایسا دن نہین کہ کوئی مسلمان کِسوکی طرف سے دل مین میل یا بدی رکھے بلکہ یہہ دن گناہ بخشنے کا اور دشمنون سے صاف ہو کر ملنے کا ہی * تمھاری خوبیون کے لایق نہین کہ اپنے فرزند کو عتاب مین گرفتار رکھو * میرا نام مالک دینار ہی آج کی رات ایسا خواب دیکھا ہی سو تمھاری خدمت مین آیا ہون اور خدا اور اُسکے رسول کو واسطے شفاعت کے درمیان لایا ہون * خدا کے واسطے بیٹے کے گناہ سے درگذر و اور اُسکی تقصیر معاف کرو * اُس مرد نے جب میرا نام اور یہہ کلام سُنا اُٹھا اور میری تعظیم کی اور کہنے لگا ای مالک مین نے یہہ نیت کی تھی کہ ہرگز اُس سے رضامند نہونگا * لیکن جب تم سا مرد بزرگ آیا اور دو امقدّ ایسا بڑا درمیان لایا خیر مین نے قبول کیا اور اُسکے گناہ

سے درگذرا اور دل سے خوش ہوا * مالک کہتا ہی کہ مین
اُس نیک مرد کو دعا دیکر اور بہت سی ترائیان کر کے رخصت
ہوا اور پھر اُس جوان کے پیچھے کی طرف آیا اِس واسطے
کہ اُسکو باپ کے خوش ہونے کی مبارک باد دون * دیکھا کہ
طوق گلے سے اور بیڑیان پانون سے اور ٹاٹ بدن سے اُتار کر
پاکیزہ پوشاک پہن کر تنبو سے باہر نکل کر شمیانے کے نیچے
بیٹھا ہی * جون اُسکی آنکھہ مجھپر پڑی بولا ای مالک خدا تجھے
جزاے خیر دے کہ میرے اور میرے قبلہ گاہ کے درمیان صلح
کرادی اب اُن کے راضی ہونے کے سبب میرا حج بھی قبول
ہوا * ابیات * تن ترا لخت جگر ہی باپ کا * اُسکے قطرے نے
تجھے موتی کیا * مرتبہ چاہے تو خدمت اُسکی کر * بھیک مانگ اور
آگے اُسکے لاکے دھر * لیکن ماکی دعا اور رضامندی باپ کی
خوشنودی اور مہربانی سے زیادہ پھل دیتی ہی اور بہت جلد
اثر کرتی ہی * حدیث مین فرمایا ہی کہ بہشت ماکے قدمون تلے ہی
جو کوئی اپنی والدہ کی خدمت اور اُنکے پالنے ادر کو کھہ مین
رکھنے کا اور گوہ موت کرنے کا حق سمجھیگا اور اُن کی جوتیون کی
دھول کو آنکھون کا سُرمہ کریگا البتہ بہشت مین نیک

گرداروں کے ساتھ رہیگا * بیت * خوشی ما کی جنت ہی
گردیکھیے * کہ رہتی ہی وہ ما کے پاوؑن تلے * اُسکے بعد اپنے
رشتہ داروں کے حق اور رشتہ رحم کا منظور رکھا چاہیے کہ یہہ
بھی اوٗر واجبات اسلام کے برابر ہی * اور جو کوئی صلہ رحم
کی رعایت اگر سے مقرر اُسکی عمر زیادہ ہو اور روزی کی
کشایش ہو * چنانچہ حدیث قدسی مین خدانے فرمایا ہی * کہ
مین رحمان ہون اور رحم میرے نام سے مشتق ہی جو شخص
اُسکو میرے اسم سے ملادے مین اُسکو اپنی رحمت
سے ملاوؑن * اور جو کوئی اُسکو کاٹے مین اُسے اپنی مہربانی سے
بریدہ کردون * روایت * کہتے ہین کہ اللہ نے حضرت موسی
علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ اپنے ناتے والون سے جو تیرے اقربا
ہین نیکی کر * موسی نے کہا الٰہی حکم کر تو مین اُسکے موافق
عمل مین لاوؑن جس مین تیری خوشی ہو * خطاب آیا کہ اُنکے
ساتھہ بھلائی کر کہ اگر تجھہ سے جدا ہین تو نامہ و پیام اور دعا
وسلام سے اور اگر نزدیک ہین تو داد و دہش اور بخشش
و انعام سے اور اگر دولتمند ہین تو ملاقات اور صفت و ثنا
کے کلام سے * بیت * اپنے اپنونکا جو حق پہچانے تو دولت بڑھے *

مرتبے مین ہو زیادہ اور درجے پر چڑھے * اور حق اُستاد اور پڑھانے والے کا بھی بڑا ہوتا ہی * جو کوئی حق معلم اور اخوند کا پہچانے اور اُنکی حرمت کرے غالب ہی کہ دونون جہان مین صاحب نصیب ہووے * کہتے ہین کہ دل سے خدمت اُستاد کی بجالانی خصلت اوتادکی ہی * اور اوتاد کا ایک گروہ ہی کہ وے خدا کے ولی ہین کہ قائم رہنا اِس جہان کا اُن کے ہونے کی برکت سے ہی * ابیات * بھلا مت تو حق اپنے اُستاد کا * کہ جسکے سبب علم تونے پڑھا * جو تجھکو نہین مہر اُستاد کی * تو محنت جو کی تونے برباد کی * جو اُستاد کا حق بجالاویگا * تو وہ آپ اُستاد بن جاویگا * اور اُنکا حق جو ہمسائے مین تیرے بستے ہین * یعنے اُنکے گھر تیرے محل یا حویلی کے آس پاس واقع ہوئے ہین * حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی خدا کی وحدانیت اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہی اور برحق جانتا ہی اُسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کو عزیز رکھے * اور حرمت رکھنی ہمسائے کی یہہ ہی کہ اپنے مقدور بھر اُنکو کچھ نفع پہنچاوے اور اپنے ضرر سے اور زبردستون کے زور سے بچاوے اور اُنھین ہر طرح پناہ دیوے * اگر مفلس اور فقیر ہاون تو ہمیشہ اُن کا احوال دریافت کرتا رہے *

حکایت * کہتے ہین کہ ایک غریب کسو طالعور کی
دیوار کے نیچے رہتا تھا اور فقر و فاقہ سہتا تھا اور کسو سے نکہتا تھا *
ایک دن اُس بختاور کا لڑکا اُس محتاج کے گھر مین
جا نکلا * دیکھا تو وہ شخص اپنے بال بچّون کو ساتھہ لئے کھانا
کھا رہا ہی * وہ طفل ایک دم کھڑا رہا اِس لئے کہ بھوکہا
تھا خواہش کھانے کی رکھتا تھا * اُنھون نے اُسکی تواضع نکی اور
بلا کر مُنہہ مین ایک نوالہ بھی ندیا * وہ روتا اپنا سا مُنہہ لئے
پھرا اور اپنی حویلی مین آیا * ما باپ نے اُسکے ڈبڈبائے آنسو
جو دیکھے کُڑھہ کر سبب رونے کا پوچھا * وہ کہنے لگا مین ہمسائے کے
گھر مین گیا تھا وہ سب کھانا کھایا کئے مجھے ندیا * باپ نے سُنکر
وہین حکم کیا رنگ برنگ کی نعمتین آموجود ہوئین * ہرگز اُنکو
دیکھکر نہ بھایا جیسے ہٹیلے لڑکون کی خو ہوتی ہی روتا تھا اور کہتا
تھا کہ میرے تئین وہی کھانا لا دو جو پڑوسی اپنے گھر مین کھا
رہا ہی * باپ نے بہتیرا بہلایا اور سمجھایا پر وہ ضد سے باز نہ آیا *
لاچار بیٹے کی ہٹ سے بے بس ہو کر ہمسائے کے گھر پر گیا اور
دستک دیکر اندر سے باہر بلا کر کہنے لگا کہ اے درویش
یہہ تجھے نچاہئے کہ تیرے ہاتھہ سے مجھے ایذا پہنچے * وہ غریب بولا

خدا نہ کرے کہ مجھہ سے کسو کو دُکھہ یا رنج ہو * اُس تونگر نے
کہا اِس سے زیادہ کیا ستم ہوتا ہی کہ میرا بیتا تیرے مکان مین
گیا اور تو اپنے لوگون کے ساتھہ کھایا کیا اور اُسکو نہ دیا آخر وہ
روتا ہوا آگیا * اب مچل رہا ہی اور ایڑیان رگڑتا ہی ہر ایک
چیز دینے ہیں بہات نہین اور چُپکا نہین رہتا تمھارا ہی کھانا مانگتا
ہی * درویش نے یہہ بات سُنکر ایک دم سر نیچے کیا پھر بولا
ای صاحب اِس مین ایک بھید ہی مجھہ سے مت پوچھو
کہ پردہ میرا اٹھتا ہی * قطعہ * جاند گھوڑے پہ چڑھا ہی تو خبر لے
اُسکی * کہ گدھا دُبلا ہی درویش کا کیچڑ مین پھنسا * گو سے
ہمسایۂ درویش کے تو آگ نہ لگ * یہہ جو تو دیکھے ہی اُسکے
سو دُھوان ہی دل کا * وہ دولت مند نہایت بد ہوا کہ خواہ
نخواہ اپنے دل کی بات کھول کر کہہ * فقیر نے کہا وہ کھانا جو ہم
کھاتے تھے ہم پر حلال تھا اور تمھارے لڑکے پر حرام * مین نے
مناسب نہ جانا کہ حرام کا طعام تمھارے فرزند کو کھلا دُون *
خواجہ بولا سبحان اللہ ایسا بھی کوئی کھانا ہی کہ ایک پہ
حلال اور دوسرے کو حرام ہووے * اُس غریب نے کہا
قرآن شریف مین یہہ آیت کیا تم نے نہین پڑھی جسکے یہہ

معنے ہیں * کہ جو کوئی ناداری اور لاچاری سے حیران اور رنجیدہ ہو تو حرام اُسپر حلال ہو جاتا ہی اور جو کچھ میسر ہوتا ہی کھاتا ہی * سو مجھہ پر تین دن صاف گذر گئے تھے کہ بال بچوں نے میرے کچھہ نہ کھایا تھا اور میرے ہاتھہ ایک دانہ نہ آیا تھا * جب کچھہ فکر نہ بن آئی حیران ہو کر آج فلانے میدان کی طرف جا نکلا * ایک گدھا وہان موا ہوا پایا تھوڑا سا گوشت اُسکا کاٹ کر میں لے آیا اُسکو غالی پکایا وہی مل جل کر کھا رہے تھے اتنے میں تمھارا لڑکا گیا میں اُسے اُس میں سے دے نہ سکا * اصل صورت یہی تھی جو میں نے تم سے کہی * بیت * رات تیری خوشی سے بیتے ہی * ہم پہ کیا جانے کیون کے بیتے ہی * اُس طامنمند نے جب یہہ بات سُنی رو دیا اور بولا ہی ہی اگر خداے تعالی قیامت کے دن مجھہ پر غضب فرماوے کہ تیرے ہمسائے میں ایسی صورت ہوئی تھی اور تو غافل رہا اُسکی خبر نہ لی تب میں کیا جواب دونگا * یہہ کہہ کر اُس غریب کا ہاتھہ پکڑ کے اپنے مکان میں لے آیا اور نقد و اسباب جتنا اُسکے پاس تھا آدھون آدھہ حصہ برادرانہ برابر کر کے اُسے دیا اور رخصت کیا * رات کو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو خواب میں دیکھا

کہ اُسکو فرماتے ہیں * ای خواجہ اِسی مہربانی اور خدا ترسی کے باعث جو تونے اپنے پڑوسی کے ساتھہ کی تیری تمام عمر کے گناہ بخشے گئے اور تیرے مال متاع میں برکت ظاہر ہوگی اور کل جنت میں میرے ہمسائے میں تجھے جاگہہ ملیگی * بیت * بترے بھو کے ہمسائے کی گریہہ تجھہ سے بن آوے * تو جنت میں پیمبر کا پڑوسی تو بھی ہو جاوے * اور جو شہر پاسے تخت پادشاہ کا ہوتا ہی وہ گویا عمر سلطان کا ہی * پس جو محتاج اور مفلس اُس نگر کے بسنے والے ہون اُنکا حق ہمسایگی کا مالک پر واجب ہی اور حاکم کو رعیت کے احوال سے واقف رہنا لایق اور لازم ہی * یہہ قصہ مشہور ہی کہ جب مصر میں سات برس کا لگاتار کال پڑا اور حضرت یوسف علیہ السلام پادشاہ تھے دن بدن دُبلے اور ضعیف ہونے لگے * لوگون نے اِس صورت کا سبب پوچھا * سُنکر چُپ ہو رہے کچھہ جواب نہ دیا * جب نہایت منت اور زاری کی فرمایا کہ میں ایک آزار باطنی رکھتا ہون * سبھون نے عرض کی کہ اُس مرض کا بیان کیجے تو اُسکے علاج کی تدبیر کرین * فرمایا آج سات برس سے سلطنت کے تخت پر بیٹھا ہون اور سارے ملک کی رعیت کا اختیار خدا نے میرے

ہاتھہ مین دیا ہی سو اِتنی مدت سے میرا دل اِس آرزو مین ہی کہ جَو کی روٹی پیٹ بھر کھاؤن لیکن نہین کھا سکتا * تب اُنھون نے حیران ہوکر التماس کیا کہ اتنی تصدیع کیون کھینچتے ہو * فرمایا کہ محتاجون اور غریبون کا ساتھہ دیتا ہون تسپر بھی ڈرتا ہون کہ شاید تمام ملک مصر مین رات کو کوئی بھوکھا رہ جاوے اور میرا پیٹ بھرا ہوا ہو تو روز حساب کو عتاب مین پڑون * چنانچہ یہی مضمون شیخ سعدی شیرازی بخارا کے قحط کے بیان مین فرماتے ہین * قطعہ * تو نے تو ہر اِک کھانے سے اب پیٹ بھرا * کر یاد اُسے جو کہ ہی بھوکھا مرتا * تو سوتا ہی ساری رات وہ روتا ہی * منصف ہو کہ کس دین مین ہیگا یہہ روا * حکایت * کہتے ہین کہ ملک شام کے پادشاہون مین ملک صالح نام کوئی پادشاہ تھا اُسکی یہہ عادت تھی کہ رات کو اپنے ساتھہ ایک غلام لیکر باہر نکلتا اور مسجد اور مقبرون اور رستون مین پھرتا اور احوال ہر ایک شخص کا دریافت کرتا * ایک شب پھرتے پھرتے کسو مسجد کی طرف جا نکلا ایک مسکین فقیر کو دیکھا کہ ننگا مُنگا پڑا ہی اور سوسو کر رہا ہی اور بلے اخبار مارے جاڑے کے کانپتا ہی اور دانت سے دانت

مجھے ہیں اور گنہاہی * ای پروردگار تیری نعمت اور بخشش کو
دنیا کے پادشاہون نے اپنی ذات کی خوشی اور خواہش
کا سبب بنایا ہی اور غریب محتاجونکی احوال پُرسی سے ایسے
غافل ہو رہے ہیں کہ ہرگز یاد نہین کرتے * اگر کل حشر کے دن یے
بہشت میں جاوینگے قسم ہی تیری محبت اور عظمت کی میں
ہرگز جنت میں قدم نہ رکھونگا * ملک صالح یہ بات
سُنکر مسجد کے صحن میں آیا اور رضائی اور ایک بدرہ
اشرفیون کا اُس درویش کے آگے رکھا * اور رو کر کہنے لگا میں نے
سُنا ہی کہ عاقبت میں درویش بے ریا اور فقیر بے سر و پا
بہشت کے پادشاہ بنینگے اور آج میں پادشاہ ہون آپ
سے صلح کرتا ہون * اِس لئے کہ جب تم وہان پادشاہ ہو تو
دروازہ دشمن کا مجھپر نہ کھولو اور نظر حمایت اور دستگیری
کی مجھ سے موقوف نکرو * ابیات * میں نے اب دنیا میں تم سے
صلح کی * تم نہ کیجیو حشر میں پھر ناخوشی * میں نہیں وہ جو
غرور اتنا کرون * اور غریبون سے مُنہہ اپنا پھیر لون * تو بھی
میرے ساتھہ کچھ خفگی نکر * تو رہیں جنت میں باہم یکدگر *
اور مہمانون کے حق پہچاننے لازم ہیں کیونکہ مہمان گویا تحفہ ہی

کہ حق تعالی جسپر مہربان ہوتا ہی اُسکے پاس بھیجتا ہی * اور حدیث میں آیا ہی کہ جو انسان خدا کو برحق سمجھے اور روز قیامت پر ایمان لاوے چاہیے کہ وہ مہمان کو دوست رکھے اور اُسکی خدمت کرے * اور مہمان کی بزرگی اور خاطرداری یہہ ہی کہ اُسکو پیار کرے اور ایسے سلوک سے پیش آوے کہ جسمین اُسکی آبرو بڑھے جتنا تکلف اُسکی خاطر کرسکے بھلا ہی * قطعہ * جب کسو کی کرے تو مہمانی * پاس جو کچھ ہو اُسکے آگے دھر * اور غریبی و آدمیت سے * جس مین اُسکی خوشی ہو سو تو کر * نصیحت * حکیمون نے کہا ہی کہ مہمان کی شخصیت اور لیاقت کی طرف نگاہ نکرو وہ کیسا ہی ہو تو تم اپنے کرم اور ہمت پر نظر رکھو اور موافق اُسکے عمل مین لاؤ * یہہ حکایت مشہور ہی کہ طلحۃ الطلحات کو ایک دفعہ یون اتفاق ہوا کہ اکیلا قبیلۂ قیس مین وارد ہوا * سردار اُس قوم کا مالک بیتا عوف کا تھا اُسنے طلحہ کو نہ پہچانا اور اُسکے درجے اور مرتبے سے واقف نہوا اِس لئے مہمان داری کی خدمت مین قصور ہو گیا * طلحہ نے اِس بے حرمتی کے زہر کے پیالے کو چُپکے پی لیا اور غصے اور غیرت کے بوجھ کو اپنی ذات کی خوبی اور حسب

نسب کی شرافت کے باعث جو اُس مین اصل تھی اُٹھا لیا اور دم نہ مارا ٭ جب اُس قبیلے سے کوچ کیا تب مالک پر کُھلا کہ یہہ مہمان تو فلانا شخص تھا نہایت شرمندہ ہوا اور معذرت کا رقعہ مجھے سے لکھہ بھیجا اُس کا یہہ مضمون تھا ٭ کہ تمکو مینے نہ پہچانا اور اسباب خدمتگاری کا جیسا لایق آپ کے خادمون کے چاہیئے تیار نہ کیا ٭ اب دل اِس حرکت سے دوپارہ اور سہہ اس شرمندگی سے نیچا ہو رہا ہی ٭ بیت ٭ اُٹھاؤن شرم سے سرکیونکہ سخت حیران ہون ٭ کہ لایق آپ کے خدمت نہوسکی مجھہ سے ٭ امیدوار ہون کہ مجھہ سے یہہ جو تقصیر واقع ہوئی ہی معاف فرمایئے ٭ اور تمھارے کرم کا شیوہ لایق عذر قبول کرنے کے ہی اِس میری خطا سے درگذریئے ٭ بیت ٭ اگر ہون مین خدمت مین تقصیر وار ٭ پہ تیرے کرم کا ہون امیدوار ٭ طایہ نے جواب لکھا کہ جو کچھہ توقع اِس عذر قبول کرنے کی مجھہ سے رکھتے ہو اُسکا خطرہ دل مین مت کرو بلکہ خاطر جمع رکھو ٭ میری مروت یہہ چاہتی ہی کہ ہزار ایسے گناہ سے تمھارے ایک عذر کرنے پر درگذرون ٭ بیت ٭ جہان عذر کی روشنی مُنہہ دکھاے ٭ اندھیرا گناہون کا سب مٹ ہی جاے ٭ لیکن وہ بات

جو تم نے کہی ہی کہ میں نے تمکو نہ پہچانا تھا یہہ عذر بہت کچا ہی
اور کرم کی راہ سے دور * اِسلئے کہ مہمانی میں بڑے
آدمیوں اور شان داروں کی عزت اور حرمت کی رسمیں
کرنی مروت کی بات اور مرد آدمیت کا شیوہ نہیں * شرط
میزبانی کی یہہ ہی کہ مانند آفتاب کی یکسان سب پر روشن
رہے اور مینہہ کی طرح سب جگہہ ایک سا برسے * اگر مہمان
بزرگ ہی اُسکی بزرگی کا حق بجا لاتا رہے * اور اگر وہ کمینہ
ہی تو اپنا احسان اور کرم ظاہر کرتا رہے * اِسلئے کہ
کمی کرنی بڑوں کی خدمت میں سبب پشیمانی اور رنجیدگی کا
ہی * اور غریب مستحق کی خدمت کرنے سے بدنامی اور
شرمندگی نہیں ہوتی اُسی کے معنے کہے گئے ہیں * قطعہ *
مہمان کو عزیز چاہیے رکھے * آدمیت اُسی میں ہیگی تمام *
گر وہ لائق ہی ایسی خدمت کے * تو تو تو نے بجا کیا یہہ کام *
اور اگر ہی کمینہ تو بھی کوئی * نہ کہیگا تواضع کرنے سے نام *
چنانچہ ایک گروہ اشرافوں کا ایسا ہو چکا ہی کہ اپنے دشمن
کے حق میں بھی رعایت اور مہمانداری کرتے رہیں ہیں *
جیسے تواریخ میں مذکور ہی یہہ حکایت * کہ کرمان میں کوئی

بادشاہ ہو گیا ہی بہت سخی اور مہمان نواز * ہمیشہ اُسکے
مہمان خانے کا دروازہ کُھلا رہتا اور خوان اُسکے کرم کا ہر
خاص و عام کے آگے دھرا رہتا * جو کوئی اُسکے شہر مین آتا
اُسی کے دسترخوان احسان پر روٹی کھاتا * اور جب
تک اُس بستی مین رہتا فجر اور شام کا کھانا اُسکے باورچی
خانے سے پاتا * ایک سال عضد الدولہ نے لشکر بہت سا لیکر
اُسکی ولایت کو عمل کر لیا * وہ بادشاہ اُسکے مقابلے کی قوت
نرکھتا تھا لاچار قلعہ بند ہوا * ہر روز فوج عضد الدولہ کی کوٹ کے
دروازے تک آتی اور لڑ کر اپنے ڈیرے اوپر پھر جاتی * جب رات
ہوتی کرمان کا سلطان اِتنا کھانا گرما گرم دیگون مین جو تمام
سپاہ کو عضد الدولہ کی کفایت کرتا بھیج دیتا * عضد الدولہ نے
کہلا بھیجا کہ دن کو لڑنا اور رات کو کھانا بھیجنا اِسکے کیا معنے *
جواب دیا کہ لڑائی لڑنے سے مضبوطی اور جوانمردی ظاہر
ہوتی ہی اور روٹی کھلانی شیوہ مرد آدمیت اور بھلمنساہی
کا ہی * تمھارے نوکر چاکر اگرچہ دشمن جانی ہین لیکن مسافر
اور میرے ملک مین مہمان ہین * مروت قبول نہین کرتی کہ وے
میرے مکان مین اپنی روٹی پکا کر کھائین یا تصدیع پائین *

عضدالدولہ یہہ بات سُنکر رو یا اور بولا جس شخص مین یہہ خوبی اور مردانگی ذاتی ہو اُس سے لڑنا نامردی اور بدذاتی ہی اور مروت سے بعید * بیت * دوست دشمن سے کر جوانمردی * کہ مروت سے ہوتا نہین نقصان * اور دوسرا قاعدہ مہماند اری کا یہہ ہی * کہ مہمان سے اگر گناہ ہو جاوے یا پہلے کوئی اُس سے تقصیر ہوئی ہو جب اپنے دسترخوان فیض پر لقمہ کہا وے اُسکی تقصیر معاف فرماوے * چنانچہ نقل ہی کہ تین سو قیدی جو دشمن معین بن زائد کے تہے اُنکو اُسکے روبرو حاضر کیا دیکہہ کر اُسنے چاہا کہ اُنکے حق مین سیاست کا حکم فرماوے * ایک لڑکا اُن بندیون مین سے ہاتہہ جوڑ کر کہنے لگا * ای امیر خدا کے واسطے ایک گہونٹ پانی مجہے پلوا اور پیاسا مت قتل کروا * معین نے حکم کیا کہ ایک کٹورا پانی اِس کودک کو دیوین * کہنے لگا ای پادشاہ میری قوم کی قوم تشنہ ہی اگر مین ہی پی لون اور اُنکو ندون تو مروت سے بعید ہی * اور اگر پانی نہ پیون تو پیاسا مارا جاتا ہون اور روح بہٹکتی رہیگی * آخر تم سیاست کروگے بھلا سب کو ذرا پانی تو پلوادو * معین نے فرمایا کہ سب کو خوب طرح بہرپیٹ پانی دو * جب سب کی

پیاس بجھی اور خوب سیراب ہوے وہین امرد اٹھا اور بولا ٭ جہان پناہ اب ہم سب آپ کے مہمان ہوے اور مہمان کی خاطر او رحرمت واجب ہی اُسکو مارنا رسم سرداردن اور مردونکی نہین ٭ معین اُسکی زبان آوری اور دلاوری سے حیران ہوا اور سارے بندیوانون کو آزاد کیا ٭ اِسی طورکی ایک اور حکایت ہی ٭ حکایت ٭ کہتے ہیْن کہ کسو امیر کا بہت سا مال واجبی ایک آدمی کے ذمّے تھا اور وہ شخص اُسکے ادا کرنے مین لیت لعل کرتا تھا ٭ آخر اُسپر محصّل تعین کیا کہ روپیہ اُس سے جلد داخل کرواوے ٭ پیادہ اُسکو اپنے گھر لے گیا اور بہت سی سختی اور بدزبانی کی ٭ وہ بیچارا نہایت گڑگڑا کر اُس محصّل سے کہنے لگا کہ مجھے امیر کے پاس لے چل کہ ایک بات کہنی نہایت ضروری اُس سے عرض کرون ٭ اُس سزاول کو ترس آیا اور اُسکو خاوند کے روبرو لایا ٭ اتفاقاً اُسوقت دسترخوان بچھا تھا وہ محصّل کھانے کو جا بیٹھا اور اُس عزیز کو بھی اپنی بغل مین بیٹھایا ٭ امیر کی نگاہ اُس آدمی پر جا پڑی محصّل کو کہا ٭ یہہ مرد اب ہمارا مہمان اور شریک آب ودانہ کا ہوا ہمارے دسترخوان پر اُسنے کھانا کھایا ٭ اب اِسکو دُکھہ دینا مرد

آدمیت سے باہر ہی وہ تمام مال مین نے اُسکو بخشا چھوڑ دو تو
چلا جاوے * قطعہ * مہمانداری کی یہی ہی رسم * کہ رکھے مہمان کی
عزت * مہمانی کی دونگ کے لب پر * چھت کرم کے تو ہو دھے
کچھ بو مت * اور سوال کرنے والون کا حق پہچاننا واجب ہی خواہ
وہ پردے مین مانگین یا مُنہہ کھول کر * اُنسے چشم پوشی
نکرنے کی موافق خدا کے حکم کے جو فرماتی ہی * جو فرمایا کہ سایل کو
محروم نہ پھیرو * اور پیغمبر خدا کی بھی حدیث ہی * کہ سایل کا تم پر
حق ہی اگر وہ گھوڑے پر سوار ہو کر تمھارے پاس آوے *
پس یہہ تاکید اِس لئے ہی کہ سایل کا حق برباد نجاوے * اور
کلمات عیسوی علیہ السلام سے خبر ملتی ہی * کہ جو کوئی سایل کو
نا امید پھیرتا ہی تو ایک ہفتے تک خدا کی رحمت کے فرشتے
اُسکے گھر نہین جاتے * حکایت * سلطان ابراہیم ادہم قدس
سرہ اپنی سلطنت کے وقت مین فرماتے * کہ یہہ سوال کرنے والے
بڑے دوست ہین کہ ہمارے دروازے پر آتے ہین اور
پُکارتے ہین کہ جو کچھ رکھتے ہو ہمین دو تو تمھارے واسطے اُٹھا کر
آخرت کے گھر مین لیجاوین اور وہان اُسکا دس گُنا تمھارے
حوالے کر داوین * قطعہ * جو چاہے تو کہ رہون خوش مین دین

و دنیا مین * تو دل کو ستایون کے دسے کے کچھ رکھا کر شاد *
اور تجھکو چاہیے کہ ہر بلا سے چھٹکارا * تو غم کے قید سے محتاجون کو
تو کر آزاد * اور جو کوئی کسو کا گناہ بخشواوے اُسکا بھی حق سمجھا
چاہیے * اِس لئے کہ مقرر ہی کہ شفاعت بھی ایک سوال ہی کہ منت
و عاجزی سے کہہ سکتے ہیں * اور جو شخص کسو کی شفاعت
یا سفارش کریگا البتہ وہ اشراف اور خاندان عالی
سے ہوگا * پس ایسے انسانون کے کہنے کی خاطر کرنی اور اُنکی
بات گنہگارون کی تقصیر معاف کروانے کی خاطر جو کہیں سُنیں
نیک بخت مردون کی خو اور بزرگ زادون کا کام ہی *
حکایت * کہتے ہیں کہ ایک مرد بزرگ نے کسو تقصیروار کے گناہ کی
شفاعت خلیفہ منصور کے پاس کی * خلیفہ نے کہا اُس مرد کنے بڑا
گناہ کیا ہی * تب اُس دانا نے کہا مین بھی بڑے ہی گناہ کے بخشوانے
کے لئے تمھارے نزدیک آیا ہون اور چھوٹے گناہ تو بغیر شفاعت
کے معاف ہوتے ہین * خلیفہ کو یہہ نکتہ پسند آیا اور اُن کی
سفارش کو قبول کیا * بیت * جس کا کہ بچانے والا ایسا
ہووے * سب جاگہہ میں درجہ اُسکا اعلا ہووے *
نگارستان مین لکھا ہی کہ صاحب قدرت کو کم زور

کے گناہ معاف کرنے سے علامت زیادتی جاہ و جلال کی اور نشان کمال عالی ہمتی کا ہی * اور شفیع کی شفاعت ایک بہانہ ہی اُنکی رحمت ظاہر ہونے کا * حکایت * کہتے ہین کہ کسو آدمی کو کچھ خیانت کی بہتان لگائی تھی * اُسکا قضیہ کچہری مین اُس ملک کے حاکم کے حضور تک گیا آخر بندی خانے مین قید رکھنے کا حکم ہوا * ایک مدت تک اُس قیدی کا ذکر سب کے دلون سے بھول گیا کسو نے اُسکو یاد نہ کیا * ایک فرزانہ اُس زمانے مین کہ نہایت حق شناس اور وفاداری مین یگانہ تھا اور اُس بندیوان کے ساتھ دوستی رکھتا تھا * اُس نے حاکم کو رقعہ اِس مضمون کا لکھا کہ درگذرنا گنہگارون کی بدی اور چوک سے صاحب اختیارونکی رحم دلی کی عادت اور مقدوروالون کی شفقت ذاتی کی خصلت ہی * اور وہ قیدی سخت لاچار اور مصیبت مین گرفتار ہی اب قریب مرنے کے پہنچا ہی * سو میرے خیال مین یون آیا ہی کہ آپ کا کرم جو عام ہی قیدیونکے چھٹکارے کے لئے کچھ بہانا ڈھونڈتا ہی * پس اگر دامن اُس قیدی کا گناہ کی ناپاکی سے پاک ہی تو اُسکی تخلصی اور رہائی کے واسطے حکم عالی ارشاد ہو * اور اگر گرد گناہ کی اُسکی بےگناہی کے گریبان

پر بیٹھی ہو تو بھی بخشش اور مہربانی کے پانی سے دھو دیجیے * اور
جو سواے اِن دونوں ماتوں کے کوئی اور صورت ہی تو گناہ
اُسکا شفاعت کرنے والوں کو بخشنا چاہیے * قطعہ * سب پہ
یکساں ہی تیری بخشش عام * فیض میں سورج اور مینہہ کی
مثال * بے گناہوں کو فکر میں مت رکھہ * عیبوں کے تانے کو دھو
ڈال * اور جو تقصیر اُس سے ہوئی زیادہ * عذر یاروں کا
اُسکو لیکا سنبھال * جب یہہ رقعہ حاکم کے پاس پہنچا اور
خوبی مضمون کی اور لذت شفاعت کی معلوم کی جواب میں
لکھا کہ * بیت * جلوہ کہ مہربانی سے تواں بچا وے * بگڑے
ہوئے کام اُسکے جو ہوں سنوارے بندوست * اُس بزرگ راست
گو اور شفیق کے خط کے وسیلے سے کہ اُسکے مطلب کے باغ سے
مہر اور محبت کی خوشبو مہکتی تھی * اور پڑھنے سے اُسکی
عبارت کے راستی اور درستی کی روشنی چمکتی تھی * گناہ
سے اُسکے خواہ کیا تھا یا نہیں دیدہ و دانستہ میں درگذرا * اور انکام
عوض لینے کی اُسکی تقصیر کے میدان کی طرف سے موڑ کر قید کی
ہلاکت سے آزاد کیا * بیت * تمہارے حکم سے جی دے سکوں
ہوں * بھلا تقصیر اُسکی کیوں نہ بخشوں * لیکن یہہ البتہ کہ عدو د

شرعی کے جاری کرنے میں شفاعت کا دخل نہیں بلکہ شرعی
گناہ میں جو کوئی صاحب ایمان اور دینداری ہر گز شفاعت
نہیں کرتا * اِس لیے کہ قرآن مجید میں فرمایا ہی * کہ حکم الٰہی
میں شفقت اور مہربانی تمھیں نہ چاہیے * طہماج خان کے
سیاست نامے میں یہہ حکایت مذکور ہی * کہ ایک جوان مرد
چوری کا طوفان کر کے اُسکے پاس پکڑ لائے * وہ نہایت خوبصورت
اور خوش ترکیب خط و خال سے درست * گویا خدا نے اپنے
ہاتھہ سے سنوارا تھا جیسے کلام اللہ میں فرمایا ہی * کہ تحقیق بنایا
ہی تمھیں اچھی صورت میں اور آئینے کی طرح چہرہ اُسکا روشن
تھا اور دست قدرت کے مصور نے تصویر اُسکے چہرے کی قلم
صنعت سے کھینچی تھی * موافق اِس آیت کے کہ تحقیق پیدا کیا
ہم نے انسان کو نیک ساخت میں * بیت * قلم خیال کا کاغذ
پہ وہم کے جو لکھے * تو اُس سے خوب یہہ تصویر تیری کھینچی ہی *
پادشاہ نے فرمایا کہ شہر کے چوراہے پر لیجا کر ہاتھہ اُسکا کاٹ
ڈالیں * اُمرا اور منصب دار پادشاہی آبدیدہ ہوئے اور
پگڑیاں سر سے اُتار ننگے سر ہو کر عرض کرنے لگے * کہ قبلۂ عالم
اِس جوان کی تقصیر معاف ہو اور سر آدمی اسکی قدیم

نمک خوارون کی عذر خواہی کی خاطر موقوف فرمائیے * سلطان نے
کہا اس مین میرا اختیار نہین خدا تعالی نے حکم کر دیا ہی کہ چور
کا ہاتھہ کاٹ ڈالو * سبھون نے کہا بادشاہ سلامت ایسا
خوش ڈول ہاتھہ جو اسکا ہی ہمین رحم آتا ہی کہ کاٹا جاتا ہی *
فرمایا کہ دزد کے نازک دست کو لازم نہین کہ دیکھہ کر ترس
کھاؤ جس کا مال چورایا ہی اُسکے دل پُرخون کو لحاظ کرو آپ
سے آپ اِسکے ہاتھہ کا افسوس تمہارے جی سے مٹ جائیگا *
اور اُس شخص کا بھی حق بجالانا واجب ہی جو تھوڑی سی بھی
آشنائی یا روشناسی رکھتا ہو یا کسو وقت اُسنے ادنی خدمت بھی
کی ہو * اگرچہ یہہ وسیلہ نہایت چھوٹا ہی پر نگاہ کرم کی
اُسکو بڑا کر دیتی ہی * کہ غریبون کی پرورش اور نوازش
کرنے کو ذرا سا کچھہ بہانہ چاہیے * حکایت * سنا ہی کہ ایک
شخص نے کسو کا مکان بھاڑے لیا تھا کئی دن رہکر ایکبارگی اُس
حویلی سے اُٹھہ گیا بلکہ وہ شہر بھی چھوڑ دیا * اور سفر کرکے
دوسرے ملک مین جا رہا وہان قسمت کے زور سے وزیر ہوا *
یہہ غریب گھر والا جسنے وہ جگہہ اُسے کرائے کو دی تھی بہہ
احوال سُنکر خدمت مین چلا * جب اُس نگر مین جا پہنچا

اُسی طرح مسافر کی صورت بنا گرد میں بھرا ہوا دزیر گے
دربار کی طرف چلا * جب جلوخانے میں گیا دیوانخانے میں جانے کا
قصد کیا * چوبداروں نے جو دروازے پر کھڑے تھے ٹوکا کہ تو کون
ہی جو اِس طرح جرأت سے وزیروں کی بارگاہ میں گھسا جاتا ہی *
وہ بولا کہ میں وزیر کا آشنا ہوں دوستی کے بھروسے
دھڑک جاتا ہوں * یسادل نے پوچھا کس طرح کی دوستی
وزیر الممالک کے ساتھہ رکھتے ہو * کہا کہ ایک وقت میں میرا گھوڑ
کرایہ لیا تھا اور وہاں کوئی دن رہے تھے * اُس اُمید پر آنکلا ہوں
کہ شاید میرا احوال دیکھہ کر اِس رسوائی اور خرابی کی
حالت سے نکال کر بزرگی اور آبرو کے درجے پر پہنچا دیوین * آسے
بردار نے ہنس کر کہا کہ اے عزیز تو سودائی ہوا ہی یا احمق ہی
یہہ کون سا بہتا دستیاہ ہی کہ میں نے گھر بھاڑے دیا تھا اتنی بات
پر اپنا حق ثابت کرکے اِتنی دور سے آیا ہی کہ اُسکی عوض کچھہ
سلوک کرینگے * جا اپنی راہ لے اور کہیں کچھہ تلاش کر * اتفاقاً
وزیر نے پردے کے پیچھے سے یہہ سوال جواب سُنکر دریافت
کیا * چوبدار کو بلایا اور پوچھا تو کس سے یہہ گفتگو کر رہا تھا * اُس
نے مُسکراتے ہوئے تعجب سے انہیں کہا کہ ایک آدمی آیا ہی

کہتی کہ میں وزیر کا آشنا ہون ایکبار میں نے حویلی اُسکو کرایہ دی تھی سو اب مین اُسکو دانستا تھا کہ یہہ بات مت کہہ * اور ایسے وسیلے نکمّے سے توقع حضور مین جانے کی اور مہربانی فرمانے اور انعام پانے کی دل سے اُٹھا ڈال * وزیر نے فرمایا تو نے بُرا کیا اور اچھا جواب نہ دیا اُنکو بُلا لا * چوبدار باہر نکلا اور اُنکو لے آیا دیکھتے ہی وزیر نے اُنکی بڑی لمبی تعظیم کی اور خیر و عافیت کے بعد گھر بار اور لڑکے بالون کی خیر صلاح پوچھی * پھر ہر ایک کے واسطے جدا جدا انام بنام تحفے اور سوغات تیار کر کے اور اُسکو بہت سا نقد اور جنس دیگر خوش وقت اور بامراد بنا کر اُسکے وطن اور گھر کی طرف رخصت کیا * ابیات * وفا و مہر سے سینے کو اپنے روشن کر * دھیان اپنا رکھا کر قدیم صحبت پر * نہ موڑ مُنہہ کو تو اپنے رفیقوں سے زنہار * اور اُنکی خدمتوں کو یاد رکھہ جو ہینگے یار * حکایت * کہتے ہیں کہ ایک روز عبد اللہ طاہر نے دیوان عام کیا تھا اور محتاج مظلوم اپنا احوال عرض کرنے اور اپنی احتیاج اور آرزو چاہتے تھے * اس مین ایک شخص آیا اور بولا کہ ای میر میرا ایک حق نعمت کا اور دوسرا حق خدمت کا تجھہ پر ہی * امیدوار ہون کہ اب اُن دونون حق کی رعایت

کر کے مجھے اُسّ گم نامی کے درجے سے نام آوری کے مرتبے پر پہنچادو * عبد اللہ نے پوچھا کہ تیری نعمت کا حق مجھ پر کیا ہی * بولا کہ فلانے روز بغداد مین سے فوج آپ کی سواری میرے دروازے پر ہو کر نکلی تھی مین نے اپنے سارے مکان مین پانی چھڑک دیا تو گرد تمھارے کپڑون پر نہ بیٹھے اُسی پانی کا حق نعمت ہی کہ خاک پر بیٹھا تھا سو اُسکا حق مانگتا ہون * بیت * اگر ہووے تو پیاسا اور کوئی پانی پلا دیوے * کسو حالت مین لازم نہین کہ حق اُس کا بھلا دیوے * یہہ سُنکر عبد اللہ نے پوچھا کہ دوسری خدمت کا حق کون سا ہی * کہنے لگا کہ فلانی جگہہ تم سوار ہوتے تھے مین نے دوڑ کر تمھارا ڈنڈ پکڑا تھا جو تم سوار ہوئے * تب فرمایا تو نے سچ کہا تیرے دونون حق مجھ پر ثابت اور درست ہین یہہ کہہ کر اُسکو بڑا آدمی کر دیا * ابیات * جو کوئی اہل دل ہین اور رحم مقدور رکھتے ہین * غریبون اور حقداروں کا حق منظور رکھتے ہین * مے غفلت کو پی کر ہوتے نہین غافل کبھو ہرگز * بھلاتے سا تھہ والون کو نہین عاقل کبھو ہرگز * بزرگی کی بنا ہوتی ہی محکم حق شناسی سے * اور صورت ناشناسی کی ملے ہی ناسپاسی سے * اور رعایت کرنی

ہو کرم کی صاحب ہمت کے اوپر برابر فرض کے ہی * یعنے اپنی
طرف سے کرم کرنا دوسرے کے کرم کو دیکھنا * سو تس کی
یہہ کیفیت ہی کہ کوئی اجنبی شخص کہ ظاہر میں اُسپر کوئی
حق نہین رکھتا پر اپنی جان کے بچاو کی خاطر چاہے کہ کوئی ایسا
بہانا بناوے کہ ہلاکت سے مخلصی پاوے * اور یہہ اُس کا مکر
دریافت کرے تو اُسکے مُنہہ پر نہ دھرے * بلکہ اپنے کرم کے حق کی
رعایت فرماکر اِس طرح جواب دے کہ گویا اُسکے حیلے
کو نہین سمجھا اور اُس فریب کو معلوم نہین کیا * یہہ حرکت
نہایت کرم اور رحمدروت کی ہی * حکایت * کہتے ہیئن کہ کسو
آدمی کو خون کی تہمت سے زیاد بھری کے پاس پکڑ لائے *
اُسنے قتل کا حکم دیا * جلادنے جون کھانڈا کھینچا اور چاہا کہ آنکھین
اُسکی پٹی سے باندھی * اُس بیچارے نے دیکھا کہ آفت کے
دریانے جوش مارا اور اجل کے مگرمچھہ نے مُنہہ پسارا *
گڑگڑانا اور رونا شروع کیا کچھ فایدہ نہوا * لاچار ہو کر توبہ
نالہ مچائی وہ بھی کچھ کام نہ آئی * تب حیران ہو کر پُکارا ای
امیر مجھے مت قتل کر دمیرے تمھارے درمیان حق ہمسائگی کا
ہی * اور ہمتردوسی کا حق شرع اور اسلام مین اور مردانگی

کے مذہب اور مروت کی راہ مین بہت ہی ٭ اگر میری طرفداری کی رعایت مین کمی کروگے تو تمام دنیا کے عیب جو طعنے کی زبان کھولینگے اور عیب و اعتراض کرکے بولینگے ٭ کہ دیکھو امیر نے حق جوار کا نرکھا اور رہ ترد سی کو ظلم و ستم سے پایمال کیا ٭ لازم ہی کہ امیر اپنے دل مین غور فرماوے کہ مجھ سے غریب عاجز کا خون کرنا اور اپنے تئین نشانہ تیر ملامت کا بنانا تم سارکے عمدے پادشاہ سے کہ تمھارے اخلاق کے باغ مین کانٹا جور کا نہین اُگا اور آپ کی خوبیون کے دامن پر غبار جفا کا نہین بیٹھا تعجب اور بعید ہی ٭ قطعہ ٭ سہل ہی. مجھکو جی سے ہاتھ دھونا ٭ نہین پروا جو سو مجھہ سے مرے تو ٭ پہ وانادُن کے آگے کیا کہیگا ٭ لہو مین آستین تیری بھرے تو ٭ زیاد نے سنکر دل مین یاد کیا اور ہر طرف دھیان دوڑایا کسو طرح آشنائی اور روشناسی کا پتا خیال مین نہ آیا اور ہرگز ثابت نہوا ٭ تب فرمایا بھلا بتا تو کس محلے مین تو میری ڈیوڑہی وار رہتا تھا اور کس شہر مین دھوبن کا شریک تھا ٭ کہنے لگا میرے باپ کا گھر پڑھرے مین آپ کے مکان کے دروازہ بدروازہ تھا ٭ اور میرا والد اکثر امیر سے ہمکلام ہوتا تھا ٭ زیاد نے

پوچھا تیرے باپ کا کیانام تھا* جواب دیا اے امیر جان کی دہشت سے اپنا ہی نام بھول گیا ہون باپ کے ناونکو کون پوچھے* زیادہ سُننے ہی کہاں کہاکر ہنسا اور اُسکی جان بخشی کی* اور باقی عورعیت کی رعایت اور اُن کے اِنصاف و احسان کے ادرحی اولاد اور دزیرون اور اُمراؤن اور نوکرون اور سپاہیون اور شاگردپیشے کے چالیسوین باب مین لکھے جاینگے* اٹھتیسوان باب صحبت اخیار مین* یعنی نیک مردون کی صحبت مین بیٹھنا اور داناؤن کی مجلس مین رہنا ہمیشہ کی نیک نامی کے لئے مانند کیمیا کی ہی* اور دولت بے زوال کو پہنچنے والے ہی* ابیات* دوستی مین اچھّون کی توجی لگا* خوش مزاجون سے تو اپنا دل ملا* نار خندان باغ کی ہیگی بہار* مرد ہو اچاہے تو مردون کا ہو یار* سنگ اگر خارا ہو یا مرمر ہو وہ* پہنچے صاحب دل کو تو گوہر ہو وہ* حکایت* پارسین کے پادشاہون کا یہہ قاعدہ تھا کہ مجلس اُن کی عالمون اور حکیمون سے ہرگز خالی نہ ہتی تھی* اور بدون اُن کی صلاح اور تدبیر کے کچھ حکم نہ کرتے* پس جیسے نو اپنی سلطنت کی انصاف اور راستی پر رکھی تھی

ویسے ہی پادشاہت اُنکی چار ہزار برس تک بے کھٹکے
یکسان چلی گئی * سلطان سنجر پہلا خدا کی رحمت اُسپر
ہو جیسے حکیم عمر خیام کو اپنے ساتھہ تخت پر بیٹھاتا * اور عباسی
خلیفے جتنے ہوئے اگرچہ آپ بھی ہوشیار اور عقلمند تھے لیکن
بندوبست اپنی حکم رانی کا داناؤن اور پارساؤن کے
کہنے پر کرتے * خلافت نامۂ الٰہی مین مذکور ہی کہ پادشاہ اُسکا نام
ہی اور اُسکو کہا چاہیے جو صاحب دبدبہ ہو اور حکم اُسکا موافق
حکمت کے ہو * پس جسکو خدا نے کمال قدرت دی ہی اُسے لازم ہی
کہ پوری دانائی کی صفت پیدا کرے * اور یہہ وصف صفت ہاتھہ نہین
آتا مگر اِس طرح حاصل ہوتا ہی کہ کیفیت اور تدبیر عمل کرنے
اِس جہان کی سیکھے اور موافق سیکھنے کے عمل مین
لاوے * اِس صورت مین صحبت اور دوستی عالمون اور
حکیمون کی ضروری ہی اور خداپرستون کی خواہش رکھا
چاہیے اور جاہلون اور غافلون اور بدخویون سے پرہیز کیا
چاہیے * قطعہ * جو صاحب ہووے دانا نکتہ رس * روح
تازی دل خوشی ہو لاکلام * اور اگر غافل ہی یا نادان ہی *
صحبت اُسکی سم ہی تجھہ کو لاکلام * حکایت * چنانچہ یونان

ذاؤن کی یہہ رسم تھی کہ حاکم اپنا ایسے شخص کو بناتے جسکو
علم اور عقل میں سب عالموں اور فاضلوں اور حکیموں
سے زیادہ پاتے * یا دانا اور قابل باہم ہوکر اُسکی فرمان برداری
کو پسند فرماتے * اور رفتہ رفتہ اثر اُنکی صحبت اور نور اُنکی بزرگی
کا اُسکی خصلتوں میں ظاہر اور روشن ہوتا اِس لئے
کہ صحبت کا بڑا اثر ہی * خبر میں آیا ہی کہ ہم نشین نیک ذات
مانند گندھی کے ہی اگر اپنے عطر میں سے بہرے جامے میں نہ لگادے
تو بھی اُسکی خوشبو کی لپٹ سے تیرا دماغ معطر ہو جاوے *
اور بد ذات کی مجلس جیسے لوہار کی بھٹی ہی اگر اُسکی
آگ سے تو نہ جلے تو بھی وہان کی چنگاری کپڑے جلا دے *
ابیات * لوہارون کی بھٹی سے تو آگے جا * کہ چنگاریان دینگی
کپڑے جلا * جو بیٹھے گا تو جاکے گندھی کے پاس * تو جامے میں خوشبو
کی ہووےگی باس * اور صاحب علم و حکمت کے فرقے میں
سے بادشاہ کو اِن کئی قسم کے آدمیوں سے احتیاج اور
کام پڑتا ہی * ایک فقہ کے علم کا عالم جو موافق اُس علم کے
عمل کرے * اور دیانت دار اور ایمان دار ہو اور حکم شرع
کے خوب یاد رکہتا ہو اور مسئلے اُصول و فروع کے تمام جانتا ہو *

تو فرصت کے وقت مجلس مبارک مین ذکر حلال اور حرام کا اور جو کچھ اُنکے حکم اور سزا ہی مذکور کیا کرے * اور فرض و سنت اور آداب نماز و روزے کے اور شرطین غسل اور وضو کی مفصل بیان کرے * تو برکت مسلون اور فتوی جاری ہونے کی پادشاہ کی عمر و دولت کی طرف رجوع ہو اور ثواب ملے * بیت * گر نہووے مسلے اور فتوے کی باتون کا رواج * مشرع اور رمات کی رسمین دنیا سے اُٹھہ جائین آج * دوسرے نصیحت کرنے والے آئین کے اور راہ دکھانے والے صاحب یقین کے کہ عاقبت کے کام اُنکو یاد دلواوے اور نصیحت دنیا کے کاروبار کی بھی اُن سے باز نرکھے * اور معقول گفتگو سے اور ایسی اشارون سے جو اُنھین پسند پڑین بُرے قول اور بد فعل سے اُنکو بچاوے * اور جو خدا نے منع کیا ہی اور حرام جتا دیا ہی اُسکے عمل مین لانے سے اور در پی ہونے سے منع کرے * پر ناصح کو لازم ہی کہ پند اور رہنمائی کی باتین ملایمت اور نرمی کی راہ سے سُناوے * اور سر دربار اور مجلس مین نصیحت نکرے بلکہ خلوت کے وقت جب ایسی فرصت پاوے اور سمجھے کہ اب میری بات اثر کریگی تب

شیرین زبانی اور نرمی سے کہہ * اِس واسطے کہ اُس دم نرم گوئی اور خوشخوئی صلاح وقت ہی * یہہ اگلے زمانے مین رسم تھی کہ پادشاہ یا اُمرا عالمون اور شایخون سے سخت باتین سُنتے تھے اور خوشی سے قبول کرتے تھے * چنانچہ کتابون مین لکھا ہی کہ ہارون رشید نے شقیق بلخی قدس سرہ کو کہا کچھہ مجھے نصیحت کرو * شقیق نے کہا ای خلیفہ خدا کے یہان ایک گھر ہی اُس کا نام دوزخ ہی تجھے اُس مکان کا دربان بنایا ہی * اور تین چیزین عنایت کی ہین جو تو اُن سے خدا کے بندونکو جہنم مین نہ جانے دے * ایک دولت دوسری تلوار تیسری کوڑا * لیکن اب تجھہ پر واجب ہی کہ محتاجون کو مال دیکر فاقہ کشی اور لاچارگی سے بچاوے تو وہ لاچار ہو کر اپنی ضروریات کی حیرانی سے حرام اور مکروہ کی طرف مُنہہ نکرین * اور ظالمون کو شمشیر سے قتل کرے تو مسلمان اُنکی شرارت سے بے پرواہ رہین * اور بدکارون اور زانیون کو تازیانے سے ادب دے تو فسق و فجور سے باز آوین * اگر یہہ کام کروگے تو تم بھی وہان چُھٹکارا پاوگے اور خلق اللہ کو بھی نجات اور مخلصی دلواوگے * اور اگر برعکس اُسکے عمل مین لاوگے تو سب سے پہلے تم ہی

دوزخ مین جاؤگے اور سب تمھارے پیچھے جاوینگے اور اپنی اپنی سزا پاوینگے * ہارون نے سُنکر رو دیا اور شقیق کا ہاتھ چوم لیا * قطعہ * نصیحت اگر صدق دل سے کرین * وہی مانئے اسکو جو کوئی سُنے * ہی صاحب دلون کے سخن مین اثر * یقین آوے وہ بات دل مین لگے * اور طبیب دانا اور رحم دل کو کہ قانون علاج کے سمجھہ کر اور کُہنی حکیمون کی اپنے دل مین ذخیرہ کرکے بیمارون کی شفا کے لئے اور مرضون کے دریافت کرنے مین دانا اور کار آزمودہ سب فن کا ہوا ہو * اور اُسکے کلام سے حضرت عیسی کے دم کا فیض اور اُسکے ہاتھہ سے حضرت موسی کا ید بیضا ظاہر ہو * اور جہاندیدہ اور کہنہ ہو اِس لئے کہ داناؤن کا قول ہی * مصرع * پُرانا چاہیئے حاکم حکیم اور حمّام * بیت * جان بیمار کی باتون سے تسلّی پاوے * جی مین آرام فقط آنے سے اُسکے آوے * جو حکیم ایسے ہون تو ہمیشہ مزاج مبارک کی پاس داری کرکے قاعدہ رعایت صحت کا جاری رکھین * اور اگر خدا نخواستہ طبیعت اشرف کسو سبب سے بے مزہ ہو جاوے جلد تجویز کرکے اُسکی تدبیر مین لگین * اور نجومی ایسا جن نے نجوم کے علم کو خوب تحقیق کیا ہو اور سمجھہ کر پڑھا ہو اور

مُگہمین زیچ اور تقویم کی کتابون کی دریافت کیا ہون * اور علمِ ہیئت اور ہندسے کے خزانے کی کنجی اپنے ہاتھہ مین لایا ہو * اور اختیار اور لحاظ کرنے مین اُس علم کی باریکی کی شرطون اور پوشیدگیون کے کمال کو پیدا کیا ہو * بیت * آسمان کی زیچ ذ نقش اور مہر کے دایرے کرے * جون کی تون شکلین ستارون کی قلم اُسکا لکھے * تو طالع فرخندہ پادشاہ کے دیکھے اور سیر رجال الغیب اور رجوگنی کی اور دلیلین اُنکی تحقیق کر کے ہر ایک طرف کے رہنے اور پھرنے کے سبب کیفیت سعد اور نحس سے خبردار ہو * اور دولت وشوکت کا نشان جسوقت ظاہر ہونے پر ہو اُس گھرّی سلطان کو شکر گذاری اور منت داری کی راہ مین راہبری کرے * تو اِس صفت کے باعث موافق اُس حکم کے کہ جو کوئی شکر کریگا ہمیشہ اُسکی نعمتین زیادہ ہونگی نعمت سلطنت کو قیام اور پایداری پیدا ہو * اور رجب علامت خطرے اور نحوست کی دیکھے اُس ساعت مین سعی کرے * تو دعا اور صدقے اور بہت سی خیرات دلوادے * جو اُس وسیلے کے سبب سے معنے اُس قول کے کہ صدقہ دفع کرتا ہی بلا کو اور زیادہ کرتے ہی عمر کو * وہ بلا اور مشکل

زا و ز دقع ہو جائے * قطعہ * بلا سے جان بچانے کی دُھن ہی
تجکو اگر * تو اپنے دل سے اگر ہو سکے تو عاجزی کر * پھر اپنے ہاتھہ
تو بخشش کے وقت کھولا کر * تو پردہ عشق کا اُٹھہ جاے آگے سے
یکسر * اور شاعر شیرین گو جو خوش گوئی مین گوے
شیرین سخنی اور اُستادی کی سخن کے میدان مین زبان کی
چوگان سے لے گیا ہو * اور نظم مین موتیون کی لڑیان پروتا اور
شاعری کے چمن مین اپنے تر و تازہ شعر کے رنگ برنگ خوشبو
پودے بوتا ہو * بس وہ بادشاہ کی تعریف کے جواہر نظم کی لڑی
مین گونتھہ کر شہرت کے بازار مین رواج دیوے * اور
قصیدے اور غزل یا رباعی پُر مضمون سے نام ممدوح کا دنیا کے ورق
پر یادگار چھوڑے * قطعہ * شاعرون کو عزیز چاہیے رکھہ * نام
مشہور اُنسے ہو ہی تمام * شعر ساماں سے تازہ ہی ابتک *
جیسے سلطان اُویس کا ہی نام * اور مصاحب ہنس مکھہ تازہ
رو اور لطیفہ گو کہ رنگین نکتون سے مجلس کو زیب دے * اور
میٹھی باتون سے دروازہ خوشی کا حاضران مجلس کے مُنہہ پر کھولے
* بیت * دل مزا پاوے اُسکے نکتون سے * روح کو بھی خوشی ہو
باتون سے * اور سب سے بہتر ہم نشین اور خوب مصاحب

کتابین بزرگون کی اور رسالے اُستادون کے ہیں کہ بغیر
درماہے اور جاگیر کے مصاحبت کرتے ہیں اور بدون غرور اور
چوچلے کے ہم کلام ہوتے ہیں * چنانچہ داناؤن نے کہا ہی کہ سب
سے بہتر اِس زمانے مین کتاب ہی کہ نہ پڑھنے والے کے دل کو
اُس سے رنجیدگی اور نہ سُننے والے کی خاطر کو اُس سے
خنگی آوے * ابیات * کوئی مصاحب نہین کتاب سے خوب *
دل کے بہلانے کو ہی وہ محبوب * جی کا آرام اور دل کی خوشی *
جتنی چاہے تو اُس سے ہی ملتی * ایسا ہمدم بھلا کہان سے ملے *
نہ خفا آپ ہو نہ کوئی اُس سے * نصیحت * داناؤن نے کہا ہی
کہ سارے آدمی عقل کے محتاج ہیں * اور عقل آزمایش سے
بڑھتی ہی * اِس لئے کہہ گئے ہیں کہ تجربہ آئنہ شعور کا ہی کہ اُس
مین صورت نیک کامون کی نظر آتی ہی * اور تجربہ کو بہت مدت
اور بڑی عمر اور کمال بے فکری لازم ہی * یہہ سوچ کر حکیمون
نے دیکھا کہ انسان کی زندگی کا بھروسا نہین * یعنے سب باتون
کے تحقیق کرنے کو وفا نہین کرنے کی * تب یہہ فکر کی اور مہربانی
اور دانائی کی راہ سے یہہ تدبیر ٹھہرائی * کہ اِس نقصان کو کمال
وین اور تھوڑے دنون مین سب تجربے ہر ایک کو معلوم ہو جاوین

اِس واسطے پادشاہون کے احوال اور امیرون وزیرون کے
مذکور اور حکیمون عالمون کے قول و نقل کتابون مین لکھے * اور
اگلون کے قصے اور تواریخ حال کے پیدا ہونے والون کے یاد رکھنے
اور فیض پانے کی خاطر قید عبارت مین لائے * تو صاحب دولت
اور مرتبے والے اُسکو دستورالعمل اپنا بناوین * اور ہر کوئی
موافق اپنی استعداد اور ہمت کے اُن قصون کے پڑھنے
سے اور اُن روایتون کے دیکھنے سے فایدے اور فیض پاوے *
تو موافق مضمون اِس قول کے جو داناؤن کا حکم ہی کہ نیک بخت
وہ شخص ہی جو دوسرے سے نصیحت لیوے اور غیرون کے
بُرے سے فایدہ پاوے اور اوٗرون کے ارشاد سے راہ راست
پر آوے * ابیات * شاہون کے ذکر اور حکایت سے * اور
داناؤن کی روایت سے * آنکھ اور دل مین روشنی آوے *
علم اور عقل سے خبر پاوے * ہر طرح کی وہ باتین بولے ہین * سچّے ای
موتی سارے تولے ہین * اور زمانے کو آزمایا ہی * ڈھیر سا رنج بھی
اُٹھایا ہی * ہی یہ بہتر کہ انکی بات سُنین * اور اگلون کی پیروے
مین چلین * جو درخت اِس جہان مین بوئے * بہت سے میوے
اُن مین ہین پکے * آؤ تو اُن کے باغ مین جاوین * دم بدم اچھے اچھے

بھل لگاوین * اُنتالیسوان باب دفع اشرار مین * یعنے حرام زادے اور شریرون کے دور کرنے مین * جیسے کہ نیک مردون اور حلال خورون کی صحبت کی خواہش کرنی واجب ہی ویسے ہی بد ذاتون اور حرام کارون کے پاس بیٹھنے سے پرہیز کرنا اور دور بھاگنا لازم ہی * اِس لئے کہ صحبت کا خاصہ ہی کہ مقرر اثر کرتی ہی * پس جتنا کہ نیک ہم نشینون سے فایدہ کلی حاصل ہوتا ہی وتنا ہی بدون کی صحبت سے نالایق پھل ملتا ہی * اچھون کی محبت سبب زیادتی دولت اور خوشی کا ہی * اور بُرون کی دوستی باعث رنج اور شرمندگی کا * ابیات * پاس عمدون کے بیٹھ ای ہُشیار * پھول کے ساتھ کانٹے کی ہی بہار * ساتھ احمق کے بیٹھنے تو بی * سر کے سے مُنہہ کبھو نہ میٹھا * لیکن جو شریر ہیں اُن کی دو قسمین ہین * ایک کا تو مطلق دفع ہی کرنا واجب ہی * اور دوسرے وے ہین جنکو منع کرنا لازم ہی * پس جنکے دفع کرنے سے مسلمانون کو نفع پہنچتا ہی اور اُنکے نیست نابود ہونے مین سب کی بہتری ہی * وے تین گروہ ہین * پہلے جو ہے کہ اُنکا قتل کرنا ہمت والون کے ذمے پر درست ہی * نصیحت * ہوشنگ کی تیسری وصیت یہہ تھی کہ ای فرزند تجھے چاہیے کہ فاسقون اور

شریرون مفسدون کو کم زور اور خراب اور ناپُرسان اور عاجز اور خوف زدہ رکھے * اور آفت اور ڈر چورون اور ڈکیتون اور قزّاقون کا ہر ملک کے رستون سے دور کرے * تو جب راہین صاف اور بے خطرہ ہوئین آرام سے سوداگر بیپاری تمھارے چارون طرف سے تمھارے ملک مین آوین جاوین اور چین سُنکر ارادہ آنے جانے کا کرین * اور طرح بطرح کی جنس اور تحفے اور چیزین پیدا ہووین * اور اِس سلوک سے آرام اور خوشی رعیت کو ہووے * قطعہ * نکرے منصفی تو ہووے نہ تو * ملک اور سلطنت سے ہر گز شاد * راہ کو چوّرون سے کر دے صاف * جو رعیت تری رہے آباد * حکایت * عمر خطاب راضی ہووے اللہ اُن سے اپنی نقل کرتے ہین * چنانچہ جو امرا الامارہ جو کتاب ہی اُس مین لکھا ہی * کہ وہ خود کہتے ہین کہ ایک بار جب مین مسلمان نہوا تھا اور پیغمبر آخر الزمان کا دین جاری نہوا تھا مدا ین کی طرف مین چلا تھا * اور چالیس تھان چادرین یمن کی میرے ساتھ تھین * جب نزدیک مدا ین کے پہنچا چورون نے راہ مین گھیرا اور لوٹ لیا * مین ہزار محنت اور خرابی سے شہر مین گیا اور فریاد کرنے کو چلا * جب دروازے پر گیا میری

خبر نوشیروان کے کان مین پہنچی اور تمام میرا احوال دریافت کیا * چوبدار کو بلوا کے میرا ہاتھہ پکڑ کے لیچلا اور ایک حجرے مین لاکر بولا اِسی مکان مین رہ * جب تک تیرے مال کے چور کو ڈھونڈھین اور تیرا اسباب اُس سے پھیر لین * مین اُس جگہہ مین رہنے لگا ہمیشہ پادشاہی باورچی خانے سے ایک خوانچہ سُتھرے کھانے کا لاتے اور مجھے دے جاتے * مین ہر روز نوشیروان کے دربار مین جاتا اور اُسکی سلطنت کی راہ و رسم و روش کا تماشا دیکھتا * اور رعیت سے جو کچھ سلوک اور انصاف اُسکا تھا معلوم کرتا * اِسی طرح اُنتالیس دن بیتے چالیسوین روز جو نہین مین اُس کوٹھری مین آیا دیکھتا ہون کہ میرا سب مال دھرا ہی اور ایک ہاتھہ کتا ہوا بھی پڑا ہی * اور ایک کاغذ پر چالیس اشرفیان دھرین ہین * اور اُس مین لکھا ہی کہ تو چالیس دن یہان رہا آخر چور تیرا پکڑا گیا اور تیرا اسباب تیرے پاس پہنچا * یہہ روپیہ تیرے چالیس دن منتظر رہنے کی مزدوری کے ہین * جب اپنے ملک مین پہنچے تو ہمارا گلہ نکیجو * اِس قصے سے معلوم ہوتا ہی کہ جو پادشاہ بلند مرتبہ ہوتے ہین اُنکی ہمت اور نیت چورون اور بٹپارون کے نیست نابود

کرنے پر بہت رہتی ہی * پس جو کوئی حاکم عادل ہو چاہیے کہ
راہین مسافرون کی رہزنون کے خوف و ترس سے اپنی سیاست
کے دبدبے سے بےخطرہ کرے * اور جو کوئی راہ مین لوگون کے
احوال کا مزاحم ہو اُسکو عذاب و رنج سے سزا دے * تو یہہ دیکھہ
کر اوروںکے کان کھڑے ہون اور ڈرین * ابیات * تو قنّاق اور چور
کے کاٹ ہات * چلین ہر دوزن راہ مین دن اور رات * نڈر
ہووے جب راہ تب کاروان * تجارت کی خاطر چلین یہان سے
وہان * پھر اُس سے بہت سا نفع لوگ پائین * کرین لین دین
اور سب آئین جائین * تو آباد ہو شہر اور بستیان * خوشی
سے بھرین چیزین ہون کشتیان * دوسری قسم رندون
اور اوباشون کی ہی * کہ آدمیون کو مار ڈالتے ہین اور فتنہ و فساد
مچاتے ہین * اور شہرون اور گانون مین حرامزدگی اور تندخوئی
سے ظلم کا ہاتھہ رعیتون کے مال اور فرزندون پر دراز کرتے ہین *
ہر کوئی اپنی جان کی دہشت اور بچاؤ کے لئے اُنکا متعرض
اور مزاحم نہین ہوتا * پس سواے حاکم صاحب مقدور کے
اُنپر ہاتھہ ڈالنے کی قدرت کون پاوے * مفردایسون کی جڑ
اُکھاڑنی ضرور رہی * حکایت * تواریخ مین لکھا ہی کہ حلب مین

مردم آزار اور بدکردار بہت ہوئے تھے * سب رعیت اور خوش باش اُنکے ہاتھ سے ایذائین پاتے پاتے حیران اور سرگردان ہو گئے * آخر سلطان مصر کے روبرو سب نے ملکر جا فریاد کی اور دُہائی تہائی مچائی اور اپنا انصاف چاہا * پادشاہ نے سُنکر مصلح نام ایک حاکم منصف اور مردانہ اُنکے دفع کرنے کو متعین فرمایا * جب وہ حاکم قلعہ مین داخل ہوا مفسدون کی تلاش کر کے پکڑنے لگا اور سیاست کرنے * وے کم بخت اپنے کام سے باز نہ آئے اور اپنی حرامزدگی کی باتین نہ چھوڑین * رفتہ رفتہ ایسی بدعملی ہو گئی اور اتنی شوخی کرنے لگے کہ جامع مسجد مین جہان وہ خود نماز پڑھنے جاتا تھا محراب مین عین منبر کے روبرو لکھ گئے * کہ ای مصلح تو ناحق اپنے تئین حیران پریشان مت بنا * کیونکہ ہماری وہ مثل ہی کہ دیو کی مانند اگر ایک کو مارے تو دس پیدا ہون * ہم بھی اُسی طرح سر اُٹھائین گے اور اپنے کام سے باز نہ آئین گے * اِس لئے کہ ہم مرنے کو اپنا فخر اور نمود سمجھے ہین اِسباب سے ہمین خوف نہین آتا * رباعی *
ہم عاشقون کا مرنے ہی سے اِعتبار ہی * گویا کہ سان ہمارا ہی سنگ مزار ہی * جب تک نہ زخم کھاوین نہین مرتے ہم کبھو *

بے زخم کھبت چھوڑنے سے ہمکو عار ہی * غالب یہہ ہی کہ تو
ہمارے قتل کرنے سے عاجز ہو جائے اور ہمارا کچھ علاج نہ کرسکے *
مصاحب نے جب یہہ مضمون پڑھا دل میں سمجھا کہ اِن سے کچھ
حیلہ اور مکر کیا چاہیئے * حکم کیا کہ اِس خط کے نیچے لکھہ دو کہ درست
ہی اب میں نے مردانگی اور دانائی تمھاری دریافت کی اور
تمھارے آپس کی یکدلی اور اتفاق معلوم کیا * بیت * مضبوطی
دل چلی میں نہین تمسا کوئی اور * شاباش ایسے
مردون کو جو ہوئیں ایک دل * اب آگے کو میں نے توبہ کی اور
اپنے کیئے سے پشیمان ہوا * پھر ایسا کام ہرگز نہ کرونگا بلکہ
جس میں تمھاری دلجمعی ہوگی سو عمل میں لاؤنگا زیادہ سلام *
جتنے اعلا ادنا اُس جگہہ حاضر تھے اِس جواب لکھنے سے حیران ہوئے *
اُسی روز سے اکثر سر دربار اور خلوت میں حاکم نے تعریف
اور بڑائی رندون اور مضبوطون کی کرنی شروع کی * اور
اُنکو تلاش کرنا موقوف کیا * اتفاقاً اگر کوئی گرفتار ہوتا تو
اُسے چھوڑ دیتا بالکل اُنکی طرف سے دست بردار ہو بیٹھا * ایک
روز سردار اور رئیس شہر کے کچہری میں آئے اور چاہا
کہ اُوباشون کے ظلم اور ستم کی نالش کرین * یہہ ابھی کہنے

پائے تھے کہ بھلے ہی اُسنے فرمایا* کہ ای صاحبو میں ایسے جوانون
اور دلاورون کے مارنے سے پچتاتا ہون اور نہایت افسوس
کھاتا ہون* اسواسطے کہ دلیل اور چالاک آدمیون کا خون کرنا
بہت بیجا ہی اور حاکمون کو مناسب نہین* کیونکہ ایسے مرد ہر
عہد مین بالکہ اِس زمانے مین کم پیدا ہوتے ہین خصوصاً آج مین
ایسے بہادرون کا محتاج ہون اور نہایت مجھے درکار ہین اس
لئے کہ روم کا قلعہ دار باغی ہو گیا ہی مجھے اُسکی فتح کرنے کو
جوانمرد اور لڑاکے سپاہی مطلوب ہین* تم اگر میرے
دوست ہو تو کسوطرح اُس گروہ کے سرکردون کو میرے
پاس لاؤ تو مین اُنکو نظر پرورش سے دیکھون اور
سرفراز کرون* اور سب صورت سے اُنکی خاطر جمعی کر
دون اور بیش قرار نوکر رکھون* ابیات* ایسے مردونسے
جو کہ ہین دانا* جسکو دیکھون لڑائی مین یکتا* اُسکو دون گھوڑا
اور زرہ بکتر* کرون سردار اور رکھون چاکر* شہر کے
باشندون نے عرض کی کہ سردار اور جمعدار اُن کا ایک
بوڑھا ہی اور اُسکے چار بیٹے ہین* اب وہی ڈکیتی اور
مردم آزاری کرتے ہین اور اپنے کاروبار مین پھرتے ہین*

پر اُنکا باپ تمھاری سیاست کے ڈرکے مارے سے گوشہ نشین ہو کر بیٹھا ہی * مصلح نے حکم کیا کہ اُنکو بلاؤ اور تسلی کا بیڑا عنایت کیا * جب وہ سردار مع بیٹون خاطر جمع سے آیا اور ملازمت کی * حاکم نے نہایت مہربانگی اور توجہ فرمایا * اور شہر کی جامداری کا کام اُس پیرمرد کو اور یساولی اپنے حضور کی اُسکے فرزندونکو بخشی * غرض سب کو خلعتین سرفرازی کی دیکر اپنی طرف کا وسواس اور دغدغہ اُنکی خاطر سے بالکل دور کر دیا * بعد کئی دن کے جب بے فکر ہوئے اور حاکم کی طرف سے اُنکی دل جمعی ہوئی * مصلح نے فرمایا کہ مجھے بالفعل بہت سے سپاہی مضبوط تلوار اور عیار پیشہ چالاک درکار ہیٔن * اگر کہین میسر ہون تو مئین اُنکی خدمت کرون اور اُنکی ڈھالین روپیون سے بھر دون اور اپنا کام ضروری لون * اگر ایسے جوانمرد تمھاری نظر مئین ہون اور تمھارے جان پہچان اور بھروسے کے ہون تو لایق اِس مہم کے سمجھہ کر جنکے ہاتھون سے یہہ جنگ سرانجام پاوے لو الاؤ اور مجھہ سے ملاؤ * تو مئین اُنھین سرسے پاوں دون اور اُنکی خواہش کے موافق جاگیر اور منصب عنایت کرون * وہ بوڑھا

اور اُسکے بیٹے نہایت خوش خوش باہر نکلے * اور چارون طرف سے تین سو آدمی بہت چل اور بانہہ بلی اور خون خوار جمع کیے اور حاکم کے روبرو لائے * حکم ہوا کہ کل اُن کو لاؤ جو خلعتین تیار ہون اور اِنکو دی جائین * اور اُسی وقت خانسامانی کو کو بھے مین پروانگی دی کہ درزیون کو جلد بلاؤ اور تین سو جوڑے تکلف کے بنوا کر سلواؤ * جتنے نوکر اور کارباری سرکار کے اور رئیس اور باشندے شہر کے اور ملک کے تھے سب یہہ صورت دیکھہ کر اور یہہ بات سُنکر حیران ہوئے اور آپس مین چرچا کرنے لگے * کہ سلطان مصر نے اِسکو اُنکے ذبح کرنے کے لیے بھیجا تھا سو یہہ برخلاف حکم بادشاہ کے اِنکو اَور بھی قوت اور زور دیتا ہی * بیت * جہان کانٹے ہین وہان پھول ہی لگاتا * زہر کے بدلے میٹھا ہی چکھاتا * لیکن جب رات ہوئی تین سو مرد مردانہ کار آزمودہ مرنے والے چنکر تجویز کیے * کہ سلاح پہن کر خلعت خانے مین منتظر بیٹھے رہین جس وقت وہ رند اُس مکان مین آوین ہر ایک کو پکڑ کر قتل کرین * دوسرے روز وہ گروہ کا گروہ آیا اور مجرا کر کے حاکم کی دستبوسی کی * مصلح نے اُس مکان کی طرف اشارت کی کہ خلعتین پہن کر

باہر آوین اور صف باندھ کر اپنی نوکری اور خیر خواہی مین
حاضر رہین * وے سب جو نہین اُس جاگہ گئے سب کے سب
ایکدم مین مارے پڑے اور بوڑھا سرگروہ بھی اپنے بیٹون
سمیت فی النار ہوا * غرض سب کے سر کاٹ نیزون پر
چڑھا بارے شہر کے گرد پھروا دئیے * اور اُس دغاباز
قوم کی سزا اِس حکمت سے دی * سچ مین اُس ملک کو
اُنکی شرارت اور فساد سے صاف کر دیا * بیت * جو بُرا
چاہے کسو کا اُسکا سر نیچا بھلا * پیڑ جو ہووے بُرا وہ جڑ ستی
اُکھڑا بھلا * تیسرے ظالم مردم آزار کہ اپنے ظلم کے اندھیرے
کے باعث روز قیامت مین عاجز اور درماندے رہینگے * اِس
لیے کہ مسلمانون کے مال اور اسباب کے لینے کا قصد رکھتے ہین *
اور حق تعالیٰ ڈانٹ کر جو فرماتا ہی کہ لعنت خدا کی ظالمون پر *
اُسکا اندیشہ نہین کرتے اور خدا کے عذاب سے نہین ڈرتے
اور ملک کے حاکم کی سیاست سے نہین دہشت رکھتے *
ایسے شخصون کا دفع کرنا پادشاہ پر واجب ہی * تو ضرر
اُنکی بدذاتی کا تمام ملک مین نہ پہنچے اور اثر اُنکی بدانجامی کا
اُس ولایت مین ظاہر نہو کہ انجام ظلم کا بد ہی اور جزا

ستم کی عذاب بے حد * ابیات * ملک ویران کرنا ظالم کا ہی
کام * دودے اُسکے ہاتھ سے عالم تمام * ہر ظالم اپنے گمان مین
جو رکھے * وہ بلا کی تیغ سے کبھو نہ بچے * لیکن دوسری قسم کے
لوگ جنکا منع کرنا واجب ہی وہ کئی طایفے ہین کہ بد خصلت اور
زشت خو مشہور ہین * ہر صورت مین ملاقات اور گفتگو اُنکی
صاحب دوست کو نقصان رکھتی ہی * ایک اُن گروہون مین
سے سخن چین ہین کہ جھوٹی سانچی باتون سے ہر مجلس مین
فتنہ و فساد اُٹھاتے ہین * اور دوستون کے آپس مین دشمنی
کر دیتے ہین * حدیث مین آیا ہی کہ سخن چین بہشت مین نجاویگا *
حق تعالی نے توریت مین حضرت موسی علیہ السلام سے
خطاب کیا * کہ ای کلیم الله روز قیامت مین سخن چین کی پیشانی
پر لکھا ہوا دیکھیگا کہ یہہ سخن چین ہی * اِس لئے خدا کی مہربانی سے
نا امید ہی اور اللہ کی رحمت سے بے نصیب ہی * اور قرآن مجید
مین خدا نے سخن چین کو بدکار کہہ کر یاد کیا ہی اُسکا یہہ ترجمہ ہی کہ
اگر آوے فاسق تمھارے پاس خبر لیکر * اور دانا بھی کہہ گئے
جو کوئی تمھارے پاس خبر دے کہ فلانا شخص تیرے حق مین
ایسی بات کہتا تھا یا غصہ سے کچھ وہ کہا چاہتا ہی * اُس وقت تجھپر

چھ چیزین واجب ہین * پہلے تو اُسکو راست گو نہ سمجھے کہ خدا نے اُسے فاسق کہا ہی اور بدکار کی بات درست نہین ہوتی * دوسرے اُسکو بدگوئی سے منع کرکے بُرے کام سے منع کرنا واجب ہی * تیسرے یہہ کہ اُسکا دشمن ہو جا اِسلیے کہ خدا اُسکو دشمن جانتا ہی * چنانچہ حدیث شریف مین فرمایا ہی * کہ بڑا دشمن تمھارا خدا کے نزدیک وہ ہی کہ چغلی کھانے سے دوستون کے درمیان دشمنی ڈالے * چوتھے یہہ کہ مسلمان بھائیون پر گمان بد نرکھے کہ اکثر خیال باطل کرنے مین گناہ اور وبال حاصل ہوتا ہی * پانچوین تلاش بدخبر کی نکرے کہ بدی کی جستجو بد ہی * چھٹے جو کچھ چغلخور کہے اُسکے موافق عمل مین نلاوے * اور اصل بات تو یہہ ہی کہ سخن چین کو اپنی صحبت مین آنے نہ دے اور اُسکی بات نہ سُنے * ابیات * تو ہرگز تمیرے کو مت پاس بٹھلا * کہ اِکدم مین کرے سو فتنے برپا * سخن چین پاس تیرے گر رہیگا * تو آخر وہ بُرا تجھکو کہیگا * نقل * ایک اِصفہانی سوداگر ایک غلام کو مول لیتا تھا بیچنے والے نے کہا ای مرزا یہہ میرا غلام ایک عیب رکھتا ہی کہ سخن چین ہی * لینے والے نے

کہا غلام کیا سخن چینی کرسکا غرض اُسکو خرید کیا * کہتے دنون کے بعد اُس غلام نے گھر کی بی بی کو کہا کہ ہمارا میان تمھین نہین چاہتا دوسرا نبیاہ کریگا * بی بی یہہ سُنکر کُڑھی اور گھبرائی غلام نے دیکھا کہ میری بات نے اثر کیا اور یہہ بیان منڈھے چڑھی اور میرا منصوبہ پورا پڑا اور فساد کا تیر نشانے پر لگا * تب بولا کہ تم چاہتی ہو کہ تمھین پیار کرے اور تمھارا ہی سُہاگ بڑھے * وہ غریب بولی ہان مین یہی آرزو رکھتی ہون کہ میرے سوا دیکھکر دوسری کا مُنہہ نہ دیکھے * غلام نے کہا مین ایک طلسم جانتا ہون اور حُب کا منتر بھی مجھے یاد ہی * جب خواجہ سو رہے اور خوب طرح سوجاوے ایک تیز اُسترا لیکر اُسکی داڑھی کے نیچے کے بال تھوڑے سے مونڈ لے اور مجھے دے تو مین پڑا فسون پھونکون اور تمھاری محبت اُسکے دل مین پیدا کرون * عورت نے قبول کیا اور اُس کام کی دُھن باندھی اور بولی کہ آج منتر مین یہہ بات کرونگی * یہہ سُنکر غلام میان کے پاس گیا اور کہا ای خواجہ تمھارے لون پانی کا حق مجھہ پر ہی مین نے سُنا ہی اس لئے تمھین خبردار کر دیتا ہون کہ تم غافل نہ ہو * صاحب نے گھبرا کر پوچھا وہ کون سا ماجرا ہی * غلام نے کہا تمھاری بی بی نے

کوئی یار پیدا کیا ہی سو تمھارے مارنے کے ارادے مین رہتی ہی * اگر میرے کہنے کو آزمایا چاہو تو اپنے تئین جان بوجھہ کر نیند مین ڈالو اور جھوٹ موٹ خراٹے بھرنے لگو تب دیکھو کہ کیا صورت پیش آتی ہی * گھر کا مالک یہہ سنکر گھر مین آیا اور صبح کا ناشتہ کر کے لیٹ گیا اور اپنے تئین خواب مین ڈالا اور منتظر اس حرکت کا رہا * عورت نے جب خوب معلوم کیا کہ میان غافل سوتا ہی اُسترہ ہاتھہ مین لیکر ڈاڑھی خاوند کی اُٹھا کر پکڑی اور چاہا کہ کئی بال مونڈ لے * خواجہ نے آنکھین کھول دین اور بی بی کو اس طرح مستعد دیکھہ کر مقرر خیال کیا کہ میرے سر کاٹنے کے ارادے مین ہی مار بڑا اُٹھہ بیٹھا اور قبیلہ کا ہاتھہ پکڑ کر چھری چھین لی اور سر اُسکا کاٹ لیا * جورو کے وارثون کو خبر ہوئی خواجہ کو پکڑ کر اُسکے خون کے عوض مار ڈالا * غرض اُس سخن چین کی شامت کے سبب سے گھر اُن بیچارون کا بات کی بات مین اُجڑ گیا * ابیات * لڑائی آگ دو کے درمیان ہی * اور اُس مین لکڑی لُتر سے کی زبان ہی * اندھیرے کوئین مین وہ قید ہو کر * تو پھر پھر چغلی کھانے سے ہی بہتر * اور غماز بھی ایسے ان برے ہوتے ہین کہ اُنکا منہہ

نہ کھاے اور اُنکی بات نہ سُنئے * بیت * چغل خور سے زیادہ
کوئی بد نہین * کہ بد بختی اُسکی کچھ حد نہین * خبر مین آیا ہی کہ غماز
حلال زادہ نہین ہوتا ہی * روایت * کہتے ہین کہ بنی اسرائیل کی
قوم مین ایک سال مینہہ نہ برسا اور اناج مہنگا ہو چلا *
حضرت موسی سلام خدا کا اُن پر اکابرون اور اشرافون
کو اپنے ساتھ لیکر نماز باران کے واسطے میدان مین نکلے اور
چار روز تک رات دن دعا کیا کئیے کچھ فایدہ ظاہر نہوا * تب
بے اختیار موسی پیغمبر رونے لگے کہ الہی آج چار روز ہوئے
کہ تیرے بندے تیری درگاہ مین عاجزی سے دعا مانگتے ہین کیون
قبول نہین ہوتی * خطاب آیا کہ اگر چالیس دن رات تک
پیہم دعا کروگے تو بھی مستجاب نہوگی * اِس لئیے کہ تیری قوم
مین ایک غماز ہی کہ اُسکی بد ذاتی دعا کو اثر نہین بخشنے
دیتی * حضرت موسی نے عرض کی کہ بار خدایا مجھہ سے
فرما کہ وہ غماز کونسا ہی تو اُسے معلوم کردن اور اپنے
ساتھہ سے نکال دون * آواز آئی کہ کیا خوب مین تو خود
غماز کا دشمن ہون سو مین ہی غمازی کردن * تو اپنی ساری
قوم کو کہہ توبہ کرے وہ بھی اُس مین استغفار کریگا

حضرت موسیٰ نے سب قوم کو فرمایا کہ غمز سے توبہ کرو * وہین کریم نے
مینہہ کو حکم کیا اور ملک کو آباد کر دیا * اِسی خاطر جو بادشاہ
نامور اور باخبر ہیں ہرگز غماز کی بات پر کان نہین رکھتے بلکہ اُس
گروہ کو دشمن جانتے ہیں * حکایت * حکایات مین لکھا ہی کہ
کسو پادشاہ نے ایک شخص کو پرورش کیا اور سمجھایا اگر
تو چاہتا ہی کہ روز بروز اور ساعت بساعت تیرا درجہ زیادہ
ہو اور مرتبہ بڑھے اور سب نوکرون سے زیادہ سرفرازی
پاوے اور قربت حاصل کرے تو تین کام نکریو * ایک تو جھوٹ
نہ بولیو کہ جھوٹ بولنے والا میری نظرون مین اوچھا اور ہلکا ہو
جاتا ہی * دوسرے لوگون کے روبرو میری تعریف اور بڑائی
نکریو کہ مین اپنے تئین جانتا سمجھتا ہون تو نہین سمجھتا * تیسرے
بدی نکیجیو اور چغل خوری سے ڈریو اور بدگوئی فوج اور
رعیت کی میرے حضور نکریو اِس لئے کہ جب مین اُن
کی بُرائی سُنون تو مین بھی اُن سے بد ہو جاؤن * پس جب
میری بدی سپاہ پر ظاہر ہو تو وہ ڈرین اور بیدل ہو کر مجھہ
سے بھرین اور دوسرے کی نوکری کرین اور یہہ بھی چاہین
کہ دوسرا بادشاہ ہو تو بہتر ہی * اِس سبب سے بڑا خلل

ملک مین بگر جائے * ابیات * چغل خور سے سلطنت ہو تباہ *
اداس ہون امیر اور بیدل سپاہ * اُلٹ جائے لشکر سے
کے باعث جہان * جہان وہ ہی وہان خیریت پھر کہان * جو غماز کو
دیکھے ای خوش خصال * تو جیب اُسکی گُدّی سے دو ہین
نکال * حکایت * کہتے ہین کہ نوشیروان کے نوکرون مین سے
ایک شخص نے پادشاہ کے روبرو چُغلی کہائی * کسرا نے فرمایا کہ
اِس بات کو مین تحقیق کرتا ہون اگر سچ ہوئی تو غمازی کے
لئے تیرا دشمن ہونگا اور جو جھوٹ ہی تو دروغ گوئی کی سزا
دونگا * اب اگر توبہ کرے اور پھر ایسی بات نہ کہے تو تیری
تقصیر معاف کردون * وہ بولا کہ مین نے توبہ کی * نوشیروان نے فرمایا
کہ مین نے بھی تیرا گناہ عفو کیا * ابیات * شاہون کے پاس جو
کہ چغلی کھائے * اُنھین کے آگے روسیاہ ہو جائے * جیسا
عالم کو وہ جلاتا ہی * ویسا اپنے کئے کو پاتا ہی * حکایت * کہتے ہین
کہ کسو نے بطور بدی اور چغلخوری کے خلیفہ معتصم کو عرض
کی کہ فلانا شخص جو سردار تھا اُس نے رحلت کی ایک بیٹا
خردسال اور بہت سا مال چھوڑ گیا ہی * اگر حکم حضور کا ہو
تو اُس لڑکے کی پرورش کے موافق دیکر ساری دولت

بطریق قرض حسنہ کے خزانۂ پادشاہی مین داخل کردن *
جب وہ برآ ہوگا جوالے کی جاگیگی بالفعل خزانۂ عامرہ کی رونق
اور زیادتی ہوتی ہی * معتصم نے مطالعہ کرکے رقعہ کی پشتہ پر
لکھا * کہ مرنے والے کو خدا بخشے اور میراث کے مال کو برکت
دے اور یتیم کو نبت خیر دیکر پرورشس کرے اور غماز خدا کی
لعنت اور خلق اللہ کی ملامت مین گرفتار ہو * ابیات * شاہون
سے چُغلی تو کسو کی نکر * بے گناہون کی آہ سے تک ڈر * بے گناہون
کی آہ ہیگی بُری * پتھون پر بجلی کی طرح ہی پڑی * اور گروہ
صاحب غرضون کا بھی ایسا ہی ہوتا ہی کہ جو بات کہین یا کام
کرین اُسس مین اپنی ہی غرض منظور رکھین ہرگز اخلاص
اور رنگ حلالی کی راہ سے ایک بات عرض نہ کرین * نصیحت *
ہوشنگ ملک نے اپنی وصیتون مین فرمایا ہی کہ صحبت اور
دوستی سے صاحب غرض کی پرہیز اور احتراز کیا چاہیے * اِس
لئے کہ غرضو آدمی جھوٹ موٹ خیرخواہی کے دعوے کرتے ہیںن
اور جواہر نیکی کے بدی کے تاگے مین پروتے ہیںن * اور نیک فعلون
اور اچھے کامون کو بھونڈے اور برے لباسس مین ظاہر کرنے
کو تیار ہوتے ہیںن * ابیات * نہ دے صاحب غرض کو پاسس

آنے * جلاتا ہی وہ دل کو بے ٹھکانے * بھرے ہین اُس مین سارے مکر اور فن * ہی ظاہر دوست اور باطن مین دشمن * جب احوال صاحب غرضون کا دریافت ہوا کہ وے مکر کا نام تدبیر رکھتے ہین اور بدی کو نیکی کے پردے مین چھپاتے ہین * اور سختی کو نرمی کے لباس مین دکھاتے ہین اور ہر طرح کی باتین بناتے ہین * پس بغیر خوب اثبات کرنے کے فقط اُنکے ظاہر کرنے پر حکم ندے بیٹھا چاہیے بلکہ ایسے لوگون کی بات کو نہایت تحقیق کرنا لازم ہی * ابیات * کہ صاحب غرض جب کہنے پہ آوین * بھلائی کو بُرائی کر دکھاوین * نہو وے جب تلک سب بات ظاہر * فقط کہنے پہ اُنکے کام مت کر * نصیحت * سکندر نے ارسطو سے سوال کیا کہ بادشاہ کی ملازمت کے واسطے کیسے انسان لایق ہین اور کیسے لوگ نالایق ہین * حکیم نے جواب دیا کہ سلاطین کی خدمت کے مناسب دو شخص ہین جو ایماندار ہون کچھ خیانت نکرین * اِس لئیے کہ امانت کے سبب سے عزت و آبرو بڑھتی ہی اور خیانت سے ذلت اور خواری مین پڑتے ہین * اور قانع و صابر ہو نہ لالچی اور طامع * کیونکہ قناعت گنج بے شمار ہی اور طمع نرا رنج و آزار * بیت * آدمی سب مین قناعت سے بڑا *

ہوتا ہی * لالچی آبرو کو اپنی برا کھوتا ہی * اور ضرور ہی کہ خوش گو ہون
نہ عیب جو کہ آدمی جو خوش گفتار ہی اُسکا ہر کوئی خریدار ہی اور
سب کو پسند اور درکار ہی * اور عیب بین سے ہر ایک ناخوش
اور بیزار ہی بلکہ وُہ سب کے نزدیک ناکارہ اور شرمسار
ہی * اور لازم ہی کہ کار کردہ ہون نہ بت بنے اور ڈینگ
مارنے والے کہ میدان کے مرد کی حرمت و عزت ہی اور جھوتی
شیخی کرنے والے بدنام اور رُسوا * اور چاہیے کہ دوست ہون
نہ بیری اِس خاطر کہ فایدہ دوستی کا محبت اور اُلفت ہی
اور ثمرہ دشمنی کا بدی اور بیوفائی * اور صاحب سُنّت ہون
یعنے نیک چلن نہ گمراہ اور بدکار * اِس لئے کہ قوت شرع کی
بہشت مین لیجاتی ہی * اور نیا ظلم جو اپنی طرف سے ایجاد کرے
وہ گمراہی اور بدنامی مین پڑتا ہی اور آخر یہہ چال دوزخ مین
پہنچاتی ہی * اور چاہیے کہ پادشاہ اپنے حضور مین اِن سات فرقون
کو دخل نہ دین * پہلے حاسد کو کہ حسد کا زہر کسو تریاک سے علاج پذیر
نہین ہوتا اور حاسد کے دل کا دُکھہ کوئی جوشاندہ نہین کھوتا *
* بیت * حسد بھی آگ ہی ایسی کہ جس سے جان جاے *
اور رفتہ رفتہ اُسی آگ سے جہان جلے * اور بدی حسد کی سبب

فسادون مین مزاجی ہی اِس سبب سے کہ حاسد کا دل نہایت بد ہوتا ہی اور وہم اُن لوگونکا جنکا دل خبیث اور کھوٹا ہی دوسرے کے زوال نعمت کے حق مین برا اثر رکھتا ہی * اِسی باعث خدای تعالی فرماتا ہی کہ پناہ خدا کی مانگو حاسدونسے * اور حدیث مین آیا ہی کہ حسد بندے کی نیکیون کو کھا جاتا ہی یعنے ناچیز کر دیتا ہی جیسے لکڑی کو آگ تمام کر دیتی ہی * سچ ہی حسد بُری خو اور زبون خصلت ہی * مثل جو کم حوصلہ ہی وہ حسد دوسرے کا کرتا ہی نہ عالی ہمت سے ظہور مین آتا ہی کہ یہہ نشان نادانی کا ہی اِس سبب کہ ظاہر ہونا اِس صفت کا عقل کے نقصان پر دلالت کرتا ہی * سب جانتے اور دیکھتے ہین کہ حاسد ہمیشہ غیر کی خوشی اور فراغت سے غم اور رنج مین رہتا ہی اور پرائے کے سُکھ کو دیکھ کر آپ دُکھ سہتا ہی * بیت * اِسی غم مین دیتا ہی وہ اپنی جان * کہ کیون کھاتا پیتا ہی سارا جہان * اِسی طرح ہر دم ہزار رنگ کے شربت غم و غصے کے زہر سے ملے ہوئے پیتا ہی اور لعنت بھیج جیتا ہی * اور جب کوئی پاون خوشی کا زمین پر رکھتا ہی وہ ہاتھ غم کا اپنے سر پر مارتا ہی * مثل مشہور ہی کہ حاسد کو اُسکا حسد ہی کفایت کرتا ہی * ابیات * حاسد کی

مرا اُسکا حسد کرتا ہی * جو رنج مین اور دُکھہ مین سدا مرتا ہی *
اور ون کے لئے آگ وہ سُلگاتا ہی * جو غور کرو تو آپ ہی
جل جاتا ہی * چنانچہ حاسد کے اپنے حسد مین ہلاک ہونے کی یہہ
نقل لکھی ہی * حکایت ہی کہ سکندر کے وقت مین کوئی جانور
پیدا ہوا اُسکی یہہ خاصیت تھی کہ جسپر اُسکی نظر پڑتی تُرت
مرجاتا * پادشاہ نے ہرچند حکیمون سے اُسکے دفعیہ کا علاج
پوچھا کسونے کوئی تدبیر اُس بلا کے دور ہونے کی نہ بتلائی *
اور اُس ہلاک کرنے والی آفت کے دفع کرنے کی کچھ فکر
کسو کے دھیان مین نہ آئی * آخر ارسطو نے نہایت غور کر کے
التماس کیا کہ میرے خیال مین ایک منصوبہ آیا ہی
خدا چاہے تو یہہ بلا دفع ہو اور خلق اللہ اُس آفت سے چھٹکارا
پاوے * حکم کیا کہ ایک آئینہ قدِ آدم تیار کرین اِتنے طول عرض
کا کہ آدمی اُسکے پیچھے چھپ سکے * جب بن چکا ایک چھکڑے
کے آگے اُس شیشے کو باندھا اور آپ اُسکے رہترو پر
بیٹھا اور جس جگہہ وہ جانور رہتا تھا آئینے کا رخ اُدھر کر کے
چلا * اُسنے اِنسان کی بو معلوم کی اور اُسکی طرف آیا
جونہین نگاہ آئینے پر پڑی اور اپنی شکل دیکھی نزدیک پہنچتے

پہنچتے گر پڑا اور مر گیا* سکندر کو یہہ خوش خبری پہنچی حیران ہو کر حکیم سے پوچھا کہ یہہ کام جو تم نے کیا اِس مین کیا حکمت تھی* بولا اے شہنشاہ زمین و زمان کے یہہ بو بخار جو زمین کے نیچے بند ہو رہے تھے اُنکے باعث بعد کتنی مدت کے خدا کی قدرت سے یہہ جانور پیدا ہوا اُسکی آنکھون مین زہر قاتل تھا جسپر اُسکی نظر پڑتی تھی مر جاتا تھا* مین آرسی اُسکے منہہ کے مقابل رکھکر لیگیا اِسلیئے کہ جب وہ اپنی پرچھائین اُس مین دیکھیگا نظر اُسکی وہین سے پلٹ کر اثر اُسکا اُسی کے اوپر پڑیگا اور مر جاویگا* سکندر نے ارسطو کو دعا دیکر آفرین کی* سوچی بات ٹھیک احوال حاسد کا ہی کہ بدی حاسد کی حاسد ہی کی طرف پھرتی ہی* جیسے آگ جب پڑتی نہین پاتی تب اپنے ہی تئین آپ کھاتی ہی یہان تک کہ آخر جل بل کر راکھہ ہو جاتی ہی* دوسرے وہ لوگ جو لایق بادشاہونکے حضور کے نہین سو بخیل اور ممسک ہین* کیونکہ منحوس اور رکھی ہوس دشمن خدا کے بندون کا ہی جیسے سخاوت سب عیبون کو چھپاتی ہی ویسے ہی بخل سارے ہنرونکو پوشیدہ کر دیتا ہی*

ابیات* آدمی مین ہنر ہزار ہو گو* پر بخیلی چھپاتی ہی سب کو*

تو انہون کے پاس تک بھی نجا * اور کریمون کے ساتھہ
دل کو لگا * جامع الحکایات مین لکھا ہی کہ سلاطینون کو چاہیے
کہ سوم اور کنجوس کو اپنی سرکار مین نوکر رکھین کہ انکے
باعث شرمندگی ہوتی ہی * چنانچہ نقل ہی کہ عمر بن لیث کا
ایک خانسامان تھا نہایت بخیل * ایک سال میودن کو پالے نے
مارا عمر نے اسکو حکم کیا کہ جہان کہین میوہ ملے خرید کر اور احتیاط
و صرفے سے خرچ مین لا * ایک دن عمر نے مجلس جشن کی بنائی
اور بڑی تیاری فرمائی * ایلچی ہر ایک ملک کے جو آئے تھے اسوقت
حاضر تھے اور اسباب ضیافت کا موجود تھا مگر میوہ کہ نہایت
کم معلوم ہوا پادشاہ نے خانسامان کو فرمایا کہ میوہ بہت سا
حاضر کر * اس نے عرض کی کہ اب سڑا اور داغدار میوہ باقی
رہا ہی حکم ہو تو لاؤن * سلطان حد شرمندہ ہوا اور اسکو
اس کام سے تغیر کیا تو بھی اکثر فرماتا کہ اس کم بخت بخیل
نے مجھے ایسا خجل کیا کہ ہرگز اسکا عوض نہین کر سکتا * بیت *
داناؤن سے تونے کیا سنا نہین * کوئی عیب بخیلی سے بڑا
نہین * تیسرے وہ لوگ جنکو حضور مین رکھنا مناسب نہین
وے کم ہمت اور سفلہ مزاج ہین * ایسے آدمی بھی بادشاہونکی

خدمت جوگی نہین ہووے * دانا کہہ گئے ہین کہ سفاہہ آدمی بخیل اور ممسک سے بھی بدتر ہی اِس واسطے کہ سوم وہ ہی کہ کسو کو کچھ نہ دیوے لیکن سفاہہ آپ کھاوے نہ اوروں کو دیوے یا ناگاہ دوسرے کا بھی اپنا دینا اُسے بڑا معلوم ہو * حکایت * کہتے ہین کہ کوئی پادشاہ بڑا جوانمرد اور سخی تھا * ایک دن اپنے کسو مصاحب سے فرمانے لگا مین چاہتا ہون کہ لاکھہ درم ایک نوکر کو بخشون تو کیا صلاح دیتا ہی * وہ بولا اِس قدر بہت ہی اتنے مین سو شخص کو عنایت کر کے راضی کیجئے * پادشاہ نے کہا بھلا اگر اُسکا آدھا بخشون تو مناسب ہی * جواب دیا تد بھی ڈھیری پھر پوچھا تھائی دون کہنے لگا یہہ بھی زیادہ ہی * فرمایا چوتھائی انعام کرون تو بس ہی اُسنے عرض کی اب بھی سرس ہی * غرض اِسی طرح گھٹاتے گھٹاتے دسوین حصے پر نوبت آئی * تب پادشاہ نے کہا اب کیا کہتا ہی بولا اگرچہ یہہ بھی بہت ہی پر ایک انسان کو بخشنا مضایقہ نہین * سلطان نے کہا ای کم بخت بے نصیب مین چاہتا تھا کہ اتنا تجھہ کو ہی عنایت کرون پر تو نے ایسی کفایت بتائی کہ اپنے تئین محروم کیا اور مجھہ کو بھی سخاوت کے درجے سے باز رکھا * جب اُسنے یہہ سُنا تو

گڑگڑانے لگا کہ جہان پناہ یہہ سے گناہ ہوا تم اپنی ہمت اور سخاوت کو نہ چھوڑو * مالک نے حکم کیا تو سفاہ ہی لایق تنبیہہ کے نہ سزاوار مرتبے کے * تونے اپنا بھی ضرر کیا اور مجھے بھی نقصان دیا * میرا تو نقصان یہہ ہوا کہ اگر اتنا مال مین تجھہ کو دیتا تو سخاوت مین میرا نام ہر کوئی لیتا * اور جب تلک زمین آسمان قایم ہی میری بخشش اور مروت کا شور باقی رہتا * اور تیرا ضرر تو ظاہر ہی کہ اتنے مال سے بے نصیب ہوا * اب جالا کہہ درم جو مین نے بخشنے کے لئے دل مین ٹھہرائی تھی لے اور بار دیگر ہمارے دربار مین ایسا سفاہ پن نکرنا * ابیات * کمینہ دیکھہ نہین سکتا دوسرے کا بھلا * پیالے پر سے اُڑا دے ہی مکھی کو تنکا * جو سفاہ ہیگا وہ بد ذات سب سے بدتر ہی * جو کوئی کمینہ ہی خاک اُسکے سر پہ بہتر ہی *
چوتھے اُن مین سے عیب جو اور بد گو ہین کہ اگر کسو کا ذکر درمیان آوے تو وہ چاہین کہ خواہ نخواہ برعکس اُسکے کچھہ نہ کچھہ بولئے اور یہہ سخت گناہ ہی * کیونکہ اگر وہ بات سچ ہی تو غیبت ہوگی اور اگر جھوٹھہ ہی تو تہمت اور غیبت بھی ہوئی * حدیث ہی کہ غیبت بدتر ہی زنا سے اور غیبت کی سزا حرام کاری کی تنبیہ سے زیادہ ہی * حق تعالی قرآن شریف مین فرماتا ہی کہ ای بندو آپس

مین ایک ایک کی غیبت نکرو اگر کروگے تو جیسے اپنے موئے بھائی کا گوشت کھایا * پس یہہ نہایت سرزنش اور عتاب ہی اِس فرمانے سے سمجھا جاتا ہی کہ بدگوئی کرنے والا مُردار خور ہوتا ہی اور جو کوئی اِنسان ہی حرامخوری سے پرہیز کرتا ہی اور مردار سے بھاگتا ہی * بیت * پیٹھ پیچھے بدی کسو کی نہ کر * عیب جو آدمی سے بھاگا کر * حکایت * کہتے ہین کہ کوئی پیغمبر جو صاحب کتاب نتھے مگر خواب مین حکم خدا کا دیکھتے اور آواز غیب کی سُنتے * اُنھون نے ایک دن رات کو معلوم کیا کہ فرمان الٰہی ہوا کہ صبح تڑکے ہی اُٹھہ کر فلانے میدان مین جائیو * پہلے جو چیز تیرے آگے آوے اُسے نگل جائیو * دوسری چیز جو نظر پڑے اُسے چھپا دیجیو * تیسری چیز جو ملے اُسکو رکھیو * چوتھی کو نیراس مت پھیرنا * پانچوین چیز جو دیکھے اُس سے بھاگیو * یہہ سب سمجھہ کر جب فجر ہوئی اُٹھے اور جس طرف کا اشارہ ہوا تھا چلے * پہلے ایک پہاڑ بڑا اور اونچا کالے رنگ کا ملا یہہ پیغمبر حیران ہوئے کہ ایسے نوالے کو کیونکر کھاؤن لیکن امر الٰہی سے لاچار ہون * یہہ سوچ کر اُس کوہ کی طرف چلے تو اُسے کھاوین * جب پاس پہنچے اِتنا بڑا پہاڑ چھوٹے لقمے کے برابر ہوگیا * اُنھون نے اُٹھا کر مُنہہ

مینٖ دھر لیا اور نگل گئے مرنے مینٖ شہد سے میٹھا اور شاخ سے نہایت خوشبو تھا خدا کا شکر بجا لائے اور وہان سے آگے چلے * ایک لگن دیکھا راہ مینٖ پڑا ہوا دل مینٖ کہا کہ حکم یون ہی کہ اُسکو پوشیدہ کریو * تب زمین مینٖ گڑھا کھودا اور اُس مینٖ داب کر بہت سی مٹّی اُسپر ڈال کر چھوڑ دیا اور چلے * دو قدم بھی نہ بڑھے تھے کہ وہ طشت زمین کے اوپر ویسا ہی دھرا دیکھا پھر مڑ کر آئے اور گہرا گڑھا کھودا اور چھپا دیا ابھی فارغ نہوئے تھے کہ پھر وہ طاسس اوپر کا اوپر ہی نظر پڑا * تیسری بار پھر اُسکے الوپ کرنے مینٖ محنت کی لیکن وہ باہر کا باہر ہی رہا * پھر اندیشہ کیا کہ مجھے چھپانے کا حکم ہوا تھا سو مینٖ بجا لایا * جب وہان سے بڑھے ایک مرغ دیکھا کہ سر کے اوپر گھبرایا ہوا شتابی شتابی اُڑا جاتا ہی * اُنکو دیکھہ کر بولا ای خدا کے نبی میرے حریف نے میرا پیچھا کیا ہی پیغمبر نے اُسکو اپنے گریبان مینٖ چھپا لیا وہ مینٖ باز بھوکھہ سے جھنجلایا ہوا پہنچا کہنے لگا ای پیغمبر خدا کے آج مینٖ نے شکار کے پیچھے بڑی محنت کی ہی اب وہ اگر تیری پناہ مینٖ گھسا ہی مینٖ بھوکا جھکا لا ہو رہا ہون مجھے میرے طعمے سے محروم مت کر * اُنھون

نے جی مین کہا کہ مجھے فرمان ہوا ہی کہ اُسکو رکھیو اور دوسرے
کو نا امید مت پھیریو اب کیا کرون جلد چھری نکال کر تھوڑا
سا گوشت اپنی ران سے کاٹ کر اُس باز کے روبرو
پھینکا اُسنے گوشت کا لوتھڑا اُٹھا لیا اور شکار سے وہ باز باز
آیا * جب اُس مکان سے وہ نبی آگے چلے ایک مری کو دیکھا
کہ سڑی ہوئی پڑی ہی اُس سے بھاگے * جب یہہ سب سیر
کر کے پھرے پیغمبر نے رات کو خدا کی درگاہ مین مناجات مانگی کہ
بارخدایا جو کچھ فرمان حضور کا تھا مین بجا لایا لیکن کچھ میرے دھیان
مین نہین آیا کہ اُس مین کیا حکمت الہی تھی اُسکے سبب سے
مجھے آگاہ اور خبردار فرما * غیب سے آواز آئی کہ وہ بلند
پہاڑ جو تو نے دیکھا اور لقمے کے برابر ہو گیا اور تو نے کھا لیا وہ
غصہ ہی * پہلے بڑا دکھائی دیتا ہی اور جب تو نے اُسے نگلا تو
سب لذتون سے زیادہ لذت پائی اور ساری مٹھائیون سے
بہت میٹھائی * دوسرے وہ طشت سونے کا جسے تو نے بہیرا چھپا
تا تھا اور وہ ظاہر ہو تا تھا غرض ہی * کہ ہر چند انسان نیکی کو پوشیدہ
کرے البتہ وہ علانیہ ہوا چاہے * اور تیسرے کے معنے یہہ ہین
کہ جو کوئی تیرے آسرے مین آوے اُسے پناہ دے اور جو کوئی

تجھے امین جان کر اپنی امانت سونپے چاہیئے تو اُسس سین
خیانت نہ کرے * چوتھی بات کا فایدہ یہہ ہی کہ اگر کوئی تجھہ سے
کچھہ چیز مانگے تو سعی کر جو اُسکی احتیاج برلاوے * پانچوین وہ
مردار گندی جو پڑی تونے دیکھی وہ غیبت تھی * خبردار ہر کسو
کی بدی کرنے سے بھاگیو کہ غیبت آدمی کے نیک فعلون کو
باطل کرتی ہی * ابیات * نہ کر غیبت کسو کی ہو سکے تو * کہ طاعت
کا ہی نقصان اُسس سے تجھہ کو * ہر اک غیبت مین طاعت
ہوتی ہی کم * اور غیبت کرنے سے ہون کام برہم * خصوصاً
دربار اور سرکار پادشاہون کی لازم ہی کہ غیبت اور بہتان
کی ناپاکی سے پاک رہے * اِسس لئے کہ جیسے بدی کا کرنا حرام
ہی ویسے ہی سُننا بھی درست نہین کہ عذاب کرنے مین
بدگو اور سُننے والے کو برابر گناہ ہی * بیت * زبان و گوشس
روح مین تو لگائے رکھہ * بدی سے کان کو اور جیب کو بچائے
رکھہ * پانچوین وے لوگ جو لایق حضور سلاطینون کے نہین
سو ناحق شناسس اور بیوفا اور ناشکر ہین * کہ حق ولی نعمت
اور محسن کا نہین پہچانتے بلکہ شکر ان نعمت کا عوض کفران
نعمت مین جانتے ہین * ایسا گروہ ہمیشہ ذلیل اور خوار اپنے

اور بیگانون کے دلون سے دور اور اُترا رہتا ہی نہ اُن کی
قسمت یاور اور نہ دولت سے بختاور اور اُن کی زندگی یکسان
فراغت سے نہین کٹتی * قطعہ * جو بھلاوے کسو کی نعمت کو *
بھول جانا اُسے بہتر ہی صواب * حق نجانے جو کوئی اُسسے
نہ مل * اُسکی صحبت سے روح کو ہی عذاب * نصیحت * طایفۂ
معتقد کا مقولہ ہی کہ جسکی زبان کی تلوار حق گذاری مین کند
ہو اُسکو شمشیر تیز کی زبان سے سزا دیا چاہیے * ابیات * نون
روٹی کا حق جو کوئی بھولے * ویسے کی گردن اور سر توٹے *
جو کہ خاوند کی کرے خدمت * پاوے دونون جہان مین وہ حرمت *
حق شناسی سے مرد ہو ہی بڑا * اور ناشکری جلد دے ہی سزا *
چھٹے دروغ گو ہین کیونکہ جھوٹ ایسی بُری چیز ہی کہ کسو
آدمی کو پسند نہین آتا * اور جھوٹ بولنے والے بادشاہون کے
روبرو بے آبرو اور بے قدر ہو جاتے ہین * اخلاق کی جو کتاب ہی
اُسمین یہہ حکایت لکھی ہی کہ فضیل وزیر کی مجلس مین
دو مصاحب تھے ایک کا نام زہیر تھا اور دوسرے کا اسم
ثاقب * اُن دونون مین دوستی کے سبب خوش طبعی ہوا کرتی *
آخر ٹھٹھے مزاج کی نوبت پہنچی نہایت کو ٹھکانا نہین ہونے لگی *

ایک دن زمر کے ہاتھ کے دھکّے سے ثاقب کے سر پر سے پگڑی گر پڑی ثاقب نہایت شرمندہ ہوا اور مارے کھسیان پنے کے چہرہ لال ہو گیا * وزیر نے فرمایا کہ تو کون سی بات پر اتنا دق ہوا ایسی باتیں یاروں میں ڈھیر ہوتی ہیں * ثاقب بولا واہ واہ کیونکر کھسے میں نہ آؤں کہ بھری مجلس میں تمھارے روبرو میری حرمت جاتی رہی اور آبرو کی ٹوکری گر پڑی * فضیل نے کہا بس اپنا غصّہ ٹھنڈا کر اس حرکت کو خاطر میں نہ لا تیری آبرو اور حرمت میرے نزدیک اُسی روز سے گئی گذری ہی جس دن تو نے کہا تھا کہ میری خچر نے مجھے ایک رات میں مرو سے نشاپور میں پہنچایا * ابیات * جھوٹ کا مت چراغ روشن کر * روشنی اُس میں ہووےگی کیونکر * جھوٹ سے حرمت اپنی تو مت کھو * آبرو اُس سے ہو ہی آب جو * ساتویں وے لوگ جو واہی بولیں اور بہت باتیں بناویں وے بھی لایق خدمت کے نہیں * اِس لئے کہ جو کوئی بہت بکتا ہی آخر اُسکی بات کی قدر نہیں رہتی * حدیث میں فرمایا ہی کہ بہت بولنے میں جھوٹ اور بناوٹ آن گھتی ہوتی ہی * نصیحت * حکیم بوزرجمہر کا قول ہی کہ جس انسان کو بہت کہنے کی خواہش ہو وے

یقین سمجھو کہ اُسے مالیخولیے کا آزار اور جنون ہی * مثل خراسان ہی کہ بسیار گو بیہودہ گو می شود * نصیحت * نقل ہی حضرت عیسی علیہ السلام سے حواریون نے کہا کہ ہمین کچھ ایسی پند دو کہ جسپر عمل کرنے سے بہشت مین جاوین * فرمایا کہ ہرگز مت بولو اُنھون نے عرض کی یہہ بات تو ہو نہین سکتی * حکم کیا کہ جو کلام کرو سوا اچھی اور نیک بات کے نہ کہو کیونکہ بہت بولنا دل کو سیاہ کر ڈالتا ہی * بیت * صرف زر کا کرے سو احمق ہی * صرف باتون کا کرنا لایق ہی * زر کی خاطر نہ کھینچ اِشارنج * بات اندیشے سے ہی کہنا گنج * زیادہ بکنا ہی بےحیا کی صفت * بولنا سچ ہی انبیا کی صفت * بولنے سے بھلا ہی چُپ ہو رہے * وقت کہنے کے خوب کرنہ کہے * بات اِنسان کی ہی کیا سب خوب * وقت پر خوب بولے ہی تب خوب * حکایت * کہتے ہین کہ ایکبار ایسا اتفاق ہوا کہ تین پادشاہ نوشیروان کے دولت خانے مین جمع ہوئے * ایک قیصر روم دوسرا خاقان چین تیسرا شحنۂ ہند * نوشیروان نے فرمایا کہ بہت قرن چاہئین اور کئی مُلک یعنی جو ایسی صحبت میسر آوے لایق ہی کہ ہم مین سے ہر ایک بات کہے * کیونکہ پادشاہون کی بات باتون کی پادشاہ ہوتی

ہی نہین تو افسوس رہ جاویگا کہ ایسا مجمع تمام ہو جاوے اور
ہم سے کوئی نشان زمانے کے ورق پر یاد رہنے نپاوے * بیت *
بول اِس جہان مین میٹھے بول * بات ہی کچھ یاد رہتی ہی *
سبھون نے کسری سے کہا کہ پہلے آپ ہی شروع کیجیے *
نوشیروان نے اپنے دل کے جواہرخانے سے یہہ انمول موتی بیان کی
تھالی پر رکھہ کر فرمایا کہ مین کبھو نہ کہی ہوئی بات پر پشیمان
نہین ہوا * اور بعضے سخن جو کہہ چکا ہون آخر اُسکی
ندامت کھینچی ہی * پھر قیصر روم نے اپنے خیال کے خزانے کو دیکھہ
کر زرِ خالص بادشاہ کی مجلس مین نچھاور کیا کہ جو بات مین نے
نہین کہی اُسے کہہ سکتا ہون اور جو کہہ چکا وہ میرے قابو سے نکل گئی
یعنے جو تیر سخن کا کہ بیان کی کمان سے نہین چھوٹتا اُسپر حاکم
ہون کہ جب چاہون چھوڑ دون لیکن جب اختیار کے قبضے
سے نکل گیا یعنے بیان کر چکا پھر اُسے پھیر نہین سکتا * تب
خاقان چین نے یہہ نافۂ سربہ مہر کھولا اور اُسکی خوشبوئی
سے دماغ بادشاہون کا جو اُس مجلس مین بیٹھے تھے معطر کیا *
کہ جب تلک مین نے بات نہین کہی وہ میرے تابع ہی اور
مین اُسپر غالب ہون * اور جب کہہ چکا وہ زبردست

ہوئی اور میں اُسپر حاکم نہیں بن سکتا * یعنے جب تک سخن کی دُلہن فکر کے پردے میں پوشیدہ ہی تب تک اختیار کی مشاطے کا اختیار باقی ہی اگر چاہے گویائی کے تخت پر بٹھا کر اُسکو جلوہ دے * اور اگر چاہے پھر گھٹ کے پردے میں چھپا رکھے * لیکن جب اوٹ سے باہر نکلی اور اپنے چہرے سے گھونگٹ اُٹھایا پھر اُسے پوشیدگی کے خلوت خانے میں الوپ نہیں کر سکتی * آخر ہندوستان کے راہب نے اپنی گویائی کے باغ سے یہہ خوشبو پھول اور ترو تازہ گلدستہ بیان کے چمن سے نکالا * کہ جو بات کہنے میں آتی ہی دو صورت سے خالی نہیں یا نیک ہی یا بد * اگر خوب ہی تو کہنے والا اُسکے کہنے میں سمجھتا ہی کہ یہہ کر سکو نکالا یا نہیں اگر بد ہی تو کچھ حاصل نہیں * پس اِن دونون حالون میں چُپ رہنا ہی سب سے بہتر ہی * قطعہ * ملا ایک بوڑھے سے یونان میں میں * یہہ پوچھا کہ سُن ای زمانے کے دانا * ہی انسان کو کیا خوب ہر وقت بولا * کہ چُپ رہنا چُپ رہنا اب تونے جانا * اور قدیم حکیمون نے فرمایا ہی کہ چُپ رہنا بہتر ہی بُری بات بولنے سے اور اچھی بات خوب ہی چُپ رہنے سے * قطعہ * جو دیکھا عقل کی آنکھون سے میں نے

نہ رکھی چُپ سے بہتر کوئی خصلت * نہ تو مُنہہ بند کر نہ آنکھہ سی لے *
ولیکن بات بے موقع کی کہہ مت * چالیسوان باب حشم وخدم کی
تربیت مین * یعنے اپنے لواحقون اور نوکرون کی پرورش اور قدردانی
مین اِس باب مین دو قسمین ہین * پہلی قسم مین پادشاہون
کو متعلقون اور ملازمون کی سرفرازی اور خبرگیری جو کرنی
لازم ہی لکھی * اور دوسری قسم مین نوکرون کو سلاطین
کی خدمت گذاری مین جو آداب بجالانے واجب ہین بیان
کئے * لیکن پہلی قسم کے بیان مین حکیمون کا قول ہی کہ پادشاہون
کو امیرون اور وزیرون اور کارباریون اور ملازمون سے لاچاری
ہی یعنے اُنکے بغیر کام سلطنت کا جاری ہونا مشکل ہی * اِس
لئے کہ جسکے تئین خدا نے اپنے بندے اور ملک کر دیا ہو اُسے البتہ
ضرور ہی کہ ادنا اعلا جتنے کاربار پادشاہت کے ہین موافق
قاعدے کے اُنکی احتیاط کرے * اور خوب غور تامل کر کے کام مین
رعیت اور زیردستون کے مشغول رہے * اور اپنے ملک کے
بڑے چھوٹون کے احوال سے جتنا چاہیئے خبردار رہے * پر ایسی
باتون کے تحقیق کرنے مین یہی دو کان اور دو آنکھین انسان
کی کفایت نہین کرتین * بلکہ بہت سے کان اور ڈھیر سی

آنکھین چاہئین * پس اِسی خاطر لازم ہی کہ کتنے ایک آدمی دانا اور صاحب ہوش نیک باطن بے طمع عالی ہمت نوکر رکھین * تب گویا اُنکی بھی آنکھون اور کانون کا بھی مالک ہوا تب گوش ہوش سے سب ملکون کی خبر سُننے اور دیدۂ تحقیق سے حقیقت مین سب مُہمون کی نظر کرے * اور ہر طرح اُس گروہ سے نوع بنوع کی خبرین سُننے مین اور رنگ برنگ کے جان دیکھنے مین کہ برابر اپنی آنکھون اور کانون کے ہین رعایت کلّی بجا لاوے * تو وہ اپنے کام سے باز نرہین اور ہمیشہ تلاش کر کے تحقیق خبرین نئی نئی کہین اور احوال جا بجا کے پہنچانے مین مستعد رہین * کیونکہ کوئی چیز بادشاہ کو نقصان کرنیوالی اِس سے زیادہ نہین کہ خبرین چارون طرف کے ملکونکی اور رعیتون کا نیک و بد جون کا تون والی ملک تک نہ پہنچے * اور کتاب سراج الملوک مین یہہ نصیحت لکھی ہی * کہ نوشیروان نے داناؤن سے پوچھا کہ مضرت سلطنت کی کون سی حرکت سے ہوتی ہی اُنھون نے کہا تین کام سے * پہلے بادشاہون سے خبرونکا پوشیدہ رہنا * دوسرے کمینے آدمیون کو پرورش کرنا * تیسرے عامل ظالم کو خدمت

پر بھیجنا * کسری نے پوچھا یہ بات کس دلیل سے کہتے ہو *
جواب دیا کہ جب نجرا اپنے ملک کی پادشاہ کو ملنی موقوف ہوئی
تو دوست دشمن سے بے فکر اور غافل رہے پھر جو کوئی
جو کچھ چاہے سو کرے * پادشاہ کی بے خبری اور غفلت سے ہزار
طرح کے فتنے ہر طرف سے پیدا ہوا چاہتین اور پادشاہت کو
اہل فتنہ و فساد خراب کرتے ہین * دوسرے کمینے اور رزاے
لوگ جب مرتبے پر چڑھتین تو اپنی کم ظرفی اور بے ہمتی
سے سب طرح کے مال پر لالچ کرین اور ہر شخص سے طمع
رکھین اور قدر و منزلت اکابر و اشراف کی نہ پہچانین *
اور حرمت اور ادب بزرگون کا چھوڑ دین * لاچار دل
خلق اللہ کا ان سلوکون کے سبب سے بیزار ہو جاوے * کہ
صاحب غیرت ایسون کے منت دار نہین ہوتے اور اپنی
آبرو نہین کھوتے * بیت * جو اوچھے کے تو دسترخوان پہ
دیکھے دو چپاتی ہی * نہ کھا ہرگز کہ اُن کے کھانے سے دل کو چوٹ
آتی ہی * لاچار ہو کر متقرر دل جلا دین اور ہمت کو کام
فرماوین کہ کسو تدبیر سے اُن کی بدی کے آسیب سے مخلصی
پاوین * اسی سبب سے کہہ گئے ہین کہ زوال دولت کا

سفاون کے بڑھانے کے سبب سے ہوتاہی * جب کمینے کو ترقی
اور مرتبہ دیا تب دولت اور اقبال نے اپنا مُنہہ کمی کی طرف
کیا * ابیات * مرتبہ کر کمینہ تک پاوے * سلطنت مین برآ
خلل لاوے * سفلہ لایق نہین بڑھانے کے * بلکہ لایق ہی بند یجانے کے *
تیسرے عامل جب رعیت پر ظلم کرین تو بیت اُن کی پادشاہ
سے بد بر ہووے اور بسنے اور کھیتی کرنے سے دل اُچاٹ
ہون اور بھاگتے پھرین * پس آمدنی خزانے مین کم آوے *
تو لشکر درماہہ ماہ درماہ نپاوے یہہ دیر طلبی دیکھہ کر فوج
گھبراوے اور روزگار سے ہاتھہ اُٹھاوے * ایسے وقت مین
اگر حریف کسو طرف سے پیدا ہو جاوے اور اُنکے رفیق اور
مددگار تھوڑے رہ جائین تو کیا جانیے کیا آفت آوے آخر ملک
قبضے سے نکل جاوے * ابیات * ظالم عامل کا کرے عالم خراب *
اور مظلومون کا دل کردے کباب * کار ملکی مین خلل لاتا رہے *
چین سارے ملک سے جاتا رہے * نوشیروان نے دانا کی
تعریف کی اور فرمایا کہ اِن کلمون کو سونے کی پانی سے لکھین *
اور خوب سمجھا چاہیئے کہ سلطنت کے محل کے چار ستون ہیٖن
اگر اُنمین سے ایک نہو تو کام ملک کا جاری نہوسکے * پہلے ایسا

امیر کہ سرحد سلطنت کے جو مالک ہون اُنکی کمال محافظت کرے اور بدی دشمنون کی پادشاہ اور رعیت سے باز رکھے * دوسرے ایسا وزیر کہ پادشاہ اور ملازمون کو فراغت اور آرام سے رکھے اور مال جس جگہہ سے لایق لینے کے ہو لیوے اور خرچ کرنے کی جگہہ خرچ کرے * اور ایسا بھاری بوجھہ جس سے عہدہ برا نہو سکین زبردستون اور ضعیفون پر نہ رکھے * تیسرے جو حاکم پادشاہ کی طرف سے مقرر ہو ضرور ہی کہ احوال خلق اللہ کا استفسار کرتا رہے اور انصاف زیردست کا زبردست سے لیوے * اور فاسقون اور بدکارون کو ذلیل و خوار رکھے اور سزا دیوے * چوتھے واقعہ نویس ایماندار ہو جو روز مرّہ خبرین دار السلطنت کی اور نزدیک و دور کے صوبون کی اور احوال غریبون اور عمدون کا پادشاہ کے حضور مین عرض کیا کرے * حاصل کلام جن لوگون سے کہ پادشاہ اور تمام سلطنت کو رونق ہی وے صاحب سیف ہین * جیسے اُمرا اور ایلچی اور سپاہی اور مانند اُن کی جو ہون یا اہل قلم * چنانچہ وزیر اور مستوفی اور نویسندے اور عامل ہین * پس تربیت اور پرورش اِن دونون فرقون کی

عمل کی رو سے اِس ڈھب سے کرے کہ سب کو لطف
و عنایت کی نظروں سے دیکھے * اور جو کچھ ہر ایک
ضرور ہو اور وہ اُسکے محتاج ہوں اُن سے دریغ نہ رکھے * او
جو کوئی اُس کام کو جو اُسکے ذمّے میں سپرد ہی بخوبی انجا
دے اور حضور کی خدمت بہ آئین شایستہ جیسی منظور ہ
بجالاوے تو وہ نوازش اور سرفرازی پاوے * اور جو شخص
کام کرنے میں غفلت اور سستی مچاوے اُسکو نصیحت سے
شرمندہ اور ہشیار فرماوے اگر اسپر بھی باز نہ آوے
اور بد خصلتی نہ چھوڑے تو خوب طرح گوشمالی دے * دوسرے
عیب اور بدیاں ملازموں کی ظاہر کرنے کے درپے نہ رہے * اور
اُنکے خوش رہنے سے آپ بھی خوشی اور شادی کرے *
اور اُن کی مصیبت اور الم سے خود بھی رنج و غم ظاہر کرے *
اور ہر ایک کو قوت اور رتبہ اُسکے درجے اور لیاقت کے
موافق بخشے اور اِس انداز سے برتاوے کہ دوسرے
کو اُس درجے میں اُسکے ساتھ شریک نہ بناوے * تو آپس
میں اُنکے دشمنی اور حسد پیدا نہو * اور اگر کسو سبب سے
ملازموں میں جھگڑے اور فساد کی نوبت آجاوے تو جلد

فیصل کردے * جو مادہ خصومت اور مخالفت کا اُنکے دل میں
مضبوط نہونے پاوے کہ تھوڑے سے تغافل سے بڑی بڑی
قباحتیں پیدا ہوتی ہیں * بزرگوں نے فرمایا ہی کہ امیروں اور
وزیروں کے اختلاف سے سر رشتہ سلطنت کا برہم ہو
جاتا ہی * اور اُن کے اتفاق سے کاروبار ملک گیری اور
ملک داری کا انجام پاتا ہی * ابیات * جو اک دل نہوں
سلطنت کے امیر * تو ہوشہ ویران رعیت فقیر * امیروں کو
نہیں خوب آپس میں بیر * کہ ہرگز نہیں پھوٹ میں ہولی خیر *
کہ جھگڑے سے ہوتا ہی یہاں تک بگاڑ * پُرانے گھروں کو وہ
دے ہی اُجاڑ * نصیحت * ایک حکیم سے سوال کیا کہ بادشاہ
ملازموں کی تربیت اور تعلیم کی کس طور پر رکھا چاہیے * جواب
دیا کہ دو صورت پر ایک مہربانگی پر دوسرے چشم نمائی
پر * لازم ہی کہ ہمیشہ نگاہ مہر اور نظر لطف سے خادموں کو دیکھا
کرے * اور عنایات سے مہربانی کرتا اور رہتا رہے * اور غضب
کی ہیبت سے ڈراتا رہے تو نہ بہت نڈر ہوجاویں اور نہ ناامیدی
مزاج میں لاویں * نگارستان جو کتاب ہی اُس میں یہ لکھی
گئی ہی کہ راہ دانائی سے تربیت کرنے کی یہ ہی * کہ جب تک

نرمی اور سہولت سے کام چلے تب تک سختی اور گرمی
کو کام نفرماوے * اور جہان درشتی اور سختی ضرور ہو وہان
نرمی اور ملایمت نکرے * اِس لئے کہ پھوڑے کو پہلے نشتر
کی احتیاج پڑتی ہی بعد اُسکے مرہم کی * قطعہ * ہمیشہ نچل مہربانی
کی راہ * جو غصے کا ہو وقت تیوری چڑھا * جو دیکھے کہ مرہم نہین
آتا کام * تو اُس گھاو پر جلد نشتر لگا * نصیحت * یکہون
کا حکم ہی کہ جسکو پادشاہ چاہے کہ سرفراز کرے اور اُسکو
درجے میں بڑھاوے * اول ضرور ہی کہ اُسکی خصلت کے سونے
کو اِمتحان کی کسوٹی پر کئی بار کسے * جب تک احوال اُسکی بانی
کا خوب نہ دریافت کرے ہرگز مہربانگی کی نظر سے اُسکی
طرف نہ دیکھے * کیونکہ اکثر ایسا اتفاق ہوا ہی کہ کمینے بد ذات
کو رتبہ دیکر چڑھایا ہی پر جب اُسکے قول و فعل سے خبردار
ہوئے ہین لاچار اُسی وقت اُسکو نظرون سے گرایا ہی *
پس جلدی بڑھانا اور شتابی گھٹانا سلطنت کے دبدبے کو
نقصان کرتا ہی * قطعہ * جس کو تو چاہے مرتبہ دیوے * آزما اُسکو
پہلے ہی کیسا * گر وہ لایق ہی اُس لیاقت کے * تو سمجھ بوجھ کر
تو اُسکو بڑھا * جیسے کہ سرفراز کئے ہوئے کو ترت گرانا مناسب

نہین ویسے ہی جلد خوش ہو جاتا اُس شخص سے
جسپر خفگی کی ہو لایق نہین کہ یہہ حرکت بھی سبب سُبکی کا
ہی * اسواسطے کہ غصہ فرمانے کے بعد مہربان ہونے مین چاہیے کہ
ایک مدت گذرے تو عزم اور پختہ مزاجی پادشاہ کی عالم پر
ظاہر ہو * حکایت * کہتے ہین کہ ایک خلیفہ کسو اپنے مصاحب
کے ساتھہ کچھہ بات فرما رہا تھا بیچ گفتگو مین اُس سے ایک
کلمہ سُنا کہ مناسب نہ تھا فرمایا کہ اِسکو مجلس سے باہر نکال
دین * وہ بیچارہ زندگانی سے نا اُمید ہوکر اپنے گھر جا بیٹھا اور
گوشہ گیری اختیار کی * اور لاچار شربت تلخ صبر اور تحمل
کا پیتا اور اپنے دل مین کہتا * بیت * ای دل اپنے حال بد سے
تو نہ گھبرا صبر کر * دیکھہ تو آخر بھلا ہوگا خدا پر رکھہ نظر * لیکن
جب مدت جدائی اور بیکاری کی بہت ہوئی اور نوبت جان
تلک اور چھری اُستخوان تک پہنچی * تب اپنا احوال عرضی
مین لکھہ کر کسو پادشاہی خواص کے ہاتھہ مین دی کہ فرصت
کے وقت حضور مین جہان پناہ کے گذرانے * خلیفہ پڑھہ کر
شکر ایا اور فرمایا اُسکا کچھہ اتنا بڑا گناہ نہین کہ سبب دربار کے
آنے سے منع کرنے کا ہووے * یہہ سُنکر اُس امیر نے عرض

کی کہ جب آپ یون فرماتے ہین اور فی الواقع یون ہی تو
اُمیدوار ہون کہ اِس بے تقصیر کو حضور پر نور مین آنے کا حکم
ہو * پادشاہ نے فرمایا کہ جو کام ہی اپنے وقت پر موقوف ہی
اور ہر ایک بات اپنے موقع کے لایق ہی * جب تک وقت اُس
کام کا نہ آوے اور ساعت اُس بات کی نہ پہنچے سعی
اور کوشش کچھ کام نہین آتی اور کوئی صورت انجام نہین
پاتی * بیت * کام کا پہنچے نہ جب تک وقت کام آتا نہین * یارون
کی یاری سے کوئی کچھ نفع پاتا نہین * آخر ایک برس کے
بعد اُسکو بُلوایا اور خلعت دیکر سرفراز فرمایا * نصیحت * دانا کہتے
ہین کہ اگر کسو کو مرتبے پر چڑھاوے تو جس نظر سے اُسکو پہلے
دیکھتا تھا اب نہ دیکھے * اس خاطر کہ جب مال اور اسباب
اور اختیار اور مقدور پایا تو اُسکو اول کے درجے پر لینا مشکل
ہی * اور اگر چاہے کہ اُسکا درجہ گھٹاوے تو اُسکی فکر مین رہے *
اور سمجھ بوجھ وہ خیال جو دل مین ہی عمل مین لاوے نہین
تو بہت سے نقصان پیدا ہوینگے * بیت * نہ غیرت کی آتش
مین اُسکو جلا * کہ لاچار ہوکر وہ جی دیویگا * نصیحت * نوشیروان
نے حکیم بزرجمہر سے پوچھا کہ لایق تربیت کرنے کے کون سے

شخص ہیں * التماس کیا کہ اُن کو تربیت کیا چاہیے اور مرتبہ دیا چاہیے جو ادب رکھتے ہوں یا نسب اُنکا عالی ہو * کیونکہ جو کوئی نسب ادنا رکھتا ہی تو موافق حدیث شریف کے کہ جو چیز ہی رجوع کرتی ہی اپنی اصل کی طرف * وہ اپنے خاندان پر جائیگا * حکایت * حکایات میں لائے ہیں کہ ایک مرد تھا ذکی نام خاندان بھی اُسکا بزرگ اور نسب عالی اور نہایت صاحب ادب * اُسنے ایک کنیزک رومی نوشت نام خرید کی وہ حد بد خواور نہایت ترش رو تھی * ذکی نے بہ سبب مالک یمین کے کہ مملوکہ مالک کو حلال ہی اُسپر تصرف کیا اُس سے بیٹا تولد ہوا * ایک روز کوئی حکیم ذکی کی صحبت میں بیٹھا تھا کہ وہی لڑکا آگیا * ذکی نے اُسکو کچھ کام فرمایا * وہ فرزند جلدی اُٹھا اور چلا جب کتنے ایک قدم گیا پھر آیا اور مجلس میں بیٹھ گیا * اہل مجلس متعجب ہوئے کہ پہلے کام کرنے کا کیا سبب تھا اور پھر آنے کا اور کام نکرنے کا کیا باعث پیش آیا * ہنسا اور بولا ذکی نے چاہا کہ حکم بجالاوے پر نوشانے نہ کرنے دیا اثر دونوں جوہر کا اِس میں معلوم ہوا * جیسا کہ گورے اور سانولے رنگ میں پیدا

ماباپ سے مشابہ ہوتا ہی ویسا ہی نجابت اور رزالت مین
بھی یون ہی قیاس کیا چاہیے * چنانچہ حکیم فردوسی فرماتا ہی *
ابیات * کڑوا پھل جس درخت کا ہووے * باغ جنت مین
اُسکو گر بووے * اور کوثر کے پانی سے دے بنا * جڑ مین شہد
اور شیر دیوے پنا * پر وہ آخر کو پھول کر جو پھلے * وہی میوہ
جو تلخ ہی سو لگے * کہتے ہین کہ کمینے ذات والے کو پالنا اپنی
آبرو بٹانی ہی اِس سبب سے کہ جسکی اصل مین خلل ہی
اور نطفۂ بد سے پیدا ہوا ہی حرام ہی اُسپر کہ بدون بدی
کئے اُسکے ساتھہ جسنے اُسکے حق مین نیکی کی ہو دنیا سے رحلت
کرے * قطعہ * کوئی پاجی کو تربیت کیا کریگا * گریبان مین کس
طرح کوئی مار پالے * نہین ہوتا پھل اندراین کا میٹھا * چُنے پھول
کیونکر جو کوئی خار پالے * اور دوسرا نکتہ نوکرون کی تربیت
کرنے مین یہہ ہی * کہ ایک شخص کو دو کام نہ دے کہ جب
اُسکے دل مین غرور آوے اور دو خدمتون مین شراکت
ہو جاوے تو وہ کام موافق مطلب کے سرانجام نپاوے * قطعہ *
نہ ایک شخص سے بن سکین کام دو * بھلا اُسکو نہین کہتے
جن مین ہی ہوش * نہ دے ایک خدمت بھی دو شخص کو *

کہ ہانڈی بھی شرکت کی نہیں کھانی ہوتی ہے * اب تربیت کی مجمل بات سے فراغت ہوئی لیکن تین نکتے اُسکی تفصیل کے باقی ہیں سو لکھنے میں آتے ہیں * کہ پہلے سب پر مقدم تربیت اولاد کی ہی ذخیرۂ الملوک میں لکھا ہی * کہ فرزند خدا کی امانت ہی جو ماباپ کو سپرد فرمائی ہی * کل میدان قیامت میں اُس امانت کے حق میں پرسش ہو گی * اس لئے کہ یہہ امانت سبب نقصان اور کمال کی لیاقت رکھتی ہی * اور جوہر اُسکی حقیقت کا ایسا ہی کہ جس طرف اُسکو چاہیں مایل ہو سکتا ہی * پس اُسکی تربیت میں خواہ مخواہ سعی کمال کیا چاہیے تو صفت پسندیدہ سے آراستہ ہو اور بد خصلتوں سے دل بر خاستہ اور روگردان رہے * اول یہہ ضروری کہ اسم اُسکا خوب رکھے کہ اگر نامعقول نام دھریگا تو وہ ساری عمر اُسکے باعث خجالت اور کراہت میں رہیگا * دوسرے اُسکی خاطر دائی دودھ پلائی نہایت معتدل مزاج اور خوش خو اور پاکیزہ سرشت لازم ہی * کیونکہ خبر میں آیا ہی کہ دودھ کا اثر مزاج اور طبیعت بدل کر دیتا ہی * اور جب دودھ بڑھاوے تو ستھرے آدمی نیک خو راست گو اُسکی خدمت کے لئے مقرر کرے * تو

اُسکی صحبت اور رجال و شمال مین خادمون اور اتالیقون کے مزاج کی خوبیون کے سبب الذت اور محبت اور ربوجہ بھار پیدا ہو * اسلیے کہ اکثر دل لڑکو نکا ہنسی کھیل اور کھانے پینے کی طرف مایل رہتا ہی * تو اُسی وقت سے روش اعتدال کی اور قاعدے ہمواری کے رعایت کیا چاہیے * اور اُستاد پرہیزگار دیندار صاحب لیاقت تجویز کرکے تعین کرنا واجب ہی * تو اُسکو قرآن مجید باقرات پڑھاوے اور احکام شرع شریف کے سکھاوے * اور جو علم کہ اُسکو دین و دنیا مین فایدہ بخشے بتانے اور جتانے مین کمی نکرے * اور سب سے بہتر صورت ادب دینے کی یہ ہی کہ اُسکو صحبت سے اُس جماعت کی کہ مفسد اور بدخو اور کج فہم ہو باز رکھے * اور لوگ خوش ذہن لطیف طبع صلاح و تقوی والون کی مجلس مین بٹھاوے تو وہ ہمیشہ اُسکے روبرو عالمون اور خداپرستون اور صاحب کمالونکی تعریفین کیا کرین اور اُنکی خوبیان سُناوین تو سُنتے سُنتے محبت اُنکی اُسکے دل مین جگہہ پکڑے * اور بدکارون اور بدمعاشون کی مذمتین کرین تو اُنکی طرف سے اُس کے جی مین نفرت پیدا ہو * اور جب سن تمیز کو پہنچے ایک مرد بزرگ عالی

ہمت آزمودہ کار جسنے خدمت پادشاہون یا امیرون کی کی ہو مقرر کرین تو آداب نشست و برخاست اور آمد و رفت کے اُسے سکھاوے * اور اِس کوشش مین رہین کہ باتین ادب و حیا اور بلند ہمتی کی اور خصلتین اخلاق ملوک کی اُس سے ظاہر ہون * اور جب وقت آوے سپاہی جلد دست اور ہنرمند اور اُستاد کار جہاندیدہ اور گرم و سرد چشیدہ کو اُسکے لئے پروانگی دین تو آئین سواری اور سلاح پوشی کی اور جو کچھ سلاطین کو لایق اور درکار ہو تعلیم کرین * جب جوان ہو مشایخ کی خدمت اور علما کی صحبت مین لیجاوین تو بزرگان دین کی نظر فیض سے بہرہ مند ہو کہ اُنکی توجہ کی نگاہ کو اثر کُلّی ہوتا ہی * ابیات * جسکے گھر مین کہ دولت آئی ہی * دل سے صاحب نظر کے پائی ہی * قصد مردون کا کام آتا ہی * کانٹے سے پھول پھول جاتا ہی * جو نظر صدق اور صفا سے ہو * کرے وہ کچھ جو کیمیا سے ہو * اور اُمرا اور سپاہی کہ وے ستون سلطنت کے اور بنیاد دولت کے ہین اُنکی تربیت اِس صورت سے لایق ہی کہ اُنکی ترتیب کے قاعدون مین شتابی ورغبت ر[illegible] وحت اور [illegible] مین اور

مالی کامون مین قوی اور مختار رہے * اور سارے امور کہ
تحقیق کرنا اُن کا واجب ہی البتہ اُن سب مین اُنکو دخل دین *
تو کوئی مہم بغیر صلاح و تدبیر اُنکی جاری نہوسکے * اور وے
جو صلاح کہ ملک اور مال کی بہتری کے حق مین عرض کرین
اُسے دل دیکے سنین * اور اُن خدمتون کو جو اُن سے تعلق
رکھتی ہیں مثلا کام حضور کی تورکا اور ایلچی کا اور لشکر اور
نوکرون کا اِن کامون کے زور دینے اور جاری کرنے کے لئے
جو کہین نہایت لطف و عنایت سے قبول کرین * خصوصا ایلچی
کے حق مین کیون کہ وہ زبان سلاطین کی ہوتا ہی اور احوال
ہر بادشاہ کا ایلچی کے اطوار و گفتار سے معلوم ہوسکتا ہی * اِس
لئے ایلچی چاہیے کہ مرد دانا اور خوش تقریر کلے جیبہ والا
اور سخی اور عالی ہمت ہووے تو آبرو اور دباؤ اپنے
بھیجنے والے کا نکہ ہووے * اور ضرور ہی کہ جسکے پاس ایلچی
بھیجین اُسکی شخصیت کے موافق رسول کو بھی تجویز کرکے
روانہ کرین * چنانچہ حکیم فردوسی نے فرمایا ہی * بیت * توانا کے
یہان ایلچی بھیج کار * اور دانا کے یہان بھیج ویسا ہی دانا *
حکایت * کہتے ہیں کہ جب مہلب نے خوارج کو شکست

دی اور لوٹ کا مال و اسباب بہت سا ہاتھہ لگا * ایک
رسول جسکا نام مالک تھا حجاج کے پاس بھیجا * حجاج نے
پوچھا مہلب کو کس حالت مین تونے چھوڑا * بولا اِس
احوال مین کہ دوست اُسکے شادان ہیں اور دشمن
پشیمان * پھر سوال کیا سپاہ کے حق مین شفقت اُسکی کس
قدر ہی * جواب دیا جیسے باپ کی فرزندون کے اوپر * پھر کہا کہ
اُسکے لڑکون کا احوال کیون کر ہی * بولا سب خورسند اور
خوش دل ہیں * پوچھا کہ جنگ مین کیسے ہیں کہا جان کا اُن کو
خطرہ نہین * تب سوال کیا مجلس مین کیسے ہیں * جواب دیا
مال کو اُن کے حضور کچھ قدر نہین * پھر پوچھا عقل اور فضل مین
کس طرح ہیں * کہا مانند دایرے کے کہ سر اور پانون اُسکا نہین
ملتا اور اول و آخر اُسکا سمجھہ مین نہین آتا * حجاج نے کہا اِس
مرد نے سارے سوالون کا جواب پورا اُتارا اور مہلب کا
میرے دل مین وقار اور میری نظرون مین اعتبار بڑھایا *
اور اُس ایلچی کے سوال جواب کے ادب سے اور اُسکی
عقلمندی اور ہشیاری کے باعث اُسکے بھیجنے والے کے
ادب اور عقل کو مین نے دریافت کیا * قطعہ * ایلچی بھیجے تو

حکیم کو بھیج * کہ تیرے کام سب سنوار آوے * ہین جو دانہ
سوکھہ گئے ہین یہہ * اُسکو مت بھیج جو بگاڑ آوے * اور
نعمت تمام لشکر کی بھی اور ضروریات کی برابر ہی کیونکہ
سپاہیون کے سبب سے چار طرح کا فایدہ خاوندکو ملتا ہی * ایک
تو قوت اور ہیبت پادشاہ کی زیادہ ہوتی ہی * دوسرے
دشمن بھاگتے ہین * تیسرے رعیت چین سے رہتی ہی *
چوتھے چور ملک مین نہین بچنے پاتے اور رستون مین مسافر
بے خطرسے آتے جاتے ہین * لیکن اُنکو بھی چار شرطین بجا لانین ضرور
ہین * پہلی یہہ کہ جسکے نوکر ہین اُسکے حکم سے باہر نہ نکلین اور
سوا اُسکے فرمانے کے کوئی کام نکرین * دوسری یہہ ہی کہ
پادشاہ کی خدمت مین یکدل و یکزبان رہین * تیسری یہہ
کہ آپس مین اتفاق کرین اور ملے رہین * چوتھی یہہ کہ لڑائی
کے وقت مردانگی اور دانائی کا خیال رکھین * اور پادشاہ کو بھی
اُنکے ساتھہ چار کام کرنے لایق ہین * پہلے یہہ کہ ہتھیار اور گھوڑا
اُنکا درست اور تیار رکھے * دوسرے ہر ایک کا مرتبہ اور
درجہ سمجھے اور اُسکو اُسکے رتبے موافق رکھے * تیسرے
بخل اور ہمدست جو امرا ونکو تمام فوج مین سے چن کر [illegible]

رکھے اور اُنکو خوب طرح سے جاگیر اور منصب دیکر سرفراز کرے * چوتھے غنیم کی طرف سے جو ضبطی اور لوٹ ہاتھہ آوے اُسمین سے اُنکو بھی حصہ رسد عنایت فرماوے * نصیحت * قباد پادشاہ فرماتا ہی کہ مین نے ایک دانا سے سوال کیا کہ لشکر کے ساتھہ کس طرح زندگی کرون * جواب دیا کہ ہر ایک کے احوال کی غمخوارگی اور اُسکی خاطرداری کیا کرو * جیسے باغبان بوستان کے احوال سے خبردار رہتا ہی * اور پھر چل کے دیکھتا بھالتا ہی جو گھاس کام نہین آتی بلکہ دوسرے جھاڑ بوٹون کو بڑھنے اور روہت کرنے ہونے نہین دیتی اُسکو کاٹ ڈالتا ہی اور دور کرتا ہی * اور جس سے نفع یا فائدہ منظور ہوتا ہی اُسکو رکھتا ہی اور مرمت کرتا ہی * ایسے ان لشکریون مین بھی ایک جماعت ہی کہ اُن سے کچھ کام نہین نکلتا مقرر اُنکو برطرف کردیا چاہیئے اور میدان کے مردونکی تربیت مین مشغول رہیئے * تب قباد نے پوچھا اُنکو مواجب اور منصب کتنا دیا چاہیئے * بولا موافق اُنکی گذران کے * اِسواسطے کہ اگر معیشت اُنکی فراخ ہووے اور رسالہ دار ہوجاوین تو نوکری اور خدمت مین کاہلی شروع کرین اور رہتی چھپاوین * اور اگر

معاش کی تنگی ہو تو رنجیدہ ہو کر بے دلی کرین اور متفرق ہو جاوین * اور یہہ بھی ہو سکتا ہی کہ دوسری جگہہ چلے جاوین * اِسی مضمون کو حکیم نظامی نے نظم کیا ہی * ابیات * سپاہی کو سند ور اسی تو دستے * خوشی سے وہ گذران اپنی کرے * کہ پیاسہ کا جب پیٹ ہو جاوے سیر * چھپاوے وہ جی کرے ہووے دلیر * نکر سیر اتنا کہ ہو جاوے مست * نہ کھانے اور پینے سے تنگ دست * نہو جسسے کر خوش سپاہی کا دل * تو سب ملک جاوے عمل سے نکل * اور وزیر جو ہین گویا زیور ملک اور خزانہ اور مال کے ہین * کیونکہ اگر کاربار پادشاہون کا بدون وزیرون کے جاری ہوتا تو حضرت موسی علیہ السلام خدا سے تعالی سے نہ درخواست کرتے کہ میری خاطر وزیر میرے اہل بیت سے مقرر فرما جو میرا بھائی ہارون ہی * اور اُسکے ہونے کے سبب سے میری پشت قوی کر دے * پس معلوم ہوتا ہی کہ وزیر بنیاد مضبوط بنانے والے سلطنت کے اور آراستہ کرنے والے امور مملکت کے ہین * لیکن بشرطیکہ نیک نیت اور عالی ہمت ہوویں * بیت * نیک خصلت وزیر سے ہر دم * ملک آباد راضی ہی عالم * اور اُنکی تربیت اور قدردانی یہہ ہی کہ پادشاہ کے الطاف و عنایات سے حرمت

و آبرو پانے اور توجہ اور مرحمت سے شہنشاہ کی سربلند
ہوتے رہیں تو خاص و عام کی نظروں میں معزز اور مکرم
دکھلائی دیں اور سب پر اُنکا حکم جاری رہے کوئی سرتابی
نکر سکے اِس میں اُنکی بات کو اعتبار ہوتا ہی * اور دوسرا
شخص معاملات ملکی و مالی میں بغیر اُنکی صلاح کے دخل
نہ کرے تو اور اُنکی تدبیر کو سب عمدہ کاموں میں بہتر اور
مناسب جاننا چاہیے * اِس لئے کہ ممکن ہی کہ جو کام قلم سے
درست پڑین شمشیر سے نبن آوین * بیت * پہنچ سکتا ہی
جس جگہہ پر قلم * نہین پڑتا شمشیر کا وہان قدم * ایک روز کسو
میر بخشی اور وزیر کے درمیان درجے کی کمی زیادتی پر تکرار
ہوگئی امیر الامرا نے کہا مین مالک شمشیر آبدار کا ہون اور تو
صاحب قلم بے وقار کا * اور ملک گیری شمشیر سے ہوسکتی ہی
نہ قلم کے نیزے سے * مصرع * مارے جو تلوار اُسکے نام کا سکہ
پڑھین * وزیر نے جواب دیا کہ تمام ملک کا کام قلم راست سے راست
ہوتا ہی نہ شمشیر کج سے * اِس گفتگو کا احوال سلطان کے
گوش گذار ہوا دونوں کو حضور اعلا میں طلب فرما کر وزیر
سے ارشاد کیا * کہ قدیم سے اہل قلم خدمتگار صاحب شمشیر

کے چلے آئے ہیں تو کیون نویسندے کو سپاہی پر فوقیت دیتا ہی ❊
وزیرنے التماس کیا ای خداوند جہان سبب واسطے مدعیون
کے کام آتی ہی نہ دوستون کے ❊ اور قلم دوستون کے بھی نفع
کی خاطر ہی اور دشمنون کے دفع کرنے کو بھی حاضر ہی ❊ اور
صاحب شمشیر کو دعوا ملک گیری کا دل مین آتا ہی آخر اپنے خاوند
ولی نعمت سے سرکشی کرنے کو موجود ہو جاتا ہی ❊ اور اہل قلم
سے ہرگز ایسی حرکت بد ظہور مین نہین آتی ❊ اور دوسرے
یہہ کہ سپاہی پادشاہی خزانے کو خالی کرتے ہین اور اہل قلم خزانے
کو اور بھی بھرتے ہین ❊ پس جو کوئی مال جمع کرتا ہی وہ خاوند کے
نزدیک بہت پیارا ٹھہرتا ہی خرچ کرنے والے سے ❊ قطعہ ❊ حرمت سے
تو قلم مین وزیرونکے کر نظر ❊ باغ جہان مین ایک وہ پودھا ہی معتبر ❊
جو احتیاط کیجئے لایق ہی اور دیجے ❊ اِس شاخ کی کہ میوے کے
بدلے دے سیم و زر ❊ لیکن تربیت مقربون اور اہلچیون اور
خدمت کے محرمونکی یہہ ہی کہ ہر ایک کو ایک خدمت خاص پر نام
زد فرماوین ❊ اور جس مین کہ ایک کو مقرر کرین اُس مین
دوسرے کو دخل ندین اور ہر ایک کی نمک حلالی اور خدمت
گذاری کی قدر سمجھین ❊ اور لایق اُسکے کام کے انعام دین اور

موافق اُسکی خدمت کے غور و پرداخت منظور رکھین * اور اُنکو اتنا دلیر نہ کر دین کہ جو کچھ چاہین وقت بے وقت کہہ بیٹھین اور حجاب اور دید بہ دل سے اُٹھا دین * سب کو ادب کے مقام مین اور حیا کے مرتبے مین رکھا چاہیے اگر کوئی اُنمین سے بے محل سخن کہے اُسکو نہ سُنین جب تک اُسکو خوب امین اور صاحب دین نہ معلوم کرین * اور جسے کئی بار نہ آزمایا ہو اُسے معتمد نہ جانیے اور اپنے دل کا بھید اُسکے ساتھہ نہ کہا چاہیے * کیونکہ البتہ پاشاہ کے ملازمون مین ایک کو دوسرے سے رشک اور حسد ہوتا ہی * اِس لئے کسو کی بات کسو کے حق مین نہ سُننی مناسب ہی بلکہ سب کو دوستی اور موافقت پر ایک دوسرے کی ترغیب فرمایے اور دشمنی اور مخالفت کرنے سے خوب ڈرایے کہ ملے جُلے رہنا اور متفق ہونا امیرون کا سلطنت کے قیام مین اور خلقت کے آرام مین اثر تمام رکھتا ہی * چنانچہ تھوڑا سا مذکور اِس مقدمے کا آگے کہہ چکا ہون *

قطعہ * جو بادشاہ کے سب نوکر ایک دل ہو دین * تو کام مُلک کا جتنا ہی یکجگی پاوے * وگر نفاق سے آپس مین کرو حیلہ کرین * تمام کامون کی بنیاد بودی ہو جاوے * لیکن غلام اور بندے

زر خرید خاوند کے گویا اُسکے ہاتھہ پانو کے ہوتے ہین بلکہ بمنزلہ تمام اعضا کے * اِس سبب کہ جو کام اپنے ہاتھہ سے کرنا پڑے تو البتہ محنت لگے * اور وہی کام اگر دوسرے کی مدد سے نکلے تو گویا قائم مقام اپنے ہاتھہ کے غیر کا ہاتھہ ہوتا ہی * اور جو کوئی ایسے کام کی سعی کرے کہ اُس مین اپنے پانون ہلانے پڑتے ہین تو گویا منفعت قدم کی کفایت ہوئی * اور جس چیز مین کہ آپ نظر کیا چاہیے اور وہ دوسرے شخص کی آنکھہ کے سبب سرانجام پاوے تو فی الحقیقت زحمت سے نگاہ کرنے کی بچاؤ ہوا اور باقی کو بھی اُسی قیاس پر سمجھا چاہیے * پس جنکے باعث اپنے تئین آرام ملے اُن رفیقون کے ہونے سے شکرگذاری کرنی لازم ہی * اور سب طرح سے ملایمت اور دلاسا اور مہربانگی اور تسلی اُنکے حق مین ضرور ہی * اِس لئے کہ اُنکو بھی تکلیف اور تصدیع اور محنت اور ماندگی خدمت کرنے مین ہوتی ہی * پس کام فرمانے مین اُن کی خاطرداری اور رعایت کرنی ضرور ہی * جو اُن کی ضروریات مین اور کھانے پینے مین خلل نہ آوے اور تکلیف نہ پاوین * اور اصل یون ہی کہ اُنکو شفقت کی نظر سے خوش رکھین کہ جو خدمت اُنکو سپرد کیجئے وہ

خوشدلی اور چالاکی اور دلدہی سے بجا لاوین اور کاہلی
سستی اور بیدلی نہ پہنچاوین * اور اکثر حکمت کی کتابون مین
لکھا ہی کہ خاوند کو مناسب نہین کہ ہر گناہ کے سبب اپنے
نوکر یا خادم کو مارے یا نکال دے کہ وہ اِس خاطر شرط نمک
حلالی اور وفاداری کی بجا لاتا ہی کہ اپنے تئین صاحب کے غصے
سے پناہ مین رکھے * اور غلام کو ہر ایک سہو و خطا پر ہانک
نہ دیا چاہئے تو وہ بھی جو خدمت کرتا ہی اُسے عاریتی نہ سمجھے *
اور مسافرون اور اجنبون کی طرح گذران کرے اور دل
دل مین یہہ بوجھے کہ مین آج ہون کل نہین جس صورت
سے نبھے کوئی دن کاٹون * تو جب اُس کا دل اُچاٹ رہا
پھر کسو کام مین جی نہ لگاوے گا اور نہ کسو خدمت
مین شرط نمک حلالی کی بجا لاوے گا * اِس لئے کہ بندون
مین صفت حیا اور وفا کی نادر ہی اور اُنہین صفتون سے
دے پیارے لگتے ہین اور میان کے بھی کام آتے ہین * اور
اگر غلام سے اثر مکر اور بہانہ یا چوری کا دریافت مین آدے
تو جلدی اُسے دفع کرنا صلاح ہی * اور جو بندہ خیانت
اور گناہ بد سے بدنام ہو جاوے اور ڈانٹنے اور مارنے سے

اور ادب دینے اور عذاب کرنے سے اپنی خو چھوڑے تو یہی بہتر ہی کہ ترت اسکو قتل کر ڈالے * تو اور بندے اسکی ریس کر کے وہ چالین نہ سیکھین اور اسکی صحبت سے خراب نہون اور اسکی بدی اوڑون مین اثر نکرے اور بے لحاظ نہو جاوین * قطعہ * نیک ہر چند آدمی ہو پر * صحبت بد نے اسکا گھر گھالا * جو کوئی بیٹھتا ہی دیگ کے پاس * کپڑون کو اپنے کرتا ہی کالا * اور اگر ایک بندہ کسو صاحب دولت کا کہ وہ ملازم پادشاہ کا ہو اپنے خاوند کا گلہ پادشاہ کے حضور آ کر کرے اور اسکے مالک کا ایسا گناہ نہو جس مین حکم شرع کا جاری ہو * تو سنتے ہی پادشاہ کو لازم ہی کہ اسکو خوب ادب دے * چنانچہ سلطان محمود غزنوی کی سیاسات مین یہہ حکایت لکھی ہی * کہ ایک روز نماز کے واسطے سوار ہوئے تھے * ایک ترکی غلام کہ نہایت صاحب حسن و جمال تھا سلطان کی سر راہ آ کر کھڑا ہوا * جب پادشاہ اس جگہہ پہنچے غلام نے زمین کو بوسہ دیا * سلطان نے مہربانی اور کرم کے رو سے لگام گھوڑے کی تھانبی اور حد لطف و مرحمت سے پوچھا کہ تیری کیا حاجت ہی * بولا ای شہنشاہ جو شخص اِس غلام کو ترکستان

سے لایا تھا نام رکھا۔ نہہ تسپر بھی کہتا آتا تھا کہ مجھے سلطان کی خدمت کے لئے لئے جاتا ہون وہان تو بادشاہ کی عنایت اور شفقت کے سائے مین پرورش پاویگا * اِس خوشخبری اور اپنی خوش نصیبی کی امید پر سختی اپنے برتے سفر کی اور محنت اُسکی خدمت کی برداشت کرتا تھا اور ہمیشہ دل مین اِس بات پر خوش رہتا تھا * بیت * اگر ہزار مجھے غم زمانے سے پہنچین * جو پادشاہ کا مُنہہ دیکھون دل مین چین آوے * اب جو اِس شہر مین آیا خواجہ حسن نے مجھے دیکھا اور ہزار دینار پر خرید کیا مدت گذری کہ مجھے اپنے گھر مین چھپائے رکھتا ہی باہر نکلنے نہین دیتا * اِس وقت فرصت پاکر خانہ زاد نے اپنے تئین پادشاہ کی راہ پر گھر آ کیا * بارے قسمت نے مدد کی اور خوش طالعی نے مُنہہ دکھایا جو حضور کی دولت ملازمت مین حاضر ہوا * اور جو آرزو دل مین رکھتا تھا عرض کی آگے قبلۂ عالم حاکم ہین جیسا حکم ہو * سلطان نے فرمایا کہ اِسکو خوب سزا دین پھر نسقچی کے حوالے کیا کہ اِسکو خواجہ حسن کے پاس لیجا * اور کہہ ہزار دینار کو تو نے غلام خرید اکیون سو دینار دربان کو نہین دیتا جو تیرے گھر کے

دروازے پر بیٹھے اور تیرے غلام کو بغیر پروانگی گھر سے باہر پانون نرکھنے دے * ایک خواص نے التماس کیا کہ اِس یتیم کے حق مین عجب طرح کے ادب دینے کا حکم ہوا * فرمایا اگر ایسا نکرتا تو ہزار دینار حسن کی ضایع ہوتین اور مفت جاتین اگر اُسکا نقصان منظور نہوتا تو فرماتا کہ اِسکو قتل کرین کیونکہ جو کوئی غلام کو فرصت دے تو وہ اپنے خواجہ سے رنجیدہ ہو کر یہی شیوہ سیکھے اور نامعقول شکایت کیا کرے * پس کام خاوندی اور بندگی کا خلل پاوے اور سبک ہو جاوے * ابیات * جو خاوند سے اپنے روٹھے غلام * کہے سب سے اُسکی بُرائی تمام * اور کچھ جھوٹ بھی دُہ ملا کر کہے * کہ تو خواجہ بدنام سب مین رہے * ہو جس بندے کی ایسی ناپاک خو * نہو وہ کسو کا نہ کوئی اُسکا ہو * دوسری قسم اِسی بات سے ادب دینے مین اُس جماعت کے جو پادشاہون کے حضور کی خدمت سے سرفراز ہوئے ہیں یعنے ارکان دولت کے اور امرا سلطنت کے اور خواص بارگاہ شاہی کے اور چوبدار اردرگاہ شہنشاہی کے اور جتنے گماشتے اور عملہ و منصبدار سرکار کے ہیں * جانا چاہیے کہ جو شخص پادشاہی خدمت اُٹھایا چاہے اور کاربار سلطنت مین دخل پایا چاہے تو لازم ہی کہ

کہ خصلت اُسکی ایسے قانون پر ہووے کہ سبب نیک نامی اور
آبادی مملکت کا ہووے * اور یہہ بات اُسوقت میسر ہوتی ہی کہ
رعایت چار دفع کی اپنے اوپر واجب جانے * پہلے رعایت خدا کے
حکم کی * دوسرے سے پادشاہ کی خاوندی اور نمک کی رعایت *
تیسرے سے اپنی ذات کی رعایت * چوتھے رعیت کے حق کی رعایت
کرنی * لیکن خدا کے امر کی رعایت بجالانے مین پانچ شرطین ہین *
پہلی یہہ کہ شکر خدا کی نعمت اور اُسکے فضل بے نہایت کا
جو اُسکے حق مین عنایت کی ہی بجالاوے تو نعمت اور دولت
اُسکی روز بروز زیادہ ہوتی جاوے * بیت * شکر نعمت سے
تری دولت برھے * مفلسون کو گنج قارون کا ملے * دوسری
یہہ کہ عبادت اور بندگی کرنی نہ چھوڑے بلکہ اُسکو پادشاہ
کی خدمت پر مقدم جانے تو سب کی آنکھون مین حرمت پاوے
اور ہر ایک کے دل کا مقبول ہو جاوے * حکایت * کہتے ہین کہ ابو منصور
وزیر سلطان طغرل کا نہایت مرد دانا اور صاحب تدبیر تھا *
اُسکی عادت یہہ تھی کہ جب نماز صبح کی پڑھتا بعد اُسکے جب
تلک آفتاب نہ نکلتا درود اور وظیفے مین مشغول رہتا *
جب بالکل فراغت کرتا تب سلطان کی خدمت مین حاضر ہوتا

ایک دن کچھ کام ضروری پیش آیا * بادشاہ نے اُسے جلدی
یاد فرمایا * حضور سے خواص ایک کے بعد ایک بہم چلے آتے
تھے اور یہہ جانماز سے نہ اُٹھتا تھا * دیر جو لگی چغل خور اور
حاسدون نے وقت چغلی اور غیبت کا پاکر زبان بدگوئی کی
کھولی اور سلطان کے روبرو اُسکو بدی سے یاد کیا اور کہا * کہ
اب بہت غرور کو کام فرماتا ہی دوڑا نہین آتا * اور شہریارون
کے غضب سلطانی اور نامہربانی سے خوف نہین کھاتا * اور
بھی ایسے ہی ایسے گناہ آمیز کلمے کلام بہت سے درمیان لائے *
یہان تک کہ سنتے سنتے نشان غضب اور بدمزاجی کا بادشاہ
کے چہرے پر ظاہر ہوا * لیکن خواجہ جب روزمرّہ کے اوراد
سے فارغ ہو چکا تب دربار مین آیا * سلطان نے خفگی کر کے
اُسے ڈانٹا اور فرمایا اتنی دیر کیون لگائی تجھے دہشت نہ آئی *
وہ بولا بادشاہ سلامت مین بندہ خدا کا ہون اور چاکر
آپ کا جب تک خالق کی بندگی سے فارغ نہونگا تمھاری
نوکری مین حاضر نہو سکونگا * سلطان یہہ جواب صاف
سُنکر آبدیدہ ہوا اور اُسکو سراہا اور نہایت تعریف کی *
ابیات * جس طرح ہو بندگی حق کی نہ چھوڑ * اُس سے خدا کی

بندگی سے مُنہہ نموڑے * جسکے در پر جو شہنشہ ہیں بڑے *
عاجزی سے ناک گھستے ہیں پڑے * تیسری شرط یہہ ہی کہ رضا
پروردگار کی پادشاہ کی رضامندی پر مقدم رکھے * کیونکہ جب
حق سبحانہ تعالیٰ بندے سے خوش رہے تو اَوروں کے خشم
سے اُسے زیان نہ آوے * اور پناہ خدا کی اگر خالق کسو مخلوق پر
عتاب فرماوے تو تمام خلق کے خوش ہونے سے ہرگز نفع پناوے
اور اُسکے کچھ کام نہ آوے * مثل ہی خدا مہربان توکل مہربان *
بیت * جو خدا تجھہ سے خوش ہی تو خوش رہ * اَوروں کی
خفگی سے ہی کیا نقصان * حکایت * کوئی بزرگ کسو خلیفہ کی صحبت
میں بیٹھے تھے خلیفہ کسو کام میں ایسا مشغول ہوا کہ نماز اُسکی
خاطر سے فراموش ہوگئی وہ بزرگ اُٹھا تو نماز پڑھے * ایک شخص
بولا کہ اِتنا صبر کیوں نہیں کرتے کہ پادشاہ نماز کو اُٹھیں * جواب
دیا کہ حکم خداوند عالم کا دوسرے کے حکم پر موقوف نہیں رکھا
جاتا * پھر وہ بولا کہ شاید خلیفہ دیکھہ کر غصہ ہوگا * کہا کہ جب
خوشی خالق کی میسر ہوئی مخلوق کے خشم کا کیا اندیشہ ہی *
خلیفہ نے یہہ سوال جواب سُنے اُس بزرگ کو بہت سی
نوازش کر کے رتبے پر چڑھایا اور اُس ماہ اکمر شیان

خصلت کو مرتبے سے گرا دیا * چوتھی بات یہہ ہی کہ خدا سے زیادہ
ڈرے اور پادشاہ سے کم خوف کرے * خبر مین آیا ہی کہ جو کوئی
خدا سے نہین ڈرتا اُس سے کوئی خوف نہین کرتا * پانچوین شرط
یہہ کہ جتنا پادشاہ سے متوقع ہو اُس سے زیادہ خدا سے اُمیدوار
رہے اِس خاطر کہ جو کچھ دیتا ہی وہ دیتا ہی * پس اُمید اُسکے کرم
کی رکھا چاہیے جسکی لاوبالی درگاہ سے کوئی محروم نہین پھرتا *
بیت * خدا کی جو چوکھٹ پہ تو سر دھرے * تو مشکل ہی جو ہاتھہ خالی
پھرے * اور پادشاہ کی طرف کی رعایت مین پچیس شرطین
لازم ہین * پہلے ڈر سے کانپتے رہنا اور غریبی و عاجزی ظاہر کرنا اور
خدمت بخوبی بجا لانا * اِس لیے کہ پادشاہونکی ایسی بلند ہمت اور
اِتنا بڑا درجہ ہی کہ اُس مین کوئی اُنکا شریک نہین اِسی باعث
ساری خلقت مین وہ یکتا ہین * اور اُسکا یہہ سبب ہی
کہ خدا کی سلطنت نے اُنکی ذات مین ظہور کیا ہی * اِسی لیے
خدا کا سایہ اُنکو کہنا درست اور بجا ہی اِن معنون سے کہ
مختاری کی صورت اُن مین سمائی ہی * جو تمام خدا کے بندون
سے اپنی خدمتگذاری اور بندگی چاہتے ہین اور اپنے تئین
لایق اُس بزرگی کے سمجھتے ہین * اور جو حرکت کرتے ہین

اُسمین اپنی بلندی اور بے ہمتائی منظور رکھتے ہین * جتنی شان اور شوکت سلطنت کی زیادہ ہوتی ہی صفت جلال کی بہت ہوتی ہی * اِس قدرت پر بے پروائی اُنکی یہہ چاہتی ہی کہ ساری خلقت حق تعالی کی محتاج اُنکی ہی * پس ضرور ہی کہ ہر ایک آدمی اپنی اِحتیاج اور غریبی اُنکی خدمت مین عرض کیا کرے * بیت * جو کچھہ ہی سب وہ تیرے پاس ہی مین کیا لاؤن * مگر غریبی و عجز اور اِلتجا لاؤن * دوسرے محنت اور مشقت اور حاضر باشی کی برداشت کرنا اور خفگی پر صبر فرمانا * کیونکہ پادشاہون کی خدمت کی بنیاد رنج و زحمت پر دھری گئی ہی * چنانچہ مثل خراسان کی ہی * نا رنج نیستی گنج نبری * حکیمون کی کتابون مین مذکور ہی کہ سلاطین کی ملازمت کو بجاے دیوار کے سمجھا چاہیے کہ درمیان آدمیون کے اور آرام اور آسایش اور لذت کے بیچ ہی * پس پادشاہون کی خدمت کو بھی از جملۂ محالات گنا چاہیے * تیسرے یہہ کہ جو کچھہ اندیشہ دل مین لاوے ضرور ہی کہ اُس مین مرضی سلطان کی لحاظ رکھے ہم دنیا کے فایدے کے واسطے اور ہم عاقبت کی بھلائی کے لئے * لیکن آخرت کی طرف

کو سب پر مقدم سمجھے * چوتھے ملایمت اور خوشگوئی کی راہ سے ظلم کے نتیجون کو پادشاہ کی نظر مین بد دکھاوے اور عدل کی تعریف اور خوبی بیان کر کے سلطان کے دل مین شیرین بناوے * یعنے جس طرح مصلحت جانے حکمت عملی کر کے اُنکو ظلم سے باز رکھے * اِس لئے کہ اگر پادشاہ ظلم کرے اور یہہ اُسپر راضی ہو تو خواہ نخواہ یہہ بھی اُس ظلم مین شریک ہوگا اور میدان قیامت مین جس وقت پکار ہوگی کہ جدا کرو اُنکو جو ستمگار ہین اور جو اُنکے ساتھہ روادار تھے ظلم کرنے مین * تو اُس شخص کو بھی ساتھہ ظالم کے غضب اور پرسش کے مقام مین لاوینگے * حکایت * تواریخ مین یہہ مرقوم ہی کہ یحیی واسطی بڑا خطاط اور خوشنویس اور شہر استاد تھا * چنانچہ پادشاہزادے اور اُمرازادے سب شاگرد تھے خط لکھتے اور اِصلاح لیتے * ایک روز کسونے وزیر کے روبرو اُسکی تعریف کی کہ یحیی خوب قلم تراشتے ہی * وزیر الممالک نے اُسے طلب فرمایا اور کہا کہ میرے واسطے قلم تراشو * اُسنے قلم کو ایکر بڑی احتیاط اور ہنرمندی سے تراشا * وزیر نے اُس قلم سے فرمان شاہی لکھا * اُسکی نظرون مین اپنا خط آگے سے بہت

ئے ندار معلوم ہوا * ایک خلعت عنایت کی اور ہزار روپیہ انعام فرمائے * یہی جوڑا پہن کر اور توڑا لیکر دربار سے باہر نکلا اپنے گھر کے دروازے تک نہ پہنچا تھا کہ وہین اُلٹے پاؤن پھر آیا اور وزیر سے کہنے لگا * کہ ایک نکتہ اُس قلم کے تراشنے مین بھول گیا ہون اگر حکم ہو تو اب بنا دون * وزیر نے قلم اُسکے ہاتھہ مین حوالے کیا * اُسنے قلم تراش لیکر نوکِ قلم کی کاٹ ڈالی اور خلعت اور تھیلی روپیونکی وزیر کے آگے دھر دی * وزیر نے کہا تجھے کچھ خبط ہو گیا یہہ کیا حرکت کی * جواب دیا کہ جب مین غریب خانے کے نزدیک پہنچا یہہ آیت میرے گوشِ دل مین سُنائی دی جسکے یہہ معنے ہین * کہ حاضر کرو ظالمون کو اُنکے شریک اور مددگارون کے ساتھہ * اِسی خاطر مجھے خوف آیا کہ شاید آپ اِس قلم سے بطور ظلم و ستم کے کوئی حکم کسو پر لکھین * اور مین نے یہہ قلم تراشا ہی کہین اُس دن اُس کام مین تمہارے شریک نہو جاؤن اور عتاب و خطاب مین گرفتار ہو کر سزا پاؤن * بیت *
مت ہو بھائی ظالمون کا آشنا * تو نجا دے تو بھی اُن سب مین گنا * پانچوین یہہ کہ پادشاہ کے مزاج کو خیر کی طرف

مائل رکھے اور ایسا کرے کہ نفع اُس خیر و نیکی کا سب کو پہنچے * اور سب سے بہتر وہی بخشش کہلاتی ہی کہ یکسان اور عام ہو جیسے دھوپ آفتاب کی کہ سب کو لگتی ہی اور مانند مینہہ کے بوندونکی کہ سب جگہہ پڑتی ہیں * ایک بزرگ سے پوچھا کہ خیر کسطرح کیا چاہیے اور سب مین بہتر کون ہی * فرمایا کہ جو خاص و عام اور ہرکدام کو پہنچے * اور خیرات کرنے کا مزا یہہ ہی کہ خندہ رو رہے اور احسان کسو پر نرکھے اور منت دار نہ بنا دے * نکتہ * کہتے ہیں کہ معین بن زایدہ کرم عام رکھتا تھا اور بخشش کے وقت خندان اور تازہ رو رہتا * کسو دانا سے ایک عزیز نے سوال کیا کہ برسنے والا بادل برا سخی ہی یا معین بن زایدہ * جواب دیا کہ سخاوت معین کی ابر سے بالا اور برتر ہی * پوچھا کس دلیل اور حجت سے کہتے ہو * بولا ابر جو دیتا ہی رو کر دیتا ہی اور معین جو بخشتا ہی ہنسکر بخشتا ہی * قطعہ * جو سخی کوئی ہی اُسکو دینے وقت * خندہ رو ہونا سب سے بہتر ہی * ہنستا چہرہ کشادہ پیشانی * اِس سخاوت مین زیادہ خوشتر ہی * چھٹے یہہ چاہیے کہ جب ملک کسو پر اعتماد خوب نرکھتا ہو اور اُسکی خو بو کو بارہا نہ آزمایا ہو

تب تک اُسکی تعریف اور ترتیب پادشاہ کے روبرو نکرسے
کہ آخر آزمایش کے وقت شرمندگی نہ کھینچے * حکایت * کہتے ہیں کہ
کوئی مکار اور عیار حاجی کی صورت بنا گیسو چھوڑتے اور تھوڑا
سا کپڑا کعبۃ اللہ کے غلاف کا لئے سلطان سنجر کے عرض بیگی کے
پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں سید ہوں اہل بیت رسالت کی
اولاد سے * اِس سال حج کو گیا تھا سلطان کے واسطے حج کر آیا
ہوں اور پیغمبر خدا کے روضے میں پادشاہ کے حق میں اور
ارکان دولت کے لئے تمام حاجیوں کے روبرو دعا مانگی ہی * اگر
سلطان کے حضور پہنچادو تو منت دار ہونگا اور احسان مند
رہونگا * اور یہہ خوش خبری جو لایا ہوں اور اتنا بڑا کام کر آیا
ہوں پادشاہ سُنکر تمکو بھی نوازش فرماویگا * اُسنے یہہ
بات خوب تحقیق نہ کی اور سلطان کے سامنے جا کر اُس حاجی
علوی کی بہت سی تعریف کی * یہانتک کہ سلطان مشتاق
ہوا اور اُسکے حضور لے آنے کا حکم دیا * جب اُس شخص کو حاضر
کیا پادشاہ نے دست بوسی کی اور کنارے پر مسند کے بیٹھایا *
سلطان نے پوچھا وطن تمھارا کہاں ہی بولا اصفہان * پھر فرمایا
کہ بیت اللہ کی طرف کب گئے تھے * کہنے لگا امسال * خدا کا کرنا

ایلچی ایران کا جو آیا تھا گھر تا تھا اُسنے یہہ بات چیت سُنی اور اُسکو دیکھہ کر التماس کیا کہ قبلۂ عالم مین اِس بھلے آدمی کو خوب پہچانتا ہون یہہ سید نہین بلکہ اُس ولایت کی تولیون کے قرمساقون مین ہی اکثر یہہ لوگ سر پر بال رکھتے ہین * اور تمام سال مین اسکو سپاہان مین دیکھتا رہا ہون * بلکہ بقر عید کے روز فدوی کے دروازے پر قربانی کا گوشت مانگنے آیا تھا * سلطان نے جب یہہ کیفیت سُنی خفا ہو کر خواص کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ خوب سید نام آور اور حاجی بزرگ تر میری خدمت مین تو لایا * وہ شرمندہ ہوا اور خجالت پا کر دربار سے نکلا * جب تاک جیتا رہا پھر بادشاہ کے روبرو نہ آیا * پس اگر پہلے ہی اُسکا احوال تحقیق کرتا اور اُسکی زبان آوری اور لیاقت کو خوب سمجھہ لیتا تو غبار انفعال کا اُسکے چہرۂ حال پر نہ بیٹھتا اور نظر سے ایسے بادشاہ کی گر نہ پڑتا * قطعہ * نہ کر تعریف سلطان سے کسو کی * مگر جب تک اُسے خوب آزماوے * نہو وہ وصف جو تونے کیا ہی * تو تو شرمندگی کہنے سے پاوے * مناتو ہین یہہ ہی کہ جب تو واقف ہووے کہ پادشاہ کو فلانی چیز پسند ہی یا خواہش رکھتے ہین خواہ گھوڑا یا غلام اور نوکر

یا اسباب یا باغ یا بنات یا اور کچھ ہو تو اُسکو اپنے واسطے نرکھے * بلکہ یہہ خواہش اور آرزو دل مین رکھے کہ کسو طرح سے پادشاہ کی نظر قبول تک پہنچاوے اور حضور تک گذرانے * آٹھوین یہہ کہ جسوقت پادشاہ کوئی بات فرماوے دل اور جان و عقل و ہوش وگوش بلکہ تمام اعضا سے دھیان لگائے رہے * ایسا نہ کرے کہ ایک کلمہ اُس کلام سے فوت ہونے پاوے * کسو فکر یا کام کی طرف نہ مشغول ہو نہ نظر دوسری جگہہ ڈالے اور نہ کسو کی بات کے اوپر دھیان اور کان لگاوے اگرچہ وہ بات کیسی ہی ضروری ہو * اِس لئے کہ سلطان نہایت صاحب غیرت ہوتے ہین جب دیکھین کہ کوئی شخص اُنکی توجہہ کے وقت کسو اور جگہہ نظر یا خواہش سخن کی رکھتا ہی وہین غیرت کے رو سے اُسپر غضب ہو جاوین * اگر اُس دم غصے کو پی لین اور ظاہر نکرین پر اثر اُسکا بعد مدت کے کدھو نہ کدھو کھلا چاہے اور وہ شخص آفت مین پڑتے ہی پڑتے * نوین قاعدہ یہہ ہی کہ پادشاہون کے دربار مین کانا پھوسی نکرے * یعنے چپکے چپکے آپس مین نہ بتیائین کیونکہ اُنکے حضور جو دو شخص باہم اپنا اپنا بھید کہین کہ اُسے پادشاہ

نہ سمجھے اور نہ سُنے اور نہ کچھ اُسنے فرمایا ہو تو سلطان کے
دل مین بہت سے خیال آوین اور تدبیر سے گمان جی مین
سماوین غالب ہی کہ اُنکو قید فرماوین * پس پادشاہون کے
دربار مین ایسی حرکتون سے بڑی قباحت پیش آتی ہی *
اور یہہ بھی ہو سکے ہی کہ حاسد جنکو فساد منظور رہی کہنے کی جگہہ
پاکر پادشاہ کی خاطر نشان کرین اور صاف صاف کہین کہ
فلانے کا دل آپ کی طرف سے برگشت ہو رہا ہی اور اُنکی نمک
حلالی مین کچھ خلل معلوم ہوتا ہی شاید ارادہ بد دل مین رکھتے
ہین * تسپر جب سلطان بھی دیکھے کہ میرے روبرو بھی وہ
دونون سر جوڑکر کچھ کہتے سُنتے ہین * خدا نکرے جب اُنکو یہہ
یقین ہوا تو اِس صورت مین کلام اُس چغل خور کا درست
پڑا اور کرسی نشین ہوا اور اُسکے کہنے نے اثر کیا * اور یہہ دونون
آدمی غضب سلطانی مین پڑے بلکہ دریا سے ہلاکت مین
ڈوبے * ابیات * بیٹھہ کر مجلس مین باتین جُھکے آپس مین
نکر * عیب کرتے ہین اِسے دانا جو ہین صاحب نظر * اِس
لئے جو ہی ادب کی راہ سے یہہ بات دور * بلکہ ہرگز یہہ نشان
غفلت و مکر و غرور * دسوین انسان کو ضرور رہی کہ جب

پادشاہ کسو اور سے سوال کرے یہہ سبقت نکرے اور
جواب نہ دے بیٹھے جب تانک کہ وہ شخص جس سے پوچھا ہی
جواب ادا کرے * اِس واسطے کہ جواب دینا اُس بات کا جو دوسرے
کی طرف متوجہہ ہو کر پوچھی ہی اُسکی کم عقلی اور ہلکاپن پر
دلالت کرتا ہی * نصیحت * کسو عزیز نے ایک حکیم سے پوچھا
کہ اگر مَین پادشاہ کی مجلس مین رہون اور وہ دوسرے سے
سوال کرین درست ہی کہ مَین جواب کہون * فرمایا نہین تو
جواب نہ دے کہ یہہ نشان بیوقوفی کا ہی * اِس لئے کہ تونے سوال
کرنیوالے کو بے شعور بنایا * یعنے اُسکو اتنا فہم نہ تھا کہ کس سے
سوال کیا چاہیے * اور جواب دینے والے کو بھی تونے نادان ٹھہرایا
کہ وہ لیاقت اُس سوال کے جواب کی نرکھتا تھا جو تو بیچ مین تپ
ویسی بول اُٹھا * اور سوا اِس حماقت کے اُس حرکت مین
اور بھی ایک وسواس ہی * کہ اگر سلطان سر دربار دانت
کر زماوے کہ تجھہ سے تو مَین نے نہین پوچھا اُس وقت کیا
جواب تجھہ سے بن آویگا مگر ہو نٹھہ چاٹ کر رہ جاویگا ناحق
کی شرمندگی بات کی بات مین اُٹھاویگا * ایسا کون سا جبابہ لاویگا
جو آنکھین سامنے کرکے عرض کریگا * اور اگر کئی آدمیون سے

مخاطب ہو کر پوچھین کہ ایک انکے درمیان نوبتی ہووے توبھی جواب دینے مین پہل مت کر کیونکہ وہی ساتھہ والے تیرے مدعی بن جاوینگے اور تیرے سخن کو عیب لگا دینگے * بلکہ تاخیر کر جبتک وہ سب جواب دے لین اور تو انکے کلام کا عیب وہنر دریافت کر لے * سب سے پیچھے جو بات تیرے خیال مین آوے اور انکے سخن سے بہتر پاوے تو شوق سے کہہ نہین تو چپ کا ہتھارہ * ابیات * مگر جواب مین تو بات کے پہل سب سے ضروری کہ نشیب وفراز کو دیکھے * اگر جواب ذرا خوب ہی تو شوق سے بول * کہ تیری بات جواہر کے سات لیوین تول * نہین تو عیب کو اپنے نہ سب مین ظاہر کر * کہ چپکے رہنا زبولنے سے ہی بہتر * گیارہوین یہہ چاہیئے کہ جب تک سلطان کچھہ احوال نہ پوچھے آپ سے آپ بات شروع نہ کرے اور جب پوچھے خاموش نرہے مناسب جو جانے کہے * مگر جس وقت پادشاہ سننے کی خواہش رکھتا ہو تب مرضی پہچان کر سخن کو طول کرے اور آب وتاب سے بات کو بڑھا کر عرض کرے * بارہوین اگر سلطان اسکو کسو راز سے واقف نکرے تو ہرگز اسکا تفحص مناسب نہین اور اسکے کھوج مین نرہے * اسلیئے کہ اگر اسکو قابل محرم کرنے کے جانتے تو البتہ اسکے ساتھہ کہتے

نے پادشاہ نے اِسے لایق نہ سمجھا اور نہ کہا اور یہہ واقعہ
ہونیکی نالش میں رہا نو خواہ مخواہ ایک نہ ایک روز
وتاب پادشاہی میں تڑاچاہے * بیت * تجھہ سے سر اپنا
نہین کہتے ہیئن نامحرم سمجھہ * او پری کو بھید سے سلطان
کے کیا کام ہی * نیر ہووین یہہ کام کرے کہ کسو تحفہ اور ہدیہ
اور انعام مین کہ اسکو عنایت فرماوین بےپروائی نکرے * بلکہ
سر آنکھون پر رکھہ لے اگرچہ کم ہو اِس خاطر کہ سلطان
کی بخشش تھوڑی سی بھی بہت ہی اور نہ اپنے مین دماغ کرنے سے
یہہ دریافت ہوتا ہی کہ عنایت پادشاہی اکو حقیر سمجھا کوئی
عاقل یہہ نہین کرتا کہ سایہ خدا کے فیض کا اُسکی طرف متوجہ ہو
اور وہ اُسے اپنے اوپر سے دور کرے اور دولت آتی ہوئی
دیکھہ کر اپنے مین قصور کرے * بیت * ہی وہی خوب جو مقدر
ہی * تھوڑا اور بہت اُسکا بہتر ہی * چودھوین ایمانداری کی راہ
سے قدم باہر نرکھے اِس خاطر کہ امانت ایسی صفت نیک
ہی کہ ادنا آدمی کو اعلا کر دیتی ہی اور حرمت بخشتی ہی * اور
خیانت ایسی خصلت بد ہی کہ نام آور انسان کو بدنام بنا کر
ذلیل اور خوار کر دیتی ہی * ناپخہ ناموں کا قول ہی کہ مین ایماندار

آدمی کو دوست رکھتا ہون ہرچند وہ کمینہ ہو * اور جو کوئی دغا بازی اُس سے دشمنی کرتا ہون اگرچہ اشراف اور عالی خاندان ہو * اِس لئے کہ امانت نشان ایمان کا ہی * اور حدیث مین بھی فرمایا ہی کہ جو شخص ایمان نہین رکھتا اُسکو امانت نہین ہوتی * اور حق سبحانہٗ تعالیٰ نے خاین کو اپنی محبت سے بے نصیب بنایا ہی * چنانچہ آپ فرمایا ہی کہ تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا سارے خاین ناشکرون کو * پندرھوین جو کچھ بادشاہ کی سرکار سے اِسکا مدد خرچ مقرر ہو اُسپر قناعت کرے اور راضی رہے زیادہ طلبی کا خیال دل مین نہ لائے اور لالچی نہ بن جائے کہ مقرر حرص کو بے نصیبی لازم ہی * بیت * حرص سے بے نصیب رہتے ہین * حرص کو سب بُرا ہی کہتے ہین * حرص سے آدمی ذلیل بنا * اور قناعت سے سب کہین ہین بڑا * سولھوین روبرو یا پیٹھ پیچھے یعنے دربار مین یا اپنے گھر مین جب بادشاہ کا ذکر آوے خوبی و نیکی زبان پر لاوے * بلکہ اِس بات کی عادت اور خو بناوے کہ نہ بدی خاوند کی کسو سے سُنے نہ آپ سُناوے * اور اگر کسی غیر سے ایسا کلمہ نالایق سُنے جو بادشاہ کے ترک ادب پر دلالت کرتا ہو تو اُس شخص کو اُس خاطر

جھڑکے اور لعنت ملامت کرے اگر باز نہ آوے سخت کہے اور زبردستی مچاوے جو اسپر بھی نچھوڑے تو اُسکی صحبت اور دوستی یک قلم ترک کرنی مناسب اور بہتر ہی * پھر اُس سے کسو طرح تمام عمر ہم کلام نہو اور صاحب سلامت نہ کرے * مستعد ہوین جو کام اُسکے سپرد ہو اُسی مین رات دن لگا رہے اور جو خدمت کہ اُسکے ذمے ہو اُسکے سر انجام دینے مین ایک دم غفلت نکرے * بلکہ اِس سعی اور کوشش مین رہے کہ ہر وقت حاضر رہون تو جس گھڑی سلطان یاد فرماوین جلد خدمت مین حاضر ہو جاؤن * اتنا ہوئین مہربانی اور رضامندی پر پادشاہ کی اِعتماد اور بھروسا رکھے اور مغرور نہو بیٹھے اور اپنی خدمتگذاری اور حاضرباشی پر غافل اور بے پروا نہ بنے * کیونکہ غرور دولت اور مرتبہ کا محبت اور خدمت کو فراموش کر دیتا ہی * اور کسو سبب سے پادشاہ کے حضور مین ظاہر نہ کرے کہ آپ کی سرکار مین میرا بڑا حق ہی یا مین نے بہت خدمت کی ہی بلکہ اپنی نوکری کو ہمیشہ نیا سمجھے اور روز بروز نئی نئی جانفشانی اور دعاگوئی کرنے سے آداب فرمانبرداری کے اور حق نمک خوارگی کے پادشاہ کے دل

مین تار ورکے * اِس صورت کی خدمتین آخر کی پہلی محنتون اور نمک حلالیون کو یاد دلاتی رہتی ہین * کیونکہ سلاطین اُس حق کو کہ انجام اُسکا اُمید اسے علاقہ رکھتا ہو بھول جاتے ہین * اور کسی کی خدمت کرنے کا احسان نہین مانتے اِس لئے کہ یہہ اپنے تئین لایق خدمت کروانے کے جانتے ہین * اُنیسوین جس وقت کچھ حاجت عرض کرنی ضرور ہو تو فرصت کا وقت نظر مین رکھے کہ بادشاہون سے کچھ کہنا کم نماز کا رکھتا ہی کہ اگر بروقت ادا کرے قبول ہوا اسی طرح اپنی احتیاج بھی جو بروقت التماس کرے روا ہوا اسی واسطے دانا کہہ گئے ہین * بیت * حرام اُسکو ہی پادشاہون کا مال * جو فرصت کے دم کا نرکھے خیال * اور چاہئے اپنا مطلب اپنا عرض نکرے کہ نشان خفگی کا بادشاہ کی پیشانی پر ظاہر ہو * بیسوین اگرچہ پادشاہ اُسکو عزیز رکھے اور حرمت بخشے لیکن لازم ہی کہ اُس فرقے پر جو نزدیک اُسکے آگے سے معتمد اور معتبر ہین یا قدیم خدمتون کا حق رکھتے ہین سبقت نڈھونڈھے اور اپنے تئین اُنسے زیادہ نہ سمجھے * کہ اس حرکت سے حماقت اور سفاہت پن اور نادانی اُسکی ثابت ہوتی ہی کیونکہ شاید پادشاہ کو اُس شخص سے

جس سے یہہ پیش دستی چاہتا ہی اُنس اور اُلفت
ہو یا اُسنے کچھ ایسی خدمتین کی ہون یا شرطین نوکری کی
ایسی بجالایا ہو کہ سلطان کے دل مین نقش ہون اور اُسکا
حق ضایع کرنا خوب نہ سمجھے تو اُسکی حرکت پسند نہ پڑے *
اور اگر وہ عزیز اِس کم ظرف شیخی باز کی جڑ کاٹنے کی فکر مین
مستعد ہو اور پادشاہ اُسکی طرفداری کرے تو البتہ وہ اِسکی
پیٹھہ زمین پر لگا سکتا ہی * پس یہہ ساری عمر شرمندگی
اور خجالت مین رہیگا * قطعہ * جو بادشاہ کے نزدیک سب سے
ہوئے عزیز * تو اُس سے زیادتی داناؤن کا نہین پیشہ *
اگرچہ تیرے تئین مرتبا ملا لیکن * تو اُسکے درجے سے رکھہ
دل مین اپنے اندیشہ * اکیسوین لازم ہی کہ پادشاہ کے
غصہ کرنے اور برہم ہونے سے رنجیدہ نہ ہووے بلکہ خفگی اور
غضبی اُنکی دل کی خوشی سے قبول کرے اور اپنی سعادت
جانے اِس خاطر کہ دانا کہتے ہین * کہ ہیبت فرماندہی کی اور دبدبہ
شہنشاہی کا بیسبب بھی لوگونکی روگردانی پر اُنکی زبان کھول
دیتے ہی یہہ سمجھہ کر اُنکے حضور اِتنی ملایمت کیا چاہئے کہ اگر
باعث غرور کے کہ سلطنت کو لازم ہی کسو کو گالی دے بیٹھین

تو بھی وہ اپنے دونون ہاتھہ دعا کے لئے اُٹھاوے * مصرع * گالی نہ کہو یہہ ہین دعائین * اور اگر چھپاوین اُسکو مہربانی گنے * مصرع * ہرچند جفا دیکھی پر مین نے وفا سمجھی * بانسوین اگر غصے اور غضب سلطانی مین پڑے تو ہرگز کسو اپنے بیگانے سے گلا نکرے اور دشمنی اور کینے کو اپنے دل مین راہ ندے * اُس گناہ کو اپنی طرف سمجھے اور دل مین قایل ہو کہ میری ہی تقصیر ہی * بیت * جانتی کہ جفا کرے شکایت نکرون * بلکہ یہہ کہون کہ ہان گنہہ میرا ہی * اور بعد اُسکے اتنی محنت اور غریبی بجالاوے کہ جسکے سبب سے اُس خشم کو دور کرے * تیئسوین اگر کوئی پادشاہ کی خفگی مین پڑے یا کسو تہمت مین گرفتار ہو جاوے اور پادشاہ کے دل مین اُسکی طرف سے کینہ بیٹھے تو واجب ہی کہ اُس گنہگار سے کنارہ پکڑے اور اُس مرد سے جو متہم ہوا ہی دوستی چھوڑدے * اُسوقت تک کہ غضب سلطانی اُسپر سے کم ہو جاوے اور مہربانگی اور رحمت کی توقع ظاہر ہو * تب ایسے عذر جو معقول اور پسندیدہ ہون درمیان لاکر اُسے راضی اور خوش کرے جس مین اُسکی تسلی ہو * چوبیسوین یہہ کہ پادشاہ کی رضامندی اور خاطرداری کے یہان تک

در پی رہے کہ روز بروز اُنکو اپنے اوپر زیادہ مہربان رکھے اور مزاج اُنکا اُس سے خوش رہے * لیکن یہہ بات یعنے دل مین جگہہ پیدا کرنی چار طرح سے ہو سکے ہی * ایک اُنمین سے یہہ ہی کہ جو کچھ بادشاہ زبان مبارک سے فرماوین اُسکی بہت سی تعریف کرے اور رکہہ درست ہی بشرطے کہ وہ بات خلاف دین اور شرع کے نہو * دوسرے عقل و تدبیر کو اُنکی سراہے * تیسرے خوبیان اُنکی ظاہر کرے * چوتھے بُرائیان اور بدحرکتین اُنکی پوشیدہ رکھے * پچیسوین بھید ونکا چھپانا ضرور ہی اور یہہ کام سب شرطون مین بڑی شرط ہی اور جڑ تمام ادبون کی ہی * پس مقتضی عقل کا یہہ ہی کہ راز ہاے پادشاہی کے پوشیدہ رکھنے مین کمال کوشش بجالاوے اور اس بات مین خبرداری اور ہوشمندی کی راہ یہہ ہی کہ پادشاہ کا ظاہری احوال جس سے سارے نوکر چاکر واقف ہین اُسکو بھی اپنے مقدور موافق چھپائے رکھے اور اپنے مُنہہ سے نکہے تو اس عادت سے خود بخود رازپوشی کی صفت پیدا ہو گی آخر سب بھید چھپانے اُسکو آسان معلوم ہونے لگینگے * اور ایک فایدہ یہہ ہی کہ جب سلطان نے اُسکی نصحات سے اطلاع پائی اور اُن کے

گوش گذار ہوئی تو اگر کوئی سر ظاہر بھی ہو پر اُسپر بہتان نہ لگے گی * اِس لئیے کہ راز پوشیدہ اگر کوئی فاش نکرے تو بھی اُسکی ظاہری چال ڈھال پر گمان کرکے معلوم کر سکئے یہہ احوال بعضی دلیلون سے دریافت ہوجاتا ہی * اِس صورت مین وہ لوگ جو ہمراز اور محل اعتماد کے ہین وے بھی متہم ہوتے ہین اور گمان بد اُن پر لیجاتے ہین * پس جب کوئی اِس صفت سے مشہور رہوا کہ یہہ محرم اسرار کا ہی اور کوئی سر اِسسے آشکارا نہین ہوتا تو وہ اُس گمان اور بہتان سے بچ رہتا ہی * اگر بہناہ خدا کی کوئی پیٹ کا ہلکا ہو اور اُسکے پیٹ مین پانی نہ پچ سکے تو وہ راز کو سُنکر کب پچا سکیگا * آخر ایک نہ ایک دن اپنا سر بھی نہ پچا سکیگا اُس سر کے ساتھہ اُسکا سر خوف و خطرے کے مقام مین ہی * بیت * کہا دانا نے جو ہی نیک خصلت * کہ گر سر چاہیئے تو سر کو کہہ مت * نصیحت * کہتے ہین کہ کسو شہنشاہ اُولوالعزم نے ایک حکیم نام آور عالیقدر سے کہا کہ مجھے کچھہ نصیحت کرو * اُنھون نے فرمایا کہ ای مالک ساری نصیحتین اِن دو کلمون مین تمام ہین * ایک تو یہہ کہ حکم خدا کا سب پر بالا سمجھے * اور دوسرے شفقت اور رحم

دلی خدا کے بندون پر رکھے اسی معنے مین کہہ گئے ہین * قطعہ *
جو بات سب مین خوب ہی گر تجھہ کو چاہیے * تو ای جوان
بو رڈھون سے یہہ نکتہ یاد رکھہ * پہلے خدا کی بندگی کر اور ادب
سے رہ * اور بعد اُسکے بندون کو نیکی سے شاد رکھہ * پھر پادشاہ
نے پوچھا اب سیاست کے حق مین کوئی بات کہو * بولا کہ انسان
کے قتل کرنے مین سعی کرنی خوب نہین کہ آدمی کے بدن کی
عمارت کو ڈھانا اور خدا کے باغ کے اِس درخت کو کاٹ کر
گرانا صحیح کام نہین * مگر تین قسم کے شخصون کو ذوق سے
ماریئے کہ اِس حرکت کو سُنکر دانا تمہین معذور رکھین گے *
ایک اُنمین سے دشمن ہی جو تمہارے ملک کے لینے کا
ارادے کرے * دوسرا وہ اہل خدمت جو سرکار کا مال
چُرا دے * تیسرا اُنمین اکہ جو بھید سُنے اور سب سے کہتا پھرے *
ایسے حرام زادونکو جلد زمین کا پیوند کیجئے یعنے خاک کے تلے
چھپا دیجئے تو تمہارا بھی راز چھپا رہے * قطعہ * بھید سلطان کا جو
کوئی ظاہر کرے * اُسکو مٹی کے تلے تو دے چھپا * سر چھپا رکھہ
جو تیرا بھی سر بچے * سر چھپایا جسنے اُسکا سر بچا * حکایت *
کہتے ہین کہ کسو پادشاہ نے اپنے ایک ملازم سے ارشاد

کہا کہ میں جو بات تیرے ساتھہ کہوں خبردار تو کسو سے نہ کہیو * اُسنے کہا میری کیا طاقت جو میں کہیں ظاہر کروں * تب فرمایا کہ میں اپنے بھائی کی طرف سے اندیشمند ہوں * پس آگے اُس سے کہ وہ قابو پاکر دغا کا قصد کرے میں اُسکے دفع کرنے کی فکر میں رہتا ہوں * اب تجھے لازم ہی کہ ہمیشہ میری محافظت اور خبرداری میں رہہ اور میرے بھائی سے جو کچھہ دریافت کرے مجھہ سے وہ بات ٹھیک ٹھیک آکر کہے * اُسنے حضور میں پادشاہ کے تو قبول کیا لیکن فرصت پاکر یہہ تمام احوال اُسکے بھائی کے گوش گذار کر دیا * وہ اُسکا نہایت منت دار اور شکر گذار ہوا اور بولا کہ تونے اپنا حق مجھہ پر ثابت کیا جو مجھے اِس دغا سے خبردار کر دیا اِسکا عوض خدا چاہے تو بہ شرط مقدور تجھہ سے کرونگا اُس روز سے ہوشیار ہو گیا اور اپنی احتیاط اور نگہبانی کرنے لگا * اتفاقاً پادشاہ نے رحلت کی اور سلطنت اُسکو پہنچی جوں تخت پر بیٹھا اور چتر پھیرا گیا وہیں بھائی کے اُس نوکر کے حق میں حکم کیا کہ اُسکا سر کاٹ ڈالیں * وہ بولا ای پادشاہ ایسا میں نے کیا گناہ کیا ہی میں اُمیدوار انعام کا ہوں * فرمایا یہہ کیسی تقصیر ہی کہ میرے

بھائی کا راز تو نے آشکارا کیا باوجود اتنی بخشش اور نوازش کے کہ تیرے حق میں فرماتا تھا اور تجھے محرم سمجھہ کر ہمراز اپنا بنایا تھا * ہرگاہ تو اُسکا بھید دل میں نہ رکھہ سکا مجھے تجھہ پر کیا اعتبار باقی رہا * آخر اُسکی گردن ماری فقط اِسی باعث کہ سر نہ چھپایا اپنا سر گنوایا * بیت * میں پیر میکدے سے پوچھی مخلصی کی راہ * پیالا مانگا اور بولا چھپانا بھیدون کا * لیکن اپنی خودداری کی رعایت میں سات شرطون کو عمل میں لانا ضرور ہی * پہلی یہہ کہ جس جگہہ سے نہ لیا چاہیئے نہ لیوے اور جس جگہہ نہ دیا چاہیئے نہ دیوے * تو دنیا میں بدنام اور بے قدر نہووے اور نہ عاقبت میں رسوا اور شرمندہ بنے * دوسری تا مقدور سب کی طرف کی بدی کو دل سے دور کرے اور سب سے نیکی تا مقدور کرے اور ہر ایک کو فیض پہنچاوے * تیسری بلند ہمت ہو کہ اعتبار ہر کسو کا موافق اُسکی ہمت کے ہوتا ہی * اور یہہ مقرر ہی کہ جو کوئی صفت عالی ہمتی کی رکھتا ہی وہ ہرگز اپنے دم کو کہ پاک ہی دنیا کے مال کی طمع میں کہ وہ نہایت حقیر ہی ذلیل اور خوار نہین کرتا اور تھوڑے سے جاہ یا مال کے فائدے کے لئے اپنی ذات شریف کو برباد نہین دیتا اِسواسطے کہ دولت و حشمت پایدار

نہین رہتی پر وہ ساری عمر خفت اور خواری کی قید مین گرفتار رہ جاتا ہی * چوتھی نہ بہت سختی اپنے اوپر روا رکھ نہ اؤرون پر * چنانچہ حجت الاسلام نے فرمایا ہی کہ وہ شخص عجب بد بخت ہوگا جو بندے کی رضامندی کے لئے اپنے تئین خدا کے خشم مین گرفتار کریگا * اور سلطان کی مہربانگی کے واسطے اتنا مظلمہ اپنی گردن پر بار کریگا اور اپنے بدن کو دوزخ کا کندا بنا تیار کریگا * قطعہ * آدمی کی خوشی کی خاطر تو * اپنے تئین قہر مین خدا کے نہ ڈال * حیف ہی اؤرون کی خوشی کے لئے * کھینچے بے فایدہ تو رنج و ملال * پانچوین قدر اپنے اختیار اور سرداری کی جانے اور غنیمت اپنے قابو اور قدرت کی پہچانے اور رکھہ ایسا کام کرے کہ آگے موت کے بھونچال کے صدمے سے اور پیش از غلبہ لشکر مرگ کے کہ وہ ڈھانے والا لذتون کا ہی * بیت * اُس سے آگے کہ اجل آکے اچانک پہنچے * سوچ اِس زندگی کو وہ فنا تک پہنچے * ذکر نیک اور نشان خوب اُس سے یادگار رہے * چھٹی جتنا اختیار اور مرتبہ پادشاہ مغرور نہو جاوے اور بھروسا مصاحبت اور شان شوکت پر نکرے کہ زمانہ بے وفا مشہور ہی کہ عداوت کی عادت رکھتا ہی اور

فلک کا پاجی پنا سب کو معلوم ہی کہ فی لذت کی خصلت سے بد نام ہو رہا ہی * تھوڑے سے عرصے میں زمان دولت کا جسے اپنے تیئن کا عذ کو واسطے کتابون کے لپیٹا جاتا ہی * اور طومارنا امیدی کا طالعمندی اور مقصدوری کے صفحے کے اوپر لپیٹا جاتا ہی * یعنے دنیا کے کارخانے کو جلد زوال آتا ہی * ابیات * نہو تو مال پر دنیا کے مغرور * کہان ہی آج دارا اور فغفور * تو مرتے وقت سب تجھ چھوڑ دیگا * جو ہی تجھ پاس دشمن سارا لیگا * سا تو ین جتنا مقدور رہو اور ہو سکے خلق اللہ سے نیکی کرے کہ فایدہ پادشاہون کی خدمت مین اختیار پانے کا اور سلاطینون کے حضور مین اعتبار پیدا کرنے کا یہی ہی * کہ آپ بھی بخشش کے فایدے اور احسان کے انعام خاص و عام کو پہنچاوے * اور خرد و بزرگ کو اپنے جاہ و مرتبے کے نفع سے نوالہ فیض کا چکھاوے * یقین سمجھا چاہیے کہ جو کوئی نیکی کرتا ہی اپنے ساتھ کرتا ہی * پند * ایک بزرگ دیندار کا قول ہی کہ مین نے اپنی ساری عمر مین کسو کے ساتھ نیکی نہین کی * ایک مصاحب نے پوچھا کہ ہمیشہ فیض تمھارے انعام اور احسان کا عام ہی اور بہت سے روزدار اور نام آور آپ کی نعمتون سے

کھاتے ہیں اور تمھارے کرم کے نوان سے حصہ پاتے ہیں *
پس یہہ کیا کلام ہی جو آپ فرماتے ہیں کہ میں نے کسو سے
بھلائی نہیں کی اِسکے کیا معنے زبان مبارک سے بیان کیجیے
اور میرے دل کا دُبدہا مٹا دیجیے * جواب دیا کہ میں سچ
کہتا ہوں حق سبحانہ تعالی اِس صورت سے کلام مجید میں
فرماتا ہی کہ اگر تم نیکی کروگے تو اپنی ذات سے نیکی کروگے * تو اِس
سے معلوم ہوا کہ ثواب میرے احسان کا میری ذات کی
طرف رجوع کریگا * پس میں نے جتنی نیکی کی ہی اپنے
ساتھہ کی ہی * اور درجے بدی کے بھی ایسے ہی ہیں کہ اگر بدی
کروگے تو اپنے دم سے کروگے کیونکہ عذاب اُسکا بھی تمھاری
ہی طرف باز گشت ہوگا * ابیات * تو نیکی کر جواب ہی تجکو
قدرت * بدی کو چھوڑ دے کر ہیگی ہمت * بھلا کرنے سے پیش
آوے بھلائی * بُرا کرنے سے ملتی ہی بُرائی * لیکن رعیت کی
طرف رعایت میں غور کیا چاہیے کہ اصل غرض جاہ و دولت سے
کچھ رضامندی پادشاہ اور امیروں کی نہیں * بلکہ خدا کا حکم یہہ ہی
کہ قدرت اور دستگاہ پا کر رعیت میرے بندوں کی اور آبادی
مُلک کی کرو * پس رعیت کے حق میں رعایت رکھنی سب کاموں

مین بڑا کام ہی * پر یہہ رعایت دو شرطون سے ہوسکتی ہی * پہلے یہہ
کہ اُنکی حالت کی محافظت مین کوشش بجالاوے تقاوی اور تسلی
دیکر ایسا کرے کہ اپنے کام سے باز نرہین اور اپنی بستی سے
جلاوطن نہونے پاوین * دوسرے ظلم ظالمون کا اُن سے دور رکھے
کہ بزرگون نے فرمایا ہی کہ رعیت مانند بکری کی ہین اور عامل جیسے
چرواہا * اور بادشاہ گویا مالک اُنکا جس طرح خاوند ایہ رکا اور ر
چرانے والے کو سونپ دیتا ہی کہ وہ بانکہ بھیڑیے سے جو اُنکو
پھاڑ کھائین نگاہبانی کرکے بچاوے * اور اچھے تارے پر جہان
خوب ہری گھاس ہو چراوے * تو خوب فربہ بناوے اور
اُنکی نسل بڑھاوے اور دودھ حاصل کرے * ایسے ہی ارکان
دولت کو لایق ہی کہ رعیت کو ظالم حاکمونسے کہ وہ بجاے بھیڑیون
کے ہین پناہ مین رکھے * اور جس صورت مین اُنکی بہتری دین و
دنیا کی ہو اُس طرح بساوے * اور اگر اُنکے احوال سے غافل ہو
تو ظالم جو کچھ چاہین سو اُنکے ساتھ سلوک کرین * ابیات * تو ہی
رکھوالا شکر کر اُسکا * بھیڑون کو بھیڑیون سے رکھ تو بچا * نہین
دانائی یہہ کہ تو سووے * بھیڑیا بھیڑیون مین جب ہووے * اب
یہہ کئی کلمے امیرون کے ادب مین مجمل لکھے گئے * بہمن مین

نکہنے اُمرا اور وزیرون اور نویسندون اور مصاحبون کو جو
آداب اور احتیاط واجب ہی سو کہتا ہون وہ یہہ ہیں * کہ امیرون
مین ہر ایک کو چاہیے کہ بارہ قاعدے یاد رکہے اور اُنپر عمل کرے *
پہلے فرمان برداری خداے بزرگ کی لیکن اِس شرط سے
کہ جس قدر اپنے دل مین خواہش رکہے کہ خدا کے بندے ہماری خدمت
کرین آپ بہی چاہے کہ خدا کی بندگی اُس سے کم کرے کیونکہ
یہہ نیت نہایت بری ہی کہ اپنی سرداری کا مرتبہ خلق اللہ سے زیادہ
چاہے اُس درجے سے کہ وہ خدا کی خداوندی کا آپ ادا کرے
پناہ مانگتا ہون خدا سے اِس بات مین * بیت * تو خدا کی طرف
جو آویگا * تو خدا بہی تجہے چاویگا * دوسرے یاد رکہنا نعمت کے
حق کا واجب ہی کہ حق اپنے ولی نعمت کا نہ بہولے اور راہ مخالفت کی
نچلے کہ کفران نعمت کا نتیجہ بہت بد ہی * ایک بُرائی اُسمین سے
یہہ ہی کہ کسو پادشاہ کو ایسے پر اعتماد نہین رہتا اور سب کی
نظرون مین بے اعتبار ہو جاتا ہی * اور یہہ بہی مقرر ہی
کوئی ناشکر نمک حرام اپنے دل کے مطلب کو نہین پہنچتا بلکہ آخر
کم بختی اور شرمندگی مین گرفتار ہوتا ہی * ابیات * حق انعام
پادشاہونکا * اور ادب اُنکا چاہیے رکہنا * بخت اور دولت اُس سے

مُنہہ موڑتے * جو ولی نعمت اپنے کو چھوڑتے * اور کہتے ہیں کہ
نشان مردمی اور مردانگی کا یہہ ہی کہ اگر کچھ بدی یا نقصان
خداوند نعمت کی طرف سے پہنچے تو اُسکو عوض اُس نیکی اور
فائدے کے جو اُس سے ملا ہی ناچیز سمجھے اور دل میں نہ لاوے *
یہہ بھی شکر نعمت کے ادا کرنے کا عوض ہی گویا شکر اُسکی نعمت
کا بجا لایا * بیت * گلی سے تیری جو ڑدن کے سبب ہم کیونکہ اُٹھہ
جاویں * کہ مردوں کو نہیں لایق ہی تمناز خم کو کھاویں * حکایت *
کہتے ہیں کہ کسو خواجہ کے ایک خانہ زاد تھا بڑا ہوشیار اور
عقلمند * ایک روز وہ عزیز اُس غلام کو ساتھہ لیکر باغ
میں گیا سیر کرتے کرتے فالیز کی طرف جا نکلا وہاں سے ایک
کھیرا توڑ کر غلام کے ہاتھہ میں دیا کہ کہا * غلام نے چھلکا چھیلا
اور برتنے مزے سے کھانے لگا * یہہ دیکھہ کر خواجے کو بھی ہوس
ہوئی ایک پھانک اُس سے مانگی جو آپ بھی کھاوے * جب
چکھا تو نہایت کڑوا معلوم ہوا بولا ای غلام ایسے کڑوے
کھیرے کو تو نے خوشی سے کس طرح کھایا یہہ کیا مزے جی میں
آیا * کہا میاں صاحب اِسکو تم نے مجھے عنایت کیا اور رہیں
تمھارے ہاتھہ سے ہمیشہ تر نوالے سلونے میٹھے مزے مزے

کے بہت سے کہاتا رہتا ہون * اب میرے تئین شرم آئی
ایک کڑوے گہونٹ سے منہہ بناؤن اور اُسے اُگل دون *
بیت * سو بار تیرے ہاتہہ سے کر کہائی ہو شکر * جو ایکبار تلخ
بھی پکھاتو نہین ہی ڈر * خواجہ کو یہہ بات نوش آئی اور
کہا میرا شکر نعمت تونے ادا کیا اب تجھے اپنی خدمت مین
نرکھونگا دہین اُسکو آزاد کیا اور ڈہیر سے انعام دیا *
تیسرے امیرونکے آداب مین سے یہہ ہی جتنا جاہ وجلال بادشاہ نے
اُن کو عنایت کیا ہی اُسی کے وسیلے سے کوشش کر کے مال پیدا کرین
نہ کہ بادشاہ کی ذات سے لینے کا ارادہ رکھین * یعنے خدمت
اور قدرت کے ہونے سے یہہ دُشمن دوڑاوین کہ آپ
کہاوین نہ کہ خاوند کے مال پر دل کو لبہاوین * اور جس طرح بنے
کہا جاوین اور آخر اُس حرکت کی سزا پاوین * کیونکہ مال
ہر ایک انسان کا محبوب ہی اور سب کی نظرون مین
پسند اور خوب ہی * پس جو کوئی دوسرے کے معشوق پر دل
دوڑائے یا طمع کو کام فرمائے آپ سے آپ سبب دشمنی
کا پیدا ہو جاوے * داناؤن کا قول و فعل ہی کہ سلاطین سے
اسباب روپی پیدا کرنے کے مانگنا چاہیئے نروپی طلب کرنے * مثلاً

خدمت کی درخواست کیجئے کہ جسکے باعث مال پیدا ہو اور خاطر جمع ہوجاوے سوال کرنا نہ پڑے اور دولت خود بخود ہاتھ آوے * پادشاہونکی سرکار سے اِسی طور سے نفع ملتا ہی کچھہ نقد تحصیلی حوالے نہین کردیتے * چوتھے لازم ہی کہ جتنا اسباب امرائی کا اور نقد خزانہ پیدا کرے وتناہی تحمل پادشاہ کا اور بندوبست بارگاہ کا منظور رکھے نہ زیب وزینت اپنی ذات کی لحاظ کرے * اِس لئے کہ یہہ حرکت اور یہہ نیت نمک حلالی کے آداب سے بہت مناسب اور حق شناسی کے مرتبے سے نہایت لایق ہی * بلکہ اگر اِسی صورت سے خیرخواہی اور جان فشانی مین مستعد رہیگا تو عنایات پادشاہی مین بھی خلل نہ آویگا * اور اگر اپنی خودداری خیال مین لاویگا تو آخر پچھتاویگا * پانچوین پادشاہونکی ریس کرنے سے ڈرتا رہے کیونکہ اُنکی ذات لاثانی ہی کھانے پینے اور رہنے اور پہننے مین سواے اُن کے کوئی اُن کی برابری نہین کرسکتا * اور بہت سی باتین ہین کہ وہ فقط اُنھین کو لایق ہین دوسرے کو نہین پھبتین * اور اگر ازراہ نادانی کے یہہ کوئی ایسی حرکت کرے کہ مشابہ پادشاہ کے چلن سے ہو اور یہہ خبر حضور تک پہنچے

تو یہہ اُسکے باعث ہلاکت کے دریاو مین ایسا غوطہ کھائے کہ
پھر نہ ترے * چھٹے جو قول یا فعل کہ بادشاہ سے ظہور مین آوے
اور وہ خلاف شرع کے نہو اور خود بادشاہ ہی اُسکی
تعریف کرے تو لایق ہی کہ یہہ بہی سراہے اور آمنا وصدقنا
کہے * بیت * جو شاہ دن کو کہے رات تو ندم مارے * کہے یہہ بارگہ اُلا
چاند چھٹکے ہین تارے * اور یہہ صاحب شعوروں کو معلوم ہی
کہ دنیا مین کوئی کام ایسا نہین جو دو صورت سے باہر ہو یا
نیک ہی یا بد * پس ایسی سعی اور کوشش مین رہے کہ
اچھی بات جو ظہور کے اُسکو بادشاہ کی طرف سے سمجھے * اور
اگر وہ کام خوب نہو تو دانائی کی تدبیرون سے عرض کرکے
دل نشین کردے * ساتوین اگر سلطان ایسی صلاح فرماوے
کہ برعکس اُسکی سمجھہ کے ہو یا کوئی بات ارشاد کرے کہ نا
پسند اُسکے مزاج کے ہو تو راضی رہے اور موافقت کرے *
اور ویسی ہی دلیل گذران کر اُسکی بالایش کرے اور
دل مین خوب سوچے کہ وہ بادشاہ ہی اور مین چاکر واجب
ہی کہ متابعت اور فرمان برداری اُسکی ہر دم منظور
رکھون * آٹھوین چاہیے کہ رتبے بانٹے اور منہہ لگے ہو جانے

سے مغرور نہو جاوے * اور عزت و حرمت دینے سے پادشاہ کے
اپنے درجے کی حد سے قدم آگے نہ برتھاوے * آداب ابن المقفع
مین یہہ نصیحت مذکور ہی کہ اگر سلطان تجھے بھائی کہے تو اُسکو
خاوندجان اور اگر فرزندی کا نام تجھہ پر رکھے تو اپنے تئین غلام
پہچان * ہرچند وہ تیری تعریف مین مبالغہ فرماوے تو خدمتگاری
اور عاجزی مین کمی نکر * بیت * شاہ جتنا کہ لطف فرماوے * اُتنی
یہہ بندگی بجا لاوے * اور یہہ بھی سمجھنا ضرور ہی کہ جو بڑا امیر ہو کہ
نہایت اختیار اور بہت مقدور رکھتا ہو اور اُس سے کوئی
حرکت ایسی واقع ہو کہ پادشاہ کی حکم رانی اور سیاست
فرمانے سے مشابہت رکھتی ہو تو البتہ پادشاہ کے مزاج
مبارک کے ناگوار اور ناپسند ہو گی * اگرچہ ظاہر مین مُنہہ
پر لا کر شرمندہ نکرین پر دل مین گُنہہ رکھین گے اور جلد اُسکی
کسر نکالینگے * بیت * نکر تو ملک مین شہ کے حکومت بیجا *
کہ پادشاہ مقابل کو دیکھہ نہین سکتا * حکایت * کہتے ہین
کہ سلطان محمود غازی کے بھائی نے اپنے زرخرید غلام کو کہ
اُس سے کچھہ بڑا گناہ صادر ہوا تھا باندھہ کر لٹکا دیا اور حکم کیا کہ
کف پائیان لگاؤ * وہ غلام بعد مار کھانے کے سلطان کے روبرو

فریاد کرنے کو آیا* سلطان نے حقیقت سُنکر فرمایا کہ جھنڈا اور
نقارہ اور چھتر اور تخت بلکہ تمام اسباب سلطنت کا بھائی
کے دروازے پر لیجاوین* اُسنے جب یہہ احوال دیکھا خوف کے
مارے ڈرتا کانپتا بلےتامل سلطان کے حضور دوڑا آیا اور عاجزی
اور غریبی سے زمین پر ناک گھسنی اور ہاتھہ جوڑ کر عرض کرنے
لگا کہ بندے سے ایسا کونسا گناہ عمل مین آیا اور کیا جرم واقع
ہوا جسکے سبب خاطراشرف پر ملال گذرا* اور جہان پناہ نے
سارا لوازمہ پادشاہت کا اِس عاجزکے مکان پر بھجوا دیا*
سلطان نے فرمایا کہ اگر سلطنت میرا حق ہی اور مین صاحب حکم
ہون تو تجھے لڑکانے اور باندھنے سے غافل ہوکے کیا حاقہ* تجھے لازم
تھا کہ وہ احوال حضور مین ظاہر کرتا مین تحقیق فرماتا اور مالک
کا ظلم مملوک پر اور مملوک کی شوخی مالک کے ساتھہ ہونے دیتا*
حق تعالی نے اپنے بندے میرے سُپرد کئے ہین اُنکا اِنکا جواب
مجھے دینے پڑیگا نہ تجھے* آخر بہت شفاعت کرنے سے گناہ اپنے
بھائی کا معاف کیا* ابیات* سیاست پادشاہونکو ہی لایق*
کرے گر دوسرا تو ہی وہ احمق* دلبری حکم مین شاہون کے
مت کر* جو کام اُنکا ہی رکھہ موقوف اُن پر* نوین کار بار سپاہ

کا امیروں کے سپرد ہی * چاہیے کہ اُمرا پادشاہ کو اِس بات کی
رغبت دین اور مزاج اُنکا اِسپر لاوین کہ ہمیشہ لشکر تیار
اور آراستہ رہے اور لڑائی پر مستعد اور موجود تیار رہے * اِس
واسطے کہ دنیا جگہ فتنہ اور فساد کی ہی اور کسو کو معلوم نہین
کہ کسو وقت کیا حادثہ ناگہانی پیش آویگا اور کس طرف سے
پیدا ہوگا * پس اگر سلطان مال ہی اکٹھا کرنے مین مشغول رہے
اور فوج جمع نکرے تو ضرورت کے وقت لاچار ہو جائے اور عاجز بنے *
کیونکہ جمع کرنا آدمیونکا مال سے میسر ہوتا ہی اور سارا ملک
مردونکی نمک حلالی اور جانفشانی کے باعث عمل مین آتا ہی
اور فرمان بردار بن جاتا ہی * اِسی مطلب مین قول بزرگونکا
ہی کہ نہین ملک ہاتھہ آتا مگر فوج سے اور نہین فوج اکٹھی ہوتی
مگر مال سے * بیت * تمام ملک میسر ہو زور لشکر سے * یہ فوج ہو
ہی اکٹھی خزانۂ زر سے * حکایت * کہتے ہین کہ کسو پادشاہ نے
اپنے ایک امیر سے صلاح پوچھی کہ مال اور لشکر کے قصے مین حیران
ہو رہا ہون * اگر مال جمع کرنے کا خیال کرتا ہون تو لشکر تباہ
ہو جاتا ہی اور اگر فوج کو تیار رکھا چاہتا ہون تو خزانہ خالی نظر
آتا ہی * امیر نے مصلحت دی کہ روپے جمع کیجیے * سلطان نے جواب

دیا کہ سپاہی پریشان ہو جائینگے * تب اُسنے التماس کیا
کہ اگر یہ اب چلے جائینگے پر جس وقت اُنکا کام پڑیگا اور خزانے کا منھہ
کھول دیجیے گا سب دوڑے آئینگے * فرمایا اِس بات کی کچھ
دلیل ہو تو عرض کر * اُسنے کہا ایک یہہ حجت تو ظاہر ہی کہ
اِس گھڑی اِس مکان میں ایک مکھی دیکھنے کو بھی نہین
حکم کیجیے کہ ایک باسن شہد کا لاوین * پادشاہ نے فرمایا کہ
جلد حاضر کرین شہد کے آتے ہی ڈھیر سی مکھیان بھنکنے لگین *
تب وہ بولا میں نے جو کچھ کہا تھا اُسکا یہہ نمونہ موجود ہی * سلطان
بھی دیکھہ کر بہت سی شاباشی دینے لگے اور بولے تو نے سچ
کہا تھا * پھر اُس بات کی دوسرے امیر سے مشورت کی * اُس
نے کہا شکار کو بنائیے اور اُسکو اپنے پاس سے علیحدہ نہ فرمائیے *
اِس واسطے کہ جسوقت آپ چاہینگے تُرت کام کے لوگ جمع
نہوینگے * پادشاہ نے اُس سے بھی پوچھا کہ تیری اس بات
کی کچھ حجت ہی * عرض کی کہ قبلۂ عالم ہی پر رات کو التماس
کرونگا * جب رات ہوئی بولا کہ شہد کا باسن منگوائیے جب
آیا ایک مگس بھی اُسپر نہ آبیٹھی * تب وہ کہنے لگا جہان
پناہ جب انسان کا دل کسو سے ٹوٹ جاتا ہی اور رنجیدہ ہو جاتے

ہیں پھر ہر چند اُنکو مال کا لالچ دیجئے اور خاطرداری کیجئے لیکن گرد نہیں پھرتے اگر حکم ہو تو میں اسبات میں ایک حکایت کہوں * پادشاہ نے فرمایا بیان کر * اُس نے یہہ حکایت کہی * کہ مصر میں کوئی بادشاہ تھا کہ مال کے جمع کرنے میں کوشش کرتا اور سپاہیوں کے احوال کی نہ پرسش تھا * تمام ملک سے جو خزانہ آتا صندوقوں میں رکھتا جاتا اور نہایت خبرداری اور نگہبانی اُسکی کرتا رہتا * اتفاقاً شام کا حاکم لشکر جمع کرنے لگا کہ جنگ کے ارادے پر مصر کی طرف متوجہ ہووے یہہ خبر مصر میں آ پہنچی * ایک امیر نے مصر کے سلطان سے کہا کہ یوں سُننے میں آیا ہی کہ امیر شام تمھاری لڑائی کے واسطے لشکر لیے چلا آتا ہی روپے دیتا ہی اور نگاہ اشت پر قلم جاری کیا ہی * اب آپ کی فوج اور رفیق کہاں ہیں * پادشاہ نے خزانے کے صندوقوں کی طرف اشارت کی اور کہا لڑائی کے جوان تھیلیوں میں ہیں اور میرا سارا لشکر صندوقوں میں چھپا بیٹھا ہی جب چاہونگا باہر نکل کر کام آویگا * اِس عرصے میں حریف کوچ درکوچ آ ہی پہنچا اور بے لڑائی غالب ہو کر سارے صندوق اپنے تصرف میں لایا * اور بولا اگر تو اِس مال سے سپاہی

جانباز اور لڑنیوالے جمع کرتا تو اسمین حیرانی اور بیبسی مین نہ پڑتا * بیت * جو مال خرچ کرو تو سپاہی ہاتھہ آوے * نہ دو تو سپاہ وہ میدان سے بہاگ ہی جاوے * دسوین اپنے ملک کی آبادی اور چین اگرچاہے تو لازم ہے کہ جاسوس اور خبردار ہوشیار متعین کرے کہ وہ چارون طرف سے روزمرے کی بہلی بری خبرین جیسی کی تیسی لگاوے * تو جس طرف کہ فتنے کے سر اٹھانے کی سُن گُن پاوے جلد اُسکے تدارک کی کوشش فرماوے * حکایت * کہتے ہین حاجب جو عباد نوکر فخر الدولہ دیلمی کا تہا جو اکثر اوقات شیراز مین مقام رکھتا * ایکبار ایسا اتفاق ہوا کہ تین روز پیہم حضور مین نگیا پہر چوتھے دن صبح کو دربار مین آکر حاضر ہوا * فخرالدولہ نے پوچھا کہ تین شبانہ روز غیر حاضری کا کیا باعث تہا * حاجب نے کہا پرسون ہرکارہ میرا ملک خطا کی طرف سے پہنچا اُسنے کہا کہ خطا کا حاکم جس وقت فراش خانے کو جاتا تہا ایک اپنے امیر معتبر سے گوشش بگوش کچھ بات کہنے لگا * سو اس روز سے مجھے اندیشہ اور فکر تہی کہ کیا جانے کیا ہوگا * اس خیال پر لشکر کی موجودات لیتا تہا اور اُسکے دفع کرنے کا اور اپنے ملک

مجھے محفوظ رہنے کا منصوبہ کر رہا تھا آخر آج صبح کو دوسرا خبر دار آیا اور یہہ خبر لایا کہ وہ تیاری فوج کی کر کے اپنی ہی سلطنت مین کسو سمت بھیجتا ہی * اب میری خاطر جمع ہوئی مجرے مین آکر حاضر ہوا * اِس نقل سے عیان کیجئے کہ اسیرون اور وزیرون کو پادشاہون کے کام کی اِس مرتبے سعی اور جستجو ضروری ہی باوجودیکہ خطا کہان اور شیراز کہان لیکن از بسکہ ہوشیار تھا ذرا سی بات سُنکر چوکنّا ہوا * چنانچہ مین نے آگے بھی اخبار نویسون اور جاسوسون کے حق مین دو تین کلمے لکھے ہین * بیت * جو ملک کا ہوا مختار تو تو کوشش کر * کہ چارون طرف سے تو باخبر رہے ہر وقت * گیارہوین لازم ہی کہ فقیرون اور محتاجون کا وسیلہ بنے اور انکو سلطان تلک پہنچاوے * اور مظلومون اور دادخواہون کا پادشاہ کے حضور تک لیجانے کا مربّی ٹھہرے * تو وے اپنا دردِ دل عدالت کے دار الشفا کے حکیم سے بیان کر کر مراد کی شفا کا شربت نوش کرین * اور جو ایسا امیر مختار ہو کہ رعیت اُسکی دہشت سے پادشاہ کی خدمت تک نہ پہنچ سکین اُسکی یہہ مثل ہی کہ دریا کا پانی خوب نتھرا اور میٹھا ہی لیکن مگرمچھ

آسی مین رہتا ہی کہ پیاسے اور بھوکے ہوئے آدمی پینے
کو چاہتے ہیں پر اُسکے ڈر سے اُس پانی کے گرد پھر نہین سکتے *
بیت * جو اختیار ملا تجھکو تو تو ایسا کر * کہ تجھ سے ملک کے
درویش پاوین سب آرام * بارہوین زیردستون کے
ساتھ ایسی زندگی کرے کہ زیردست بھی اُسکے ساتھ خوشی
سے اپنی زندگانی کاٹین * چنانچہ حدیث مین لکھا ہی کہ جو کوئی
خلق اللہ پر رحم نکریگا اُسپر بھی رحم نکرینگے * اور اخبار مین
آیا ہی کہ جو کوئی تم سے زیردست ہو اُسپر کرم اور بخشش
کرو تو تم پر بھی عنایت و بخشش کرے جو تم سے زبردست
ہی * ابیات * زیردستون کا غم نکھایا کر * اور زبردستی
سے فلک کی ڈر * کر سلوک ایسا خلق سے جیسا * چاہے
تو مجھ سے بھی کرین ویسا * لیکن وزیرونکو ادب بادشاہون
کے بجالانے اور دوسرے امیرون کی نسبت زیادہ لحاظ رکھنا
لازم ہی * اِس لئے کہ کوئی کام سلاطین کے دربار مین وزارت
سے سخت اور مشکل نہین * کیونکہ اُسکے حاسد بہت ہوتے
ہیں اور اُسکا رشک سب بادشاہی نوکرون کو رہتا ہی * خصوصاً
اُن حمدونکو جو منصب اور مرتبے مین اُسکے ہم چشم اور دوبدو

ہے امیر مقرر اسکے رتبے پر رشک اور ہوس کرتے ہین
اور جال مکر و حیلے کا بچھا کر امیدوار اسکی قابو کے رہتے ہین
کہ اسکو کسو نہ کسو پیچ سے اس مین ایسا پھنسا دین کہ پھر کسو
طرح خلاصی نپاوے * اس صورت کی صحبت مین وزیر کو کوئی
تدبیر بجا اور شر خورد رہنے کی راستی اور کم طمعی سے بہتر
نہین * اور لازم ہی کہ ہوشیاری سے کوئی نکتہ آداب سلطنت
مین اور وزارت کی شرطون مین چوک نجاوے اور اپنے عہدے کی
خدمت کو راستی و درستی سے سرانجام دے تو اسکے
حرف پر کوئی انگلی نرکھ سکے اور انگشت نمانہ بناوے * چنانچہ
داناؤن کا قول ہی کہ جو شخص اس کام کو جو اسکے ذمے مقرر
ہی دین و دیانت اور عقل و امانت سے بجالاوے تو ہرگز
عیب جو اور چغل خور کی مجال اور طاقت نہین پڑتی جو زبان
ہلاوے یا کچھ بات بناوے جس مین اسپر کچھ الزام آوے *
بیت * مجال کسکی کرے عیب پاک بازو نکا * کہ برگ گل پہ جو
شبنم پڑی تو کیا نقصان * نصیحت * حکیم بزرجمہر سے پوچھا کہ لایق
وزارت کے کون شخص ہی اور یہہ کام کیسے انسان سے
بخوبی سرانجام پاوے * بولا کہ جس کسو مین چار اور بین

اور دو اور ایک ہون * پوچھنے والون نے کہا ہم اِس پہیلی کو بوجھے نہین اور اِس معمے کو سمجھے نہین کھول کر مفصل بیان فرماو * تب کہنے لگا چار مین سے ایک یہہ ہی کہ انجام ہر ایک کام کا پہلے دریافت کرے * دوسرے ہوشیار اور خبردار رہے جو اپنے تئین اپنے ہاتھون ہلاکت مین نہ ڈالے * تیسرے ہر ایک برتے کام مین دلچل اور دلیر ہو * چوتھے جوانمرد اور صاحب جرات ہو * اور تین مین سے پہلے یہہ کہ جب معلوم کرے کہ فلانے شخص نے یہہ خدمت خیرخواہی اور نمک حلالی سے کی تو جلد اُسکے عوض تسلی اور دلاسا دیوے * دوسرے جو لوگ اُسکے حکم سے سرکشی کرین اور گردن موڑین تُرت اُسکی سزا دے اور گوشمالی کرے * تیسرے زمانے کی اونچ نیچ پر حاضر اور موجود رہے * اور اُن دو مین سے ایک یہہ ہی کہ پادشاہ کے نمک کی رعایت منظور رکھے دوسرے رعیت کے حق کی طرف سے بھی غافل نہو جاوے * اور ایک جو کہا سو یہہ ہی کہ کسو وقت کسو کام مین اپنے خالق اور رازق کو نہ بھولے * چنانچہ حدیث شریف مین فرمایا ہی کہ جب خدا تعالی کسو صاحب حکم اور خداوند فرمان کی بہتری اور بھلائی چاہتا ہی تو اُسکو وزیر نیک کردار اور راست گفتار عطا کرتا ہی ا

اِس خاطر کہ اگر پادشاہ کوئی نکتہ عدالت کے قانون کا فراموش کرے تو وزیر اُسکو بروقت یاد دلادے اور جو یاد ہو تو وہ اُسکی پالایش کرے * اور البتہ جس حاکم کو بگاڑا چاہے اور دوسرے کو اُسکی جگہہ پر قایم مقام کیا چاہے تو اُسکو وزیر ایسا بدکار اور مردم آزار دیوے کہ مطلق انصاف کے قاعدون سے واقف تھو تو پادشاہ کو کیا یاد دلاویگا * اور اگر خود بدولت کو معلوم بھی ہون تو صلاح نیک نہ دے بلکہ بُری ہی بات سمجھاوے * پس جو وزیر کہ راستی اور دیانت کی صفت سے موصوف ہو تو گویا وہ مددگار پادشاہ کا ہی کہ اُسکے سبب سے ستون عدل اور احسان کے قایم رہتے ہین * ابیات * وزیر ایسے ہی ملکون کو کرتے ہین آباد * جو کھاکے رحم غریبونکا حال رکھین یاد * جو سمجھین وہ کہ کرین ظلم تو یہہ کام رہے * تو پادشاہ کا کب اُن سے نیک نام رہے * اب وزارت کے آداب کی تمام شرطون مین سے اُنیس نکتے لکھنے مین آتے ہین * اول رعایت خدا کے حکم کی بجالاوے اور یہہ بات سب کامون پر مقدم ہی * اِسلئے کہ جب انسان خدا کا خوف جی مین رکھے تو البتہ اپنے احوال کا ملاحظہ کرتا رہیگا اور نالایق حرکت سے احتراز اور پرہیزگاری کریگا *

دوسرے پادشاہ اور سپاہ اور رعیت کے درمیان اندازہ
ہر ایک کے حق اور درجے کا لحاظ مین رکھے خاطرداری کسو
طرف کی نکرے تو کسو کا حق تلف نہو * یہہ بات وزارت کے
بندوبست مین نہایت مشکل اور یہہ کام بڑت نازک ہی *
تیسرے جو کام شروع کیا جاے پہلے اُسکے انجام کو خوب
دریافت کرلے * کیونکہ اگر بگڑ جانے سے اُسکے اول اندیشہ
کرے تو آخر کو پشیمانی نہ کھینچے اور افسوس کی اُنگلی
حسرت کے دانتون سے نہ کاٹے * ابیات * تو نے ہی کیا قبول
جو کام * پہلے تو سمجھہ لے اُسکا انجام * گر نیک ہی وہ تو اُسے تمین
کر * ور بد ہی تو ترک کر مقرر * چوتھے واجب ہی کہ نیک قاعدونکو
رواج دے اور بد رسمونکو موقوف کرے * اِسلیئے
کہ حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی نیک راہ اور اچھے قاعدے
جاری کریگا اُسکو ثواب اُسکے عوض ملیگا * اور جو شخص نالایق
بدعتون کا حکم دیگا یا آپ عمل مین لاویگا اُسکو عذاب ہوگا
اور اُسکے بدلے سزا پاویگا * ابیات * خدمت مین جو شاہونکی
کرے اُنکا کام * اور چاہے نہون اہل جہان مین بدنام * تو رسم
زمانے مین وہ ایسی رکھے * جو خوش ہو خدا خلق بھی پاوے

آرام * پانچوین کاربار سلطنت مین اپنی کفایت ظاہر کرے * کیونکہ کفایت وزیرون کی ملک کی کارروائی اور آبادی مین اتنی ضرور ہی کہ بیان سے باہر ہی * حکایت * کہتے ہین کہ عضد الدولہ ابو علی حضری سے جو وزیر کسو آل بویہ کا تھا رنجیدہ ہوا * اُسکے پاس ایک ایلچی بھیجا اور اُسکے ساتھہ ایک ننگی تلوار کردی اور کہہ دیا کہ اُسکے آگے اِسے رکھہ دیجو * رسول نے ویساہی کیا اور مُنہہ سے کچھہ نکہا * وزیر نے قلم اُسکے آگے ڈال دیا اور کہا جا تیرا جواب یہی ہی * اور اُسی وقت سے عضد الدولہ کی فکر مین لگا اور فرمان لکھنے مین مشغول ہوا اور سب امیرون اور صاحب لشکرون کو جمع کر کے باہر نکالا کہ اُسکو پکڑ کر قید کر لیا * اور جلدی سے تمام ملک اُسکا اپنے پادشاہ کی سلطنت مین شامل کیا * بیت * شہنشاہون کے جو درپیش مشکل کام آتے ہین * وزیرون کی ہی تدبیرون سے وہ انجام پاتے ہین * چھٹے اگر سلطان کوئی ایسا منصوبہ دل مین لاوے کہ ملک کی یا مال کی بہتری کے کام نہ آوے تو دیوان اعلا کو لایق ہی کہ راضی نہو * لیکن سر دربار پسند کرے سب کے روبرو اُسکی قباحت بیان نکرے اور خوب سمجھے کہ ملوک مانند

ڈھے کے ہیں جو پہاڑ کے اوپر سے جاری ہوتا ہی اُسکو اگر
کوئی تُرت چاہے کہ ایک طرف سے دوسرے سمت بہاوے تو
یہہ نہیں ہو سکتا ہی آپ ہلاکان ہوگا اور سب کے نزدیک
نادان ہوگا * اور جو یہہ تدبیر کرے کہ پہلے اُسکا زور گھٹنے
دے پھر آہستہ آہستہ احتیاط سے ایک طرف مٹی اور
کوڑے سے باندھ بناوے تب جیدھر چاہے اُس طرف ذوق
سے لیجاوے * اِسی طرح مرضی اور تدبیر پادشاہ کی جو فتنے اور
فساد سے ملی ہوئی ہو اُسکو بھی نرمی اور ملایمت سے راہ
پر لاوے نہ کہ پند و نصیحت مچاوے * بلکہ دونوں ہاتھہ جوڑ کر نہایت
عاجزی سے جو صلاح نیک اُسکے خیال مین آوے اگرچہ خلاف
اُنکی سمجھہ کے ہو پر کہہ سُناوے * اور سہج مین خلوت کے
وقت فرصت پاکر مثلین اور حکایتین اُس مطلب کے موافق
کہہ کر پادشاہ کی خاطرنشان کرے اور وہ دُھن جو اُنکے دل مین
سمائی ہی اور اُنکے مزاج کو بھائی ہی کسو خوش آیندہ تدبیر
اور حیلے سے اُنکی طبیعت سے باہر نکالے * اور جو قباحتین اور
خلل اُس بات مین ہین نڈھرک جتاوے * ابیات * جو چاہے تو
نرمی و دانائی سے * تو سلطان کی راے کو پھیر دے * وگر تو

تو درستی سے ایک بول اُٹھے * مشکل ہی جو بات انکی تلے * تو پہلے یہہ بہتر ہی تکم آزکامان * جو رصت ملے فکر کر جو تو جان * ساتوین منصب اور رتبے اور مصاحبت پر پادشاہون کی اور اپنی مختاری پر مغرور نہ ہوا نہ کرے اور غرور مین نہ آجاوے * کیونکہ مزاج سلاطین کا کبھو مانند پانی کے نرم ہی اور کبھو آگ کی طرح گرم ہوجاتا ہی اُن پر اعتماد نرکھے * اور یہہ بھی یقین جانے کہ جو خدمت یا عمل ہی ایک نہ ایک روز اُسکو تغیری کا خلل ہی اور مال کو زوال لگاہوا ہی * نکتہ * ایک دانا سے کسو نے پوچھا کہ تم گھر کیون نہین بناتے جواب دیا کہ اِس شہر مین دو گھر ہین ایک تو مکان کچہری کا جب خدمت پر جاتا ہون تو وہان رہتا ہون * اور دوسرا گھر بندی خانے کی کوٹھری ہی جب بیکار ہوتا ہون وہان گذران کرتا ہون * بیت * غرور اور فکر نہین اقبال اور ادبار مین لازم * کہ جب تک تو پلک مارے نہ یہہ دیکھے نہ وہ دیکھے * آٹھوین جب تک ہوسکے نیکی اور احسان کرے اور یہہ یاد رکھے کہ یہہ زمانہ یکسان نہین رہتا اور کسو سے وفا نہین کرتا * ابیات * اُس سے پہلے جب کہ ساقی دہر کا * زہر دے دولت کے شربت مین ملا * ٹوپی اور پگڑی کو تو سر سے اُتار *

دل کسو کا کر خوشی ای میرے یار * سر سے تیرے تاج کو ہوگا زوال * چاند سے کم تر اپنے کا جون ہلال * تو بیچ بیکسون اور امیدوارون کی حاجت روا کرنے مین کوشش دل و جان سے کرے * کہ پادشاہون کی ملازمت اور خدمت کرنے کے گناہ سے اگر پاک ہوا چاہے تو محتاجون کی احتیاج اور آرزو برلاوے * روایت * امیر المومنین امام حسین علیہ السلام اکثر یہہ فرماتے کہ اگر کسو ایماندار مسلمان کی حاجت کو مین روا کرون تو میرے نزدیک ستر برس تک مسجد مین بیٹھہ کر خدا کی بندگی کرنے سے بہتر ہی * اور حضرت دانیال پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ اکثر فرماتے کہ کتنے برس تک رکاب پادشاہ کی جب وہ سوار ہوتا مین تہاما تہا * اس حرکت سے میرے دل کا یہہ مطلب تہا کہ کسو طرح خلق اللہ کی احتیاج میرے ہاتہہ سے بر آوے * چنانچہ اکثر ولیون اور حکیمون نے یہی بات سوچ کر خدمت سلاطین کی اختیار فرمائی ہین * نصیحت * شیخ کبیر پاک کرے اللہ اُنکی جان کو آپ بیان کرتے ہین * کہ ایکدن مین کسو مسلمان کے کام کی خاطر ستر دفع عضد الدولہ کے روبرو گیا پر وہ کام نہ بن آیا * آخر عضد الدولہ نے کہا ای شیخ تم عجب آدمی ہو اتنی بار

ایک بات کے واسطے تم آئے گئے پر وہ پوری نہ پڑی * شیر بھی تم دور سے آتے ہو اور خالی پھر جاتے ہو * اب تو باز آؤ اور میرا مغز نہ پھراؤ * شیخ بولے ای خلیفہ میرا کام پورا ہو چکا کیونکہ میری نیت فقط رضاے خدا پر ہی * اور مین یقین جانتا ہون کہ اللہ اس میری آمد و شد سے راضی ہوا لیکن تو اپنے جی مین سوچ کہ ترا کام ادھورا رہا جو ایک کام مسلمان کا تو نے نہ سنوارا اور محتاج کو ناامید رکھا * اور یہہ بھی تو خوب جانتا ہی کہ جب تک اہل دولت اور صاحب قدرت خدا کے بندون کے کام جی نہ بناوینگے انکے بھی کام نہ بنینگے * بیت * کر فقیرون کے کام کو انجام * کہ تجھے بھی بہت سے ہین گے کام * عضد الدولہ پشیمان ہوا اور سر دھنا اور بہت سا رویا اور وہین جس کام کے واسطے شیخ سعی کرتے تھے دستخط کر دیا اور روا کیا * بیت * کام مین اورون کے تو کوشش کر * کہ ترے کام بھی ہون سب بہتر * دسوین پادشاہ کے مزاج کو نیک کامون کی طرف لاوے اور اچھی باتون کی چوٹ دلاوے یہان تک کہ انکے سبب سے خیر ایک عالم کو پہنچے * حکایت * کہتے ہین کہ وزیر اتابک کا مرد نیک اور خیر تھا بہت سا مال پادشاہ کے خزانے سے

خیرات کرنا * آخر اور کاربار یون نے ایک روز حضور مین
یہہ احوال عرض کیا کہ جہان پناہ کا روپیا وزیر تمام برباد دیتا ہی
اور بیجا صرف کیا کرتا ہی * کوئی اُسکے مُنہہ پر کہہ نہین سکتا *
اتابک نے سُنکر خزانچی کو بلایا اور فرمایا کہ خبردار اب اُسکے
حکم سے کسو کو کچھہ نہ دیجو نہین تو تیرے پیٹ نکلوا ڈالونگا یا ہاتھہ
کٹوا دونگا * اتفاقاً اُسی روز کسو درویش نے وزیر سے
سوال کیا مستوفی کو فرمایا کہ فلانی چیز اور اتنا نقد اُسکے نام خیرات
مین لکھہ * سعدی نے ذرا تامل کیا دیوان اعلانے ٹوکا * کہ کیون
تامل کرتا ہی شاید ڈرتا ہی کہ تیرے ہاتھہ قلم ہونگے کیا اس سے
نہین خوف کھاتا کہ ابھی فرماتا ہون کہ اُلٹا ٹنگوا دین اور مارے
بانسون کے فرش کر ڈالین * یہہ خبر حضور تک بجنس پہنچی
وزیر کو یاد فرمایا اور خفگی سے کہا کہ مشرف کو کسوا لٹکے لٹکوا تا تھا *
عرض کی کہ مین یہہ چاہتا ہون کہ بادشاہ کے سراپردہ دولت
کی طناب کو پایداری کی میخ سے مضبوط باندھون پر وہ نہین
چھوڑتا اور نہین سمجھتا * آپ غور فرمایئے کہ لایق تنبیہہ اور
تعزیر کے ہی یا نہین * بادشاہ وزیر سے یہہ نکتہ سُنکر رویا اور
وزیر کا مرتبہ بلند کیا * اور یہہ بھی تواریخ مین حکایت لکھی ہی کہ

سلطان ملک شاہ سے لوگون نے عرض کی * نظام الملک ہر سال لاکھہ دینار خزانۂ عامرہ سے عالمون اور صالحون اور صوفیون اور گوشہ نشینون کو بانٹتا ہی * اِس صورت مین آپ کے فیض کا نام نہین ہوتا اِتنے روپیون سے بہت سا لشکر جمع ہو سکتا ہی جو ایک وقت کام بھی آوے * سلطان نے یہہ بات خواجے کے مُنہہ پر رکھی اُسنے جواب دیا کہ راست ہی اگر اِتنے روپئے کو دین تو البتہ دن کی ایسی فوج تیار ہو سکتی ہی کہ دشمنون کو شمشیر سے کہ طول اُسکا دیرہ ہاتھہ ہی اور تیر سے کہ میدان اُسکا تین سو قدم ہی آپ کی ذات سے دفع کرینگے * لیکن فدوی جہان پناہ کی خاطر شب کا لشکر اِس ڈول کا تیار کرتا ہی کہ شام سے صبح تک خدا کی بارگاہ کے دروازے پر راستی اور درستی کے قدم سے کھڑے رہتے ہیں اور تمھارے واسطے زبان دعا کی اور ہاتھہ حاجت کے مانگنے کے لیے کھولے ہوئے شمشیر سے ہمت کی ابر کی چادر پر وار اور تیر آہ کا ساتون سپہر سے آسمان کی پار کرتے ہین * اور سرکار کا تمام لشکر اور ہر سارے خانہ زاد اُنکی پناہ مین امن چین سے خوش اور محفوظ رہتے ہین * بیت * کہہ خوبہ کہ اُسکی پناہ

مین ہی فقیر * کہ پادشاہ بھی درویش کی پناہ مین ہی * مالک
شاہ سُنکر بے اختیار زار زار رویا اور بولا شاباش تو
میری حفاظت کے لئے ایسا ہی شکر دعا گویون کا اور بھی جمع
کر * گیارہوین جب کچھ خدمت یا حکومت پاوے تو اُس درجے
کی قدر سمجھے اور اُس سے کچھ فایدہ اُٹھاوے اور دوستون
اور آشناؤن سے رعایت اور مروت کرنے کی کوشش
بجاوے * بلکہ سب سے موافقت کرے کسو کو آزار نہ پہنچاوے *
نہین تو جس روز اُس خدمت سے تغیر ہو جاوے سوا اُسے
افسوس اور شرمندگی کے کچھ اور ہاتھہ نہ آوے * مصرع *
کیا فایدہ مقدور کو گر تو نے نہ سمجھا * حکایت * سُنا ہی کہ کوئی امیر
خدمت سے بیکار ہوا اکثر پچتاتا بلکہ آنکھون مین آنسو بھر
لاتا * آشناؤن نے کہا کہ تجھہ سا عزیز پختہ مزاج معزول ہونے
کا غم کرے اور ایسا پھوٹ بہے * بولا کہ مین تغیری سے نہین
کُڑھتا اور نہین روتا ہون کہ یہہ یقین جانتا ہون کہ کل کو عزل
اور خدمت کو تغیری لگ رہی ہی * پر اپنی میری بے قراری اور
نالہ و زاری فقط اِس خاطر ہی کہ اگر اُسوقت مین مین نے
کسو کے ساتھہ نیکی کی ہی تو دل مین پچتاتا ہون کہ کاشکے زیادہ

بھلائی کرنا * اور کسو سے بدی کی ہی تو اسکا اندیشہ دل مین آتا ہی کہ مین جانتا تو بدی نکرتا * بیت * آخر تو ملے گا نیک و بد کا بدلا * ای کاش مین سب سے زیادہ نیکی کرتا * بارہو بن خلقت کی رجوع سے اور غرض مند آدمیون کے آنے سے تنگ نا ہووے اور اُن سے ملنے وقت نہ کھنسا وے * اور اگر وہ کچھ کہین تو تیوری نہ چڑھاوے * اور یہہ یقین سمجھے کہ جو شخص خدمت یا اختیار پاتے ہین اُنکے دروازے پر لوگ بے اختیار چلے آتے ہین اور اپنے دل کا مدعا کہہ سُناتے ہین اور خوشی بخوشی دعائین دیتے چلے جاتے ہین * بس خدانے اپنے فضل سے جسکو مختار بنایا خلق اللہ کی ہجوم اور بھیر سے اُسے چھٹکارا نہین * حکایت * کہتے ہین کہ فضیل بیٹا سہیل کا اپنی وزارت کے دنون مین ایک روز کسو صاحب ہوش سے کہنے لگا کہ مین آمد شد سے آدمیون کی نہایت بہ تنگ آیا ہون اور فریادیون اور دادخواہون کے ساتھہ ضق ضق بق بق کرتے کرتے ناک مین دم آیا ہی اسکا کیا علاج کرون * اُس نے جواب دیا کہ ای وزیر الممالک تکیہ عزت اور رتبے کا اپنی پیٹھہ کے پیچھے سے اُٹھا ڈالو اور مسند وزارت اور حکم رانی کی تہہ کر رکھو

آج سے مین اپنا ذمہ کرتا ہون اگر پھر کوئی تمھین ستاوے
یا کوئی کام کے لئے ایک چریا بھی تمھارے پاس آوے *
قطعہ * جسکو ہی اختیار اُسکے پاس * لوگ بے اختیار آتے ہین *
جب کہ وہ اختیار جاتا رہا * وہین سب اُسکو چھوڑ جاتے ہین *
تیرا ہوین اچھے اچھے دوست جانی پیدا کرے جو ظاہر و باطن مین
یکسان ہون * کیونکہ دنیا کی ساری نعمتون مین یہہ بڑی نعمت
ہی کہ یکدل اور یکرو آشنا ہاتھہ لگین * چنانچہ بزرگون کا
قول ہی کہ ایک دوست بااخلاص بہتر ہی زر خالص کے گنج
سے * چوتہا ہوین جو عامل پیشہ اور حاکم بے اندیشہ ظالم ہون
یا کچھ اُنکی خیانت ظاہر ہوئی ہو سوایسون سے غفلت نکرے
بلکہ ہمیشہ اُنکے احوال کی تلاش اور خبرگیری مین مشغول رہے *
اور دُکھہ دہندے موذیون کو رعیت اور غریبون پر حاکم
نہ بنادے * اور جس وقت دغابازی یا چوری اور بدعت اُنکی
معلوم ہووے ہین ایسی سزا دے کہ اُنکے گناہ سے بھی زیادہ
ہو * تو دیکھہ کر سب کے کان کھڑے ہون اور کانپ جائین *
پس ایسی جگہہ سیاست کرنے مین دیر نہ کرے * پندرہوین
عاملون اور اہل خدمات سے رشوت نلے * اِسواسطے کہ جب تک

کوئی دوسرے سے کچھ نہ لیوے ممکن نہیں کہ وہ دو
کو رشوت دیوے * پس دیوان اعمالنو درشوتی ہوا تو گویا اُس نے
کچھ لیکر سب کو پروانگی رشوت کھانے کی دی * اور دیانت
داروں کے نزدیک رشوت لینی اور دینی دونون حرام ہیں * اور
ظاہر میں یہہ قباحت ہی کہ رشوت لینے والا رشوت دینے والے
کا کنوڈا ہو جاتا ہی * پس کنوڈا ہونا دربار کا برا خلل رکھتا ہی *
پھر وہی مثل اُسپر ٹھیک ہوتی ہی * جیب کی کہون یا تاوے
کی مختار کو لالچ مناسب نہیں * سو کہوین اگر حاسد اور مفسد کے
مکر و حیلے سے یا مخالف اور دشمن کی دغا اور بدی سے مطلع
ہووے تو اُس طرح ظاہر کرے کہ سننے والا سمجھے کہ اِسکے دل
مین کچھ خوف آیا * اور بادشاہ کے روبرو دشمنی اور فساد
مُنہہ پر نالاوے کہ یہہ حرکت بھی شاہ اور موافق اُنکی بات
کے ہوویگی * اور اگر وقت سوال جواب کے تکرار اور قضیہ
بڑھ جاوے تو بوجھ بھار اور ہوشمندی سے قایل کرے
اور جلدی بہادکاہین کو کام نہ فرماوے * کیونکہ یہہ مقرر ہی کہ جسکے
مزاج مین حلم اور بردباری ہی وہ ہر طرح غالب رہتا ہی اور
جو کچھ کہنا ضرور پرتا ہی سمجھہ بوجھہ کر کہتا ہی * سترہوین اپنے

نہین ساطان کی نظر مین ایسا دکھلاوے اور اُسکے گوشۂ خاطر مین گھر نہ ہووے کہ وہ اُسکو اپنا خاص خادم سمجھیں اور یہہ بھروسا رکھین ✱ کہ جب ہم تک حکم کرینگے یا اشارت فرماوینگے تو یہہ اپنا تمام مال اور گھر بار بلکہ جان تک نثار کر دیگا ✱ جس وقت یہہ درجہ پیدا کیا تو ماں اسباب اُسکا پادشاہ کی طرح سے محفوظ رہا ✱ جو کچھ اُسکے پاس ہی پادشاہنے معلوم کیا کہ یہہ سب سرکار کا مال ہی اور گویا اپنے ہی تصرف مین تھا ✱ اٹھارہوین جس آدمی کو خدمت دیوے چاہیئے کہ خوب تامل اور غور سے پہلے اُسکی چال ڈھال روبرو اور غایبانہ دریافت کرلے تب جو کام اُسکے لایق ہو دیوے اور جب تک بارہا نہ آزماوے ہرگز اُسپر اعتماد نہ فرماوے جو آخر کو اپنی حرکت سے نہ افسوس کھاوے اور نہ پچتاوے ✱ ابیات ✱ اُسے پہلے دانائی مین آزما ✱ وہ جتنا ہو تناہی درجا بڑھا ✱ بہت دن تانک جو بجانچ اُسے ✱ نہین چاہیئے غور اُسکی کرے ✱ اُنیسوین جس کام کو دیکھے کہ اُسمین دخل کرنا اور در آنا آسان ہی لیکن اُس سے عہدہ برآ ہونا اور بے لم رہنا اور اُسمین سے اپنا قدم رکھنا مشکل نظر آتا ہی تو اُس مین ہرگز ہاتھہ نہ ڈالے کہ دانا وہ

نے کہا ہی * بیت * ہوتے ہین ہر اک کام مین نو نکس بجا * را
زلفے کی تو پہلے بنا * اور صاحب قلم متصدی کے درجے کو کہتے ہین
جو پادشاہون کی سرکار مین علاقہ دفتر کا اور نوشت و خواند
کا رکھتے ہین * اُن لوگون کو خواہ نخواہ ضرور ہی کہ دیانت دار
اور خوش مزاج ہوون جو خداوندی کو تری پر نظر رکھین
اور سارا معاملہ اُن سے راضی اور شاکر رہے * اور قابل اور
ہوشیار ہوون اور محاورہ اور اصطلاحون سے خبردار * نصیحت * ارسطو
حکیم سے کسو نے سوال کیا کہ عرض بیگی پادشاہ کا بہتر یا متصدی *
جواب دیا کہ ناظر فقط خبر دینے والا ہی اور دیوان مختار کل
سلطنت کا * اور اگر وزیر لطیف طبع اور بے طمع ہو تو بہت منفعتین
اُسکے ہاتھون سے ہو سکتی ہین * حکایت * کہتے ہین کہ ایران
کے پادشاہ کی عادت تھی کہ جب حریف سے لڑائی روبکار
ہوتی تب اپنے لشکر مین سے ایک غول کو سیاہ جامے
پہنواتا جون صفین مقابل ہوتین تو اُنکو فرماتا وہ حملہ کرتے اور
لڑائی کو اُٹھا لیتے ایک دفعہ یون اتفاق ہوا کہ توران کے
پادشاہ نے پچاس ہزار سوار سے قصد اُسکا کیا * جب
دونون فوجین سنمکھ ہوئین اور پرے آراستہ ہوئے

اُسوقت شاہ ایران تھوڑے سے خواصون کو ساتھہ لئے
ایک ٹیکرے پر کھڑا تھا * حریف کے لشکر کی بھیڑ اور بہتایت
دیکھہ خیال مین آیا کہ آج کے روز جنگ کو موقوف رکھون تو بھتر
ہی * قلمدان یاد فرمایا اور وہین دستخط خاص سے ایک رقعہ
میر بخشی کو لکھا کہ سپاہ داروںکو کہو کہ پیچھے کھڑے ہون * منشی
دانا تھا دل مین سوچا کہ اگر لشکر منھہ موڑے گا اور کھیت
چھوڑیگا حریف کی فوج بھی اور منگری ہوگی شاید ہماری طرف
شکست پڑے * جلدی ایک نقطہ سپاہ داروں کے نیچے دھر دیا
سپاہ داروں ہو گیا * جب یہہ حکمنامہ سپہ سالار کو پہنچا جتنے سردار
لشکر کے تھے سمجھے کہ مدد آئی اس بھروسے پر سب کے دل چوگنے
ہو گئے لشکر آگے بڑھایا اور آپ پیچھے ہو کر دشمن کی سپاہ پر جا گرے *
اور تلواروں کے نیچے دھر لیا * طرف ثانی کے لشکر نے اِدھر کی
فوج کی بہہ جرات اور دلاوری جو دیکھی گھونگٹ کھایا اور منھہ پر
سے تل گیا * غرض ایک نقطے کی مدد سے جو اُس فہمیدہ محرر
نے اُس رقعہ پر زیادہ کیا پچاس ہزار مرد جنگی شکست فاش
کھا گئے * اور نویسندوں کی دانائی کے حق مین ایک نقل اور ہی *
حکایت * لکھتے ہیں کہ ایک پادشاہ نے دوسرے پادشاہ

کو یہہ عبارت لکھی تھی کہ بہتر اُس سے کہ تو مجھپر گرے مین
اپنے تئین تجھپر گراؤن گا * جب یہہ نامہ پڑھا گیا سب امیر و دبیر
سُنکر حیران رہ گیے کہ اِسکے جواب مین کون سا نکتہ لکھا چاہیے اِسی
غور اور فکر مین سب سر جھکائے کھڑے تھے * ایک متصدی
ہوشمند بھی پادشاہ کے دربار مین حاضر تھا آداب بجالا کر
عرض کرنے لگا اگر حکم ہو تو مین اِس بات کا جواب ایسا لکھون
کہ سب کو پسند آوے * پادشاہ نے فرمایا اس سے کیا بہتر تب
اُسنے پادشاہ کی طرف سے لکھا * کہ مین مانند پتھر کے ہون اور تم
بجائے شیشے کے خواہ تم مجھپر گرو یا مین تم پر گرون ظاہر ہی کہ کون
شکست پاویگا * سب ارکان دولت نے اِس جواب معقول
کو سراہا اور پسند کیا پادشاہ نے اُسکو بڑا کام دیا * بیت *
عقلمندی سے بات جو لکھیں * عاقلون کو پسند آتی ہی * اور ایک گروہ
عملداروں کا ہی جنکو خدمت پیشہ کہتے ہین یہ بھی وزیرون
سے علاقہ رکھتے ہین * پس جو کوئی عامل کہلاوے اور خدمت
کماوے ضروری ہی کہ نیک ذات اور خوش مزاج ہو اور لالچ
اور رشوت سے پاک ہووے * نصیحت * نوشیروان اکثر فرماتا کہ
عامل پیشے کو لازم ہی کہ اپنا ہاتھ کھلا بھی رکھے اور بند بھی یعنی

ظلم میں بستہ اور بخشش میں کشادہ رکھے * کوئی نئی رسم
یا قانون ایسا جاری نکرے جس میں رعیت دکھ پاوے اور
قاضی کی موجب ہو جاوے کہ ایسی بدعت سے پادشاہ کو بھی بدنامی
آوے اور اُسکی بھی گردن میں طوق لعنت ملامت کا پڑے *
حکایت * کہتے ہیں کہ کسو وزیر نے ایک عامل کو خدمت پر
بھیجا اُسنے پرگنے پر سے عرضی کی کہ اگر فلانا کام کروں تو روپیہ
بہت سا ہاتھ لگتا ہی * وزیر الملک نے جواب میں لکھا کہ رعیت
پُر خوش باش بیچارے غریب اور رنجیدہ ہوتے ہیں * چنانچہ
باقی اُنکی کو نگہ اور ہاتھ اُنکے نہایت کوتاہ ہیں * چند دن کے
واسطے جو تو اس کام پر گیا ہی غنیمت جان اور ایسی چال مت
چل اور ایسا خیال مت کر کہ باعث میری بدنامی کا اور موجب
لعنت اور خواری کا میری ہووے * اور لازم ہی کہ انسان خوب اپنے
دل میں غور کرے کہ اگر پادشاہ یا وزیر یا امیروں کو اپنی طرف سے
راضی رکھا چاہے تو طرفداری رعیت کی منظور رکھے اور
اُسکی ناخوشی کو اپنی ناخوشی سمجھے * کیونکہ یہ یقین ہی کہ
جس کسو کی رعایتی ہزار غفلت دشمن ہو وہ کیونکر سلامت
رہیگا اور آفت سے بچیگا * اور برعکس اُسکے اگر رعیت پرجا

خوش وقت ہو تو خنکی اور بے مزگی پادشاہ کی سمجھ ہی *
حکایت * کہتے ہیں کہ خلیفہ نے ایک شخص کو خدمت پر متعین
کیا اُس کم بخت نے وہان پہنچتے ہی جتنی نیک رسمیں قدیم
سے چلی آتی تھیں ایک قلم اُٹھا دین اور ظلم کے نئے نئے قاعدے
اور قانون جاری کئے * اِس باعث سے بہت خزانہ تحصیل کر کے
حضور میں روانہ کیا * لیکن جب آپ خلیفہ کے روبرو آیا نہایت
خفگی میں پڑا اور بجا سبب میں گرفتار ہوا * یہان تک کہ ایک
مدت بندیخانے میں قید رہا * بعد اُسکے پادشاہ کا حکم ہوا کہ فلانا پھر
اُسی کام پر جاوے اور دس پندرہ سال کا مال حضور میں لا دیوے *
وہ شخص حیران ہوا اور کسو بزرگ سے اِس بات کی
مصلحت کی * شیخ نے اُسے صلاح دی کہ اب شوق سے
قبول کر کچھ خوف نہیں * لیکن اِس مرتبہ محال پر جا کہا نعمان
کی رسموں کو رواج دیجیو اور بدعتوں کو مطلق اُٹھا دالیو
اور رعیت کا دل ہاتھ میں لائیو * اور درویشوں اور
مستحقوں کا روزینہ اور ملک آئمہ بالکل چھوڑ دیجیو
میرا ذمہ جو کچھ آفت یا ملامت تجھے پہنچے * وہ سرفراز ہو کر گیا
اور جو کچھ اُس مرد خدا نے فرمایا تھا اُسے عمل میں لایا * جب

پھر حضور میں آیا جتنا خزانہ سال گذشتہ میں لایا تھا دو تنا لایا*
باوجود اِس کمی کے مہربانی اور سرفرازی عنایت نے اُسپر
بہت سی فرمائی* اُس عامل نے اِس صورت کے سبب کا شیخ سے
سوال کیا کہ اگلے برس میں نے نہایت کفایت کی تھی اور
خزانہ بہت داخل کیا تب پر غضب سلطانی میں گرفتار رہا
اور بہت سے عذاب دیکھے* اور اِس سال نقد خزانہ کم آیا
اور مرتبہ بڑا پایا* اُنھون نے فرمایا کہ اگلی دفعہ کئی ہزار
بندے خدا کے تیرے مدعی تھے اُسکا وہ نتیجہ ملا* اور اِس
برس بہت سے تیری شفیع اور دوست ہیں جسکا
یہ پھل پایا* بیت* بدی نہ کر کہ یہہ دنیا کی کھیتی جب پکے*
دراتی سے تو زمانے کی کاٹے جو بووے* اور مصاحب اور
ندیم جو بادشاہ کے حضور کی صحبت میں سرفراز ہو گئے ہوں
اُنکو بھی سلاطینوں کے آداب کی رعایت اور اُنکی حرمت کے
قاعدون کو لحاظ میں رکھنا واجب ہے* پس شرط ہوشمندی
کی یہہ ہے کہ جو چیز بادشاہ کے مزاج کے پسند ہو اور جو بات
اُنکے نزدیک نا پسند اور مکروہ ہو دریافت کرکے ایکم
ظاہر نہ کرے* اِس لئے کہ اگرچہ وہ ایک چیز ہے

اور دن کے نزدیک بدی لیکن بادشاہ کی رسم ہی * اور یہہ
بھی بادشاہ کے ہم صحبون کو واجب ہی کہ اپنے دل پر نقش
کا لحجر کرین کہ خدا کی عبادت مین اور بندون کی خدمت مین
کوئی چیز فایدہ مند نہین مگر اپنے دل کی خواہش اور تن کی
آسایش کو مطابق اُتھاوے * جب اِس بات پر اُسنے عمل کیا
توجہات یا کام اُسکے اور بادشاہ کے درمیان آجاوے اپنی
خوشی کو ترک کردے اور رضامندی سلطان کی سب پر بالا
رکھے تو اِس حرکت کا جو فایدہ ہوگا سو اُسی کو ملیگا * اور اگر
پہلے اپنے ہی فایدے کو دور رکھیگا اور اپنی ہی بہتری مین مشغول
رہیگا تو ایک نہ ایک دن اُس کام مین خلل آویگا * اور
اِس لیئے کہ بہہ حضور مین مُنہہ لگا اور گستاخ ہو رہا ہی
لحاظ رکھے کہ کسی وجہہ سے کسی کام مین بادشاہ پر قصور
نہ ٹھہراوے اگرچہ حق بجانب اُسکی ہو * اور اگر سلطان سے
کوئی نالایق حرکت دیکھے کسی صورت ظاہر نہ کرے * اور اگر
اتفاقاً بھول کر کہہ دے تو اقرار مکرے اگرچہ بادشاہ تُستی ہنگاہو
اِس لیئے کہ اقرار اور انکار مین بہت فرق ہی * اور اگر اس مین
اور بادشاہ مین کچھ ایسا حال واقع ہو کہ بدی اُسکی اُس پر

یا پادشاہ پر بھرسے تو اُسکو اپنے سر لے اور ضرور ہی کہ پادشاہ کے حضور میں آنکھہ اور دل اور ہاتھہ اور زبان سے رجوع رہے اور انھیں طرف خیال رکھے * ابیات * لازم ہی رکھے بات پہ شاہوں کے کان * اور اُن کی طرف لگا رکھے آنکھہ اور دھیان * جو بات کہ ہیگی اُسکو البتہ کہے * جو ذکر ہو بد اُس سے بچا وے دل و جان * حکایت * اصمعی کہتا ہی کہ ایک روز میں ہارون رشید کے پاس گیا دیکھتا ہوں کہ تخت پر بیٹھا ہی اور ایک لڑکی برس پانچ ایک کی نزدیک اُسکے کھڑی ہی مجھے دیکھہ کر بولا کہ تو جانتا ہی کہ یہہ کس کی بیٹی ہی میں نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں * تب فرمانے لگا کہ میرے بیٹے کی بیٹی بیٹی ہوتی ہی آکر اسکا ما تھا چوم * یہہ سنکر میں گھبرایا اور حیران ہوا اور دل میں غور کی کہ اگر حکم اُسکا نہیں بجا لاتا تو خفگی میں پڑتا ہوں اور اگر اُسکا کہنا کرتا ہوں تو شاید غیرت کو کام فرماوے اور مجھکو قتل کروا دے * لاچار ہو کر اپنی آستین اُس لڑکی کے سر کو چھوائی اور آستین کے سرے کو بوسہ دیا * خلیفہ نے یہہ حرکت جو دیکھی میرا ادب کرنا اُسے خوش آیا * بولا کہ تو یہہ دانائی نہ کرتا تو البتہ اجل مرا میں تیرے قتل کا حکم کرتا

یہہ بات کہہ کر رکھا اور دس ہزار دینار بطریق انعام
کے عنایت کین * مین نے وہ سب کی سب اپنی سلامت رہنے
کے شکرانے مین فقیرون اور بےکسون کو تصدق کین اور
بانٹ دین * اور یہہ حکایت آداب ندما مین لکھی ہی کہ کسو پادشاہ
کی سرکار مین ایک جوان نوکر تھا نہایت صاحب جمال اور
خوش خصال * بیت * چاند سورج سے چہرہ بہتر تھا * مشک
سے اُسکا خط معطر تھا * ایک روز سلطان اپنے ایک
مصاحب سے فرمانے لگے کہ یہہ جوان خوب صورت اور
خوش سیرت ہی * اُس نے عرض کی کہ درست ہی
حسن اُسکا سبھوکا اور رنگین مزاج بھی پاکیزہ خوش گوئی
اور خوش روئی کی دونون صفتین رکھتا ہی * تب پادشاہ نے
کہا تو اُسکو چاہتا ہی بولا نہین * پوچھا کیا سبب التماس کیا
کہ جو شخص جہان پناہ کو دوست رکھے فدوی بھی اُسکو دوست
سمجھے * جس کسو کو قبلۂ عالم پیار کرین غلام کی کیا طاقت کہ اُس سے
دوستی کا دم مارے * سلطان کو یہہ لحاظ اور ادب اُسکا
خوش آیا اور اُسکی بات کو پسند فرمایا اور رتبہ اُسکا بڑھایا *
قطعہ * جسکو دولت ادب کی دیوے خدا * مرتبے پر چڑھے تو

دور نہین * جو ادب ہی حسب کی کیا ہی کمی * گر ادب ہی حسب
ضرور نہین * اگرچہ یہہ رسالہ نہایت طول ہوا پر ادب یہہ
چاہتا ہی کہ بس زیادہ اِس سے لنبی فرش پر قدم نرکہون
یعنے دعاء دولت روز افزون کے قایم رہنے کی کرکے تمام کردون *
ابیات * جو مختصر کیا اس بات کو تو ہی یہہ بھلا * لپیٹون نامے کو
وقت اب دعا کا آپہنچا * بیت * الٰہی آسمان جب تک کھڑا ہی *
برونکو مرتبا تونے دیا ہی * چمک نیزون کی جو آسمان تک پہنچے ہین
اور جھلک نشانون کی جو فلک کے مانند بلند ہین * اس بادشاہزادے
صاحب عقل اور جہان کے آباد کرنے والے کے * ابیات * چمکنا برج
شاہی کا ستارہ * خدا نے اپنے ہاتھون سے سنوارا * ابوالمحسن
ہی وہ شاہ جوان بخت * مبارک ہووے اُسکو تاج اور تخت *
جب تک یہہ چرخ چرخ مین ہی یعنے روز قیامت تک چمکتی اور
جھمکتی رہے اور شان بزرگی کی اور دبدبہ سرداری اور
بختیاری کا اُسکی پیشانی نورانی سے ظاہر ہوتا رہے * اور
دشمنون پر غالب اور دوستون کا طالب ہو کر صدہا
بہت سال کی عمر پاوے * مصرع * یہہ دعا مجھہ سے ہو اور سب خلق
سے آمین ہو * جو ختم ہوا یہہ رسالہ جس مین بہت سے بعید

دانائی کے اور حقیقت میں جو صاحبان دولت و اقبال کی کارروائی اور حکمرانی کو لایق نہین ہین * اور نام اِس کتاب کا کہ اسم مبارک پر اُس بزرگ کے ہی اُسی سے تاریخ اُسکے تمام ہونے کی معلوم ہوتی ہی *

* تاریخ * مین نے کہا قلم سے کیا تونے سر کو پانو * تیرے قدم سے چشم سخن کو ہی روشنی * اخلاق محسنی تو تمام اب لکھی گئی * تاریخ اِسکی لکھہ لے تو اخلاق محسنی ۹ * فضل الٰہی سے اِس ترجمے نے بخوبی انجام پایا * اب دعا پر اُس والی ملک اور صاحب جاہ و جلال کے جسکی نیت خلق اللہ کی رفاہیت پر مصروف ہی تمام کرتا ہون * قطعہ * جب تلک آسمان کو ہی گردشس * اور ربانی پہ ہی زمین کو قرار * لارڈ صاحب ہون اور دنیا ہو * رہین اقبال و تخت و دولت یار * اب اُمید ہی کہ جو منصف پر مغز ہین دیکھہ کر محظوظ ہووین اور اگر کہین چوک پاوین پردہ پوشی فرماوین * اور جو خود پسند بے مغز ہون اُنکی نگاہ بد سے محفوظ اور پوشیدہ رہے * قطعہ * گنج خوبی یہہ جب ہوا معمور * تب دعا مانگی مین نے یا اللہ * دوست تو ان کے تئین مبارک ہو * نہ پڑے حاسدون کی اُسپہ نگاہ *

* خاتمہ *

ہو الاخر

شکر خدا کا کہ کتاب سعادت انتساب گنج خوبی اخلاق محسنی کا ترجمہ کیا ہوا میر امن دلی والے کا اہتمام سے خاکسار گنہگار غلام حیدر ساکن ہوگلی کے دار الحکومت شہر کلکتے کے درمیان احمدی چھاپے خانے میں جناب حاجی سید عبد اللہ صاحب کے سنہ ۱۲۶۲ ہجری میں موافق سنہ ۱۸۴۶ عیسوی کے بخوبی تمام قواعد اردو کی رعایت کے ساتھ چھاپی گئی تا کہ اردو آموز زبان اردو بآسانی سیکھیں * اور جو کوئی اس کتاب کو عاصی غلام حیدر کی مہر سے خالی پاوے خرید نے کا قصد نہ کرے * بلکہ اگر اس بیچنے والے کو پکڑ کر اس عاصی کے پاس لاویگا تو لانے والا ایک کتاب انعام پاوے گا *

* فہرست گنج خوبی کی *

* فہرست گنج خوبی کی *

فہرست گنج خوبی کی